ارجوزۃ

شیخ الرئیس بوعلی سینا



قیل العلم علمان علم الادیان و علم الابدان

مخزن فوائد بہیہ جامع فوائد طبیہ مولفہ حکیم ابو عبد العزیز محمد بٹالوی

التحفة الرئیسیہ

فی شرح

ارجوزۃ الشیخ الرئیس

بحسن اہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

در مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ بجلیۂ طبع مزین گردید

اعلان - حق تالیف اس کتاب کا بحق مطبع منشی نولکشور محفوظ ہے -

مترجم حکیم ابوعبدالعزیزمحمد صاحب بٹالوی

قیل العلم علمان علم الادیان و علم الابدان

مخزن فوائد بہیہ جامع فوائد طبیہ مولفہ حکیم ابو عبد العزیز محمد بٹالوی

اجمع النفیس

فی شرح

اوضح النفیس

بحسن اہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

در مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ بحلیۂ طبع مزین گردید

اطلاع ۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہیں انمیں بعض کتب طب اُردو کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب طب مختص لعلاج انسان		محمد عبد الحکیم صاحب۔	عہ ر ب
اُردو		ترکیب العلاج مع ترمیم و اضافہ نسخہ جات مولفہ حکیم امیر اللہ خان جدید الطبع۔	[illegible]
تشریح الاسباب مع نقشہ بروج فلکی از حکیم قاضی الٰہی بخش۔	۸ر	رسالہ دافع طاعون۔ مولفہ رائے ہزاری لال ہیڈ ماسٹر اودیپور	۲ر ب
رسالہ زبدۃ المفردات مع رسالہ نظم بارق از حکیم سید علی حسین صاحب۔	۲ر [illegible]	مفید الاجسام مع فوائد عجیبہ ہر مرض کے نسخے مولفہ سید فضل علی نیٹو ڈاکٹر۔	۳ر [illegible]
زبدۃ الحکمت تینوں حصے کے خورد و نوش کا طریقہ حفظ صحت مولفہ حکیم مولوی محمد قمر علی۔	ار [illegible]	طب حسانی۔ مولفہ حکیم احسان علی	۳ر [illegible]
رسالہ التعریف النبض۔ مولفہ حکیم مرزا البشیر احمد۔	۲ر	مجمع البحرین۔ از حکیم حیدر خان حاوی طب یونانی و ڈاکٹری۔	[illegible] ب
شفاء الامراض۔ از حکیم			

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العظیم والصلوۃ علی نبیہ الکریم

تمام تعریفین اُسی خدا وند یگانہ وتنہا کو زیبا ہین جسنے اپنے قانون قدرت کو حکمت بالغہ کے دقائق سے مزین فرمایا اور بدایعہ مصنوعات خفیہ کے اظہار کے لیے ہر چیز کو وجود بخشا تمام عالم کے کائنات اور موجودات کو پانی سے زندہ اور ترو تازہ کیا اور انسان بلکہ سب کے اجزا کو باہم مربوط اور احسن طور پر مرتب کیا اسکی ترکیب مین نہایت عمدہ ترتیب سے ارواح اور قوی مین رابطہ ڈالا اسکی پیدایش کو اس خاص ہیئت مین موجب تذکرہ اور تدابیر ارباب بصارت کا ٹھہرایا اسکے مزاجون کو بہت سے متفرق اقسام پر مختلف بنایا اسکے حواس اور ارواح کو گوناگون آفات سے محفوظ رکھا اسکی فطرت مین بھلے بُرے اور نفع نقصان معلوم کرنے کا سلیقہ رکھا اسکو عمدہ اور ناقص میٹھی اور کڑوی اشیا کے پہچاننے کا ذوق سلیم عطا فرمایا اور نیز واسطے حصول ہر قسم کی اغراض اور مطالب کے تمام امور

حصہ اول

خصوصاً اسباب ضروریہ کا مادہ دیا اور بسبب توافق اغراض اور غالب اسباب
کے نفسون کی حرکات کو مسکن فرمایا اور انکو حصول علم کے بارہ مین بذریعۂ دماغ
اور عقل کے نتائج اسباب کی طرف مودی کیا یہ سبھی اس غالب علم اور حکمت والے
نفع اور نقصان کے مالک نے اندازہ مقرر اور مقدر فرما دیا ہی مین اسکی نہایت تعریف
اور حمد کرتا ہون اُس بندہ اور غلام کی طرح جو اپنے حصول مطلب اور غرض کی طرف
راغب ہوتا ہی مین اسکا بہت بہت شکر بجالاتا ہون جو اپنے طالب اور خواہان کے لیے
زیادہ احسانات کا کفیل ہوتا ہی مین گواہی دیتا ہون کہ بجز اُسکے کوئی عبادت کے
لائق نہین ہی وہ یکتا اکیلا ہی اُسکا کوئی شریک ہمجنس نہین ہی رنج اور راحت پہونچانا
اُسی کے اختیار مین ہی وہی بیماری لاتا ہی وہی دوا پیدا کرتا ہی اور مین گواہی دیتا ہون
کہ ہمارے سردار محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بھیجے ہوے اور خاص بندے ہین
جنھون نے عبادت کے بجالانے مین تکالیف جسمانی کی رعایت بھی ملحوظ
رکھی ہی اور دین و دنیا کے جمیع امور مین قواعد طبی کو مضبوطی بخشی ہی خداوند تعالے
کی رحمت اور درود انپر اور انکی اولاد اور دوستون اور اصحاب پر بھی جبتک ہم
صحت و سلامتی کے ساتھ دنیا مین قائم رہین اور جبتک دارین مین ہماری مرادین اور
مقاصد پورے اور برآمد ہوتے رہین

بعد ازین یہ بندہ حقیر ابو عبد العزیز محمدؐ بٹالوی گزارش کرتا ہی کہ جبکہ اس نفیس
علم کے متفرق اصولون کو اس شیخ رئیس فرید الدہر وحید العصر نے جمع کیا اور اسکے
پیچیدہ اور باریک مسائل کو سلک تحریر مین لاکر عمدہ نظم سے ترتیب دیا یعنی
علامۂ زمان اور کامل انام بو علی بن سینا جسنے اس علم مین بہت سی کتابین تصنیف

اور بہت ہی ضروری ہی بلکہ اسکی طرف سبکو زیادہ ضرورت اور اشد احتیاج
پڑتی ہی اور اسی سے خداوند تعالی کی عظمت اور اُسکی قدرت کا اظہار ہوتا ہی
اور ہر ایک امر مین خداوند تعالی کی نشانیان اور اُسکی آیات ہین جو مظہر اور
ناطق ہین کہ وہ خالق مالک الملک اکیلا ہی یکتا ہی جسنے انسان کو ایک عجیب ہیئت
اور خاص نمونہ پر پیدا کر کے اپنی صنعت کاملہ کا اظہار فرمایا ہی اور پھر اسمین مختلف
اور متضاد قوتون اور متفرق اور نوع بنوع فعلون کو ظاہر کیا اور اسکے اعضا
کو ترکیب اور بساطت سے متصف کیا ہر عضو کے ساتھ اسکے افعال کو مخصوص
اور معین کیا اور نہایت عمدہ ترتیب اور احسن ترکیب سے ہر ایک اعضا اور
قوتون کو انکے خاص مقامون مین ٹھہرایا اور طب کا آرام اور فائدہ دیگر علوم و
صنائع سے زیادہ اور عام ہی اور ظاہر ہی کہ عام نفع افضل ہوتا ہی خاص سے
امام فخرالدین رازی نے کہا ہی کہ دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے ثابت ہو چکا ہی
کہ تمام علمون سے علم طب کو زیادہ فضیلت ہی اور پھر بیان کیا ہی کہ اُسکے قواعد
کے مطابق عمل کرنا نہایت ضروری ہی کیونکہ اسکے طفیل نفس سے اسکی بیماریین
زائل ہو جاتی ہین اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی معالجہ کرنیکا
چنانچہ ابوداؤد اور ابن ماجہ مین مروی ہی کہ چند بدوون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے استفسار کیا کہ ہمکو معالجہ کرنے مین کچھ مضائقہ تو نہین تب آپ نے
فرمایا ای خداوند تعالی کے بندو اُس خداوند نے کوئی بیماری نہین پیدا کی مگر اسکے
لیے کوئی شفا بھی مقرر کر دی ہی بجز بڑھاپے کے اور صحیح بخاری مین ابن
عباس سے اسطرح منقول ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی

نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس الصحة والفراغ
یعنی دو ایسی عام نعمتین ہین کہ لوگون کو اُنکی بالکل قدر نہین ہی ایک صحت دوسری
فراغت اور جامع ترمذی اور نسائی مین مروی ہی کہ کسی کو کوئی امر عافیت سے
عمدہ عطا نہین ہوا ایک روایت مین اسطرح ہی لوگون کے لیے دنیا مین صرف
دو نعمتین غنیمت ہین ایک صحت دوسری فراغت اور رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے حضرت عباس کو فرمایا ای عباس رسول خدا کے چچا خداوند تعالے
سے دین و دنیا کی عافیت مانگا کر اور ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آکر پوچھا کہ نماز پنجگانہ کے بعد خداوند تعالی سے کیا طلب کرون
آپ نے فرمایا عافیت پھر اُسنے پوچھا آخر آپ نے تیسری بار فرمایا خداوند تعالے
سے دین و دنیا کی عافیت مانگا کر اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے
تھے اللهم انی اسئلك صحة فی ایمان و ایمانا فی حسن خلق وعافیة
ومغفرة عنك یعنی ای خداوند مین تجھسے مانگتا ہون سلامتی ایمان مین اور
ایمان حسن خلق مین اور عافیت اور بخشش تمام امور مین اور فرمایا کہ کسی بندہ کو
ایمان اور یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز عطا نہین ہوئی اور یہ بھی وارد
ہی کہ خداوند تعالی نے کوئی بیماری نہین پیدا کی مگر اُسکے لیے ضرور کوئی نہ کوئی دوا
مقرر فرمادی ہی ابن قیس نے کہا کہ ہر انسان کو لازم ہی کہ بہر حال ان تین امور کو
نہ چھوڑے ۱ علم جو اسکو عمل پر ترغیب دیوے اور آخرت کے لیے توشہ تیار
کرے ۲ طلب جس سے اپنے نفس کو بیماریون اور تکالیف سے بچاوے ۳
کوئی صنعت جس سے اپنی معاش مین امداد دیوے امام شافعی نے بیان کیا ہی

کہ دو قسم کے لوگون کی طرف سبھی اشخاص محتاج ہوتے ہین ایک طبیب دوسرے
علما اور یہ بھی اسیکا مقولہ ہی العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان یعنی علم کی
صرف دو ہی قسمین ہین ایک جسمانی یعنی طب دوسرا دینی یعنے قرآن و حدیث
فصل مبدء طب کے بیان مین اطبا کی ایک جماعت اس امر پر متفق ہی کہ
طب کا مبدء انسان کی طبیعت کے ساتھ ہی پیدا کیا گیا ہی کیونکہ وہ اسکی
اصلاح کے لیے ضروری اور مناسب تھا اور بعض قدما نے کہا ہی کہ اول
علم طب کو شیث ابن آدم نے استخراج کیا تھا اور کسی نے کہا ہی کہ ہرمس نے
جسکو ادریس کہتے ہین علم رمل اور فلسفہ اور ہیئت اور طب وغیرہ تمام علوم اور
جمیع فنون کو ایجاد کیا ہی اور بعض نے کہا ہی کہ طب کی ابتدا التجربہ ہی اسحاق
بن حنین نے اپنی تواریخ مین لکھا ہی کہ مصر مین ایک عورت بسبب بند ہوجانے حیض کے
بہت سی بیماریون مین مبتلا ہو گئی سو جب اُسنے سری کا گوشت کھایا تو تمام
بیماریون سے رہائی پائی اور رازی نے ایک حکایت نقل کی ہی کہ ایک شخص
کے ہاتھ پر گرم ورم ظاہر ہوا تو ایک روز وہ نہر کے کنارے پر کسی بوٹی پر اپنا
ہاتھ رکھکر سو گیا جس سے اُسکے ہاتھ کو سردی پہونچی اور اسکی تمام درد بے آرامی
یک لخت جاتی رہی اسلیے اسکا نام حی العالم رکھا گیا اور چونکہ اکثر لوگون نے
ہندیون سے تجربہ سیکھا ہی اسلیے کہا گیا ہی کہ پہلے ہندیون ہی سے اس علم نے
ظہور پایا ہی اور ایک جماعت کے نزدیک یہ علم خداوند تعالی کی تعلیم اور اُسکی وحی
سے ہی جو اُسنے اپنے پیغمبر اور نبیون کو سکھلا دیا جسکی دلیل مین وہ حدیث
لاتے ہین جو ابن سنی و ابن جوزی نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ سلیمان

بن داؤد علیہ السلام کو جب کوئی درخت نظر آتا تو اُس سے اُسکا نام دریافت
کر لیتے پس اگر وہ بونے کے لائق ہوتا تو اُسکو بو دیتے اور اگر کسی دوا کے
کام کا ہوتا تو اُسکو لکھ لیتے اور جالینوس نے لکھا ہی کہ طب تمام علوم سے
زیادہ شریف ہی اور جسکی ایجاد سے سبھی انسانون کی عقلین قاصر ہین بلکہ وہ ناموس
سماوی ہی جسکی آگاہی خداوند تعالی نے اپنے نیک لوگون کے ذریعہ سے
عوام کو بخشی ہی اور نیز کہا ہی کہ ایک دفعہ میری آنکھ کے کسی پردہ مین درد ہوا
تو مین نے خواب مین ایک آدمی کو دیکھا جو مجھے حکم کرتا ہی کہ دہنے ہاتھ کی
اُنگلی سبابہ اور ابہام کے مابین کی رگ کا خون نکالون جب مین نے بیدار ہو کر
ویسا ہی کیا تو بالکل بیماری سے آرام ہو گیا اور نیز اسنے لکھا ہی کہ ایک شخص کی
زبان پر بہت زیادہ ورم ہو گیا جسنے خواب مین ایک شخص کو دیکھا جو خس کا
عصارہ مُنھ مین رکھنے کا اشارہ کرتا ہی جو واقعی ویسا کرنے سے شفایاب ہو گیا
اور یہ بھی اسی کا مقولہ ہی کہ طب دراصل وحی ہی لیکن لوگون نے قیاس او تجربون
کو بھی اسکے ساتھ اضافہ کر دیا ہی اور بقراط نے کہا ہی کہ طب کی ابتدا الہام سے
ہوئی ہی کیونکہ ہم سانپ کو دیکھتے ہین کہ موسم سرما مین اپنے گھوسلون اور سوراخون
مین جا گھستا ہی اور جب آخر سرما مین باہر نکلتا ہی تو بالکل اندھا اور نابینا ہوتا ہی
اور جب اپنی آنکھون کو سبز بادیان پر رکھتا ہی تو اُسکو بینائی حاصل ہو جاتی ہی
اور امام رازی نے بیان کیا ہی کہ بگلا یا کوئی اور جانور جو زیادہ مچھلیان کھاتا
ہی جب اسکے پیٹ مین قبض ہو جاتا ہی تو سمندر کے پانی سے چونچ بھر کر
حقنہ کر لیتا ہی جس سے جسقدر اسکے پیٹ مین ثقل اور فضلہ موذی ہوتا ہی وہ

باہر خارج ہو جاتا ہی اسی سے لوگون نے حقنہ سیکھا ہی اور جب بلیون کو اپنے پیٹ
مین درد محسوس ہوتا ہی تو چراغ کے تیل مین سے کسیقدر چاٹ لیتی ہین اور اسیطرح
موسم ربیع مین عشبہ کھاتی ہین جو انکی غذا نہین ہی جسکے کھانے سے انکی خلطین
صاف نکل جاتی ہین اور جب لومڑی کو بھیڑیے کا ڈر معلوم ہوتا ہی تو اپنے
گھونسلے کے گرد اگرد بصل العنصل لگا دیتی ہی جس سے اسکے بچے بھیڑیے کے پنجہ
سے محفوظ رہتے ہین کیونکہ جب وہ عنصل پر سے گذرتا ہی تو بیمار ہو جاتا ہی اور کبھی
مر بھی جاتا ہی اور ایک فاضل کا مقولہ ہی کہ نیول جب سداب کی پتی کو کھا کر سانپ
سے مقابلہ کرتا ہی تو اُسکے زہر سے اُسکو کچھ ایذا نہین پہونچتی اور جب کہین سے
اُسکو سداب دستیاب نہین ہوتا تو لڑائی کی جرات نہین کرسکتا اور جب جانور
باز کو کوئی بیماری آتی ہی تو کسی چھوٹے جانور کو شکار کرکے اسکا جگر کھا لیتا ہے
جس سے اسکی بیماری زائل ہو جاتی ہی اور تمام حیوانات چوپائے چارہ کھانے
کے وقت گھاس کو پھیلا دیتے ہین جسمین سے جو مضر سمجھتے ہین اُسکو چھوڑ دیتے
ہین پس یہ سبھی باتین دلالت کرتی ہین اس امر پر کہ طب الہام خداوندی ہی

فصل شیخ الرئیس کے حالات کے بیان مین انکی کنیت ابو علی نام حسین اور وہ
بیٹا ہی عبداللہ بن حسین بن علی بن سینا کا اپنے زمانہ کے اہل فلسفہ کا استاد کامل
تھا اور علم طب اور طبعیات اور حساب اور ہندسہ اور جبر و مقابلہ اور مناظرہ
مین اسکو ایسی پوری مہارت تھی کہ ان علوم مین اسکا کوئی ثانی نہ تھا اسنے
علم فقہ کو اسمعیل قاضی سے سیکھا اور اقلیدس اور مجسطی مین نہایت کمال حاصل
کیا پھر علم طب مین ایسا توغل کیا کہ اپنے زمانہ کے تمام ہمعصرون سے سبقت لے گیا

جسکے ساتھ اسکے زمانے کے کسی آدمی مین مقابلہ کی جرأت نہین تھی یہانتک کہ
اسکے استاد خود آکر اس سے بہت کچھ سیکھتے پھر اُسنے نوح بن منصور سامانی کی
خدمت مین رہنا اختیار کیا اور اسکے کتب خانہ مین جانے کی اجازت حاصل
کی جہان اُسنے ایسی کتابون کا مطالعہ کیا جسکا دستیاب ہونا اور لوگون کو
دشوار تھا جس سے اُسکو بہت سے فوائد حاصل ہوئے اور اسکا طریقہ
فقہا کی طرز پر تھا اور کتنی مدت تک شمس الدولہ کی وزارت کا کام بھی اسکے سپرد
رہا ہی اور وہ نہایت دلیر اور قوی مزاج آدمی تھا اور ایکدفعہ قولنج کی بیماری
مین مبتلا ہوا جسکی وجہ سے اُسنے کئی ایک حقنہ ایک ہی دن مین کیے جسمین اسکے
کسی غلام نے کوئی سخت چیز مانند تخم کرفس اور افیون کے ڈال دی جس سے
اُسکی قوت مین فرق آگیا تب اُسنے ناامید ہوکر علاج کو ترک کردیا اور کہا کہ اب
مجھے کسی دوا سے آرام نہوگا پھر غسل کر کے نماز ادا کی اور خداوند کی درگاہ مین
اپنے گناہون اور خطاؤن سے معافی مانگی اور جو فقرا موجود تھے اُنپر مال تصدق
اور خیرات کیا اور جسقدر ہوسکا لوگون سے قصور معاف کرائے اور غلامون کو
آزاد کردیا اور اسکو قرآن شریف بخوبی یاد اور حفظ تھا اور بعض اطبا سنے کہا ہی کہ
پہلے طب کا علم معدوم تھا تو اُسکو بقراط نے ایجاد کیا اور جب مردہ تھا تو اُسکو
جالینوس نے زندہ کیا اور متفرق و منتشر تھا تو اسکو امام رازی نے جمع کیا اور
ناقص تھا تو اُسکو ابن سینا نے کمل کیا جو ماہ صفر ۳۷۳ھ مین پیدا ہوا تھا اور
ماہ رمضان ۴۲۸ھ روز جمعہ کو ۵۰ برس کی عمر مین انتقال فرمایا اور ہمدان مین مدفون ہوا
فصل اسکی تصانیف کے بیان مین آسکی تصانیف مین سے بہت کتابین ملکین

منجملہ انکی کتاب شافی علوم اربعہ اور کتاب لواحق اور کتاب حاصل و محصول
جسکی بیس جلدین ہین اور کتاب البر والاثم دو جلدون مین اور کتاب لسان العرب
لغت مین جسکی برابر آجتک کوئی کتاب لغت مین تصنیف نہین ہوئی اور قانون الصحۃ
اور کتاب المبداء والمعاد اور کتاب الاشارات اور کتاب الہامات اور کتاب الحدود
اور کتاب عیون الحکمۃ منطق وغیرہ مین اور ارجوزہ طب مین اور کتاب تقاسیم العلوم والحکمۃ
اور مدخل علم موسیقی مین اور رسالہ سکنجبین کے باب مین اور چند جوابات متفرق
مسائل مین اور ایک مقالہ اجرام علویہ مین اور ایک مقالہ رصد مین اور کتاب
تدبیر النفس اور اسکے بہت سے خطبے اور حاشیہ اور شرحین ہین کتاب النفس پر
جو ارسطاطالیس کی ہے اور کتاب العلم نحو مین اور ایک رسالہ زبدہ اسکی
تفضیلت مین اور رسالہ تعبیر رویا مین اور رسالہ علم کیمیا مین اور رسالہ قضا و قدر
مین اور رسالہ مخارج حروف مین اور کتاب قولنج مین اور کتاب ادویہ قلبیہ
مین اور رسالہ خواص خط استوا مین ایک مقالہ جسم کی تعریف مین علاوہ اسکے
اور بھی اسکی بہت سی کتابین علم اصول و فروع اور حدیث اور طب مین ہین اور
مجھے بعض مشائخ سے خبر ملی ہے کہ انھون نے اسکی ایک تفسیر بھی سورہ فاتحہ
کی لکھی ہے جو ضخامت مین نہایت بڑی تھی اور اسکے بہت سے اشعار اور قصائد
نظم اور نثر مین ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمۃ لَمَّا كَانَتْ هٰذِهِ الرِّسَالَةُ الشَّرِيفَةُ مَنْظُومَةً فَاَحْبَبْتُ

مقدمہ چونکہ یہ ارجوزہ ایک عمدہ رسالہ منظوم تھا تو مین نے چاہا

اَنْ اَجْعَلَ لَهَا مُقَدِّمَةً وَاُبَيِّنَ فِيهَا نُبْذَةً مِّنْ اَوْزَانِ الشِّعْرِ

کہ اسکا ایک مقدمہ بناؤن اور اسمین چند اوزان شعر کے

عُمُومًا وَبَيَانَ الرَّجَزِ الَّذِيْ هِيَ عَلَيْهِ وَزِحَافَاتِهٖ وَوَجْهِ تَسْمِيَتِهَا بِالْاُرْجُوْزَةِ

عموما اور وزن رجز کا کہ جسپر یہ رسالہ مبنی ہی مع اسکے زحافات اور وجہ تسمیہ ارجوزہ کے

خُصُوْصًا فَاعْلَمْ اَنَّ الْبُحُوْرَ مَذْكُوْرَةٌ فِيْ هٰذِهِ الْاَبْيَاتِ الْخَمْسَةِ الدَّائِرِيَّةِ نَظْم

خصوصا بیان کرون جاننا چاہیے کہ کل بحوران پانچ ابیات دائرہ یہ مین مذکور ہین نظم دائرہ یہ یہ ہی

اَطِلْ مُدَّتِيْ بَسْطَ الْمَدٰى مِنْكَ مَاْمُوْلٌ
میری عمر دراز کر عنایت و نہایت کا بڑھانا تجھسے امید کرتا ہون

اَنِلْ عُدَّتِيْ كَفَّ الْعِدٰى عَنْكَ مَسْئُوْلٌ
میرا سامان مجھے دے دشمنوں کا روکنا تجھسے مانگتا ہون

كَمَالًا تَوَفَّرَ حَظُّنَا بِمَكَارِمٍ
اُن خوبیوں مین ہمارا پورا پورا حصہ وافر ہوا

نَطَقَتْ بِهِنَّ عِدًى تَجَاهَرَ فِي الْعُلٰى
جنکے دشمن قائل ہین اور بلندی مین عیان ہوا

هَزَجْنَا رَمَلًا اَرْجُوْزَةً فِيْهَا
ہمنے دوڑتے ہوئے ایسا گایا گا یا جسمین

اَغَانٍ قَدْ سَمِعْنَ مِنْ غَوَانِيْهَا
ایسی تال و سُر تھی جو گانون سے ہمنے سنی تھی

سَرِحٌ لِمُضَارِعٍ مُجْتَثٍّ سَرِيْعٍ اِذَا
ایسا تیز گھوڑے کا ہی جو درختوں کو اکھاڑ دیتا ہی

مَلْخَفٌ مِنْ قَضْبٍ قَلَّ فِيْ اَرْضِنَا
جبکہ تیرو کے وجہ سے ہلکا ہوتا ہی اور ہماری زمین مین ایسا گھوڑا کم ہی

تَقَارَبْتُهٗ كَالْمُقْتَضٰى اِذْ دَعَانِيْ
مین دوڑتا ہوا اسکے پاس گیا جب اسنے مجھے پکارا

وَرَاعَيْتُهٗ مَرَّةً اِذْ رَعَانِيْ
اور مین نے ایکبار اسکی رعایت کی جب اسنے میری رعایت کی

وَلِلّٰهِ دَرُّ هٰذَا النَّاظِمِ بِاَنَّهٗ قَدْ اَشَارَ اِلٰی اَسْمَاءِ الْبُحُوْرِ بِاَلْفَاظٍ

خدا نے اس ناظم کو ایسی خوبی بخشی ہے کہ ایسے الفاظ سے بحور کے نام بتائے ہین

هِیَ مَوَادُّهَا الَّتِیْ اشْتُقَّتْ مِنْهَا وَذٰلِكَ الْاَلْفَاظُ مَبْدَئُهَا

جو اُنکے مواد و ماخذ ہین کہ جنسے یہ بحور مشتق ہوتی ہین اور وہی لفظ اس بحر کا مبدا ہے

اشارات

فَمِنْ اَطِلْ الطَّوِیْلِ اِلٰی اٰخِرِ الْبَیْتِ تَقْطِیْعُهٗ فَعُوْلُنْ مَفَاعِیْلُنْ

اطل اشارہ بطرف بحر طویل کے ہے اور وہی اسکا مبدا ہے آخر بیت پر ختم ہوتا ہے تقطیع اسکی فعولن مفاعیلن ہے

اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَمِنْ مُدَّ الْمَدِیْدُ اِلٰی اَطِلْ وَهُوَ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

چار بار اور مدّ اشارہ بطرف بحر مدید کے اور وہی اسکا مبدا ہے اطل پر ختم ہوتا ہے تقطیع اسکی فاعلاتن فاعلن ہے چار بار

وَمِنْ بَسْطِ الْبَسِیْطِ اِلٰی مُدَّنِیْ وَهُوَ مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلُنْ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

اور بسط اشارہ بحر بسیط کا ہے وہی اسکا مبدا ہے مدنی پر ختم ہوتا ہے تقطیع اسکی مستفعلن فاعلن چار بار ہے

وَمِنْ كَمُلَا الْكَامِلُ وَهُوَ مُتَفَاعِلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ

کملا اشارہ یہ بحر کامل ہے یہی اسکا مبدا ہے تقطیع اسکی متفاعلن ہے چھ بار

وَمِنْ تَوَفَّرَ الْوَافِرُ وَهُوَ مُفَاعَلَتُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ

توفر اشارہ بسوے بحر وافر ہے تقطیع اسکی مفاعلتن ہے چھ بار

وَمِنْ هَزَجْنَا الْهَزَجُ وَهُوَ مَفَاعِیْلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ

ہزجنا اشارہ بہ بحر ہزج ہے تقطیع اسکی مفاعیلن ہے چھ بار

وَمِنْ رَمَلَا الرَّمَلُ وَهُوَ فَاعِلَاتُنْ ۶

اور رملا اشارہ بحر رمل ہے اسکی تقطیع فاعلاتن ہے ۶ بار

وَمِنْ رَجَزْنَا الرَّجَزُ وَهُوَ مُسْتَفْعِلُنْ ۶

اور جهنده اشارہ بطرف بحر رجز ہے اسکی تقطیع مستفعلن ہے ۶ بار

ومن سرح المنسرح وهو مستفعلن مفعولات مستفعلن مرتين

سرح اشارہ بہ بحر منسرح ہی اسکی تقطیع مستفعلن مفعولات مستفعلن ہی دو بار

ومن لضرع المضارعُ وهو مفاعيلنُ فاعلاتُ مفاعيلنُ مرتين

اور لضرع اشارہ بہ بحر مضارع ہی تقطیع اسکی مفاعیلن فاعلات مفاعیلن ہی دو بار

ومن مجتث المجتث وهو مستفعلن فاعلاتنُ فاعلاتن مرتين

اور مجتث خود بحر کا نام ہی جسکی تقطیع مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن ہی دو بار

ومن سرع السريع وهو مستفعلن مستفعلن مفعولات مرتين

اور سرع اشارہ بہ بحر سریع ہی وزن اسکا مستفعلن مستفعلن مفعولات ہی دو بار

ومن خف الخفيفُ الى ذا وهو فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مرتين

اور خف اشارہ بہ بحر خفیف ہی اور اذا پر ختم ہوتا ہی وزن اسکا فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن ہی دو بار

ومن قضب المقتضب الى من وهو مفعولات مستفعلن مستفعلن مرتين

اور قضب اشارہ بہ بحر مقتضب ہی اور من پر ختم ہوتا ہی تقطیع اسکی مفعولات مستفعلن مستفعلن ہی دو بار

ومن تقاربته المتقارب وهو فعولن ثمان مرات

تقاربته اشارہ بہ بحر متقارب ہی تقطیع اسکی فعولن ۸ بار ہی

ومن راكضا الركض الى تقاربته وهو فاعلن ثمان مرات

راکضا اشارہ بطرف بحر رکض ہی اور تقاربته پر ختم ہوتا ہی اسکی تقطیع فاعلن ہی آٹھ بار

فائدہ بحر رکض کے چودہ نام ہیں ۱ متدارک جو مشہور و معروف ہی

۲ رکض ۳ خبب ۴ صوت الناقوس ۵ غریب ۶ محدث

۷ حادث ۸ متدانی ۹ متسق ۱۰ منتظم ۱۱ متقاطر ۱۲ قطر المیزاب

۱۳ شقیق ۱۴ مخترع

اَلرَّجَزُ بَحرٌ اَىْ ضَرْبٌ مِنَ الشِّعْرِ وزنه قد مرّ فالاجوزۃ کالقصیدۃ

رجز بحر کہ شعر کی ایک بحر کا نام ہے وزن اسکا بیان ہو چکا ارجوزہ اُس قصیدہ کو کہتے ہین

منه وله زحافات

اور اس بحر کے چند زحافات ہین

الاذالۃ زیادۃ ساکن فی اٰخر الوتد المجموع المؤخر نحو مستفعلان

ازالہ وتد مجموع مؤخر کے اخیر مین ایک ساکن زیادہ کرنا جیسا مستفعلن مین مستفعلان کہنا

الخبن اسقاط الثانی الساکن فینتقل الی مفاعلن الطی اسقاط الرابع الساکن

خبن دوسرے ساکن کو ساقط کرنا جیسا مستفعلن کو مفاعلن بنانا طی ساکن چہارم کو ساقط کرنا

النحو مفتعلن الخبل اسقاط الثانی والرابع الساکنین نحو فعلتن

جیسا مفتعلن خبل ساکن ثانی ورابع کو ساقط کرنا جیسا مستفعلن کو فعلتن بنانا

القطع اسقاط الساکن من الوتد المجموع الاٰخر مع اسکان ما قبل نحو مفعولن

قطع وتد مجموع اخیر سے ساکن گراکر ماقبل کو ساکن کرنا جیسا مفعولن بنانا

الکف اسقاط السابع الساکن نحو مستفعل الشکل اسقاط الثانی

کف ساکن ساتوین کو گرانا جیسا مستفعل شکل ساکن دوسری

والسابع الساکنین نحو مفاعل التخلیع اجتماع الخبن و القطع نحو فعولن

اور ساتوین کو ساقط کرنا جیسا مفاعل تخلیع اجتماع خبن و قطع کا جیسا فعولن

الحذذ اسقاط الوتد المجموع نحو فعلن الترفیل زیادۃ السبب

حذذ وتد مجموع کا اسقاط جیسا فعلن ترفیل وتد مجموع اخیر پر سبب

التخفیف علی الوتد المجموع الاخر نحو مستفعلاتن الرفع اسقاط السبب

خفیف ایزاد کرنا جیسا مستفعلاتن رفع ابتداء سے سبب

التخفیف من اوله نحو فاعلن

خفیف گرانا جیسا فاعلن

تکملہ سبب خفیف ثنائی دو حرفی دوم ساکن کو کہتے ہین جیسا لَمْ سبب ثقیل ثنائی ہر دو متحرک کو کہتے ہین جیسا اَدَ مجموع انکا لَمْ اَدَ وتد مجموع ثلاثی ساکن الثالث جیسا کذا وتد مفروق ثلاثی ساکن الاوسط جیسا اَمْسِ فاصلۂ صغری رباعی ساکن الرابع جیسا جَبَلٌ فاصلۂ کبری خماسی ساکن الخامس جیسا سَمَکَۃٌ فاصلتین عند الخلیل معتبر ہین اور اخفش انکار منکر ہی کہتا ہی کہ فاصلہ صغری سے دو سبب سے مرکب ہی یعنی سبب ثقیل و سبب خفیف کو ترکیب دیجاوے تو فاصلہ صغرے ہوجاتا ہی اور فاصلہ کبرے سبب ثقیل اور وتد مجموع سے مرکب ہوتا ہی جزء اول مصرعہ اول کو صدر کہتے ہین اور جزء آخر مصرعہ اول کو عروض اور جزء اول مصرعہ دوم کو ابتدا اور آخر کو عجز و ضرب اور ماسوا اسکے اجزاء متوسطہ کو حشو بولتے ہین زحاف لغت مین ماندگی سے شتر کا پیر گھسیٹ کر چلنا یا تیر کا نشانہ سے ورے گرنا پھر گھسٹکر نشانہ تک پہونچنا اور اصطلاح مین اسی تغیر کا نام ہی جو نقصان حروف ثانی یا حرکت حروف ثانی سبب خفیف یا ثقیل مین واقع ہوا اور عند البعض مطلق تغیر کا نام ہی کسی جگہ واقع ہو تخصیص سبب کی نہین اور بعضے تغیر جائز کو زحاف کہتے ہین اور تغیر لازم کو علت اور اکثر

اسقاط حروف یا حرکت کو جو ثانی سبب میں خواہ سبب خفیف ہو یا ثقیل
واقع ہو زحاف بولتے ہیں جسکو دو قسم میں بیان کرتے ہیں ایک جائز وہ
یہ کہ ایک رکن بیت کا مزاحف ہووے تو دوسرے بیت میں اسکو سالم
لانا جائز ہی اور اگر بیت کے عروض اور ضرب میں زحاف واقع ہو تو ساری
بیتوں میں ایسا لانا لازم ہی اور یہاں زحاف سے مطلق تغیر مراد ہی

قال الشیخ الاجل الرئیس ابو علی الحسین بن عبد اللہ بن سینا رحمۃ اللہ تعالی
کہا شیخ اجل رئیس بو علی حسین بن عبد اللہ بن سینا رحمۃ اللہ نے کہ
لما جرت عادۃ الحکماء وفضلاء القدماء بخدمۃ الملوک والامراء والخلفاء
جبکہ حکما اور فضلاے قدما کی عادت اسطرح جاری ہی کہ بادشاہوں اور امیروں اور خلفا
والوزراء ورؤساۃ القضاۃ والفقہا بتصانیف المنثور والمنظوم وفی
اور وزیروں اور سردار قاضی اور فقہا کی خدمت میں اپنی تصانیف نظم و نثر اور
توالیف الصنائع والعلوم لاسیما الشعراء والاطباء فانہم کثیرا
اپنی تالیفات صنائع اور علوم کی پیش کرتے ہیں خصوصا شعرا و اطبا جنھوں نے بہت سی
ما وضعوا الاراجیز والفوائد الکنانیس لیتبین الکنہم من راجزہم وماہرہم
مختصر اور بڑی کتابیں تالیف اور تصنیف کیں تاکہ ہکلا اور فصیح اور ماہر اور ناواقف
من عاجزہم فانتج ذلک اطلاع الملوک علی القوانین الطبیۃ
ظاہر ہو جاویں جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ وہ بادشاہ وغیرہ قواعد طبیہ
والمناہج الحکمیۃ ورایت صناعۃ الطب بارض فارس
اور مسائل حکمیہ سے آگاہ ہو جاتے ہیں اور میں نے صناعت طب کو زمین فارس میں دیکھا کہ

عاریۃ من محاضرات المجالس و مناظرات سیما رستانات المدارس

مجلسوں مین تذکرہ اور شفاخانہ جات اور مدارس مین گفتگو اور مناظرہ سے خالی اور معرا ہی

وقد استباح الطب من لا مادۃ له من فنونه ولا معرفة له بقانونه

اور طب کو ایسے شخصون نے اختیار کر رکھا ہی جنکو اس فن کا کچھ مادہ نہین اور نہ اُسکے قانون و دستور سے کچھ واقفیت ہی

ولا صورۃ له فی نفسه ولا سیما مع قلة حدسه فتصدار و تشیخ

اور نہ اپنی ذات مین انکا کچھ لحاظ ہی اور خصوصا باوجود کمی تجربہ و نا واقفیت کے آپکو بزرگ و بلند مرتبہ سمجھتے ہین

من لم یکن فی الصناعة راسخ جربت علی سنن القدماء واتبعت

جنمین اسمین کچھ رسوخ نہین　　تب مین نے قدما کا طریقہ اختیار کیا اور حکما کی

سنن الحکماء فخدمت حضرۃ سیدنا الفقیه الاجل القاضی

طرز پر چلا سو مین نے اپنے سردار عقلمند جلیل القدر حاکم بلند مرتبہ کی خدمت مین

السنی المحل اطال الله بقائه وادام عزه و علائه وکبت حسدته وعداه بهذه

جسکو خداوند تعالی ہمیشہ قائم رکھے اور اسکی عزت در مرتبہ کو دراز کرے حاسد اور دشمن ذلیل و خوار ہون

الارجوزۃ المشتملة من الطب علی جمیعه ومن تقسیمه علی بدیعه

اس رجوزہ کو پیش کیا جو طب کے تمام مسائل پر حاوی اور اُسکے عجائبات کے جمیع اقسام پر مشتمل ہی

رداء الکمال و الجمال بسهولة المضمون وخفة الموزون لیسر طلبا

حالانکہ وہ کمال کی چادر اور خوبصورتی کا زیور ہی سب سے عمدہ آسان اور ہلکے وزن کی جسکا سیکھنا نہایت آسان

واقل تعبا وهو اذا نظر الیها بفهمه وحصلت فی خزائن علمه

اور بلا تکلف ہی　　جسکو جب کوئی سوچ سمجھکر دیکھے　　اور اسکے معلومات کے

ذخیرہ سے کچھ یاد ہے

استعان منها على العلم الجليل بالحزم القليل وفاز مابين

تو وہ باوجود تھوڑے سے سرمایہ کے اس جلیل القدر علم پر بہت کچھ امداد پا سکتا ہی

الصناع والرعاع والمبتدى والمنتهى والمحقق المنحذق

اور کاریگروں اور نادانوں اور مبتدی اور منتہی اور محقق اور ناتجربہ کار سب سے زیادہ آگاہی پا کر اپنے مطلب کو حاصل کر سکتا ہی

وانى اليه ارغب فى المعونة على مايقرب اليه ويزلف لديه

اور میں اللہ کیطرف معونت میں اسکی قرب اور نزدیکی چاہنے کے واسطے راغب اور متوجہ ہوتا ہوں

فهو المستعان وعليه التكلان

پس وہی مددگار اور وہی لائق اعتماد کے ہی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الملك الواحد

سب تعریف ہی اللہ بادشاہ یکتا

رب السموات العلى الماجد

آسمانوں کے صاحب برتر ذی عزت بزرگی والے کو

سبحانه منفردا بالقدم

میں تمام عیوب سے اسکی تنزیہ بیان کرتا ہوں پورے درجہ کی تنزیہ

مخرج وجودنا من عدم

جس حالیکہ وہ قیامت سے مخصوص ہی ہمارے وجود کو عدم سے نکالنے والا ہی

مفيض نوره على عقولنا

اپنے نور کو ہماری عقلوں پر ڈالا کہ جس سے ہمکو

حتى بدا الخفى من معقولنا

معلومات کی پوشیدہ باتیں ظاہر ہوگئیں

واعتلق العقل بنفس ناطقة

اور عقل کو نفس ناطقہ حیاتی والے

ذات حيوة وشهوة صادقة

اور پوری رغبت والے کے ساتھ متعلق کردیا ہی

يوحى اليها العلم بالاحساس

اس نفس کیطرف جسکے ذریعہ سے علم کا الہام اسطرح کرتا ہی

كما ترى الخفى بالقياس

جسطرح کہ نامعلوم چیز کو قیاس ہی معلوم کرتا ہی

وَقَسَّمَ الْعَقْلَ عَلَى الْبَرِيَّةِ
اور خلقت پر عقل اور حس اور حیات کو برابر
وَالْحِسَّ وَالْحَيٰوةَ عَلَى السَّوِيَّةِ
(حسب استعداد ہر ایک کے) تقسیم کر دیا ہی

وَصَلٰوةُ اللّٰهِ ذِي الْجَلَالَهْ
اور رحمت خداوند صاحب بزرگی والے کی (نازل ہو)
عَلَى النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْمَقَالَهْ
نبی صاحب سچی بات والے پر

مُحَمَّدٌ حَبَاهُ بِالرِّسَالَهْ
تا وہ ایک اُسکا محمد ہی جسکو رسالت دی
فَانْقَذَ النَّاسَ مِنَ الضَّلَالَهْ
پس اُنھوں نے لوگوں کو گمراہی سے نکالدیا

مُطَرٍّ فَالْعَقْلِهِ الْمَطْبُوعِ
جس حالمین کہ اُنھوں نے اپنی پسندیدہ عقل کو
بِالْحَقِّ ذِي الْبُرْهَانِ مَسْمُوعِ
سنی ہوئی حق بات پختہ دلیل والی سے راہ بتائی

فَكَانَ مِثْلَ نُوْرِ عَيْنِ الْحِسِّ
پس وہ آنکھ کے نور جیسے ہو گئے جب وہ
اِتَّصَلَتْ بِالْبَدْرِ اَوْ بِالشَّمْسِ
چودھوین کے چاند یا سورج سے ملجاوے

فَاَدْرَكَ الْبَعِيْدَ وَالْقَرِيْبَا
پس اُنھوں نے دور اور نزدیک کو پالیا
وَلَمْ يَكُنْ فِيْ رَائِهِ مَرِيْبَا
اور کوئی اُنکی رائے مین خلل انداز نہین ہوا

طِيْبُهُ يَنْشُرُ مِنْ خِيْتِهِ
انکی خوشبو انکے بول سے پھیلتی و مہکتی ہی
وَيُظْهِرُ الصِّدْقَ مِنْ حَدِيْثِهِ
اور سچ اُنکی بات سے ظاہر ہوتا ہی

وَيَغْلِبُ الْعَقْلَ عَلٰى هَوَاهُ
اور عقل کو اپنی خواہش پر غالب رکھتے ہین
وَيُؤْثِرُ الْاُخْرٰى عَلٰى دُنْيَاهُ
اور آخرت کو اپنی دنیا پر پسند اور اختیار فرماتے ہین

فَيَبْهَجُ الْحَقَّ بِنُوْرٍ سَاطِعٍ
پس اُنکے بلند نور اور روشن قطعی دلائل سے
وَحُجَجٍ مُبَيِّنَةٍ قَوَاطِعٍ
حق چمک دمک رہا ہی

ذِكْرُ حَدِّ الطِّبِّ
علم طب کی تعریف کا بیان سنیے

حکما کے نزدیک اگرچہ جو تعریف صرف جنس اور فصل سے مرکب ہو اسی پر حد کا اطلاق آتا ہی لیکن کبھی مطلق تعریف جامع و مانع کو بھی حد کہدیتے ہین چنانچہ اہل عرب کی اصطلاح اسپر شہادت دیتی ہی اور یہان شیخ رئیس سنے تعریف بالخاصہ کو حد کہا ہی لغت مین طب سحر و اصلاح اور عادت و مہارت کو کہتے ہین اور اصطلاح مین وہ علم ہی جس سے بدن انسانی کے حالات من جہۃ الصحۃ والمرض بغرض حفظ الصحۃ الحاصلہ واسترداد الصحۃ الزائلہ معلوم ہوتے ہین یعنے احوال بدن انسان کے صحت اور مرض کے اعتبار سے اس غرض کے لیے معلوم کیے جاتے ہین کہ صحت موجودہ کی نگہبانی کی تدابیر عمل مین لائی جاوین اور صحت زائلہ کے واپس لانے کی تجاویز سوچی جاوین اسیکی طرف مصنف نے اشارہ کیا ہی اور یہان معنی لغوی اور اصطلاحی کے مناسبت ظاہر ہی عند البعض طب ایک قوت موجود فی النفس ہی جسکا کام صحت حاصلہ کی حفاظت اور صحت مفقودہ کا واپس لانا ہی جالینوس کے نزدیک اُن اشیا کی معرفت کا نام طب ہی جو صحت و مرض اور حالت متوسطہ جسکو نہ صحت کہ سکتے ہین نہ مرض) کی طرف منسوب ہین جسپر امام رازی سنے کہا ہی کہ اس صورت مین ادویات و اغذیہ کا معلوم کرنا اور تمام اسباب و علامات کا دریافت کرنا بھی طب کی حد مین شامل ہو جاتا ہی ایک جماعت اطبا کے نزدیک طب ایک تدبیر ہی جس سے صحیح جسم کی صحت اور اسکی تندرستی قائم اور ثابت رہتی ہی اور سقیم و ماؤف کی بیماری اور مرض زائل اور دور ہو جاتا ہی بقول فارابی طب ایک صناعت ہی جو مبادی صادقہ کے ذریعہ سے موثر

اور فاعل ہوتی ہی جس سے صحت بدن کی حفاظت مطلوب ہوتی ہی مسیحی نے کہا ہی کہ وہ ایک صناعت ہی جسکا موضوع بدن انسان ہی نہ علے الاطلاق من کل الوجوہ بلکہ صحت اور سقم کی حیثیت سے اور یہی اس علم کی غایت ہی بعضون کے نزدیک طب ایک صنعت ہی جو اپنے علم اور تجربہ سے صحت کو محفوظ اور مرض کو دور کرتی ہی کیونکہ جبکہ ہر عضو فعل کا موضوع ٹھہرا تو اس سے سلامتی کی حالت مین فعل کا صادر ہونا ضروری ہی جو عین صحت ہی پس علم طب کی غایت یہ ہی کہ موجودہ حالت کی حفاظت کیجاے اسطور سے کہ ستہ ضروریہ (جسکا بیان آگے آئیگا) اور نیز عادت اور مزاجین اور انکی تعدیل اور قوتین اور طبیعی افعال اور اخلاط اور اعضا اور انکے منافع اور افعال سب کی رعایت کیجاے پس اعانت اور پاسبانی کی معرفت و شناخت سے صحت کی حفاظت ہوجاتی ہی جسم صحیح وہ ہی جسمین چار اشیاء مستقیم اور ہموار پائی جاوین (۱) افعال صحیح (۲) اسباب جو افعال کے لیے فاعل اور محرک ہین جنکو اعضاے اصلیہ سے تعبیر کیا جاتا ہی (۳) مبدء جس سے فعل صادر ہوتا ہی جسکو قوت طبیعیہ کہا جاتا ہی (۴) وہ اعراض جو بعد مین فعل کو لازم اور لاحق ہوجاتے ہین

اَلطِّبُّ حِفْظُ صِحَّةٍ بُرْءُ مَرَضٍ		مِنْ سَبَبٍ فِي بَدَنٍ مِنْهُ عَرَضْ
طب صحت کا نگاہ رکھنا ہی اور اس مرض کا اچھا ہونا		جو کسی بدن مین کسی سبب سے عارض ہوتا ہی

وہ سبب جسکے لاحق ہونے سے بیماری عارض ہوتی ہی کبھی مشاہد بالبصر ہوتا ہی جیساکہ ورم جو تپ کا باعث ہوجاتا ہی اور کبھی نظر نہین آسکتا جیساکہ

اخلاط متعفنہ جو عروض تپ کے لیے سبب واقع ہوتے ہین سبب ایک ایسا امر ہی جسکے وجود پر دوسری شئ کا وجود موقوف و منحصر ہوتا ہی بعض اسباب بدن انسان مین صحت و تندرستی کے لیے فاعل اور اُنکے محافظ ہوتے ہین جیسا امور ستہ ضروریہ وغیرہ کی رعایت اور اُنکی تدبیر کا ملحوظ رکھنا اور بعض بمنزلہ مادہ و زمین کے ہین جیسا ہیئت محصلہ جو صحیح مزاج مین اعتدال کیوقت پائی جاتی ہی اور بعض متمم و معاون ہوتے ہین جیسے قوتون و افعال کا اپنے مجری طبعی پر قائم و جاری رہنا فائدہ سبب کبھی دوسرے سبب سے پیدا ہوتا ہی جیسا تپ امتلاء سے اور کبھی مرض سے جیسا کسی خلط کا حرارت سے نیچے گرنا کبھی مرض بھی دوسرے مرض سے پیدا ہوتا ہی جیسا تپ ورم سے کبھی سبب سے جیسا قی فساد ہضم سے صحت ایک حالت یا ملکہ ہی جسکے طفیل افعال اپنے محل اور موضوع سے درست اور سلامت صادر ہوتے ہین ایسا ہی قانون مین شیخ نے کہا ہی اور شفا مین لکھا ہی کہ صحت ایک ملکہ ہے جسم حیوانی مین جسکی وجہ سے افعال طبعی وغیرہ بلا ضرر و نقصان طبیعی طریقہ پر بخوبی صادر ہوتے ہین اور اسکے مقابل کو مرض کہتے ہین اور اسی تعریف کو امام رازی نے پسند کیا ہی مرض دو قسم پر ہی ایک خلقی (اصلی) دوم غیر خلقی (عارضی) اور علم طب برائے ازالۂ امراض عارضہ ہی امراض خلقیہ طب سے زائل نہین ہوتے جیسا صغر الراس یا سقطہ الراس یا نقصان الاصبع اور ضیق الصدر وغیرہ ہی طب سے عارضی امراض زائل ہو سکتے ہین نہ مادری

قِسْمَتُهُ الأُولَى بِعِلْمٍ وَعَمَلٍ طب کی قسم پہلی یہ ہے ایک علمی دوم عملی	وَالْعِلْمُ فِي ثَلٰثَةٍ فَلَا تُكْمَلُ اور علمی تین ہین پوری ہو جسکی سے

چنانچہ اقسام اسکے آگے آتے ہیں نظری وہ ہی کہ مفید ہو فقط اعتقاد الراے کے اور مباشرہ العمل کی کیفیت سے کچھ تعلق نہ رکھے جیسا علم امور طبعیہ اور ستہ ضروریہ اور احوال بدن انسان اور انکے دلائل کا اور عملی وہ ہی کہ مفید ہو ایسے اعتقاد الراے کی جو مباشرہ العمل کی کیفیت سے کچھ تعلق نہ رکھے جیسا تدبیر ماکول ومشروب وفصد وسن وازالۃ المرض بالغذا والدواء

	سَبۡعٌ طَبۡعِیَاتٌ مِنَ الۡاُمُوۡرِ سات چیز طبعی ہیں		وَ سِتَّةٌ وَ کُلُّهَا ضَرُوۡرِیۡ اور چھ ہیں ساری ضروری

امور طبیعیہ مبادی ہیں جنسے انسان کا بدن بنتا ہی اور بدن کا قوام اُن سے ایسا ہی کہ اگر ایک کا عدم فرض کریں تو بدن انسان کا وجود نہیں ہو سکتا امور طبعی سات ہیں (۱) ارکان (۲) امزجہ (۳) اخلاط (۴) ارواح (۵) اعضا (۶) قوی (۷) افعال یہ حصر استقرائی ہی وجہ تسمیہ ان امور کی بامور طبعیہ یہ ہی کہ یہ سات امور منسوب بہ طبیعت انسانی ہیں اور طبیعت نام ہی مبدء اول حرکت وسکون بالذات اس چیز کا جسمیں یہ طبیعت ہووے اور ان امور کو طبیعت کی طرف منسوب کرنے کی وجہ یہ ہی کہ یہ امور تین حال سے خالی نہیں یا تو محل طبیعت یعنی جسم طبعی کا مادہ ہووینگے جیسے ارکان واخلاط و اعضا وارواح یا صورت جیسے امزجہ وقوی یا غایت جیسے افعال طبیعت بقول بقراط مدبر بدن بلا ارادہ وشعور ہی اور وہی مبدء حرکت وسکون کا ہی اور بقول افلاطون ایک قوت الٰہی ہی جو مصلح بدن پر موکل ہی اور علامہ رازی نے کہا ہی کہ طبیعت عند الاطبا چار چیز پر اطلاق ہوتی ہی ۱ - مزاج خاص بدن

۲-ہیئت ترکیبیہ ۳- قوت مدبرۂ بدن ۴- حرکت نفس اور قرشی کہتا ہی کہ طبیعت ایک قوت ہی جو حفظ کمالات مافیہ کا کام کرتی ہی یعنے ان کمالات کو محفوظ رکھتی ہی جو اسکے موضوع مین موجود ہین اور انکے موقع و محل پر استعمال مین لانے کی تحریک کرتی ہی

ثُمَّ ثَلٰثَةٌ سُطِرَتْ فِی الْكُتُبِ	مِنْ عَرَضٍ وَّمَرَضٍ وَّسَبَبٍ
اور تین امور جو کتابون مین مرقوم ہوئے ہین	عرض اور مرض اور سبب ہین

جزء علمی (نظری) عندالاطبا اقسام اربعہ مین منحصر ہی اول امور طبعیہ دوم علم باحوال بدن انسان سوم علم باسباب چہارم علم بالدلائل مگر شیخ نے تین قسم قرار دی ہین (۱) عرض (۲) مرض (۳) سبب غیر ضروری اور امور طبعی اور ستہ ضروریہ کو بطور مبادی کے ذکر کیا ہی

وَعَمَلُ الطِّبِّ عَلٰی ضَرْبَيْنِ	فَوَاحِدٌ يُعْمَلُ بِالْيَدَيْنِ
طب کا کام دو طرح پر ہی	ایک ہاتھون کا عمل جیسا جبر کسر کا کام

چونکہ ہاتھ یعنی جراحی اور چیرنے کا کام جراح اور حجامون کے سپرد ہی اس لیے اس فن کے متعلق زیادہ حالات نہین بیان کیے گئے بلکہ بہت مختصر سے ضروری امور اس کتاب کے آخر مین درج کیے گئے ہین تاکہ طبیب کو اس علم سے بھی فی الجملہ واقفیت حاصل ہوجاوے

وَغَيْرُهُ يُعْمَلُ بِالدَّوَاءِ	وَمَا يُقَدَّرُ مِنَ الْغِذَاءِ
اور دوسرا عمل دوا سے کیا جاتا ہی	اور غذا کا اندازہ کیا جاتا ہی

جبکہ شیخ نے بعد تمہید و بیان امور ضروریہ کے اقسام طب اور اسکے معالجہ اور دوا کرنے کا

طریقہ بیان کرنا چاہا تو کہا کہ وہ دو قسم پر ہی ایک قسم جسمین دوا کے ذریعہ سے علاج کیا جاتا ہی اسطور سے کہ اسمین مزاج اور عمل اور موسم اور شہر کا لحاظ اور شروط (جسکا بیان بوقت استعمال دوا کے آئیگا) اور ادویات اور اسکے اقسام شربت معجونین اور مسہلات وغیرہ کی رعایت کیجاتی ہی اور دوسرا قسم جسمین ہاتھ اور آلات کے ذریعہ سے کام کیا جاتا ہی

ذِکْرُ الْاُمُوْرِ الطَّبِیْعِیَّۃِ وَاَوَّلُھَا فِی الْاَرْکَانِ
امور طبعیہ کا ذکر کیا جاتا ہی جنمین سے پہلے ارکان کا بیان کیا جاتا ہی

امور طبیعیہ مبدء و ہیولی ہین واسطے اُن اشیا کے جو اس عالم مین موجود ہین نباتات وحیوانات ومعدنیات سے طبیعت ایک قوت ہی جو حفاظت و نگہبانی کرتی ہی اُن فضائل وکمالات کی جو اسمین موجود ہین اور بعض کے نزدیک طبیعت مبدء اول ہی واسطے حرکت اور سکون بالذات اُس جسم کے جسمین یہ موجود ہی

اَمَّا الطَّبِیْعِیَّاتُ فَالْاَرْکَانُ	یَقُوْمُ مِنْ مِزَاجِھَا الْاَبْدَانُ
اب امور طبعیہ سو وہ ارکان ہین	جنکے اخلاط سے ابدان قائم ہوتے ہین

رکن جسم بسیط ہی جو بدن کی جزء اولی ہی جسکی تقسیم اجسام مختلف صور کی طرف نہین ہوسکتی اور رکن وغذا واصل واسطقس وعنصر ومادہ وہیولی وموضوع یہ سبھی متحد بالذات اور مختلف بالاعتبار ہین کیونکہ جو چیز چند اشیا کی ترکیب سے حاصل ہو وہ ضرور کسی نہ کسی صورت کو قبول کریگی پس اس اعتبار سے کہ کسی صورت کو بدون تخصیص صورت معینہ کے قبول کرے وہ مادہ ہی اور اس اعتبار سے کہ اسنے خاص صورت کو قبول کیا ہی ہیولی کہینگے اور اسوجہ سے

کہ اسمین صورت بالفعل حاصل ہی موضوع کہتے ہین اور اس اعتبار سے کہ یہ مرکب کی جزء ہی رکن کہا جائیگا اور اس اعتبار سے کہ یہ ترکیب کے لیے مبدا، اور اصل ہی عنصر ہی اور اعتبار سے کہ اسکی طرف تحلیل منتہی ہوتی ہی اور وہ سب سے چھوٹا جزء ہی اسطقس ہی اور اس اعتبار سے کہ مرکب سے ماخوذ و ممتزج ہے اصل کہا جائیگا پس رکن تمام مرکبات مین سب سے زیادہ تر بسیط ہی اور اس عالم کی سبھی اشیا اسی سے مرکب ہین اور اسی سے انکے مزاج قائم ہین بعض فلاسفہ اسطقس جزء لایتجزی کو کہتے ہین بعض حکما کے نزدیک جمیع کائنات جو عالم کون و فساد مین موجود ہین انھین ارکان سے مرکب ہین جیسا کہ شراب شکر اور پانی سے بنتی ہی فلاسفہ کے نزدیک طبیعۃ ایک قوت مدبرہ ہی جو اجسام کی صورتون کو محفوظ رکھتی ہی اور عندالاطبا چار معنون پر اطلاق پاتی ہی (۱) مزاج خاص بدن (۲) ہیئت بدن (۳) قوت مدبرہ (۴) حرکات نفس اور طبع فعل ہی جو طبیعت سے سرزد ہوتا ہی

مَاءٌ وَنَارٌ وَتُرْبٌ وَرِيحٌ	وَقَوْلُ بُقْرَاطِ بِهَا صَحِيحٌ
پانی اور آگ اور خاک اور ہوا ہی	اور بقراط کا یہ کہنا صحیح ہی
دَلِيلُهُ فِي ذَا بِأَنَّ الْجِسْمَا	إِذَا تَوَى عَادَ إِلَيْهَا رَغْمَا
اسکی دلیل اسمین یہ ہی کہ جسم جب تلف ہو جاوے	تو خواہ مخواہ ان چارون کی طرف عود کرتا ہی

بقراط نے اپنی کتاب طبیعۃ الانسان مین کہا ہی کہ ارکان اربعہ سے اجسام کے مرکب ہونے کی یہ دلیل ہی کہ جب ابدان و اجسام مین موت سے فساد لاحق ہوتا ہی تو وہ خواہ مخواہ انھین چارون کی طرف تحلیل ہوتے ہین پس انمین جو

حرارت غریزی ہوتی ہی وہ اسطقس ناری کی طرف اور روح غذا ہوا کی طرف صعود
کرجاتی ہین رطوبات اسطقس مائی کیطرف اور طبقہ ارضی استخوان وغیرہ خاکستر
اور خاک کی طرف چلے جاتے ہین پس معلوم ہوا کہ جمیع کائنات نباتات و معدنیات
وحیوانات انھین عناصر سے مرکب ومتکون ہین کیونکہ نباتات کا پانی بارد
رطب ہی بارد اس سلیے ہی کہ جب کوئی قاسر سخن نہووے تو پانی برودت
کیطرف مائل ہوجاتا ہی اور اگر بالطبع بارد ہوتا تو اسمین یہ برودت کیونکر آتی
رطب اس لیے کہ وہ مختلف اشکال کو سہولت سے قبول اور ترک کرتا ہی
آگ حار یابس ہی حار اسلیے کہ ہم ظاہر اسکی حرارت کو محسوس کرتے ہین باوجودیکہ
اسمین اضداد اجزاے ارضیہ متصف وہر آئینہ باردہ واجزہ مائیہ مختلط جو اسکی
طبیعت خالصہ کے منافی ہین یابس اس سلیے کہ وہ مختلف اشکال کو
سہولت اور آسانی سے قبول اور اخذ نہین کرسکتی اور یہی معنے یبوست
کے ہین اور خاک بارد یابس ہی بارد اسلیے کہ بوقت انتفاے قاصر سخن کے
اسمین برودت آجاتی ہی جو عین اسکی طبیعت کا تقاضا ہی اور یابس اس لیے
کہ اشکال کو نہ تو سہولت سے قبول کرتی ہی اور نہ مقبولہ کو نرمی سے ترک
کرتی ہی اور ہوا حار رطب ہی جسکی وجہ سے پہلے ہی ہی جو اوپر بیان ہوچکی ہی قوام
بدون زمین کے ناممکن ہی اور نہ اُنکا حیات اور پایداری بغیر پانی کے ہوسکتی
ہی اور نہ اُنکو بغیر حرارت وہوا کے کچھ قرار ہی لیکن حیوانات کی زندگی بدون
غذا کے نہین ہوسکتی ہی اور غذا انھین نباتات سے پیدا ہوتی ہی اور نباتات
عناصر اربعہ سے ہین جسکا پہلے بیان ہوچکا ہی امام رازی نے کہا ہی کہ بچہ کو

ماں کے پیٹ مین اُس خون کی غذا پہونچتی ہی جو حیوانات و نباتات کی تغذیہ سے مُتکوّن اسکو حاصل ہوتی ہی اور سابق مین معلوم ہو چکا ہی کہ حیوانات و نباتات صرف چارون عناصر سے مرکب ہین اور انھین سے وہ امتزاج پاتے ہین اور نقلی دلیل یہ آیت کریمہ ہی خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ یعنی انسان پیدا کیا گیا ہی (بجنی والی مٹی سے) آور ظاہر ہی معلوم ہی کہ فخار بجنی والی مٹی مین چار امور کا پایا جانا ضروری ہی ۱ وجود خاک ۲ پانی کے ساتھ قوام پذیر ہونا ۳ ہوا کے ذریعہ سے خشک ہونا ۴ آگ سے سخت اور پختہ بنانا

لَوْ یَكُوْنَ الرُّكْنُ مِنْهَا وَاحِدًا اور اگر انہین سے ایک رکن ہوتا تو	لَمْ تَرَ بِهَا لَا مَحْیًا فَاسِدًا دکھ درد کے سبب سے تو کبھی جیتے پھر وہ فاسد ہوتا

یہ بھی بقراط کی دلیل ہی جو اُسنے اسی کتاب مین بیان کی ہی کہ اگر اجسام صرف ایک ہی طبیعت سے مرکب ہوتے تو انہین کوئی مخالف و متضاد فساد و نقصان نہ ڈالتا نہ اندر سے نہ باہر سے۔ کیونکہ نقصان اس صورت مین ہو سکتا ہی جبکہ مخالف کو پورا غلبہ حاصل ہوتا ہی فائدہ تعریف ارکان مین اختلاف ہی کوئی پانچ کہتا ہی کوئی دو لیکن حق مذہب یہی ہی کہ چار ہین اور یہ تعریف ارکان ایک مسئلہ علم طبعی کا ہی طبیب کو (من حیث ہو طبیب) مسائل طبعی کا تسلیم کرنا کافی ہی اُنپر دلائل لانے کی کچھ حاجت نہین ہی لیکن اکثر اطبا کی عادت ہی کہ تعداد ارکان کے دلائل بیان کر دیتے ہین منجملہ اُن دلائل کے ایک یہ کہ جو کتاب مین مذکور ہی دلیل دویم یہ ہی کہ مرکبات اپنے وجود مین محتاج بطرف رطب مادہ کے ہوتے ہین تاکہ صورت کو قبول کر سکین لیکن زیادہ رطب نہو

بلکہ معتدل بالیبوست ہونا ضروری ہی تاکہ صورت منطبعہ او منقشہ کی حفاظت کرسکے اسواسطے کہ رطب جیسا سہل القبول ہو ویسا ہی سہل الترک بھی ہوتا ہی اور واسطے انطباع صورت کے حرارت طابخہ ہونا لازمی ہی لیکن مفرط نہو کہ حرارت زائد موڈی الی الفساد والاحراق ہوتی ہو بلکہ معتدل بالبرودت ہونی واجب ہی لہذا ہر مرکب کی ترکیب مین ان ہر چہار عناصر کا ہونا ضروری ہی

الثانی منها وهو علم المزاج

دوسرا امور طبعی مین سے وہ مزاج کا علم ہی

وَبَعْدَ ذٰلِكَ الْعِلْمُ بِالْمِزَاجِ	**اَحْكَامُهٗ تُعِيْنُ فِي الْعِلَاجِ**
اور اسکے پیچھے علم مزاج کا ہی	اور مزاج کے احکام علاج مین مددگار ہین

جبکہ ارکان اور انکے قوی وکیفیات کا حال اور انسے اجسام کی ترکیب اور عنصر غالب کا علم ہوا تو اسکے بعد معلوم ہوگیا کہ بدن کا مزاج کیسا ہی حار ہی یا بارد یابس ہی یا رطب کیونکہ جب بدن مین عنصر حار غالب ہو تو مزاج بھی حار ہوگا اگر بارد ہو تو بارد پس اسی امور کا سمجھنا طبیب کے لیے ضروری ہی جوہری کے نزدیک بدن کا مزاج وہی ہی جو مختلف طبائع سے مرکب ہی اور شیخ نے قانون مین کہا ہی کہ مزاج ایک کیفیت ہی جو مختلف کیفیات سے جو عناصر متضادہ مین موجود ہین پیدا ہوتی ہی یعنی عناصر اپنی متضادہ قوتون سے باہم ایک دوسرے مین فعل وانفعال کرتے ہین تو اُن سبکے کسر وانکسار سے ایک ایسی معتدل کیفیت پیدا ہوجاتی ہی جو ان سب کو انکے مجموعہ مین متشابہ ہوتی ہی اس جدید کیفیت کا نام مزاج ہی ایک جماعت محققین نے کہا ہی

کہ مزاج ایک کیفیت ملموسہ ہی جو حاصل ہوتی ہی جسم مرکب مین عناصر متضادۃ الکیفیات
سے جبکہ انمین ہر ایک کی کیفیت دوسرے سے منفعل و منکسر ہوتی ہی اور بقول ابن
نفیس ترکیب و امتزاج صرف وہی معتبر ہی جو حرارت برودت اور رطوبت
یبوست سے ہو نہ ہر ایک کیفیت سے جیسا خفت ثقل روائح وغیرہ سے

اَمَّا الْمِزَاجُ فَقُوَاہُ اَرْبَعٌ	یُفْرِدُهَا الْحَکِیْمُ اَوْ یَجْمَعُ
اب مزاج کی قوتین چار ہین	حکیم انکو کبھی مفرد مفرد بیان کرتا ہی کبھی مرکب

مزاج جو (عناصر مین سے) کسی ایک عنصر کے غلبہ سے حاصل ہوتا ہی اسکی چار قوتین
ہین دو تو فاعل جو حرارت و برودت ہین اور دو ہی منفعل وہ رطوبت اور یبوست
ہین اور یہ چارون مفرد ہین جو ارکان سے ناشی ہوتی ہین اسیوجہ سے انکی
قوت بھی انکی قوت کے مشابہ ہی یہی معنی یفردہا کے ہین اور اگر ایک عنصر کے
ساتھ دوسرا عنصر غالب ہو اسطور سے کہ عنصر ناری کے ساتھ عنصر ہوائی
غالب ہو تو اسکو حار رطب کہا جاتا ہی اور اگر ناری کے ساتھ عنصر ترابی اسکو
حار یابس اور اگر مائی کے ساتھ عنصر ہوائی ہو اسکو بارد رطب اور اگر عنصر
مائی کے ساتھ عنصر ترابی غالب ہو تو اسکو بارد یابس کہا جاتا ہی اور یہی
مراد یجمع سے ہی

مِنْ سُخْنٍ وَبَارِدٍ وَیَابِسٍ	وَلَیِّنٍ یَنَالُ حِسُّ اللَّامِسِ
ایک گرم اور سرد اور خشک	اور تر جسکو لامس کی حس معلوم کرتی ہی

جالینوس نے کہا ہی کہ جسقدر امزجہ ادویات کی قسمین ہین اسیقدر مزاج انسان کی
تعداد ہی وہ یہی چار ہین جنکو حرارت برودت اور رطوبت یبوست کہا جاتا ہی

تُوجِدُ فِی الْاَرْکَانِ وَالزَّمَانِ	وَفِی الَّذِی یَنْمُوْ وَفِی الْمَکَانِ
یہ قوتین ارکان اور زمان مین پائی جاتی ہین	اور اسمین جو نامی ہو اور مکان مین بھی ہوتی ہین

یہ چارون مرقومۂ بالا ارکان یعنی آگ پانی ہوا خاک مین پائے جاتے ہین اور فصول و موسم زمانہ یعنے ربیع خریف گرما سرما مین بھی جسکا بیان عنقریب آگے آئیگا اور نامی مین بھی یعنے اُن اجسام مین جنکا نمو اور زیادہ ہونا محسوس و معلوم ہوتا ہی وہ حیوانات و نباتات و معدنیات مین اور مکان یعنے بلاد و امصار مین بھی کیونکہ ہم یقیناً جانتے ہین کہ مکانات و مواضع کے بُعد و قرب کے اعتبار سے حرارت مین کمی زیادتی آجاتی ہی

وَالْاُسْطُقُسُّ اُخِذَ فِی الْغَایَۃِ	مِنْ مُفْرَدِ الْمِزَاجِ وَالنِّہَایَۃِ
عنصر تو مفرد مزاج کی غائت	و نہایت مین ملتا ہے

اسطقس جسم مفرد اولی ہی جس سے اجسام متکون ہوتے ہین اور اسکی طرف تحلیل پاتے ہین جسکا بیان پہلے ہو چکا ہی پھر جبکہ کوئی عنصر کیفیات اربعہ بسیطہ کے ساتھ متکیف ہوتا ہی تو وہ غایت و نہایت کے ساتھ توصیف کیا جاتا ہی پس کہا جاتا ہی کہ آگ مین نہایت درجہ کی حرارت ہی اور ہوا مین برودت اور پانی مین رطوبت اور خاک مین یبوست ہی اور کبھی ان چارون مین سے ہر ایک باہم ایک دوسرے سے یا کسی اور سے ایسی کیفیت کو حاصل کرلیتے ہین جو انکی طبیعت مین موجود نہین ہوتی۔ پس آگ مین آسمان کے قرب اور اسکی حرکت کیوجہ سے

یبوست آجاتی ہی اور ہوا مین مجاورت پانی کے سبب سے رطوبت اور خاک
مین اسکے قرب کی جہت سے برودت آجاتی ہی

الحرّ فی النار و فی الهواء	والبرد فی التراب ثم الماء
گرمی آگ اور ہوا مین ہی	اور سردی خاک اور آب مین ہی
والیبس بین النار والتراب	واللین بین الماء والسحاب
اور خشکی آتش اور خاک مین ہی	اور رطوبت آب و ہوا مین ہی

یعنی آتش و ہوا حار ہین اور آب اور خاک بارد اور خاک و آتش یابس اور آب و ہوا رطب ہین۔ جاننا چاہیے کہ یہ عناصر جو ہمکو محسوس بالمشاہدہ ہوتے ہین انکو ارکان کہا جاتا ہی یا نہین ایک جماعت طبعیین کے نزدیک وہ ارکان نہین ہین کیونکہ انکا ادراک بالعقل اور توہم بالحس ہوتا ہی اور انمین سے کوئی خالص نہین ہی اور اسطقس و عنصر حقیقی وہی ہونا چاہیے جو ہر مخالف کیفیت سے خالی ہو اور وہ کہتے ہین کہ آگ جو اصلی عنصر ہی وہی تکون اور تولید اشیا کا سبب ہی اور یہ آگ جو مدرک بالحس فساد اور بطلان کا سبب ہی بعضون کے نزدیک یہ ارکان ہی مین داخل ہین جسکے دلائل علم طبعی مین مکمل طور پر مذکور ہین وہ کہتے ہین کہ آگ کا موضع طبعی فلک القمر کا سطح زیرین ہی جو تمام اجرام عنصریہ سے برتر ہی کیونکہ جب آگ علو و بلندی کو چاہتی ہی تو وہی اس مقام کے لائق اور مستحق ہی (۱) آگ ایک جسم بسیط ہی جو بلندی کیطرف متحرک بالطبع ہی تاکہ اپنے کرہ مین فلک القمر کے نیچے جاکر قرار پاوے اور اسکے وجود کا فائدہ یہ ہی کہ اسکی جہت سے تمام مرکبات مین نضج اور جوہر ہوا مین نفوذ اور دوبارہ عنصرون کی

قوت مین انکسار ہوتا ہی اور نیز اس سے ترکیب مین مضبوطی اور صفائی پیدا
ہوتی ہی۔حرا ایک لفظ جنس ہی جو حرارت کی چارون اقسام پر حاوی ہی (۱)
حرارت جو جرم آگ مین محسوس ہوتی ہی (۲) حرارت جو حرکت سے لازم آتی
ہی (۳) حرارت جو تاثیر کواکب حارہ سے مستفید ہوتی ہی جبکہ شمس کی
مسامتت مین واقع ہون (۴) حرارت جو انسان و حیوانات کے باطن
مین موجود ہی جو نضج اور ہضم مین طبیعت کے لیے آلہ بنتی ہی اور تمام افعال
طبعی کو جذب کرتی ہی (۲) ہوا جسم بسیط شفاف ہی اور اسکا مکان طبعی
پانی کے اوپر اور آگ سے نیچے ہی کیونکہ وہ پانی سے ہلکی (خفیف) اور آگ
سے بھاری (ثقیل) ہی اور اسکا فائدہ یہ ہی کہ تمام کائنات مین تخلخل اور
انکو صاف اور لطیف کرتی ہی اور بسہولت قبول اشکال کے لیے معاون
ہوتی ہی۔جو چیز آسمان کے ساتھ متصل یا اسکے قریب ہی اسکا حار اور لطیف
ہونا ضروری ہی اور جو اس سے نہایت بعید ہی اسکا بارد کثیف ہونا لازمی
ہی۔حرارت کا اطلاق چند معنون پر آتا ہی اول وہ حرارت جو مجاورت
اور قرب کی وجہ سے دوسرے کو بھسم کر جاوے۔حرارت فی النار
سے یہی مراد ہی۔دوم ہر وہ چیز جو لمس اور حس مین سخونت اور گرمی پیدا کرے
جیسا کہ گرم ہوا مین معلوم ہوتا ہی یہی معنی ہین حرارت فی الہوا کے۔
سوم وہ جسکی حرارت ذائقہ سے محسوس ہوئے جیسا مرچین چہارم وہ
جسم جسمین چار عنصر غالب ہوئے جیسا قلب پنجم وہ طبعیت یا جسم جو
حد اعتدال سے حرارت کیطرف زیادہ مائل ہو جیسا کہ کہا جاتا ہی کہ

مرد عورتون کی نسبت زیادہ حار ہین (۳) پانی ایک جسم بسیط سیال ہی
اور اسکا مقام طبعی زمین کے اوپر اور ہوا سے نیچے ہی اور بقول مذہب
صحیح عند الاکثر وہ سب سے زیادہ بارد ہی کیونکہ برودت پانی مین زمین کی
نسبت سے زیادہ محسوس ہوتی ہی اور اسکا فائدہ تخلیط و تشکیل ہی اور
قدما کی ایک جماعت کا مقولہ ہی کہ اس عالم مین اول خداوند تعالیٰ نے
پانی کو پیدا کیا پھر جبکہ اُسنے حرکت کی تو اسکے پھرنے اور حرکت سے حرارت
پیدا ہوئی جس سے پانی پر جھاگ (کف) آئی اور اس سے بخارات نکلکر بلندی
کیطرف صعود کر گئے اس لیے بخار سے دو خفیف عنصر آگ اور ہوا پیدا
ہوے اور کثافت سے دو ثقیل عنصر پانی اور مٹی حادث ہوئے
اور بعض فلاسفہ نے کہا ہی کہ سب اشیا کی اصل خاک ہی اور دوسرے
تینون بسبب تحلیل اور لطافت کے اُسی سے ظہور مین آئے ہین۔
(۴) زمین ایک جسم بسیط ہی اور اسکا موضع طبعی عالم فلک الافلاک کا وسط
ہی اور وہ تمام اجسام سے زیادہ ثقیل ہی کیونکہ وہ سبھی ابدان عنصریہ
کے نیچے واقع ہی اور سب سے زیادہ یابس ہی اور اسکا فائدہ
یہ ہی کہ تمام ہیئت اور اشکال کو محفوظ و ثابت رکھتی ہی اور مراد شیخ کی
زمین سے رطب ہی پس گویا کہ اسنے کہا ہی کہ دو رطب عنصر ہوا اور
پانی ہین جنمین سے ہوا زیادہ رطب اور پانی بارد ہی اور دو یابس عنصر
آگ اور خاک ہین جنمین سے آگ زیادہ حار اور خاک یابس ہی فائدہ
یُبس دو معنون پر بولا جاتا ہی اول وہ جو مختلف اشکال کو بسہولت

قبول نہ کر سکے اور اسی کو یابس بالفعل کہتے ہین۔ دوم وہ جو کسی معتدل انسان
کے بدن پر وارد ہو تو اُسمین ایسی یابس کیفیت پیدا کرے جو اُسکے پہلے مس
سے بڑھ کر ہووے اور اسکو یابس بالقوہ کہتے ہین جیساکہ کوئی مجفف دوا
مانند ہلیلہ اور لوہ چون وغیرہ کے

بَيْنَ جَوَاهِرِنَا اخْتِلَافٌ	تَقْتَضِي لَنَا بِالْكَوْنِ وَائْتِلَافٌ
انکی ذاتون مین اختلاف ہی جنکو	اپنی صورت سے تقاضا کرتے ہین اور اتحاد بھی

یعنی (ان ارکان وعناصر) کی ذاتون مین اختلاف ہی جو اپنے کون
و وجود (کی صورت) کے سبب سے اس اختلاف کا تقاضا کرتے ہین اور
ایتلاف و مناسب بھی ہی

اِخْتَلَفَتْ كَيْلَا تَكُونَ وَاحِدَةً	وَائْتَلَفَتْ اَلَّا تُرَى مُضَادَّةً
اختلاف اسواسطے ہوا کہ ایک نہو جاوین	اور ایتلاف اسلیے کہ تو اُنکو بالکل ضد نہ جانے

جواہر سے مراد عناصر ہین کیونکہ انمین من وجہ تو اختلاف ہی اور ایک طور سے ایتلاف
اور اختلاف کی وجہ یہ ہی کہ ہر عنصر کے لیے ایک خاص طبیعت ہی جو اسی کے ساتھ
مخصوص ہی اور اگر سبھی ایک ہو جاوین تو انمین ترکیب دینے سے کوئی مرکب چیز
پیدا نہین ہو سکتی اور متحد ہونے کی وجہ یہ ہی کہ ہمیشہ دو عنصر ایک کیفیت مین مشترک
ہوا کرتے ہین پس ہوا اور آتش حرارت مین مشترک ہین اور آب و خاک مشترک فی البرودت
ہین اور آب و ہوا مشترک فی الرطوبت اور خاک و آتش مشترک فی الیبوست ہین

وَمَا سِوَى الْعُنْصُرِ مِنْ مُرَكَّبِ	فَوَصْفُنَا مِزَاجَهُ بِالْأَغْلَبِ
اور ما سوای عنصر کے ہر ایک مرکب کو	ہم اسکا مزاج غالب قوت سے تعبیر کرتے ہین

جبکہ عناصر کسی ایک مرکب مین مجتمع ہون تو اُنکے باہم انفعال و امتزاج سے ایک جداگانہ ایسی کیفیت امتزاجیہ پیدا ہوتی ہی جو باعتبار مزاج غالب عنصر کے وہی اس مرکب کے مزاج کی ہوتی ہی جیساکہ بھیڑیے کا مزاج حار یابس ہی نہ زیادہ حرارت جو آگ کے درجہ کو پہونچ جاوے نہ ایسی یبوست جو خاک مین پائی جاتی ہی بلکہ اُسمین اجزاے باردہ رطبہ موجود ہین جنسے ان ہر دو کیفیت مفصلہ کی قوت مین فرق آگیا ہی اور اجزاے حار یابسہ اسمین غالب اور زیادہ ہین ایسا ہی ہر مرکب مین اُسکے غالب اجزا کے اعتبار سے حکم لگایا جاتا ہی خواہ اسمین طبعی ترکیب ہو جیسا حیوان یا مصنوعی جیسا تریاق اور نیز حرارت برودت رطوبت یبوست کا حکم اس ارادہ سے لگایا جاتا ہی

که یہ معتدل کی نسبت سے ایسی ہی ہین

مُعْتَدِلٍ لَا نَجْعَلُهُ قَانُونَنَا ... قَدْ جَمَعَ الْأَرْبَعَةَ الْفُنُونَا

ایسے معتدل کو ہم قانون بناتے ہین ... جو چارون قسم کی قوت (کیفیت) کو جامع ہے

اِمْتَزَجَتْ فِيهِ عَلَى مِقْدَارِ ... فَكَانَ كَالدُّسْتُورِ وَالْمِسْبَارِ

کہ (چارون) کیفیتین اسمین ایک اندازہ پر ملین ... پس وہ معتدل قانون اور اندازہ کی طرح ہے

مِسبار ایک آلہ (سلائی) ہی جس سے زخم اور قرحہ کا عمق و بُعد معلوم کیا جاتا ہی حکما کو معتدل مزاج کے وجود مین اختلاف ہی کہ ایسا ہونا ممکن ہی یا نہین اور اگر ہو بھی تو اُسکا وجود ثابت رہ سکتا ہی یا نہین ایک جماعت نے کہا ہی کہ ایسا ہونا ناممکن ہی اور بعضون کے نزدیک ممکن الوجود ہی لیکن اسکا قیام دائمی اور ابدی نہین ہوسکتا۔ اور ایسا ہی کتاب شفا مین شیخ کے

کلام سے مفہوم ہوتا ہی پس اگر اسکا وجو تسلیم بھی کیا جاوے تو وہ دو قسم پر
ہو سکتا ہی اول یہ کہ اسمین تمام عناصر کی مقدارین یعنے حرارت برودت اور
رطوبت و یبوست مساوی ہووین جو ناممکن اور ظاہر البطلان ہی دوم یہ
کہ اسمین ضرورت اور مقصود کے اعتبار سے اعتدال ہووے اسطور سے کہ
بدن اور ترکیب مین عناصر کی کمیات (مقدار) اور کیفیات سے ایک ایسا توسط
اور اعتدال حاصل ہو جو اُسکے مزاج کے لیے لائق اور ضروری تھا سو اسکا وجود خارج
مین پایا جاتا ہی اور اسی اعتبار سے بہ نسبت دیگر حیوانات کے انسان اعتدال
کی طرف زیادہ مائل ہی اور اسی سبب سے انسان پر حکم لگایا جاتا ہی وہ سب سے
زیادہ معتدل ہی اور اسکے اعتدال کی وجہ یہ ہی کہ ایک تو شریف جوہر (روح) کو
متضمن ہی جو خداوند تعالی کا امر ہی - اور اُسکی ماہیت اور کیفیت بجز اسکے کوئی پہچان
نہین سکتا - دوسرے عقل قوت مدرکہ پر حاوی ہی جو سب مخلوقات سے
زیادہ تر شریف اور بخلاف دیگر حیوانات کے کہ اُنمین ایسا اعتدال نہین پایا جاتا
بلکہ انکا اعتدال صرف اس کیفیت موجودہ سے ہی جسکا حصول اُنکے لیے
ضروری اور مناسب تھا جیساکہ اسد (شیر) جسکا مزاج کسیقدر حرارت کا
تقاضا کرتا ہی تاکہ ارنب (خرگوش) کا بارد مزاج جو موجب بزدلی و جزع کا ہے
اسمین نہووے اور خرگوش کا مزاج برودت کو چاہتا ہی جسمین بزدلی و جزع
پایا جاوے - پس شیر بسبب تقاضاے اپنے مزاج کے معتدل ہی اور
قانون مین اس قسم کو معتدل فے القسمۃ کہا ہی جو یہ ہی کہ بدن اور اُسکے ہر عضو
مین عناصر کا ایسا اعتدال اور توسط ہوتا ہی جو اُسکے لیے مناسب ہوتا ہی

پس اعتدال عظم (استخوان) کا یبوست اور قلب کا حرارت اور کبد (جگر) کا وہ حرارت جو دل کی حرارت سے کم ہو ہی - اور کبھی ایک چیز سرد شہروں مین معتدل ہوتی ہی اور گرم ملک کی نسبت سے غیر معتدل - اس عالم مین سب سے زیادہ معتدل انسان ہی پھر اس نوع مین سے زیادہ معتدل انبیا ہین - انمین سے بھی زیادہ اعتدال کے قریب خاتم النبیین ہین پھر انسان کے اعضا مین سے ہتیلی (بطن راحہ) کیونکہ وہی محسوسات کی سردی گرمی کو دریافت کرتی ہی اور سب پر سردی گرمی کا حکم لگاتی ہی اور حاکم کے مزاج کا اعتدال کے قریب ہونا زیادہ تر ضروری ہی کیونکہ حس اور لمس کرنیوالا اگر حار یا بارد ہو تو موافق کیفیت (بصورت اول حرارت اور دوم برودت) کو کما ینبغی دریافت نہین کر سکتا اکثر فلسفہ و منجمین کے نزدیک بلاد و امصار مین سے اعتدال کے قریب اقلیم چہارم ہی اور ایک جماعت نے (جنمین شیخ الرئیس بھی ہی) کہا ہی کہ خط استوی جہان اکثر دن رات مساوی و برابر ہوتے ہین ہمیشہ قریب تر اعتدال ہی - ہر ایک کے دلائل اپنے اپنے مواضع مین مذکور ہین جنکا پہچاننا طبیب کو کچھ ضروری نہین ہی - جبکہ معتدل مزاج کا حال معلوم ہو گیا تو اس سے بعید عن الاعتدال کا حال بھی ظاہر ہو گیا اور قانون ایک صورت کلیہ ہی جو اپنے جزئیات پر منطبق ہوتی ہی جس سے اُنکے احکام دریافت کیے جاوین پس غیر معتدل کے احکام معتدل پر قیاس کرنے سے معلوم ہو سکتے ہین

فَكُلَّمَا خُصَّ بِالْاِنْحِرَافِ	وَمَالَ نَحْوَ اَحَدِ الْاَطْرَافِ
پس جو مرکب کسی انحراف سے مختص ہو	اور ایک طرف کسی جانب مائل ہو

فَلَنْ یَکُوْنَ خَالِیًا مِنَ الْقُوٰی	لٰکِنَّھَا فِیْهِ عَلٰی غَیْرِ السَّوٰی
سو وہ مرکب ان کیفیتون سے کبھی خالی نہو دیگا	لیکن وے اسمین استوا اور برابری پر نہو ونگے

جب حقیقی معتدل کا وجود ثابت نہوا تو ضرور ہوا کہ موجودہ ابدان اعتدال سے احدی الکیفیات کی طرف منحرف ہون اور چارون کیفیات حرارت برودت رطوبت یبوست مین سے ایک کا پایا جانا تو ظاہر ہی لیکن تینون باقی بھی انمین موجود ہین

یُدْعٰی عَلَی الْاَغْلَبِ بِالنَّارِیْ	اَوِ التُّرَابِیْ اَوِ الْمَائِیْ
غالب کیفیت پر ناری (آتشی) بولا جاتا ہی	یا خاکی یا آبی

اگر یبوست غالب ہو تو یابس اور یہی مراد خاکی سے ہی اور اگر برودت ہو تو بارد یہی مراد آبی سے ہی

وَمِنْهُ مَا یُنْسَبُ لِلرِّیَاحِ	وَکُلُّھَا تُقَالُ بِاصْطِلَاحِ
انمین سے ایک وہ ہی جو منسوب بہوا کیطرف ہوتا ہی	اور یہ سارے نام اصطلاحی لیئے جاتے ہین

اور اگر رطوبت غالب ہو تو مزاج اسکا رطب ہی اور منسوب بطرف ہوا ہی یہی مقصود ہی اور شیخ کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ مزاج حار کا فقط بلا یبوست و رطوبت کے یا صرف مزاج بارد کا پایا جانا ممکن ہی جسکا بیان امور خارجیہ کی بحث مین عنقریب آئے گا

اَتْمَمْتُ اَصْنَافَ الْمِزَاجِ التِّسْعَةَ	وَلَمْ اَجِیْٔ فِیْھَا بِقَوْلِ بِدْعَةٍ
اب مین نے مزاج کے نو اقسام پورے بیان کر دیئے	جسمین کوئی جدید بات اپنی طرف سے بیان نہین کی

مزاج کے نو اقسام مین سے چار تو مفرد ہین (۱) حار (۲) بارد (۳) رطب (۴) یابس

جنکو بسیط کہتے ہین اور چار ہی مرکب (۱) حار یابس (۲) بارد یابس (۳) حار رطب (۴) بارد رطب اورصرف ایک معتدل ہی

ذِکرُ اَمزِجَۃِ الازمنۃ
زمانون کے مزاجون کا بیان

زمانہ مقدار حرکت کو کہتے ہین لیکن یہان زمانہ سے مراد چارون فصلین ہین اور ہر فصل کی تعریف تقریبًا بیان کی جاتی ہی نہ تحدیدًا ۔ کیونکہ ہر فصل کا شروع اپنے ماقبل کی فصل کے مناسب ہوتا ہی اور اُسکا آخر فصل مابعد کے ابتدا کے ساتھ مناسبت رکھتا ہی مثلاً ابتداے ربیع کی طبیعت موسم شتا (سردی) کے قریب ہوتی ہی اور اسکا انتہا (آخر) فصل صیف (گرما) کے مناسب ہوتا ہی اسی طرح تمام موسمون کو سمجھنا چاہیے۔

اَقُولُ فِی الزَّمَانِ بِالتَّقدِیرِ
مین زمانے کے بیان مین تقدیرًا یا فرضًا کہتا ہون

اِذ لَا سَبِیلَ فِیہِ لِلتَّحدِیدِ
کیونکہ اس زمانہ کے پورے بیان کا کوئی سبیل (راستہ) نہین

فَفِی الشِّتَاءِ قُوَّۃٌ لِلبَلغَمِ
پس سردی مین قوت بلغم کی ہوتی ہی

وَفِی الرَّبِیعِ ھَیَجَانُ الدَّمِ
اور ربیع مین جوشش خون کا ہوتا ہی

پس زمستان مین بسبب برودت اور کثافت اور نہونے مسخن کے جس سے رطوبات تحلیل ہون اور غلیظ غذائین بہ کثرت استعمال مین آنے کے بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہی اور زمستان مین برودت (سردی) پڑنے کی یہ وجہ ہی کہ شمس (سورج) جو رطوبات کو تحلیل کرنے والا اور جمیع اشیا کو گرم کرنے والا (مسخن) ہی نقطہ سمت الراس سے جنوب کیطرف زیادہ ہٹا ہوا ہی اور بسبب

زیادتی برف اور بارش اور ہوا کے اُسکی ہوا مین زیادہ برودت آجاتی ہی اور ربیع مین چونکہ مسخن حقیقی یعنی شمس سمت الراس سے زیادہ بعید نہین ہوتا اس لیے خون کو اس موسم مین غلبہ ہوتا ہی لیکن رطوبت کے ہونے کی یہ وجہ ہی کہ اگرچہ سورج سمت الراس سے کچھ دور نہین مگر اسقدر نزدیک بھی نہین ہی جو رطوبات کو جلد جذب کر سکے

وَالْمِرَّةُ الصَّفْرَاءُ لِلصَّيْفِ		وَالْمِرَّةُ السَّوْدَاءُ لِلْخَرِيْفِ
اور مرہ صفرا گرمیون مین ہوتا ہی		اور مرہ سودا خریف کے ایام مین ہوتا ہی

اور موسم گرما مین بسبب حرارت کے زیادہ صفرا پیدا ہوتا ہی اور اُسکی گرمی (حرارت) کا باعث یہ ہی کہ شمس جو اصلی مسخن ہی نقطہ سمت الراس کے نہایت نزدیک ہوتا ہی جسکی شعاع مسامتت کی وجہ سے زیادہ قوی ہو جاتی ہی جس سے اُسکی حرارت کو زیادہ تیزی حاصل ہوتی ہی اور اسلیے بھی کہ اُسمین بارشین اور سرد ہوائین غالباً کم پائی جاتی ہین اور خریف یعنی موسم خزان مین برودت یبوست کا اعتدال نہین پایا جاتا کیونکہ صیف (موسم سرما) گذشتہ کی حرارت نے جسمونکی رطوبتون کو جذب کر دیا ہی جس سے یبوست کو غلبہ ہو گیا ہی اور یہ موسم تمام فصلون سے زیادہ ناقص اور ردی ہوتا ہی جو اپنی کیفیت کے باعث حرارت کے منافی ہی کیونکہ جمیع کائنات کی حیاتی (زندگی) حرارت اور رطوبت سے ہی اور خریف کی طبیعت مین اُسکے برخلاف برودت اور یبوست پائی جاتی ہی جس سے ردی اور ناقص سوداوی مادہ کی تولید ہوتی ہی فصل فصلون کے مزاج مین اختلاف ہی بعض اطبا کے نزدیک ربیع کا زمانہ معتدل ہی کیونکہ اس موسم مین

اکثر انسان اپنے آرام کے لیے معتدل بلاد و امصار مین کسی معتد بہ حرارت و برودت کی طرف محتاج نہین ہوتے اور درخت اور گھاس جو اس سے پہلے بے حس و بے جان تھے اُسمین تروتازگی اور سبزی لہلہاتی نظر آتی ہی فائدہ خریف وہ زمانہ ہی جسمین پھل اور پھول متغیر اور درختون کے پتے (برگ) گرنے شروع ہو جاتے ہین اور صیف (گرما) کا وہ وقت ہی جسمین گرمی کا جوش ہوتا ہی اور شتا (سرما) کا وہ زمانہ ہی جسمین سردی کو غلبہ ہوتا ہی پس اس صورت مین کوئی موسم کسی زمانہ مین کم ہو جاتا ہی اور کبھی کسی وقت مین زیادہ اور بعض مقامات مین سردی کا زمانہ طویل ہوتا ہی اور کسی مین کم بعض اہل ہیئت اور نجومیون کے نزدیک فصل (موسم) انقلاب شمس کا نام ہی جو آسمان کے چارون حصون مین سے کسی ایک مین انقلاب پاوے اور ہر ایک حصہ تین تین برجون مین منقسم ہی پس جب شمس برج حمل۔ ثور۔ جوزا مین ہو تو فصل ربیع ہی اور جب سرطان اسد۔ سنبلہ مین ہو تو موسم صیف (گرما) ہی۔ اور اگر میزان۔ عقرب۔ قوس مین ہو تو خریف یعنی موسم خزان کا ہی۔ اور جب جدی۔ دلو۔ حوت مین ہو تو فصل شتا (سرما) ہی

ذِكْرُ أَقْسَامِ النَّامِي

اجسام بڑھنے والے کے اقسام کا ذکر ہی

وَيَنْقَسِمُ النَّامِي لِضَرْبِ الْمَعْدِنِ	وَالنَّبَاتُ وَالْحَيُّ الْبَدَنِ
اور نامی تین قسم مین منقسم ہی (۱) معدن	(۲) نبات (۳) زندہ حیوان

اشیاے نامی کے تین اقسام ہین اول معدنیات پھر بعضون کے نزدیک

معدنیات کے ۳۶۰ اقسام ہین - اور بعض کے نزدیک ۷۰۰ جیسا سونا چاندی تانبہ - زرنیخ - نمک - چونہ - لوہا وغیرہ جو سبھی سیماب گندھک سے ترکیب پاکر زمین کی حرارت مین نضج طبعی پاتے ہین مگر نمک کہ یہ اجزاے ارضیہ محرقہ سے پیدا ہوتا ہی دوم نباتات - سوم حیوانات جو معروف و مشہور ہین - اب

قاعدہ معلوم کرنے دوا اور غذا کا بیان کیا جاتا ہی

ما قهر الجسم فمن دواء	منها ما نمی فمن غذاء
جو چیز (ماکولات مین سے) جسم پر غالب ہووے وہ دوا ہی	اور جو زیادہ کرے وہ غذا ہی

تمام ماکولات چار اقسام مین منقسم ہین - اول وہ کہ جب بدن مین وارد ہون تو اُن سے بدن مین ایسی حرارت یا برودت جسکا مزاج اس ماکول کے مشابہ ہو جاوے دوسرا وہ جو بدن کو متغیر اور مغلوب کر دیوے لیکن بدن مین اُسکے تغیر اور مقابلہ کی قوت نہووے بلکہ اس ماکول کی قوت آخری دم تک ثابت اور قائم رہے سو زہر اور زہریلی اشیا کا یہی حال ہی - تیسرا وہ کہ جسکی ہیئت بدن مین متغیر ہو جاوے اور اُس سے بدن مین کچھ ایسا تغیر نہووے جو لائق اعتبار کے سمجھا جاوے پس اگر یا وجود اُسکے بدن کے مشابہ بنجاوے تو اُسکو غذاے مطلق کہتے ہین اور اگر نہو تو دواے معتدل ہی چوتھا جو کہ جسم مین کسی قسم کا تغیر پیدا کرے اور خود بھی متغیر و مستحیل ہو جاوے سو اگر خود جسم کے مشابہ ہو جاوے تو وہ دواے غذائی ہی اور اگر اُسمین کسی قسم کا فساد نہ لاحق ہووے تو وہ دواے مطلق ہی - اور نمو سے مراد زیادتی ہی جس سے مقصود یہ ہی کہ بدن انسان مین ما یتحلل کا بدل اور مفنی کی مکافات کرے

یعنی جسقدر انسان کے بدن مین سے گوشت اور رطوبتین تحلیل اور زائل ہوتی ہین اُسکے نقصان کو پورا کردے تو اُسکو غذا سے مطلق کہتے ہین کیونکہ جسم مین باوجود حرارت موجودہ کے خارج سے بھی ہواے حارہ کے اتصال کے سبب سے ہمیشہ اُسکی ذوات اور جوہر مین تحلیل واقع ہوتی ہی جس سے ضرور ہی کہ شی مغنی اور محلل کا بدل حاصل ہوتا جاے کہ جسم کی بقا مین خلل نہ واقع ہووے سو ایسی مکافات صرف ماکولات و مشروبات کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہین۔ کیونکہ بدن مین غذا مثل چراغ کے تیل کے ہی جسمین سے جسقدر حرارت کی کشش سے جلجاتا ہی اُسی قدر بتی کی راہ سے آجاتا ہی۔ لیکن جب تیل ختم ہوجاتا ہی تو چراغ گل بلکہ سب کچھ معدوم ہوجاتا ہی

مِزَاجُهَا يُدْرِكُ بِالْمَذَاقِ		وَبِالْقِيَاسِ الصَّائِبِ الْمِصْدَاقِ
جنکا مزاج ذائقہ سے معلوم کیا جاتا ہی		اور قیاس صحیح اصل معلوم کرنیوالے سچے سے سمجھا جاتا ہی

مزاج دوا کا جسنے جسم کو مقہور کیا اور غذا کا جسنے بدن مین نمو پیدا کیا ذائقہ ہی سے معلوم کیا جاتا ہی اور قیاس سے بھی جبکہ ایک کی وضع دوسرے کے مشابہ ہووے۔ جسم مدرک بالذوق یا تو کثیف ہوتا ہی یا لطیف یا معتدل۔ فاعل اور موثر اس جسم مین یا تو حرارت ہی یا برودت یا اعتدال انکا پس حرارت سے کثیف تلخ اور لطیف محترق (تیز) اور معتدل نمکین ہوجاتا ہی اور برودت سے کثیف کسیلا اور لطیف ترش اور معتدل قابض ہوجاتا ہی اور اعتدال حرارت برودت سے کثیف شیرین اور لطیف مرغن اور معتدل پھیکا ہوجاتا ہی پس چکھنے سے دوا کا ذائقہ معلوم ہوسکتا ہی جس سے اُسکے مزاج کو معلوم کرسکتے ہین اور قیاس سے مزاج کے دریافت کرنے مین دو توجیہ ہین اول

سرعت استحالہ دوا کا جبکہ دوا آگ کی طرف جلدی مستحیل ہو جاوے یا اُسکی
حرارت کو بآسانی قبول کر لیوے تو وہ اپنی حرارت پر دلالت کرتی ہی اور اگر وہ
جلد منجمد ہو جاوے یا برودت کو بسہولت قبول کر لیوے تو اس سے
اسکی برودت مفہوم ہوتی ہی دوسرے جبکا اشتعال آگ کے ساتھ زیادہ
ہووے اور اُسکا قوام بھی اسکے مانند ہووے تو وہ حار ہی اور جو ایسا
نہیں وہ بارد ہی لیکن جالینوس کے نزدیک قیاس سے کبھی دوا کی خاصیت
یقیناً نہیں معلوم ہو سکتی - اور خوشبو سے بھی مزاج کو پہچان سکتے ہین اسطور
سے کہ جسکی خوشبو سے تیز ہو اور اُسکے سونگھنے مین ایک قسم کا لذع پایا جاوے تو
اُسکا جوہر حار ہی اور جسمین نمکینی یا ترشی محسوس ہو وہ بارد ہی اور لون و رنگ سے
مزاج کو معلوم کرتے ہین لیکن بہ اور دلائل سے زیادہ تر ضعیف ہی پس ایک چیز
کے چند مختلف اقسام مین سے اسکے مزاج کو بذریعہ رنگ کے معلوم کر سکتے
ہین کہ سُرخ زرد مین سے اور زرد سفید مین سے اور سفیدان اقسام مین سے
جو غیر معفنت ہین برودت پر دلالت کرتے ہین اور سفیدی ان اجسام مین جنمین
یبوست و احتراق موجود ہی حرارت پر دلالت کرتی ہی اور سیاہی ان ہردو
امور مین اُسکے برخلاف ہی کیونکہ برودت جسم یابس کو سیاہ اور رطب کو سپید
کر دیتی ہی اور اکثر سُرخ رنگ حار ہوتا ہی اور یہان مصنف نے چند امور کا
ذکر نہین کیا از انجملہ مصنف کا تجربہ ہی جسمین کئی ایک شروط کا مد نظر رکھنا لابدی
ہی اول یہ کہ جسپر دوا کی آزمایش کی گئی ہی اُسکا تمام کیفیات محصلہ
(عارضی حرارت یا برودت) یا عارضی کیفیات سے خالی ہونا ضروری ہی مثلاً

پانی کی اصلی طبیعت اگرچہ بارد ہی لیکن گرمی پہونچنے سے اُسکی طبیعت مین گرمی آجاتی ہی جب تک اسکی گرمی کو زائل نہ کیا جاوے۔ دوسرے یہ کہ جس بیماری مین تجربہ کیا گیا ہی وہ مفرد ہووے۔ تیسرے یہ کہ اس دوا کا مختلف بیماریون مین تجربہ کیا جاوے۔ چوتھے یہ کہ دوا کی تاثیر مین ہمیشگی یا اکثر اوقات کا لحاظ کیا جاوے کیونکہ طبعی امور اپنے مبادی سے یا تو ہمیشہ صادر ہوتے ہین یا اکثر اوقات مین

اَلحُلوُ وَالمِلحُ وَالمُرُّ اَرَّہٗ	لِلیُبسِ وَالحِرّیفُ لِلحَرارۃ
شیرین اور نمکین اور تلخ	خشکی کے سبب ہوتا ہی اور تیز حرارت کیوجہ سے

کیونکہ یہ چارون ذائقہ بغیر حرارت کے نہین پائے جاتے اور حریف تلخ کی نسبت سے زیادہ حار ہی کیونکہ حریف مین تحلیل اور جلاء اور تقطیع کی قوت زیادہ پائی جاتی ہی اور تلخ نمکین سے زیادہ حار ہی کیونکہ نمکین ایسا تلخ ہوتا ہی جسکی تلخی مین رطوبت باردہ کے سبب سے تیزی نہین ہوتی اسلیے اگر اُسکو آگ سے ایسا گرم کیا جاوے کہ اُسکی رطوبت جاتی رہے تو وہ بیشک تلخ ہوجائیگا

وَکُلُّ طَعمٍ عَفِصٍ حَامِضٍ	لِلیُبسِ وَالبَردِ وَکُلُّ قَابِضٍ
اور ہر ذائقہ کسیلا اور ترش	خشکی اور سردی کے سبب سے ہی اور ہر قابض

کسیلا اور قابض کا ذائقہ قریب قریب ہی لیکن کسیلا قبض کرتا ہی اور ظاہر و باطن زبان مین خشونت پیدا کرتا ہی اور قابض صرف زبان کے ظاہر مین قبض کی تاثیر کرتا ہی اور کسیلا زیادہ لطیف ہوتا ہی اور زبان مین بخوبی گھس جاتا ہی۔ یہ تینون ذائقہ لطیف جوہر ارضی سے پیدا ہوتے ہین اسی وجہ سے اُنپر جو ست

اور برودت غالب ہوتی ہے اور جاننا چاہیے کہ کسیلا نسبت قابض کے زیادہ بارد ہوتا ہے

وَكُلُّ مَائِي وَمَا لَاطَعْمَ لَهُ	فَإِنَّهَا أَمْزِجَةٌ مُعْتَدِلَةٌ
اور ہر ایک پانی کے مزہ کا اور جسکا مزہ کچھ نہیں	سو ان سب کے مزاج معتدل ہیں

جبکہ طعوم اور ذائقہ سے مزاجون کا ادراک ہوسکتا ہے تو جسقدر کوئی چیز ذوالطعم مین اچھا ذائقہ پایا جائیگا اسیقدر اُسکی طبیعت اعتدال سے منحرف و برگشتہ ہوگی پس ثابت ہوا کہ جو بلا ذائقہ ہے اُسکا مزاج معتدل ہے

وَكُلُّ ذِي دُهْنٍ فَحَارٌّ رَطْبٌ	وَالْبَارِدُ الرَّطْبُ تَفَهُهُ عَذْبٌ
اور جو چکنا ہے سو گرم تر ہے	اور سرد تر وہ ہے جو پھیکا پانی کے مزہ کا ہے

چکنائی ایک مرکب ہے جوہر ہوائے حار اور جوہر آبی بارد سے جسمین حرارت جوہر ہوائی پر غالب ہے اور رطوبت آبی پر پس حرارت اور رطوبت کے اجتماع سے اسوقت (چکنائی) پیدا ہوجاتی ہے

ذِكْرُ أَمْزِجَةِ الْأَسْنَانِ

سنون اور عمرون کے مزاجون کا ذکر ہے

وَالْحَيُّ قَدْ يَخْتَلِفُ فِي الْأَسْنَانِ	كَلَامُنَا فِيهِ عَلَى الْإِنْسَانِ
اور زندہ آدمی عمرون مین مختلف ہوتا ہے	ہمارا کلام یہان آدمی مین ہے

تمام عمرین چار قسم کی ہین اول سن نمو جو وقت پیدایش سے تقریباً پندرہ سال تک ہے اور یہ لڑکپن کی عمر ہے پھر جوانی جو تیس برس تک ہے پھر ادھیڑ جسمین آدمی نہ بڑھتا ہے اور نہ گھٹتا ہے اور اسکا زمانہ چالیس سال تک ہے اور ایسا ہی اہل لغت کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کیونکہ اُنھون نے

کہا ہی ادھیڑ عمر تیس سے چالیس برس تک ہوتی ہی پھر بڑھاپا ہی جسمین بدن
مین کمی ہوتی جاتی ہی لیکن قوت بدستور باقی رہتی ہی جسمین نہ کچھ نقص
ہوتا ہی اور نہ انحطاط۔ ساٹھ برس تک پھر ضعیفی اور ناتوانی آتی ہی آخر
عمر تک جسمین قوت دن بدن کم ہوتی جاتی ہی۔ ابن ابی صادق نے
کہا ہی کہ سنین مین چار سبع تک تو نمو رہتا ہی (بقراط کے نزدیک تمام زمانہ
کے سات سبع ہین اور ہر ایک سبعہ پچاس یوم کا ہوتا ہی) اول اسبوع مین
تو اعضا مین کسیقدر صلابت آتی ہی اور اُسکے افعال کو کچھ تقویت پہونچتی ہی
اور اُسکے دانت مضبوط اور عمدہ دانتون سے ساتھ متبدل ہوتے ہین
یہ تو لڑکپن کی عمر ہی دوسرے اسبوع مین حرارت اور خواہش اور
ہضم مضبوط اور اعضا سخت اور مجاری وسیع ہوتے جاتے ہین اور
اسی عمر کے آخر مین اکثر آدمی بالغ ہو جاتا ہی اور تکالیف شرعیہ کا مکلف
بنجاتا ہی اور بلوغ کی علامت یہ ہی کہ ناک کی نوک اونچی ہو جاتی ہی اور حنجرہ
کی ہڈی پھول جاتی ہی اور بغل مین بدبو آنے لگتی ہی اور عورتون کو خون آجاتا
ہی۔ تیسرے اسبوع مین اُسکا حسن اور جمال زیادہ اور بدن کامل اور
چہرہ پر رونق اور داڑھی آغاز ہوتی ہی ایسا ہی چہارم اسبوع تک حال
رہتا ہی اور چوتھے اسبوع مین داڑھی مکمل ہو جاتی ہی دوم شباب (جوانی)
ہی جسکا زمانہ چالیس برس تک ہی اس عمر مین قوت کا کچھ ایسا ظہور نہین ہوتا
لیکن کچھ نقص بھی نہین لاحق ہوتا سوم سن کہولت ادھیڑ ہی جسمین نمو مین
کمی شروع ہو جاتی ہی لیکن قوت باقی رہتی ہی اور قوت مین چندان تفاوت

بظاہر محسوس نہین ہوتا اور اُسکا عرصہ ساٹھ سال تک ہی چہارم سن مشائخ جسمین
جسم کی قوت مین ضعف اور بدن مین کمی شروع ہو جاتی ہی اور آخر عمر تک ایسا ہی
حال رہتا ہی - اور اُسکو سن ذبول بھی کہتے ہین

حرارۃ الشبان و الاطفال		مزاجهما متقرب الاحوال
جوانون اور بچون کا مزاج گرم ہی		مزاج اُن (جوانون بچون) کا قریب الاحوال ہی

لغت مین طفولیت عمر ہی یوم ولادت سے عرصہ بلوغ تک - اطبا کا اس امر مین اختلاف ہی کہ حرارت جوانون مین زیادہ ہوتی ہی یا لڑکون مین بعضون کے نزدیک لڑکون مین حرارت زیادہ ہی جسکی دلیل اسطرح بیان کرتے ہین کہ انمین حرارت غریزیہ جو مادۂ منوی سے مستفید زیادہ ہی اور انکی تمام حرکات و افعال جو اس حرارت پر دلالت کرتے ہین زیادہ تر قوی اور مضبوط ہین اور بعض نے کہا ہی کہ جوانون کی حرارت زیادہ تیز ہی جسکی علت یون بیان کرتے ہین کہ انمین خون زیادہ پایا جاتا ہی جو شدت حرارت پر دلالت کرتا ہی اسلیے اکثر انکو نکسیر ہوتی ہی اور انکی حرکات زیادہ قوی ہین جو حرارت دلالت کرتی ہین اور جمہور کے نزدیک جسمین جالینوس اور شیخ بھی ہی دونون صنفون کی حرارت کمیت مین مساوی ہی اور کیفیت مین مختلف ہی اور تساوی فی الکمیت اسطور ہی کہ ان دونون مین رطوبت اصلیہ اسقدر پائی جاتی ہی جو حرارت غریزیہ کو محفوظ رکھ سکتی ہی اور لڑکون کی نسبت سے جوانون مین زیادہ حرارت ہونے کا کوئی سبب نظر نہین آتا اور ان مین اختلاف فی الکیفیۃ اسطور سے ہی کہ لڑکون مین رطوبت جوانون کی نسبت سے

زیادہ ہی فائدہ. بچہ کا مزاج رحم مین حار مطلق ہی کیونکہ وہ منی اور حیض کے خون سے پیدا ہوتا ہی جو دونون حار رطب ہین اور خون بہ نسبت منی کے زیادہ حار ہی اور منی مین خون کی نسبت سے زیادہ رطوبت ہی

لٰكِنَّهَا الشُّبَّانُ لِلْيُبُوسَةِ		وَالطِّفْلُ ذُوْ رَطُوْبَتِهِ مَحْسُوْسَةٍ
لیکن جوانون کا مزاج خشکی مائل ہی		اور لڑکے بظاہر رطوبت والے ہین

یعنی جوانون اور لڑکون کا مزاج گرم ہی لیکن جوانون مین حرارت کے ساتھ یبوست اور لڑکون مین رطوبت ہی

وَالْكَهْلُ بَارِدٌ مَتٰى تَزِنْهُ		وَالشَّيْخُ مِثْلُهٗ وَ كُثْرٌ مِنْهُ
کہل بڑا سرد ہی جب تو اُسے وزن کرے		اور بوڑھا اُسی جیسا ہی اور اس سے بدتر

یعنی کہل اور شیخ کا مزاج بارد ہی اور باوجود اسکے بڈھون کے بدن مین زیادہ یبوست اور خشکی ہوتی ہی اور یہ اسلیے کہ اسکا زمانہ عرصہ منی سے زیادہ بعید ہی اور نیز اُسکی حرارت غریزی مین بھی فرق آگیا ہی

كِلَاهُمَا الْيُبْسُ عَرَضِيٌّ مِزَاجُهٗ		لِلشَّيْخِ فِيْ اَخْلَاطِهٖ فَجَاجَةٌ
دونون کے مزاج کو خشکی عارض ہی		اور شیخ کے اخلاط مین کچاپن ہی

اسلیے کہ حرارت غریزیہ مین فتور آجانے کی وجہ سے اخلاط کو پورا نضج اور جسم کو پوری طاقت حاصل نہین ہوتی

ذِكْرُ الذُّكُوْرَةِ وَالْاُنُوْثَةِ

مذکر اور مونث کے مزاج کا بیان

وَفِي الذُّكُورِ الْيُبْسُ وَالسُّخُونَةُ		وَفِي الْإِنَاثِ الْبَرْدُ وَاللُّدُونَةُ
مردون مین خشکی اور گرمی ہے		اور عورتون مین سردی اور تری ہی

مذکر ہر ایک حیوانات مین سے بہ نسبت مونث کے زیادہ حار اور سخت یابس ہوتا ہی پس برودت کی وجہ سے عورتین اپنی پیدا ایش اور حرکت پکڑنے مین مذکر سے نہایت ہی قاصر ہوتی ہین اور مرد بہ سبب قوت حرارت کے اپنی حرکات مین قوی اور پکڑنے مین سخت اور شجاعت مین زیادہ دلیر ہوتے ہین

ذِكْرُ السَّحْنِ

ڈیل ڈول کا بیان

وَالْبَدَنُ النَّاعِمُ وَالسَّمِينُ		أَلْبَرْدُ فِي مِزَاجِهِ وَاللِّينُ
نرم بدن اور فربہ کے مزاج مین		سردی اور نرمی ہوتی ہے

اور بدن کی نرمی بغیر رطوبت کے نہین ہوسکتی اور فربہی کا مادہ بھی رطوبت کی کثرت اور یبوست کی قلت ہی کیونکہ ایسے اشخاص کی غذا خون بلغمی کی طرف مستحیل ہوتی ہی جس سے اعضا زور یا کہ بڑھتے اور نرم ہوتے ہین اور اسی واسطے اکثر فربہی عورتون مین پائی جاتی ہی پھر فربہی یا تو کثرت گوشت سے ہوتی ہی یا شحم سے یا دونون کے اجتماع سے پس جسمین شحم (چربی) زیادہ ہو تو اُسکا مزاج بارد رطب ہی (اور یہان یہی معنی مقصود ہین) اسیواسطے جبکہ اُسکو زیادہ حرارت پہونچتی ہی تو اُسکی شحم (چربی) بھی کم ہوجاتی ہی اور اگر فربہی کثرت لحم (گوشت) سے ہو تو اُسکا مزاج حار ہی جو کہ رطوبت یبوست مین معتدل ہی اور جب بدن مین لحم شحم دونون زیادہ ہون تو وہ حرارت برودت کو دونون کے

اعتدال پر دلالت کرتی ہین

والسحن النحیفۃ القضاف	فتلک فی مزاجھا جفاف
اور جثہ دبلا پتلا سوکھا ہو	تو اُسکے مزاج مین خشکی ہے

کیونکہ گرم مزاج بدن کی رطوبات کو جذب اور نشف کر لیتا ہی جس سے بدن مین ضعف اور رنگ مین تغیر آجاتا ہے

وکلّ من عروقہ من سعۃ	واسعۃ فانّ تلک لسخنۃ
اور جس جس ڈیل کی رگین کشادہ ہون	پس تحقیق وہ گرمی سے ہین

رگون کے کشادہ ہونے سے مراد یہ ہی کہ خون سے جو حرارت کا مادہ ہی پر ہو وین

وکلّ من عروقہ بالضدّ	فانھا من شدّۃ فی البرد
اور جسکی رگین اسکے ضد (تنگ باریک) ہون	تو وہ سخت سردی کے سبب سے ہین

کیونکہ برودت مجاری کو تنگ اور بند کر دیتی ہی اور حرارت انکو کشادہ اور کھول دیتی ہی

والسحنۃ القویمۃ المعتدلۃ	قد نزلت بین الجمع منزلۃ
اور سحنہ (جثہ) برابر معتدل	سبکے درمیان اُترا ہی یعنی معتدل المزاج ہی

جبکہ ان رگون کا حال بیان کر دیا جو حرارت یا برودت پر دلالت کرتی ہین۔ تو اس سے سمجھا گیا کہ جنہین حرارت یا برودت پر کچھ دلالت نہین وہ مزاج کے اعتدال پر گواہی دیتی ہین

ذکر الالوان وما فی البشرۃ

رنگوں کا ذکر جنمین سے لون بشرہ کا بیان ہی

لَا تَعْمَلِ الدَّلِيلَ بِالْأَلْوَانِ	اِنْ يَكُنِ التَّاثِيرُ لِلْبُلْدَانِ
رنگون سے دلیل عمل مین مت لاؤ	اگر شہرون کی تاثیر کا کچھ دخل ہو

جس جگہ شہر گرم یا خشک یا تر ہووے وہان کے باشندون کے رنگ کا کچھ اعتبار نہین اور اُنکے رنگ سے دلیل اُنکے مزاج پر نہین ہو سکتی یعنے بشرہ کے مطلق رنگ سے بدن کے مزاج پر تمام بلاد و امصار مین استدلال نہین ہو سکتا بلکہ صرف اُن بلاد مین جہان حرارت و برودت اعتدال کے درجہ پر ہے کیونکہ گرم شہرون کے رہنے والون کے جسم سیاہ ہو جاتے ہین جیسا صنعان و مکۂ معظمہ اور حبشہ مین یعنی اُنکے بدنون کی سیاہی اُنکے مزاج کی حرارت پر مطلق دلالت نہین کرتی بلکہ اُنکے ہوا کی طبیعت اُنکے بدنون کو گرم کر دیتی ہے خصوصاً شمس اُنکے سمت راس کے محاذی ہوتا ہے تب اُسکی تاثیر بدنون مین زیادہ پڑتی ہے اسی طرح سرد شہرون مین اُنکے رنگ کی سپیدی سے مزاج کی مطلق برودت نہین مفہوم ہوتی کیونکہ اُنکے ہوا کی برودت اُنکے اجسام کو

سپید کر دیتی ہے جیسا بلاد ترک و صقالیہ کا حال ہے

بِالزَّنْجِ حَرٌّ غَيَّرَ الْأَجْسَامَا	حَتَّى كَسَا جُلُودَهَا سَوَادَا
زنگیون مین حرارت ہے جسنے بدن متغیر کر دئے	یہانتک کہ اُسنے اُنکی جلدون پر سیاہی چڑھا دی

زنگ اقلیم اول ہے ربع معمورہ مین سے جو بلاد حبشہ سے متصل ہے بحر عرب تک

وَالصَّقْلَبِيُّ الْبَرْدُ كَسَا بَيَاضًا	حَتَّى غَدَتْ جُلُودُهَا بَضَاضَا
اور صقلبی (ترکستان) مین سردی ہے جسنے سپیدی پہنادی	یہانتک کہ اُنکے چمڑے نرم نرم ہو گئے

چونکہ اُنکے سمت راس سے آفتاب بعید ہے اسلیے وہان کی ہوا کی تاثیر سے

اُنکے جسموں کو سپید کردیا ہی پس اُنکے رنگ کی سپیدی سے مطلق مزاج کی برودت پر استدلال نہین ہو سکتا اور مصنف نے صرف دو رنگ سیاہ اور سپید کا ذکر کیا ہی کیونکہ اصل رنگ یہی ہین باقی تمام انھین سے مرکب ہوتے ہین

فَاِنْ تُحِطَ السَّبْعَةَ الْاَقَالِیْمَا اور اگر تو سات ولایتون کی تمیز کر لیگا	تَکُنْ بِاَنْوَاعِ الْمِزَاجِ عَالِمًا تو سب مزاجون کے اقسام کا عالم ہوجائیگا

جب ہر ایک ولایت (اقلیم) کا مزاج معلوم ہوجاوے تو اس سے وہانکے باشندون کے مزاج بھی دریافت ہو سکتے ہین پس اقلیم اول کے شمالی حصہ مین جنوب کی طرف زیادہ اور مفرط درجہ کی سردی کی وجہ سے کوئی حیوان وہان زندہ نہین رہ سکتا نہ وہان کوئی درخت یا گھاس پیدا ہو سکتی ہی اور اقلیم دوسری مین اُس سے حرارت کم درجہ کی ہی اور اُسکے رہنے والے سیاہ اور جلے ہوے ہوتے ہین اور اقلیم تیسری مین دوسری سے بھی کم حرارت ہی۔ پس یہ تینون اقالیم گرم (حار) ہین باقی مین قائم (چوتھی پانچوین چھٹی) بارد ہین اور اقلیم ساتوین ایسی بارد ہی کہ وہان کا دن نہایت چھوٹا ہوتا ہی اور شدت سردی سے وہان کوئی حیوان زندہ نہین رہ سکتا

وَالْعَدْلُ مِنْهَا الْمُسْتَقِیْمُ الرَّابِعُ ان مین سے معتدل مستقیم المزاج چوتھی ولایت ہی	فَاللَّوْنُ فِیْهَا لِلْمِزَاجِ تَابِعُ پس رنگ اسمین مزاج کے تابع ہی

یعنی چوتھی ولایت کے رہنے والون کا رنگ مزاج پر دلالت کرتا ہی کہ اُنکے

مزاج مین کوئی مغیر عارضی نہین ہی - جبکہ سابق مین معلوم ہو چکا ہی کہ اقالیم جنوبی حار اور شمالی بارد ہین تو اُس سے یہ بھی سمجھا گیا کہ ان تمام اقالیم کے وسط مین جو ملک ہی اُسکا مزاج معتدل ہی وہ اقلیم چہارم ہی جسمین ملک شام وحلب اور بغداد و شیراز کے شہر واقع ہین - ان ممالک مین نہ حرارت زیادہ ہوتی ہی نہ برودت جس سے اجسام مین سیاہی سپیدی رنگ کی کوئی تاثیر نہین ظاہر ہو سکتی اور یہی مذہب جمہور اطبا اور فلاسفہ و منجمین و طبیعین کا ہی اور شیخ کے نزدیک سب سے زیادہ معتدل خط استوا ہی پھر یہ اقلیم چہارم اور اس بارہ مین اسنے ایک مکمل رسالہ تالیف کیا ہی

اَلاٰدَمُ الْاَصْفَرُ لِلصَّفْرَاءِ	وَالْکَمِدُ الْاَغْبَرُ لِلسَّوْدَاءِ
گندم گون زرد رنگ صفرا کے سبب سے ہی	اور بھوسلا خاکی سودا کے باعث ہوتا ہی

پس رنگ زرد اور اشقر مادۂ صفراوی پر دلالت کرتے ہین کیونکہ زردی سے صفراوی خون کا غلبہ معلوم ہوتا ہی اور رنگ بھوسلا اور سیاہ اور بادنجانی مادۂ صفراوی پر دلالت کرتے ہین

وَالْجَسَدُ الْاَحْمَرُ مِنْ فَرْطِ الدَّمِ	وَالْاَبْیَضُ الْعَاجِیُّ فَهُوَ الْبَلْغَمِیُّ
اور بدن سرخ خون کی کثرت سے ہی	اور سپید ہاتھی دانت جیسا بلغمی ہی

چونکہ خون کا رنگ سرخ ہی اسلئے وہ جسم مزاج مین غالب ہوگا وہان اپنے رنگ کو ظاہر کریگا - اور جن شہرون مین رنگ سفید ہی وہان بلغم زیادہ ہے اُنکا مزاج بارد ہوگا فائدہ دل اور شرائین کا خون گاڑھا سرخ رقیق القوام اور جگر و طحال کا سیاہ غلیظ القوام ہی سب قسم کے خونون کا ذائقہ شیرین ہوتا ہی

مِزَاجُهٗ مُعْتَدِلُ الْمِقْدَارِ	وَالْاَبْيَضُ الْمَشُوْبُ بِاحْمِرَارٍ
مزاج اُسکا اعتدال کے اندازہ (درجہ) پر ہے	اور سفید بدن سرخی آمیز

جبکہ سرخی حرارت پر اور سفیدی برودت پر دال ہین تو سرخی و سفیدی کی آمیزش سے خود اعتدال پیدا ہو جاتا ہے

ذِكْرُ اَلْوَانِ الشَّعْرِ

بالون کے رنگون کا ذکر ہے

بالون کا مادہ بخار دخانی ہے جو جسم حار یابس کے مسامات سے نکلتا ہے اور ایک دوسرے کی مدافعت کرتا ہے اور بال کی دو قسمین ہین ایک عام جو تمام جسم پر ہین اور وہ جسم کو دخانی فضلون سے پاک صاف کرتا ہے دوسری خاص جو کسی زینت وغیرہ کے لیے خاص خاص مقامات مین پیدا ہوتے ہین۔ اور بعض جسم پر بالکل کبھی بال نہین پیدا ہوتے اور بعض پر ابتدا ہی سے مان کے پیٹ مین پیدا ہو جاتے ہین اور بعض ہین پیچھے جوانی کے وقت لیکن جن اعضا پر بالکل بال نہین ہوتے ۔ وہ دونون ہتھیلی ہاتھ کی اور دونون تلوے پانون کے ہین اور جنھین جنین ہی کو ظہور تولد سے پہلے مان کے پیٹ مین لگ جاتے ہین وہ سر اور حاجبین اور ہدبین (پلکین اور بھوین) ہین اور جو سب سے پیچھے بلوغ کے قریب پیدا ہوتے ہین وہ داڑھی اور موی زہار اور بغلون کے بال ہین اور پھر ہتھیلیون اور تلوون مین بال نہونیکی یہ وجہ ہے کہ ہتھیلیان تو تمام ملموسات پر حکم کرنیوالی ہین جنھین بالون کے ہونے سے اُنکے مقصود

اور غرض اصلی مین خلل آجاتا اور نیز اُنھین اور تلووں مین اسلیے کہ یہان وتر اور شرائین بہت ہین جو بالون کو پیدا ہونے سے روکتی ہین اور پیشانی مین اسلیے کہ وہ دماغ کا مقدم ہی جسکی طبیعت سرد تر ہی جو کہ بالونکے مزاج کے بالکل منافی ہی اور نیز اسلیے کہ بخارات ایک طرف کو ترچھے نہین حرکت کرتے بلکہ سیدھے اوپر کو صعود کرتے ہین اور جو بچہ کے سر اور حاجبین و ہُدبین (بھوین پلکین) پر مان کے پیٹ ہی مین بال پیدا ہوجاتے ہین اُسکی وجہ یہ ہی کہ جنین کو پیٹ مین غذا پہونچتی ہی وہ حیض کا خون ہی جو نہایت گرم ہی جس سے تغذیہ کے وقت بخارات نکلتے ہین جسکو دماغ قبول کرلیتا ہی اور طبیعت اُنکو مسامات کی راہ سے باہر کیطرف مدافعت کرتی ہی جس سے بال ظہور پذیر ہوجاتے ہین لیکن حاجبین اور ہُدبین کے بالون کو طبیعت اسلیے پہلے پیدا کردیتی ہی تاکہ آنکھ کو آفات خارجیہ سے محفوظ اور امن مین رکھے اور جو بال داڑھی۔ زیر ناف۔ بغلون کے نیچے پیدا ہوتے ہین اُنکی وجہ یہ ہی کہ جب حرارتِ بدن انسان مین قوت پاتی ہی اس سے بخارات دخانی بدن مین حد ضرورت سے زیادہ ہوجاتے ہین جو داڑھی وغیرہ بالون کی طرف وہ مواد متحیل ہوجاتے ہین یعنے جسقدر سر کے بالون کے بخارات کی ضرورت تھی اُس سے زیادہ ہوجاتے ہین جو اور مواضع داڑھی بغل زہار کیطرف متوجہ ہوجاتے ہین

لَا بَيَضَ الشَّعْرِ مِنْ اَجْلِ اَبْرَدُ	وَالشَّعْرُ السَّخْنِ الْمِزَاجِ اَسْوَدُ
سفید بالون والے کا مزاج بہت سرد ہی	اور بال گرم مزاج کے بہت سیاہ ہوتے ہین

سرد اسلیے کہ ضعف حرارت غریبہ سے رطوبت اور برودت زیادہ ہو کر

بالون کے مادہ کے ساتھ ملجاتی ہی جس سے بال اُس مائیت رقیقہ کو غذا بناتے ہین
جو سفیدی پیدا کرتی ہی۔ آرسطاطالیس نے کہا ہی کہ بڑھاپے کا سبب بجز
اسکے اور کچھ نہین ہی کہ خون کا رنگ بلغم (یعنے سفیدی) کی طرف
مائل ہوجاتا ہی۔ یہ اسلیے کہ اُنکے مزاج مین برودت اور رطوبت غالب
ہوجاتی ہی اور اسی سبب سے بغلون کے بال زیادہ عرصہ اور مدت کے
بعد سفید ہوتے ہین کیونکہ وہ دل کے قریب ہین جس سے اُنکو حرارت پہونچتی ہی
اور جسقدر بخارات دخانی مین حرارت زیادہ ہوگی اسیقدر بالونکی زیادہ سیاہی ہوگی

وَنَاقِصُ الْحَرِّ بِشَعْرٍ اَحْمَرَ اور تھوڑی گرمی والے کے سرخ بال ہین		وَنَاقِصُ الْبَرْدِ بِشَعْرٍ اَشْقَرَ اور تھوڑی سردی والے کے کگڑے بال ہین

اشقر (کگڑے) بالون والے کا مزاج اعتدال کے قریب ہی لیکن برودت
کی طرف مائل ہی کیونکہ اُنکے بالون کا رنگ سفیدی کے قریب ہی اور سُرخ
رنگ بھی اعتدال پر دلالت کرتا ہی۔ مگر اُسکی طبیعت حرارت کیطرف مائل
ہی کیونکہ سرخی سیاہی کے قریب ہوتی ہی۔ اور شارح نے کہا ہی کہ کگڑے
بالون کا سبب حرارت بخار کا اعتدال ہی اور سُرخ رنگ بہ نسبت اشقر
کے برودت مزاج کی طرف مائل ہی کیونکہ سُرخی اشقر کی نسبت سے
سفیدی کے قریب ہوتی ہی۔ اور یہ بھی کہا ہی کہ اُسکا خلاف نہین ہی
کیونکہ شقرت مین بہ نسبت حمرت کے سفیدی پائی جاتی ہی

اَشْقَرُهٗ مُشْتَرَبٌ بِاَحْمَرِهٖ اشقر ہی سرخی آمیز		مُعْتَدِلُ الْمِزَاجِ لَوْنُ شَعْرِهٖ معتدل مزاج آدمی کے بالون کا رنگ

اور مصنف نے یہان بالون کے متعلق چند امور کا ذکر نہین کیا اول بالون کی نرمی اور سختی پس بالون کا سیدھا اور نرم ہونا اُنکے بخارات کی برودت اور رطوبت کے سبب سے ہوتا ہی جیسے بال لڑکون کے اور اُسکے برخلاف سخت اور مضبوط ہونا حرارت اور یبس کیوجہ سے ہوتا ہی جیسے بال حبشیون کے دوم بالون کی زیادتی یا کمی سو جو جسمون مین اکثر بال کم ہوتے ہین اور ایسا ہی جاریابسہ مین بھی اور جو بدن گرم تر ہوتے ہین اُن مین بال زیادہ ہوتے ہین۔ سوم لمس پس بالون کی سختی حرارت سے ہی اور صفائی برودت سے چہارم جلدی ہونا پس جلدی اُگنا بسبب حرارت کے اور دیر سے بسبب برودت کے ہی

ذِکْرُ اَلْوَانِ الْعَیْنِ

آنکھون کے رنگون کا ذکر ہے

آنکھون سے مزاج پر استدلال کرنا نہایت ہی ضعیف ہی اور وہ اسطرح ہی کہ آنکھون کے لمس اور اُسکے مقدار اور رنگ اور ظہور اور سرعت حرکت اور رگون کی وسعت اور رنگ کی سرخی اور حرارت اور موٹائی اور تیزی جبتک کہ یہ سبھی اُسکی حرارت پر گواہی دیتے ہین اور اُنکا خلاف برودت ہی

اِذَا الْجَلِیْدِیَاتِ وَالْبَیْضِیَّۃَ	اَجْسَامُھَا صَغِیْرَۃٌ مُضِیَّۃَ
جب رطوبات جلیدیہ و بیضیہ کے	اجسام صغیر اور روشن ہو وین

آنکھ مین تین رطوبتین ہین اُن مین سے ایک جلیدیہ ہی جو آنکھ کے تمام اجزا مین سے شریف مطلق ہی کیونکہ اسی کے سبب سے بینائی ہی اور باقی

اجزا آنکھ کے اُسکی خدمت کے لیے نوکر اور معدات ہین جو یا تو نفع اور آرام والی چیز کو حاصل کرتے ہین یا آنکھ کو نقصان اور تکلیف سے محفوظ رکھتے ہین اور یہ رطوبت صاف اور خوب روشن آنکھ کے درمیان واقع ہی مثل نقطہ کے جو کرہ کے درمیان ہوتا ہی اور رطوبت بیضیہ کا یہ نام اسلیے ہی کہ اُسکا رنگ سفیدی مین بیضہ (انڈے) کے مشابہ ہی

مَکَانُهَا نَاتٍ وَفِیْهَا نُوْرٌ	صَافِی الْقِوَامِ کَثِیْرٌ
اُنکا مکان بلند ہی اور اُنمین نور ہی	صاف قوام والا روشن بہت ہی
فَاِنَّ عَیْنَ هٰذِهٖ زَرْقَاءُ	وَاِنَّ ضِدَّ هٰذِهٖ کَحْلَاءُ
پس تحقیق آنکھ اُنکی نیلگون ہوتی ہی	اور اگر برخلاف اُسکے ہو تو سیاہ ہوتی ہی

جبکہ یہ دونون رطوبتین (جلیدیہ و بیضیہ) روشنی مین قوی اور مقدار مین صغیر اور صفائی مین تیز اور کسیقدر اونچی و بلند ہون تو اُن اسباب کی وجہ سے اُنکی آنکھین نیلگون ہوتی ہین اور سیاہی کے نو اسباب ہین (١) روح باصرہ کا مکدر ہونا (٢) جلیدیہ کا تکدر (٣) اُسکا صغر (٤) اندر کیطرف زیادہ گہرا ہونا (٥) بیضیہ کا زیادہ ہونا (٦) بیضہ کا مکدر ہونا (٧) عنبیہ کے رنگ اور اُسکی سیاہی کا زیادہ ہونا اور شعولت و شہولت حاصل ہوتی ہین - اُن تمام اسباب کے توسط (اعتدال) یا اسباب زرقت اور کحولت کی ترکیب سے

وَاِنْ مُزِجَتْ سَبَبُ الْکُحُوْلَةِ	لِسَبَبِ الزُّرْقَةِ فَالشُّهُوْلَةُ
اور اگر سبب کحولت (سیاہی) کا زرقت (نیلگون) سے	ملجاوے تو شہولت (سیاہ سرخی آمیز) ہو گی

اسباب زرقت وکحولت کی آمیزش سے مراد مزاج کا اعتدال ہی کیونکہ زرقت علاوہ قلت روح کے برودت پر دلالت کرتی ہی اور کحل حرارت پر اسلیے ان دونوں کے اجماع سے ایک معتدل مزاج حاصل ہوجاتا ہی

وَاِنْ تَقِلِّ الرُّوحِ کَانَ اَشْہَلُ	اَوْکَثُرَتْ فِی الْعَیْنِ کَانَ اَشْعَلُ
اور اگر آنکھ مین روح کم ہو تو اشہل ہو گی	اور اگر بہت ہو تو اشعل (شعلہ زن) ہو گی

اسباب شعولت مین مزاج معتدل ہوتا ہی - اور آنکھ کے رنگون کے چار اصول ہین (۱) کحل سیاہ سرمہ آلود (۲) نیلگون مانند آنکھین گربہ کے (۳) اشہل سیاہ نیل آمیز (۴) اشعل سرخ شعلہ زن - لیکن سب سے یہ زیادہ افضل اور عمدہ ہی اور اسمین روح زیادہ ہوتی ہی

اَلثَّالِثُ مِنَ الطَّبِیْعِیَّۃِ وَھُوَ الْاَخْلَاطُ

یہ تیسرا ہی امور طبیعیہ سے اور وہ اخلاط ہین

اخلاط ایک جسم ہی جو ارکان کی پہلی آمیزش سے پیدا ہوتا ہی

اَلْجِسْمُ مَخْلُوقٌ مِنَ الْاَمْشَاجِ	مُخْتَلِفَاتِ اللَّوْنِ وَالْمِزَاجِ
بدن پیدا کیا گیا ہی چند اجزائے (مادہ منوی سے)	جنکے رنگ اور مزاج مختلف ہین

جسم کا اطلاق چند معنون پر آتا ہی - ایک وہ ہی جو کہ متصل محدود ہو حکما کے نزدیک جسم وہ ہی جو دو یا زیادہ سے مرکب ہو - امشاج جمع کا لفظ ہی جو کہ یہان مفرد (یعنی منی) کی صفت واقع ہوا ہی اور مفرد اُسکا مشج ہی جسکے معنی مخلوط کے ہین اور چونکہ نطفہ بھی چند مختلف اجزا سے مرکب ہوتا ہی اسلیے اُسکو امشاج کہتے ہین بعض کے نزدیک امشاج مرد اور عورت دونوں کو کہا جاتا ہے

مجاہد نے بیان کیا ہی کہ مرد کا نطفہ سپید یا سرخ ہوتا ہی اور عورت کا
سبز یا زرد یہی قول کلام اطبا کے مناسب ہی کیونکہ اُنکے نزدیک بدن چار
خلطون سے مرکب ہی (۱) خون جسکا رنگ سُرخ ہی (۲) بلغم جسکا
رنگ سفید ہی (۳) سودا جسکا رنگ سبز ہی (۴) صفرا جسکا زرد ہی لیکن
اُسکے مزاج مین اختلاف ہی۔ جالینوس کے نزدیک مادہ اخلاط کا
عناصر ہین اور ہر خون کا رنگ انھین سے پیدا ہوتا ہی پس صفرا آگ
کے مانند حار یابس ہی اور خون ہوا کیطرح حار رطب ہی۔ بقراط نے کہا ہی
کہ انسان کے بدن کا قوام ان چارون خلطون کی آمیزش اور اُسکے
اجتماع سے ہوتا ہی اور کوئی بدن اُنسے خالی نہین ہی اسلیے ان خلطون
کے اعتدال سے بدن مین صحت پائی جاتی ہی اور اعتدال سے منحرف
ہونے مین بیماری لاحق ہوتی ہی۔ اور پہلے حکما بقراط۔ جالینوس و ارسطاطالیس
وغیرہ نے اس امر پہ دلائل قائم کیے ہین کہ تمام اجسام ان اخلاط سے مرکب
و مخلوط ہین۔ اور جو بعض متاخرین کا مقولہ ہی کہ جسم صرف ایک ہی خلط
سے مرکب ہی جنمین سے کسی نے کہا ہی خون سے جو قریب تر ہی اور کسی نے
بلغم یا سودا سے یہ بالکل باطل ہی فائدہ طبیعی اخلاط مین فاعل اور موثر سبب
صرف کبد کی حرارت ہی جو مختلف طور پر اپنا فعل ظاہر کرتی ہی اگر معتدل ہی
تو فعل اور تاثیر بھی معتدل کرتی ہی جس سے خون پیدا ہوتا ہی اور اگر حد
اعتدال سے زیادہ ہو تو صفرا اور اگر کم ہو تو پھر اگر رطوبت زیادہ ہو
تو بلغم یبوست ہو تو سودا

مِنْ بَلْغَمٍ وَ مِرَّةٍ صَفْرَاءَ	وَمِنْ دَمٍ وَمِرَّةٍ سَوْدَاءَ
بلغم اور مرّہ صفرا سے	اور خون اور مرّہ سودا سے

انسان کی پیدائش مین یہ چارون اجزا پائے جاتے ہین کیونکہ بچہ جو ماں کے پیٹ مین خون کو غذا بناتا ہی اسمین اور خلطین بھی مخلوط ہوئی ہین اور اگر کہا جاوے کہ ظاہر مین ہمکو بجز خون کے اور کچھ نظر نہین آتا تو اُسکا جواب یہ ہے کہ ہم بظاہر خون مین کف اور پانی موجود پاتے ہین اور نیز ہم بظاہر دیکھتے ہین کہ حیوانات مین اُنکے بعض اعضا بارد یابس ہین جیسے استخوان جو سودا کی نظیر ہین اور بارد رطب بھی جیسے دماغ جو بلغم کا نظیر ہی اور حار رطب جیسے گوشت پوست جو خون کے مانند ہین اور دیگر حار یابس جیسے دل جو بمنزلہ صفرا کے ہی۔ خداوند تعالی کی حکمت اسطور سے جاری ہی۔ جب منی رحم مین وارد ہوتی ہی تو خون کیطرف مستحیل ہو جاتی ہی جسکو طبیعت جذب کر لیتی ہی جسمین سے رقیق کے تو اعضا الینہ (نرم) جیسے شحم (چربی) وغیرہ بناتی ہی اور گرم سے اعضا حارہ جیسے دل کی تصویر گڑھتی ہی۔ اور بارد سے بارد اعضا جیسے دماغ کا نمونہ تیار کرتی ہی اور غلیظ سے سخت اور یابس اعضا جیسے استخوان کی تصویر بناتی ہی اور نیز ہم بظاہر دیکھتے ہین کہ جب سودا یا بلغم یا صفرا کا اسہال دیا جاتا ہی تو اکثر اسمین وہی خارج ہوتا ہی جسکی رعایت زیادہ ملحوظ ہوتی ہی

فَالْبَلْغَمُ الطَّبِيعِيُّ مَا لَا طَعْمَ لَهُ	وَهُوَ لَهُ بُرُودَةٌ مُعْتَدِلَةٌ
پس بلغم طبعی وہ ہی جسکا مزہ کچھ نہو	وہ وہ ہی کہ جسکی برودت معتدل ہے

بلغم کی دو قسمین ہین طبعی اور غیر طبعی۔ طبعی وہ ہی کہ جسمین صلاحیت ہو کہ کسی
وقت مین خون بن سکے کیونکہ وہ دراصل خون ہی ہی جسکا نضج پورا نہین ہوا اور
وہ بدن اور اسکی برودت کی نسبت سے معتدل ہی اور صفرا اور خون کی نسبت
سے بارد ہی۔ کتاب قانون مین شیخ نے کہا ہی کہ طبعی ایک قسم ہی شیرین بلغم سے
لیکن یہان مراد وہ بلغم ہی کہ جسکا کچھ ذائقہ نہو یعنی پھیکا۔ اور عروق مین اُسکے
ہونے سے تین منافع ہین (۱) جبکہ اعضا کو معدہ یا جگر سے امداد بند ہو جانے
کی وجہ سے غذا نہین میسر آتی تو طبیعت اُس بلغم کیطرف متوجہ ہوتی ہی جسکو
نضج دیکر خون بننے کے قابل بنا دیتی ہی کہ اس سے اعضا کو غذا پہونچ جاوے
(۲) خون کے ساتھ مخلوط ہوکر اُسکو اُن اعضا کی تغذیہ کے لیے مستعد کر دیتی
ہی جسکے خون مین بلغم کا حصہ موجود ہی جیسے نخاع (یعنی حرام مغز) (۳) اعضا کو
رطوبت پہونچاتی ہی تاکہ حرکت کی حرارت سے خشک ہوکر بیکار نہو جاوین
اور بلغم غیر طبعی اُسکے برخلاف ہی اور اُسکی دو قسمین ہین ایک مختلف القوام
سو اگر اسکے قوام مین اختلاف محسوس ہو اور بعض اجزا اسکے قوام مین بڑھکر
غلظت ہو تو اُسکو زجاجی کہتے ہین اور مسیخ (پھیکی) وہ ہی جسکا ذائقہ کچھ نہو
گویا کہ یہ قسم ابتدا مین بارد تھی جسمین کوئی اور چیز خارجی مخلوط نہین ہوئی بلکہ
اپنی حالت مین ایسا محبوس اور بند رہا کہ منجمد اور غلیظ ہو گیا۔ اور اگر اختلاف
محسوس نہو تو اُسکو بلغم خام (کچا) کہتے ہین۔ دوسرا مستوی القوام جسکا
قوام ظاہر مین یکسان معلوم ہوتا ہی۔ لیکن درحقیقت اسمین اختلاف ہوتا ہی
پس اگر بہت رقیق ہو تو مائی ہی اور اُسکو تفہ (پھیکا) بھی کہتے ہین وہ بارد ہی

اور عضو میں جلدی نفوذ اور تاثیر کرجاتا ہی - اور اگر بہت زیادہ غلیظ ہو تو اسکو جصّی اور مخاطی کہتے ہین اور خام مخاطی کے اقسام مین سے ہی جسکی سفیدی نہایت زیادہ ہوتی ہی اور تمام انواع بلغم کا ذائقہ اور بو سے کچھ نہین ہوتا بجز مالح (شور) اور حامض (ترش) کے

وَمِنْهُ مَا يُعْرَفُ بِالزُّجَاجِ	وَهُوَ غَلِيظٌ بَارِدُ الْمِزَاجِ
منجملہ اُسکے وہ ہی جو زجاجی کے نام سے مشہور ہی	اور وہ غلیظ سرد مزاج ہی

اور زجاجی بلغم کے جمیع انواع مین سے زیادہ غلیظ ہی اور قوام کے اعتبار سے بلغم کی چار قسمین ہین (۱) زجاجی (۲) مائی (۳) مخاطی (۴) جصّی

وَمِنْهُ بَلْغَمٌ يُسَمَّى مَالِحَا	لِلْحَرِّ وَالْيُبْسِ تَرَاهُ جَانِحَا
اور منجملہ اُسکے بلغم ہی جسکا نام مالح ہی	اسکو تو دیکھتا ہی کہ حرارت یبوست کیطرف مائل ہی

یہ قسم بلغم غیر طبعی سے ہی جسکا قوام مختلف ہوتا ہی اور بلغم مالح اور اقسام کی نسبت سے حار یابس ہی اور اُسکی نمکینی کا سبب یہ ہی کہ رطوبت بلغمیہ کے ساتھ رطوبت مائیہ ملگئی ہی جسکا ذائقہ قلیل یا عدیم ہی اور یہ رطوبت اُن ارضی محترق اجزا سے حاصل ہوتی ہی جنکا مزاج یابس اور ذائقہ کڑوا ہوتا ہی بشرطیکہ اعتدال کے طور پر اختلاط ہووے اور اگر زیادہ ملجاوے تو وہ بلغم کڑوا ہوجائیگا اور اسی طرح سے نمک پانی مین سے پیدا ہوجاتا ہی

وَمِنْهُ مَا طَعْمُهُ كَالْحُلْوِ	وَلَيْسَ مِنْ حَرَارَةٍ يَخْلُو
ور منجملہ اُسکے ایک وہ ہی کہ جسکا مزہ شیرینی کیطرح ہی	اور وہ حرارت سے خالی نہین ہی

جسقدر اسمین شیرینی ہوگی اُسی نسبت سے حرارت ہوگی کیونکہ جب بلغم در اصل

بے ذائقہ ہی تو اسمین خون کے ملنے سے حلاوت (شرینی) پیدا ہو جاتی ہی
اور یہ قسم طبعی بلغم کے قریب ہی

وَمِنْهُ كَالْحَامِضِ وَهُوَ أَبْرَدُ	يَكُونُ فِي الْمِعْدَةِ حِينَ تَفْسُدُ
اور منجملہ اُسکے ترش ہی جو بہت سرد ہی	معدہ مین ہو جاتا ہی جبکہ فساد واقع ہوتا ہی

جب بلغم معدہ مین گرتا ہی تو اُسمین وہان جوش آنے سے حموضت (ترشی) آجاتی ہی جسکے دو اسباب ہین ایک یہ کہ بلغم خصوصًا شیرین کو وہ عارض ہو جو دیگر نچوڑون (عصارات) کو پیش آتے ہین اور وہ جوش کھانے سے ترش بنجاتے ہین اور اُسکا فساد معدہ مین نہایت ناقص اور زیادہ ہوتا ہی دوسرا یہ کہ خارج سے کوئی چیز اُسمین مخلوط ہو کر اُسکو ترش کردیوے جیسا سوداء حامض صاحب کامل الصناعۃ نے کہا ہی کہ یہ بلغم کی تمام اقسام سے زیادہ بارد ہی اور یہان مصنف نے عفص کسیلا) کا ذکر نہین کیا اور قانون مین بیان کیا ہی اور عفوصت کا ویسا ہی سبب ہی جو حموضت (ترشی) کا ہی کبھی عفوصت یعنی کسیلا پن کا سبب سردی کی زیادتی ہوتی ہی جس سے اُسکی حرارت ضعیف ہو جاتی ہی یہانتک حموضت (ترشی) یا اُس سے بڑھ کر حلاوت یعنی شیرینی کی طرف نہین پہونچ سکتی پس طعم اور ذائقہ کے اعتبار سے بھی بلغم کی چار قسمین ہین (۱) حامض (۲) مالح (۳) حلو (۴) عفص اور سبکی اصل تفہ یعنی سبے ذائقہ ہی

وَالْمِرَّةُ الصَّفْرَاءُ فِي الْأَلْوَانِ	فَوَاحِدٌ يُعْرَفُ بِالدُّخَانِ
اور مرۃ صفراء رنگون کے اعتبار سے	سو ایک تو دخانی کے نام سے مشہور ہی

صفرا کی بھی دو قسمین بلغم کی طرح ہین (۱) طبعی (۲) غیر طبعی - طبعی کا بیان عنقریب

آگے آئیگا اور غیر طبعی یہ ہی کہ اسمین کوئی چیز ملجاوے جو اسکو حالت طبعی سے خارج کردیوے - اگر اسمین بلغم رقیق امیزش پاوے تو اسکو مرہ صفرا کہتے ہین اور بلغم غلیظ تو مرہ محیہ کیونکہ وہ رنگ کی زردی مین بیضہ کے مشابہ ہوتا ہی اور جو سودا ہو سویا تو وہ خارج سے صفرا پر وارد ہوگا یا صفرا ہی خود بخود جلکر سودا بنکر رمادیت (خاکستر) پیدا کردیگا جسمین اہم لطیف کو رماد سے تمیز کرسکینگے اور مصنف نے صفرا کی تقسیم بلغم کی طرح قوام اور طعم کے اعتبار سے نہین کی کیونکہ صفرا کی تمام اقسام صرف رقیق اور کڑوی ہوتی ہین

ومنه كالزنجاري والكراثي	وهذه كثيرة الخباثة
اور منجملہ اسکے زنگار اور گندنے کی طرح ہوتا ہی	اور یہ دونون بہت برے اور خبیث ہوتے ہین

یہ قسم اول اخضر (سبز) تھا جسمین سے زیادہ احتراق واقع ہونے سے رطوبت جاتی رہی اور سبزی مین سیاہی مل گئی جس سے اسکا رنگ زنگاری جیسا ہو گیا اور کراثی (گندنے رنگ) ہونے کی وجہ یہ ہی کہ جب صفرا معدہ مین اگر حرارت غریبہ کی زیادتی سے جلجاتا ہی تو اُس احتراق سے سیاہی پیدا ہوجاتی ہی جسکا رنگ گندنے کے رنگ کے مشابہ ہوجاتا ہی یہ دونون صفرا کی قسمین ناقص اور قاتل ہوتی ہین - اور زنگاری تو بہت ہی زیادہ مذموم ہی کیونکہ شیخ نے قانون مین کہا ہی کہ یہ زہر اور سموماتِ مین سے ہی اور بعض حکما نے کہا ہی کہ ایسا صفرا محی (البقول) ترکاریون کے کھانے سے پیدا ہوتا ہی جو اپنی رطوبت کی وجہ سے زہر کی تاثیر پیدا کرتی ہین

وغيره يعرف بالمحي	وليس في قواه بالردي
اور سوا اسکے ایک مشہور محی زردی بیضہ کے مشابہ	اور اسکی قوتون مین بہت خرابی نہین ہی

اور یہ قسم سب اقسام سے زیادہ غلیظ ہی کیونکہ اسمین کسی قسم کے بلغم کی آمیزش ضرور
ہوتی ہی - اور جالینوس کے نزدیک بہر صورت یہ چندان ردی اور ناقص نہین ہی
اس لیے کہ اسکی رطوبات کو حرارت نے جذب کرکے اسکے قوام کو غلیظ کردیا ہی

وَالْأَحْمَرُ السَّاكِنُ فِي الْمَرَارَةْ
اور مرارہ (پتہ) مین بلغم سرخ ہی رہتا ہی

وَكُلُّهَا تُنْسَبُ لِلْحَرَارَةْ
اور یہ سارے حرارت کی طرف منسوب ہین

یہ طبعی صفرا کا قسم ہی جو خون کے جوش سے پیدا ہوتا ہی جسکا رنگ نہایت ہی
سرخ ہی اور جسقدر حرارت زیادہ ہوگی اُسیقدر سُرخی مین تیزی ہوگی اور شیخ نے کہا ہی
کہ ایسا بلغم کبد (جگر) اور عروق شرائین مین بھی پیدا ہوتا ہی جو دو قسم مین انقسام پاتا ہی
ایک یہ کہ خون کے ساتھ ملکر ایسے اعضا کی غذا بنتا ہی جسکی غذا مین صفرا کا ہونا جزو
ضروری ہی جیسا ریہ (پھیپھڑا) اور جو اس سے بچ رہتا ہی وہ امعا کیطرف گرتا ہی جو امعا
کو ثقل کے دور کرنے مین مدد دیتا ہی اور مقعد کے عضلون مین کسیقدر لذع کی
کیفیت پیدا کرتا ہی جس سے طبیعت قیام الی الغائط کی خواہان ہوتی ہی اور نیز
امعا کو فضلون اور بلغم سُرخ سے پاک و صاف کرتا ہی - اور دوسرا قسم مرارہ (پتہ)
کی طرف گرتا ہی جو اُسکو خون کی غذا سے مستغنی کردیتا ہی اور اُسی کو احمر کہتے ہین
اور مرارہ ایک جوہر عصبی بارد ہی - اور صفراء حار اُسکی غذا بننے کی صلاحیت
رکھتا ہی - اور حرارت کی طرف منسوب ہونے کی یہ وجہ ہی کہ انکے سبب سے
پیاس اور طپش اور سوزش اور لذع وغیرہ جمیع گرم امراض عارض ہوتے
ہین - اور اکثر صفرا گرم غذاؤن سے اور گرم موسم اور گرم مزاج (جوانی) مین
پیدا ہوتا ہی - اور صفرا کی ایک اور قسم ہی جو قی کے وقت خارج ہوتا ہی جسکا

رنگ زرد ہوتا ہی اور اُسکو مصنف نے نہین بیان کیا کیونکہ یہ علیحدہ کوئی مستقل قسم نہین بلکہ صفراہی کی قسم سے حاصل ہو جاتا ہی۔ اور صفرا غیر طبعی کی پانچ قسم ہین (۱) صفرا مرۂ جسمین رقیق (نرم) بلغم مخلوط ہی (۲) مرہ محیہ جسمین بلغم غلیظ کی آمیزشس ہی (۳) زنگاری و کراثی (۴) احمر جنکا پہلے بیان ہو چکا ہی

وَالدَّمُ مَا مَنْشَاءُهُ مِنْ كَبِدٍ	يَنْفُذُ مِنْ عُرُوْقِهَا اِلَى الْجَسَدِ
اور خون وہ ہی جسکا منشا اور مبدا جگر سے ہی	یعنی جگر کی رگون مین سے سارے جسم مین سرایت کرتا ہی

جگر معدہ سے جذب کرتا ہی کیلوس کو جو پختہ ہو کر خون بنجانے کی قابلیت رکھتا ہی کیونکہ جگر کا رنگ سرخ ہی جسمین ہمجنس اور مشابہت کی وجہ سے خون پیدا ہو سکتا ہی۔ اور خون تمام دیگر خلطون سے افضل اور عمدہ ہی کیونکہ وہ ایک ایسا مادہ ہی حرارت غریزیہ کا جو خود روح یا روح کا مادہ ہی اور خون سے دیگر اخلاط کیطرح دو قسمین ہین طبعی اور غیر طبعی (۱) طبعی وہ ہی جسمین چار اوصاف پائے جاوین۔ اول سرخی یہ خون قلب اور شرائین مین ہوتا ہی اُسکا رنگ سرخ اور قوام رقیق اور حرارت قوی یہ ہی بہ نسبت اس خون کے جو جگر اور ورودہ مین ہو کیونکہ غلیظ اور غیر قوی الحمرۃ ہوتا ہے (۲) شیرینی تاکہ اسکو اعضا اپنی طرف بخوبی جذب کر سکین۔ سوم خوشبو کیونکہ بدبو عفونت سے ہوتی ہی۔ چہارم قوام معتدل ہووے تاکہ تمام اعضا کی غذا مین آسکے فائدہ جالینوس نے کہا ہی کہ خون جبتک جگر مین رہتا ہی اسمین مائیت مخلوط ہوتی ہی اور جب جگر مین سے نکلکر رگونمین

جاتا ہی - تو اس مائیت سے جدا اور علیحدہ ہو جاتا ہی کیونکہ اُس مائیت کی
ضرورت خود اسلیے تھی تا کہ کیلوس جسکو طبیعت نے خود اپنی طرف جذب
کرکے خون بنا دیا ہی - جگر کے باریک اور تنگ مجاری مین نفوذ اور سرایت
کر جاوے - اور جب خون جگر سے جدا ہو گیا تو وہ مائیت بھی اس سے
مفارق ہو کر بڑی عروق کے ذریعہ سے دونون گردون کیطرف جا کر بول کی
راہ سے خارج ہو جائیگی پھر اُس مصفی اور چھنے ہوے خون کو جسکو بڑی
رگ کی طرف سے جو حدبہ مائیہ سے نکلتی ہی پہونچا دیتا ہی جسمین سے قلب
مین اسقدر آجاتا ہی کہ جسکا نضج عمدہ اور قوام نرم ہوتا ہی جو دل کی غذا مین
اگر حرارت غریزیہ کا مادہ پہنچاتا ہی جسکو وہ اور روح حیوانی دونون ملکر
شرائین کے وساطت سے تمام بدن مین پہونچا دیتی ہین - (۲) غیر طبعی وہ
ہی جو اپنی طبیعت کو چھوڑ کر زیادہ سرد یا گرم ہو جاوے - یا کوئی عارضی امر
اگر اُسکی اصلاح مزاج کو زائل کر دیوے مثلاً اسمین سودا مخلوط ہو جاوے
جس سے خون سوداوی سیاہ غلیظ بنجاتا ہی یا صفرا کی آمیزش سے رقیق صفراوی ہو جاتا ہی
یا مائیت ملنے سے نرم ہو جاتا ہی اور اسی صورت مین استسقا حادث ہو جاتا ہی
اور کبھی اس سے ذائقہ مین بھی تغیر آجاتا ہی جو زیادہ صفرا کے ملنے سے کڑوا
ہو جاتا ہی - اور اگر صفرا اسقدر اعتدال کے اختلاط پاوے تو مالح (نمکین) ہو جاتا ہی
اور ایسا ہی اگر بلغم حامض ملے اور کبھی ترش سودا یا بلغم کے امتزاج سے ترش ہو جاتا ہی

وَمِنْهُ شَيٌ قَدْ حَوَاهُ الْقَلْبُ	وَالدَّمُ فِي قُوَاهُ حَارٌ رَطْبٌ
منجملہ اسکے کچھ ایسا خون ہی جسپر قلب حاوی ہی	اور خون اپنی قوتون مین حار رطب ہی

یہ خون حار رطب اسلیے ہی کہ خون کا اکثر حصہ گرم تر غذاؤن سے اور جوانی اور نمو کی عمر مین جو گرم ہی پیدا ہوتا ہی اور نیز اسلیے کہ خون جگر اور گوشت کی غذا مین جو گرم و رطب مین داخل ہوتا ہی۔ اور نیز جب کہ خون بدن مین زیادہ ہوتا ہی تو اُس سے گرم بیماریان پیدا ہوتی ہین جیسا حمی مطبقہ۔ چیچک۔ پھُنسین دنبل وغیرہ بعض نے کہا ہی کہ خون مین رطوبت کا حرارت کی نسبت سے زیادہ ہونا ضروری ہی۔ خون طبعی سے سات فوائد حاصل ہوتے ہین (۱) بدن مین سے جسقدر کچھ تحلیل ہوتا ہی اُسکا بدل پیدا کرتا ہی اور جسم کو نمو کے زمانہ مین بڑھاتا ہی (۲) احشاء کو گرمی اور حرارت پہونچاتا ہی جس سے ہضم قوی ہوتا ہی۔ اور ظاہر بدن سے سردی کی تکلیف کو دور کرتا ہی (۳) روح جو حیوانی قوتون کی اسواری ہی خون لطیف سے حاصل ہوتی ہی (۴) چہرہ کو روشنی چمک۔ خوبصورتی عطا کرتا ہی (۵) وہ دیگر اخلاط کی نسبت سے طبیعت کو زیادہ تر مرغوب ہی۔ کیونکہ مسہل دواؤن کے استعمال سے دوسری اخلاط کی طرح وہ کبھی اسہال کے ذریعہ سے خارج نہین ہوتا (۶) خون کے نکلنے کے وقت قوت مین کمی اور بدن مین ضعف آجاتا ہی (۷) خون سے خوشی اور فرحت حاصل ہوتی ہی فائدہ جن حیوانات مین خون اور دماغ اور دل و جگر ہین اُنکے پانچون حواس بھی ثابت ہین مگر چھچھوندر جسکو خلد اور فار اعمی کہتے ہین وہ سایہ کو معلوم کر سکتی ہی مگر شکلون کو نہین دریافت کر سکتی۔ جو حیوان خون دار چلنے والا ہی وہ ضرور سوتا اور جاگتا بھی ہی۔ اور تمام قسم کے خون جم جاتے ہین

بجز اونٹ اور خرگوش کے

وَمَسْكَنُ السَّوْدَاءِ فِي الطِّحَالِ ۔ هٰذَا الاِعْتِقَادُ لَيْسَ بِالْمُحَالِ

اور جگہ رہایش سودا کی تلّی مین ہے ۔ یہ اعتقاد کوئی محال نہین (یعنی صحیح اور درست) ہی

کیونکہ خلطون مین سے ہر ایک خلط کو کسی نہ کسی عضو کے ساتھ خصوصیت ہوتی ہی جسکی طرف اُسکو زیادہ رغبت ہی۔ پس صفرا مرارہ مین اور خون جگر مین اور سودا طحال مین گرتا ہی۔ اور جمہور اطبا کے نزدیک سودا طبعی خون کا میل اور فضلہ ہی جسکی طبیعت ترو خشک ہی اور مسیحی نے کہا ہی کہ اس سودا مین کسیقدر حرارت اور تیزی بھی ہوتی ہی بسبب رطوبت کے جو اسمین موجود ہی۔ اور سردی کی نسبت سے اسمین خشکی زیادہ ہوتی ہی اور اسکا ذائقہ کسیلا ہی اور جو سودا طحال کی طرف جاتا ہی وہ اُسکو خون سے مستغنی کر دیتا ہی

وَعَكَرُ الدَّمِ هُوَ الطَّبِيعِيْ ۔ وَمَا سِوَاهُ لَيْسَ بِالْمَطْبُوعِ

خون کا تہ نشین میل سوداء طبیعی ہے ۔ اور ماسوا اسکے اچھا نہین ہے

سودا بھی دیگر خلطون کی طرح دو قسم پر ہی۔ طبعی اور غیر طبعی ۔ پھر طبعی کی دو قسمین ہین ایک وہ جو طحال کی طرف جاتا ہی دوسرا وہ جو خون کے ساتھ ملکر بدن مین سرایت اور ہڈیون کی غذا مین داخل ہوتا ہی اور جو سودا ان دونون قسمون کے برخلاف ہی وہ غیر طبعی ہی جو کسی اور خلط یا اپنی ذات ہی کے احتراق سے پیدا ہوتا ہی کیونکہ جب خون جل جاتا ہی تو اسمین سے کثیف تو سودا محترق بنجاتا ہی اور لطیف صفرا محترق اور اسی طرح جب صفرا مین احتراق واقع ہوتا ہی تو لطیف صفرا محترق بنجاتا ہی اور کثیف سودا محترق اور ایسا ہی

جب بلغم جلکر خاکستر ہوجاتا ہے تو وہ بھی سوداء سے محترق ہوجاتا ہے	
اِنَّمَا تَحْدُثُ بِاخْتِلَاطِ	وَبِاحْتِرَاقِ سَائِرِ الْاَخْلَاطِ
ضرور یہ سوداء، اختلاط اخلاط سے پیدا ہوتا ہے	اور احتراق باقی اخلاط سے بھی ہوجاتا ہے

یعنی سوداء دو طور سے پیدا ہوتا ہے ایک خلطوں کی باہم آمیزش سے دوسرے انمین احتراق واقع ہونے سے۔ جبکہ سوداء اصل مین رقیق ہوتا ہے اسلیے وہ خود بخود جلجاتا ہے جس سے اُسمین نہایت تیزی اور بدبو اور ترشی ہوتی ہے۔ اور زمین پر گرنے سے ایسا جوش کھاتا ہے کہ اُسکی ترشی سے مکھیان بھی بھاگ جاتی ہین اور اگر سوداء اصل مین غلیظ ہوتا تو بلا آمیزش صفرا کے اسمین احتراق واقع نہین ہوسکتا مصنف نے اخلاط کے پیدا ہونیکا طریقہ ذکر نہین کیا جسکو ہم اس موقع پر بیان کرنا ضرور سمجھتے ہین واضح ہو کہ ہضم کی چار قسمین ہین اول یہ کہ جب کوئی چیز کھائی یا پی جاتی ہے تو وہ معدہ مین پہونچکر تھوڑے عرصے کے بعد کیلوس بنجاتی ہے جو آشِ جو غلیظ کے مشابہ ہوجاتی ہے اسکو ہضم اول کہتے ہین پھر اس کیلوس مین سے لطیف تو معدہ اور امعا کی راہ سے اُس عرق (رگ) مین جاتا ہے جسکو باب الکبد کہتے ہین کیونکہ ہمیشہ اُسکا مُنھہ کھلا رہتا ہے۔ اور اکثر بلغم یہان پیدا ہوتا ہے پھر وہان سے وہ کیلوس جگر کے مجاری مین پہونچتا ہے جہان بال کے مانند باریک رگین جگر کے گرداگرد ہین جو اُس کیلوس کو ایک جگہ جمع کرتی ہین تاکہ جگر اسمین اپنا کام جلدی اور بخوبی کرسکے۔ پس اسطور سے یہان کیلوس طبخ پاتا ہے جسکے ہر ایک جوش مین کچھ تو رغوہ (جھاگ) اور کسیقدر رسوب (تہ نشین) ظاہر

ہوتے ہین اور اگر زیادہ طبخ ہو جاوے تو کچھ جل بھی جاتا ہی اور اگر کمی ہے تو عدیم النضج رہتا ہی - پس وہ رغوہ (کف) صفراء طبعی ہی اور رسوب قرہ سوداء طبعی اور محترق لطیف صفراء اور غلیظ سوداء جو غیر طبعی اور ردی ہی - اور جسمین کچھ نضج نہین وہ بلغم ہی - اور جسمین بخوبی نضج آچکا ہی اور وہ سب سے مصفی اور عمدہ ہی وہ خون ہی - مگر جبتک خون جگر مین ہوتا ہی اسمین مائیت ملی رہتی ہی تاکہ جگر کے مجرون مین نفوذ کر سکے - پس یہانتک تو ہضم ثانی کا حکم پورا ہوتا ہی - پھر خون جو صاف اور عمدہ حاصل ہوتا ہی وہ جگر کی رگون مین نفوذ کر کے اس بڑی رگ (عرق عظیم) مین جاتا ہے جو جگر کے اوپر کی جانب سے نکلی ہی - اور اُسکو یہان بھی نضج حاصل ہوتا ہی جو تمام بدن کی باریک متفرق وریدون اور عروق شعریہ اور جداول مین پہونچتا ہی - اور یہ ہضم ثالث کا کام ہی پھر وہ خون اعضاء کے ساتھ ملکر اور اُنکے مشابہ ہو کر جوہر اعضا کی طرف مستحیل ہو جاتا ہی اور یہ ہضم رابع ہے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ ہر ہضم کا فضلہ ہی - پہلے ہضم کا فضلہ بہت ہی غلیظ ہوتا ہی جسکو غائط (پاخانہ) کہتے ہین جو سیدھا امعا کی راہ سے باہر کی طرف خارج ہو جاتا ہی - اور دوسرے ہضم کا فضلہ بہت ہی رقیق اور نرم ہوتا ہی جسکا اکثر حصہ بول کی راہ سے مندفع ہو جاتا ہی اور کچھ طحال کی راہ سے اور باقی دونون ہضم کا فضلہ بذریعہ تحلیل کے نکل جاتا ہی جو بالکل محسوس نہین ہوتا جیسے بخارات جو مسامات سے خارج ہو جاتے ہین یا کبھی محسوس ہوتا ہی جیسے پسینا یا مسام محسوسہ کی راہ سے خارج ہو جاتا ہی جیسے ناک کا فضلہ یا غیر طبعی

طور پر مندفع ہوتا ہی جیسے دبل یا ورم ظاہر ہون

اَلرَّابِعُ مِنَ الْاُمُوْرِ الطَّبِیْعِیَّۃِ وَھُوَ الْاَعْضَاءُ

یہ چوتھا ہی امور طبیعیہ مین سے اور وہ اعضا ہین

عضو بدن کا جزو ہی جو خلطون کے پہلے مزاج سے حاصل ہوتا ہی کہ اس سے کچھ کام چل سکے اور اعضاء اجسام ہین جو ارکان کے اول مزاج سے پیدا ہوتے ہین اور بعض کے نزدیک اعضا جسم کثیف ہین جیسے بدن ترکیب پاتا ہی۔ پھر اعضاء کی دو قسمین ہین بسیط اور مرکب جنکا بیان عنقریب آئیگا اور یہان مراد عضو سے مرکب ہی

اُصُوْلُ اَعْضَاءِ الْجُسُوْمِ اَرْبَعَۃٌ وَغَیْرُھَا مِنْھَا تَوَی مُفَرَّعَۃٌ

اصل اعضا جسمون کی چار ہین اور ماسوائے ان چار کے انھین کی شاخین ہین

اعضا مین سے اول مصنف نے اعضائے رئیسہ کا بیان کیا ہی کیونکہ بدن کی پہلی قوت اون کے لیے وہی اصول ساوی ہین جو بقائے شخص کے لحاظ سے تین ہین (۱) دل (۲) دماغ (۳) جگر اور بقائے نوع کے اعتبار سے یہ تینون اور دو اور (۱) خصیتین (۲) آلۂ تناسل۔ امام غزالی نے بیان کیا ہی کہ آدمی کے بعض اعضا اور جگر اور دماغ بمنزلہ اصول کے ہین۔ اور کئی (معدہ شرائین۔ عروق۔ اور ردہ۔ اعصاب خون کے لیے بمنزلہ خادم و نوکر کے ہین اور بعض (اصابع) انکے کمل ہین اور بعض (پلکین و ناخن) زینت دینے والے ہین

فَوَاحِدٌ مِنْ ھٰذِہٖ ھِیَ الْکَبِدُ وَھِیَ تَقُوْمُ بِالْغِذَاءِ لِلْجَسَدِ

سو ایک اُن اعضا مین سے جگر ہی جو بدن کی غذا کا کام کرتا ہی

تمام اطبا اور فلاسفہ و حکما متفق الراے ہین کہ یہ تینون (قلب و کبد و دماغ

اعضا کے سردار ہین لیکن اسمین اختلاف ہے کہ ان سب سے بڑا اور رئیس اعظم کون ہے۔ ایک جماعت نے کہا اور اسی پر جالینوس کا یقین ہے کہ تمام اعضا کی جڑ اور بڑا سردار جگر ہے۔ جسکی یہ وجہ بیان کی ہے کہ غذا کے بارہ مین اسکی طرف زیادہ ضرورت داعی ہوتی ہے جسمین جسین بھی شامل ہے اور کہا کہ تمام اعضا کو طبعی قوت اسیکے طفیل سے حاصل ہوتی ہے جو کیلوس کو طبخ دیکر تمام جسم کو غذا پہونچاتا ہے اور نیز اسلیے کہ دیگر شریف اعضا۔ مُنھ اور مری اور معدہ اور طحال اور پتہ و گردہ اور مثانہ جو غذا کے اعضا ہین اسکے خادم ہین کیونکہ مُنھ تو غذا کو چباتا ہے اور مری غذا کو معدہ کیطرف کھینچتی ہے جسکو معدہ پکاتا ہے اور طحال معدہ کو حرارت پہونچاتی ہے جس سے غذا کے پکانے مین اُسکو زیادہ امداد ملتی ہے اور امعا وغیرہ غذا کو روک رکھتے ہین تاکہ اُسکو جگر جذب کر لیوے پس اس سبب سے جگر تمام اعضا کا سردار ہے۔ اور نیز اسلیے کہ اسمین خون پیدا ہوتا ہے جو تمام خلطون سے شریف تر اور حرارت غریزیہ کو محفوظ رکھتا ہے اور اُسکے اور بھی کئی منافع اور فوائد ہین۔ اہل لغت کے نزدیک جگر ایک سُرخ گوشت کا ٹکڑا ہے جو انسان اور تمام حیوانات خوندار کے باطن مین (اندر) پیدا کیا گیا ہے اور بعض کے نزدیک جگر بین بالکل گوشت نہین بلکہ وہ صاف صاف خون منجمد ہے اور اسکا ثبوت اس حدیث سے نکلتا ہے جسکو ابن ماجہ و دار قطنی و بیہقی وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے لیئے دو مردہ (مچھلی و ٹڈی) اور دو خون (جگر اور طحال) حلال کیے گئے ہین

فَالْقَلْبُ يَغْذُو الْجِسْمَ بِالْحَيٰوةِ	لَوْ لَاهُ كَانَ الْجِسْمُ كَالنَّبَاتِ
اور دل بدن کو غذا حیاتی کی دیتا ہی	اگر وہ دل نہوتا تو بدن نباتات کیطرح ہوتا

نباتات درخت گھاس وغیرہ جو چیز نامی ہووے۔ اور حیوانات و نباتات مین مابہ الامتیاز حیات ہی۔ اور دل کو قلب اسلیے کہتے ہین کہ وہ اپنے کامون مین بدلتا ہی اور پھرتا رہتا ہی۔ یا اسلیے کہ وہ تمام بدن سے زیادہ خالص اور سب کا خلاصہ اور ہر خالص چیز کو دل اور خلاصہ بولتے ہین۔ امام فخرالدین رازی نے کہا ہی کہ تمام علماے اہل شرع وغیرہ اس امر پہ متفق ہین کہ سب سے پہلے اعضا مین سے دل متکون ہوتا ہی اور یہی حق ہی کیونکہ حرارت غریبہ کے پیدا ہونے مین جو حیاتی کا مادہ اور زندگی کا سامان ہی۔ اسی (دل) کی ضرورت ہوتی ہی اور اسی سے روح حیوانی پیدا ہوتی ہی جو حیوانات کے ساتھ مخصوص ہی پھر کہا کہ رئیس عضو علی الاطلاق دل ہی اور دماغ اپنے طبعی افعال مین اُسکا تابع اور خلیفہ ہی اُسکی شہادت مین وہ حدیث وارد ہی جو نعمان بن بشیر سے مروی ہی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدن مین ایک گوشت کا ایسا ٹکڑا ہی جب وہ اچھا اور درست ہوتا ہی تو بدن بھی تندرست رہتا ہی اور جب اُسمین فساد اور خرابی آتی ہی تو اُس سے بدن بھی بگڑ جاتا ہی اور وہ دل ہی۔ اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہی اور ابونعیم کی روایت مین اسطرح سے ہی کہ بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ایسا ہی جب وہ تندرست ہوتا ہی تو سارا بدن بھی درست رہتا ہی جب وہ بیمار رہتا ہی تو سارا بدن بھی بیمار بنجاتا ہی۔ اور دل کو اسلیے سخت بنادیا ہی تاکہ آفات واردہ کو

جلد قبول نہ کر سکے - اور اسمین دو خانہ ہین ایک دہنے دوسرا بائین جانب جو سُرخ خون اور روح سے پر رہتے ہین دہنے مین تو خون زیادہ اور دوسرے مین روح زیادہ ہی اور بائین خانہ سے دو رگین نکلکر ایک پھیپھڑے کیطرف گئی ہی جسکو شریان وریدی کہتے ہین اور اُسکے ذریعہ سے ہوا پھیپھڑہ کی راہ سے دل مین پہونچتی ہی اور دوسرے کا نام ابہر ہی

وَهُوَ مُحْيِي الْجِسْمِ مِثْلُ الْعُنْصُرِ	يُنْفِذُ مَا يُنْفِذُهُ فِي الْاَبْهَرِ
اور وہ دل زندہ بدن کیواسطے عنصر کیطرح ہی	جاری کرتا ہی جسکو ابہر (نام عرق) مین جاری کرتا ہی

ابہر ایک رگ ہی جو دل کے بائین طرف سے نکلی ہی جسمین سے تمام شرائین پیدا ہوئی ہین جو روح اور رقیق خون سے پُر ہین اور وہ جسقدر دل سے بعید ہی اسیقدر اُس سے زیادہ شاخین نکلی ہین جو سارے بدن مین پھیلی ہوئی ہین اور اسی کے سبب سے حیاتی اور زندگی قائم ہی اور جو اُس سے شاخین نکلی ہین اُنکو شرائین کہتے ہین - پس معلوم ہوا کہ تمام اعضا مین سے زیادہ رئیس اور شریف اور روح حیوانی کا مادہ اور ہوا بیرونی جذب کرنے کا آلہ یہی دونون ہین اور اُنکو یقیناً ابہرین بھی کہتے ہین

اِنَّ الدِّمَاغَ بِالنُّخَاعِ وَالْعَصَبِ	مُحَفِّظًا نَارَ الْقَلْبِ اَنْ لَّا تَلْتَهِبَ
تحقیق دماغ حرام مغز اور پٹھون کے سبب سے	دل کی آتش کو بھڑکنے سے بچاتا ہی

دماغ وہ ہی جسکو قحف (کھوپڑی) حاوی ہی - اور وہ حس کا آلہ ہی مگر خود حساس نہین ہی - اور بقراط کے نزدیک بچہ کا عضو دماغ ہی جو سب سے پہلے متکون ہوتا ہی اور وہ اور ہڈیون کے مغ یعنے گودون کی طرح ہی اور اُسکو اپنی ذات کی حرکت کا

کچھ امتیاز اور طاقت نہین۔ اور دن کی حرکت ارادی کے لیے مبدء بنتا ہی
اور دماغ مین دو جوہر ہین (۱) حجابی (۲) مُخی اور اسمین چند تجاویف یعنی سوراخ
ہین جو روح سے لبالب ہین اور رگون کی طرح اُس سے پٹھے پیدا ہوئے ہین
اور وہ اپنی پیدایش کی رو سے بارد رطب ہی تاکہ دل کی حرارت کی تعدیل
کر سکے جس سے دل کی حرارت سے دماغ کو کچھ ضرر یا نقصان نہ پہونچے اور
حرکتون سے خشک نہو جاوے۔ اور دماغ روح نفسانی کا مبدء حس اور
حرکت کا آلہ ہی۔ اور اسطوطالیس کے نزدیک مبدء حس اور حرکت کا دل
ہی اور دماغ اُسکے لیے آلہ ہی کیونکہ حرکت ان سخت پٹھون کے ذریعہ سے
ہوتی ہی جو دماغ سے نکلکر جسم مین پھیلے ہوے ہین۔ جب دماغ پر کوئی صدمہ
پہونچتا ہی تو اُس سے پٹھون مین خرابی آنے سے حس اور حرکت مین خلل آجاتا ہی
پس دماغ حرام مغز کے لیے بمنزلہ چشمہ اور نلکی کے ہی اور حرام مغز بمنزلہ ٹری
نہر کے ہی جس سے بہت سے پٹھے نکلے ہین۔ اور پٹھے چھوٹی چھوٹی نہرون کے
مانند ہین۔ جس سے دماغ کی برودت پٹھون کے ذریعہ سے دل مین پہونچتی ہی
جیساکہ دل کی حرارت شرائین کے واسطے سے دماغ مین پہونچتی ہی پس اس
اعتبار سے۔ بہر صورت دماغ سب اعضا کا سردار ہی۔ اُسکی تائید مین وہ
حدیث وارد ہی جسکو ابو نعیم نے روایت کیا ہی جو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ ایک مومن دوسرون کے لیے بمنزلہ دماغ کے ہی جسم کے لیے
فائدہ دماغ سے سات جوڑ (جفت) پٹھے نکلے ہین جو حس کا کام دیتے ہین
وہ مقدم دماغ سے پیدا ہوئے ہین اور حرکت والے مؤخر دماغ سے اور بعض

حکما نے اسطور سے دماغ کی فضیلت پر استدلال کیا ہی کہ وہ عقل کا محل ہی جو سب مخلوقات سے شریف تر ہی اسلیے جس چیز سے دماغ کو ضرر پہونچتا ہی اس سے عقل مین بھی خلل آجاتا ہی۔ جیسے مخدرات کا استعمال مین لانا یہی مذہب حنفیون اور حنبلیون کا ہی۔ اور اسلیے بھی کہ جب دماغ پر کوئی آفت ضربہ وسقطہ آتی ہی تو عقل مین تغیر آجاتا ہی

بعض کے نزدیک عقل ایک امر نفس مین مستقل ہی جو دیگر قوتون کی طرح کبھی فاسد اور باطل نہین ہوتا۔ کسی کے نزدیک عقل اور نفس دونون ایک ہی ہین جو کسی حیوان مین زیادہ اور کسی مین کم ہوتے ہین اور حارث محوسی نے کہا ہی کہ عقل ایک عمدہ وصف ہی جو بلاکسب کے حاصل ہوتا ہی جس سے علوم نظریہ کا ادراک اور انجام کار امورات کے حالات دریافت ہو سکتے ہین

ایک جماعت کے نزدیک عقل نہ جسم ہی نہ جوہر نہ عرض نہ کسب سے حاصل ہوتی ہی۔ بلکہ وہ فضل ربانی واحسان یزدانی ہی۔ تمیمی کا مقولہ ہی کہ وہ ایک نور ہی جو انسان کے دل مین ڈالا گیا ہی جس سے اشیا کو ادراک کر سکتا ہی اور یہ بھی کہا گیا ہی کہ وہ ایک روشن جوہر مدرک یا قوت مدرکہ یا نفس ادراک یا ایسا جوہر منتظم ہی جو کسی کی مشابہت نہین رکھتا

وَمِنْهَا يُحَرِّكُ الْمَفَاصِلَ	وَالْأُنْثَيَانِ وَآلَةُ التَّنَاسُلِ
اور بعضے ان پٹھون سے جوڑون کو ہلاتے ہین	اور منجملہ اعضا کے دونون خصیہ اور آلہ تناسل بھی ہین

پس حرام مغز اور پٹھے اعضا مین قوت محرکہ کو پیدا کرتے ہین جنمین عقل بھی شامل ہی لیکن اصلی محرک وہ پٹھے ہین جو دماغ اور حرام مغز سے نکلے ہوتے ہین

اور جن اعضا کی حرکت بدنہیں ارادی ہو وہ پیشانی اور دونون آنکھین اور رخسار سے
اور لب اور زبان اور حنجرہ اور نیچے کا جبڑا اور تمام سر اور کندھے اور ہاتھون کے
جوڑ اور گھٹنے اور تمام انگلیان اور اُنکے جوڑ اور سینہ ہین۔ اور حرکت اعضا
حلق اور قضیب اور مثانہ کی حبس بول مین اور امعاء مستقیم کے فضلہ کے نکالنے
مین اور پیٹ اور ناک کان کے اُن اعضا مین سے جنکا ہر ایک کا عضلہ جو
شکل اور مقدار اور وضع مین اُسکے مشابہ ہی اُنکو حرکت پر برانگیختہ کرتا ہی۔
ماسوائے اُنکے دیگر تمام اعضا کی حرکت طبعی ہی جیسا آنکھ کی اوپر کی پلکون اور پھیپھڑے کی
اور جو پٹھے دماغ سے پیدا ہوتے ہین اُنکے سات جفت ہین۔ اور گردن کے
فقرون سے آٹھ جوڑ اور پٹھے سے بارہ جفت اور کمر سے پانچ جوڑ اور ایک فرد
ہی جسکے ساتھ دوسرا شریک نہین ہی۔ اور خصیتین کی طرف نسل کی بقا کے
مین اسلیے ضرورت ہوتی ہی کہ اُنمین منی جس سے حیوان پیدا ہوتا ہی جمع
رہتی ہی۔ اور انھین سے ہیئت اور پیشانی مین خوبصورتی اور مزاج مین صفائی
اسقدر ہوتی ہی جو کسی اور سے نہین حاصل ہو سکتی کیونکہ جب اُنکو کاٹ دیا
جاتا ہی تو چہرے کی رونق اور داڑھی کے بال جاتے رہتے ہین اور بڑھاپا
جلد آجاتا ہی ایک جماعت کے نزدیک بدن کے تمام اعضا کا سردار باعتبار
پیدا ہونے روح نفسانی کے جس سے حرکت اور حس ہوتی ہی دماغ ہی اور
باعتبار پیدا ہونے روح حیوانی اور حرارت غریزیہ اور شرائین کی خدمت
کے دل ہی۔ اور سبب پیدا ہونے روح طبعی اور اوردہ کی خدمتگاری کے
جگر ہی۔ اور اسی واسطے جالینوس نے کہا ہی کہ ان افعال کے علٰحدہ علٰحدہ

افعال ہین اور اُنکو آدمی کی حیاتی اور اُسکے نوع کے باقی رہنے مین بہت دخل ہی - پھر فعل صرف ایک عضو کے عمل مین لانے سے ظاہر اور پورا ہو جاتا ہی پھر بعض اعضا سے صرف ایک ہی فعل مقصود ہوتا ہی جیسے دل جو صرف روح حیوانی کو پیدا کرتا ہی - اور بعض سے صرف ایک ہی فائدہ مطلوب ہوتا ہی جیسے پھیپھڑا جو کہ دل کو ہوا پہونچانے کا آرام دیتا ہی اور بعض اعضا سے فعل اور منفعت دونون مطلوب ہوتے ہین جیسے جگر جو ہضم کا کام دیتا ہی - اور منفعت یہ ہی کہ تیسرے ہضم کے لیے غذا مین استعداد پیدا کرتا ہی

فائدہ سے مراد وہ ہی جو عضو کے فعل کا نتیجہ اور ثمرہ ہی ۱۲

تَحْفَظُ فِیْ تَوْلِیْدِهَا الْاَنْوَاعَا اپنے اپنے قسم کے بدن پیدا کرنے مین حافظ ہین کہ ان	فَاِنَّ فِیْ فَنَائِهَا اِنْقِطَاعَا (خصیتین و آلہ تناسل) کی فنا مین نوع کا انقطاع ہی

خصیتن مین ایک طبعی قوت ہی جو جمیع انواع حیوان کی نسل کو محفوظ رکھتی ہی جو اگر قطع یا ضرب یا کسیو جہ سے جاتے رہین تو منی کی قوت جو صورت حیوانی کو قبول کرنے والی تھی خارج ہو جاتی ہی جس سے نسل کا انقطاع لازم آتا ہی

وَاللَّحْمُ وَالشَّحْمُ وَاَصْنَافُ الْغُدَدْ اور منجملہ اعضا کے گوشت اور چربی اور قسم قسم کے غدودین ہین	فَاِنَّهَا لِهٰذِهٖ مَجَارِی الْعُدَدْ کہ یہ سارے ان (اعضا) کے واسطے مجری ہین سامان کے

غدودین کئی قسم کے ہوتے ہین (۱) سخت گوشت پستانون مین واسطے بنانے دودھ کے (۲) خصیتین مین واسطے پیدا کرنے منی کے (۳) زبان مین واسطے ظہور لعاب دہن کے (۴) لحم غدودی مین جو اعضاے رئیسہ کے فضلونکو قبول کرتا ہی جیسے بغل کا گوشت جو دل کے فضلات کو قبول کرتا ہی اور حالب (چوڑے) کا گوشت جو جگر کے فضلون کو روکتا ہی - گردن کا گوشت جسطرح

دماغ کے فضلون کو روک لیتا ہی اسیطرح ناک بھی دماغ کے فضلون کو قبول کرتی ہی۔ پس جسقدر جسم مین گوشت غدودی اور غیر غدودی اور چربی اور پٹھے اور رباط وتر وغیرہ ہین وہ سبھی اعضاے رئیسہ کے خادم اور نوکر ہین جو یا تو اعضاے رئیسہ کے فضلات مندفعہ کو قبول کرتے ہین۔ یا اُنکی طرف فعل اور منفعت کو پہونچا دیتے ہین۔ اور گوشت پیدا ہوتا ہی۔ گاڑھے خون سے جسکو حرارت منجمد کردیتی ہی۔ اور موٹی اور پتلی چربی دونون خون کی مائیت اور اُسکی چکنائی سے پیدا ہوتی ہین۔ جسکو برودت منعقد کردیتی ہی۔ اور اسیواسطے وہ حرارت سے تحلیل ہو جاتے ہین۔ جوہری نے کہا ہی کہ شحم ایک رقیق غشا (جھلی) ہی جو اوجھڑی اور امعا کو محیط ہی اور اُسمین موٹی چربی

وَالْعَظْمُ وَالْغِشَاءُ وَالرِّبَاطُ	دَعَائِمُ الْجِسْمِ وَاحْتِبَاطٌ
اور منجملہ اُسکے ہڈی اور غشا اور رباط ہین	جو بدن کے واسطے ستون اور حفاظت کے اسباب ہین

یہ تینون ہڈی۔ غشاء۔ رباط۔ اصول ہین واسطے وجود ہیئت بدن کے کیونکہ بعض ہڈیان تو بدن کی بنیاد ہین۔ انھین پر جسم کا دارومدار ہی جیسا پیٹھ کے فقرات اور بعض دیگر عضو کو بچاؤ اور حفاظت مین رکھتی ہین جیسے یافوخ (پیشانی) کی ہڈی جو دماغ کو بیرونی آفات سے محفوظ رکھتی ہی اور بعض ایسی ہین جو ہتھیار کا کام دیتی ہین جیسے دانت۔ اور بعض زائد اور دیگر اعضاء کی فرحت کے واسطے ہین جیسے نہایت باریک ہڈیان جالینوس نے کہا ہی کہ مین نے تجربہ سے دریافت کیا ہی کہ کسی ہڈی مین حس کی قوت نہین ہی مگر دانتون مین کہ وہ حرارت وبرودت مین تمیز کرسکتے ہین

غشا جسم لطیف ہی جنکی بہت بناوٹ باریک لیاف عصبانی سے ہی جو نہایت باریکی کی وجہ سے کئی مواضع مین نظر نہین آتے اور اُنکا فائدہ یہ ہی کہ وہ جسمون کی سطحون پر حاوی اور اُنکے محافظ ہین جیسا۔ دل۔ دماغ گردون کی غشائین جو اُنپر مشتمل ہین

رباط ایک جسم پٹھون کے مشابہ ہی جو ہڈیون کے کنارون سے پیدا ہوتا ہی اور اُسمین بالکل حس کی قوت نہین ہی اُسمین سے بعض کو مطلق رباط کہتے ہین جو عضلون کی طرف جاتے ہین۔ اور عضلون تک نہین پہونچتے لیکن دو منفصل اطراف کو باہم ملا دیتے ہین اور دیگر اعضا مین ربط پیدا کر دیتے ہین اور ایک کو دوسرے کے ساتھ مضبوط جکڑ دیتے ہین تو اُنکو وتر کہتے ہین اور سارے رباط عدیم الحس ہین تاکہ کثرت حرکت سے بیمار نہو جاوین

لِکَیْ یُتِمَّ الشَّکْلُ وَالْقِوَامُ		وَلِلْاُصُوْلِ کُلِّھَا خُدَّامٌ
تاکہ شکل اور بدن کا قوام پورا ہو		اور یہ سارے اصول اعضا کے خادم ہین

یہان اعضا سے مراد اعضاے رئیسہ نہین ہین بلکہ مطلب یہ ہی کہ جب تمام بدن مکمل ہو جاتا ہی تو اُسمین سے کوئی جزء تو بدن کی شکل کو پورا کرتا ہی جیسے کسی انگشت کا چھوٹا یا بڑا ہونا اور آنکھون کا بلندی سر مین اور کانون کا سر کے دونون طرفون مین مناسب جگہ مین ہونا کسی جزء سے بدن کا اعتدال اور قوام مکمل ہوتا ہی جیسے دو ہاتھ اور پیٹھ وغیرہ اور یہان اصول سے بھی وہ اصول اعضا کے مراد نہین جسکا پہلے بیان ہو چکا ہی بلکہ یہ اعضا خود فی ذاتہ مستقل طور پر اصول ہین واسطے خدمتگاری اُن اعضا کے جنکو بدن مین نفوذ کرنے کا

اختیار حاصل ہی - جیسا سینہ - حجاب - گردہ - معدہ - امعاء - پھر بعض اعضا
بسیط ہین جنکو مفرد بھی کہتے ہین - اور یہ استخوان - غضروف - پٹھے - رباط
آوردہ شرائین غشا ہین - اور جو اُنکے ماسوا ہین وہ مرکب ہین جنکو اعضاء آلیہ
بھی کہتے ہین - اور بعض نے کہا ہی کہ بدن مین ایسے اعضا ہین جو اُسکے لیے
آلہ بنتے ہین - اور اُنمین سے ہر ایک اصل اور مستقل ہین - جیسا سر مع گردن کے
اور سینہ مع مافیہا کے اور پٹھے اور اعضاء تناسل

وَالظُّفُرُ فِی الْاَطْرَافِ لِلْمَعُونَۃِ		وَالشَّعْرُ لِلْفُضْلَاتِ وَالزِّینَۃِ
اور ناخن بدن کے اطراف مین واسطے امداد کے ہین		اور بال واسطے زینت اور دفع فضلون کے ہین

ظفر (ناخن) ایک سفید جسم سخت صاف عدیم الحس ہی - اور جالینوس کے
نزدیک وہ عضلون کے سرے ہین - بلا غذا کے بڑھتے ہین اور بعض کے
نزدیک وہ استخوان غضروفی ہین جو غذا پا کر نمو پاتے ہین اور ناخنون مین چار
منافع ہین - (۱) چھوٹی چیز کو سخت قابو مین لانا (۲) کسی چھوٹی چیز کا پھینکنا -
اور یہ دونون ضروری نہین بدن کے قوام اور نہ اُسکی شکل مین بلکہ اُسکی
عمدگی اور اعانت مین داخل ہین (۳) بعض وقت مین تیر اور ہتھیار کا کام
دیتے ہین (۴) جسم کے کھجلانے مین مدد دیتے ہین

اور بالون کا مادہ بخار دخانی حار یابس ہی جسمین حرارت طبیعیہ تاثیر کرتی ہے
اور اُسکے بھی چند منافع ہین منجملہ اُنکے بدن کو دخانی فضلون سے پاک صاف
کرتا ہی اور اس فائدہ مین بدن کے تمام بال مساوی ہین اور بعض باوجود
اس فائدہ کے اور آرام بھی دیتے ہین جیسا سر کے بال گرمی سردی سے

بچانے کے علاوہ عورتوں کے لیے زینت کا باعث ہین اور بھوون اور پلکون
کے بال آنکھ کو محفوظ رکھتے ہین اور زینت بھی بخشتے ہین اور لطیف بخار
کو بھی تحلیل کرتے ہین۔ اور داڑھی کے بال مردون کے لیے زینت اور رعب
وہیبت کا سبب ہین

الخامس من الامور الطبیعیۃ وھو الارواح

یہ پانچوان ہی امور طبیعہ مین سے - اور وہ ارواح ہین

اس موضع پر تمام فلاسفہ اور حکما اور دیگر قسم کے لوگون نے کلام کو طول
دیا ہی۔ اہل اسلام کے جمہور علما وغیرہ نے کہا ہی کہ روح وہی نفس ہے
اور استدلال اس قول سے کرتے ہین۔ یتوفی الانفس حین موتھا
یعنی پورا پا لیتے ہین نفس وارواح اپنی موت کے وقت۔ چونکہ یہان نفس کا لفظ بجاے
روح کے کہا گیا ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ ارواح اور نفس دونون ایک ہی ہین
ابن عباس اور سعد بن جبیر نے کہا ہی کہ ارواح مُردون کی وہ ہین کہ جب وہ
مرجاتے ہین اور جیتون کے جب ٹرھاتے ہین۔ اور ارسطاطالیس وغیرہ نے
کہا ہی کہ روح نفس ہی کا نام ہی اور نیز ارسطاطالیس نے کہا ہی کہ روح جسم کا
کمال طبعی الی ذی الحیوۃ بالقوہ ہی جسکی دلیل مین بیان کیا ہی کہ جسم کی تمام
کیفیات محسوس ہوتی ہین اور نفس کی کوئی کیفیت اُسکے فضائل اور رزائل
مین سے محسوس وملموس نہین ہوتی
اور یہ بھی کہا ہی کہ روح جوہر خرد روشن بالذات ہی جس سے ادراک حاصل
ہوتی ہی۔ اور بعض حکما کا مقولہ ہی کہ نفس نہ تو بدن کی کوئی حالت ہی اور نہ

اسکے مجاور ہی بلکہ اُسکو بدن کے ساتھ ایک ایسا علاقہ ہی جو کہ عاشق کو اپنے
معشوق کے ساتھ ہوا کرتا ہی۔ افلاطون کے نزدیک روح ایک جوہر ہی جو
جسم کو حرکت دیتا ہی اور خود جسم نہین کیونکہ وہ ایک امر ربانی اور حکم یزدانی
ہی جسکی حقیقت اور علم کو اُسنے مخفی رکھا ہی اور نیز کہا ہی کہ وہ ایک جوہر
بسیط عقلی متحرک بالذات ہی۔ فیساغورس نے کہا ہی کہ روح جوہر بسیط
نورانی ہی جو سب پر محیط اور تمام جوہرون سے بہتر اور افضل ہی اور یہی
عقل کی تعریف ہی۔ ایک جماعت کے نزدیک روح جسم لطیف ہی گویا کہ
دل کے شیشہ مین ایک روشن چراغ ہی جسکی روشنی حیاتی اور خون اُسکا
تیل اور حس اور حرکت نور اور شہوت حرارت اور غفلت اُسکا دھوان
اور غذا کی خواہش اُسکی خادم نگہبان ہی۔ بقول بعض روح کے اجزا
ناری ہین جو اس ہیئت مین ڈھلے ہوے ہین کیونکہ آگ کی خاصیت
سے روشنی اور چمک ہی۔ ایک جماعت کے نزدیک روح جسم
لطیف ہی جو دل کے بائین بطن مین متکون ہوتی ہی۔ عرق (رگ) ابھر مین
نفوذ کر کے شرائین کی راہ سے بدن مین منتشر ہو جاتی ہی کسی کے نزدیک
روح جسم نورانی شفاف ہی جو بدن مین ساری ہی اور اسی وجہ سے
نفس روشنی کی طرف راغب اور اندھیرے سے متنفر ہوتا ہی اور کسی کا
مقولہ ہی کہ روح خون صاف خالص ہی جو کدورتون اور عفونتون سے
خالی ہی۔ ابن راوندی کے نزدیک روح دل مین جزو لا تتجزی کی طرح
ہی۔ اور جالینوس نے کہا ہی کہ مجھے ابتک روح کے بارہ مین کچھ ثابت

نہین ہوا اگر یہ کہ وہ مزاج معتدل ہی جسمین تمام ارکان اعتدال کے طور پر پائے جاتے ہین۔ اور یہ بھی کہا ہی کہ مین نہین جانتا کہ نفس کا جوہر کیا شے ہے اور کسی کے نزدیک روح حرارت غریزیہ ہی جسکا فیضان دل کی طرف سے ہوتا ہی۔ اکثر اطباے متاخرین کے نزدیک روح جسم لطیف بخاری ہی جو حاصل ہوتا ہی عمدہ خون کی لطافت سے جبکہ اُسمین بیرونی ہوا آمیزش پاتی ہے اور اہل اسلام کے علما نے کہا ہی کہ روح کی ماہیت اور اُسکی کیفیت اور بدن مین اُسکے حلول اور اختلاط کا طریقہ اور حیاتی کا اُسکے ساتھ متصل ہونا ان تمام امور کو بجز خداوند تعالیٰ کے اور کوئی نہین جان سکتا اور وہ ایک امر ہی اُسکے اوامر مین سے جسکو وہی جانتا ہی۔ رہی یہ بات کہ وہ بدن کی حالت ہی یا نہین اور اُسمین اور بدن مین مغائرت ہی یا نہین سوان تمام امور کو بجز اُسکے اور کوئی نہین جانتا اُنکے نزدیک روح کی ایک ہی قسم ہی۔ اور اہل فلاسفہ اُسکی تین قسم ٹھہراتے ہین (۱) نفسانی (۲) حیوانی (۳) طبعی جسکا بیان آگے آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ

وَالرُّوْحُ تَنْقَسِمُ لِلطَّبِيْعِيْ اور روح منقسم ہی طرف طبیعی کے		مِنَ الْبُخَارِ الطَّيِّبِ لِلنَّقِيِّ جو پیدا ہوتا ہی بخار پاک صاف سے

روح طبیعی وہ ہی جو جگر سے خون کھینچکر تمام بدن مین پہونچاتا ہی جس سے ہر عضو کو مناسب غذا حاصل کرنے کی قوت عطا کرتا ہی اور اعضا مین سامان نمو کے آثار نمودار کرتا ہے

وَالَّذِيْ فِي الْقَلْبِ قَدْ يُنْقِيْ اور ظرف اس روح کے جو دل مین صاف کی جاتی ہی		وَهُوَ الَّذِيْ بِهِ الْحَيٰوةُ تَبْقٰى اور وہ ایسی ہی کہ اُس سے زندگی باقی رہتی ہے

مراد اُس روح سے حیوانی ہے۔ ہر روح کے لیے ایک خاص عضو ہی جسکے ساتھ اُسکو
زیادہ خصوصیت ہوتی ہے۔ اور ارسطا طالیس نے کہا ہے کہ تینون ارواح کا
فیضان دل کی طرف سے ہوتا ہے جسکا مبدء دل ہی ہوتا ہے جو شرائین کے ذریعہ سے
اُن اعضا مین چلی جاتی ہے جنسے اُنکو کچھ خصوصیت و مناسبت ہوتی ہے جہان
اُنکے افعال ظاہر ہوتے ہین۔ پس روح طبعی جب جگر مین پہونچتی ہے تو وہان اُسکا
فعل ظاہر ہوتا ہے اور جب روح نفسانی دماغ مین پہونچتی ہے تو وہان اُسکا اثر ظہور مین آتا ہے

وَلِلَّذِي يَحْمِلُهُ الدِّمَاغُ		وَفِي الْغِشَاءِ جِنْسُهُ يُصَاغُ
اور طرف اس روح کے جسکو دماغ اُٹھاتا ہے		اور غشا یعنی (جھلی) مین وہ بنایا جاتا ہے

مقصود اس سے روح نفسانی ہے جو دل سے لطیف بخار ہوکر دماغ کی طرف جاتی ہے
جسکو دماغ کی غشائین اور حاجب طبخ اور نضج دیکر زیادہ لطیف اور صاف
کردیتی ہین جس مین حس اور حرکت کے افعال سرزد ہونے کی قابلیت آجاتی ہے
اور یہ بخار دل کی دونون رگون مین سے ہوکر دماغ کے قاعدہ کی طرف جاتا ہے
اور وہان کئی اقسام مین منقسم ہوتا ہے۔ پس دل شرائین کے ذریعہ سے دماغ کو جوہر
روح نفسانی کا عطا کرتا ہے اور دماغ بذریعہ پٹھون کے دل کو حرکات کی طاقت
دیتا ہے۔ اور جگر اوردہ کے وسیلے سے دل اور دماغ کو روح طبعی تفویض کرتا ہے

وَاكْمَلَتْ أَنْوَاعُهُ الْبُطُونُ		فَالْحِسُّ وَالرَّأْيُ بِهِ تَكُونُ
اُس روح کے باطن اقسام و انواع پورے ہوچکے		جس سے حس اور فکر ہوتی ہے

یعنی یہ بخار جب دماغ مین حاصل ہوتا ہے تو اُسکی کئی قسمین بنتی ہین ہر ایک قسم کی
کئی نوع ہین ہر نوع کا جدا جدا فعل ہے یہانتک کہ جب اُسکا طبخ دماغ کے تمام بطون مین

پورا ہو جاتا ہی تو اُس سے حواس مین حس اور حرکت پیدا ہوتی ہی اور افعال (غم - فکر - اخلاق وغیرہ) حاصل ہو جاتے ہین جنکا بیان آگے بحث حواس مین مذکور ہوگا

وَلِكُلِّ رُوْحٍ فَلَهَا قُوَاهَا	فَلَيْسَ يَخْتَصُّ بِهَا سِوَاهَا
اور ہر روح کے لیے اسکی قوتین ہین	کہ سوائے اُنکے کوئی دوسری چیز اس کی خصوصیت نہین رکھتی

یعنی ان تینون ارواح مین سے ہر ایک کے لیے ایک خاص قوت ہی جس سے خاص خاص فعل سرزد ہوتا ہی اور نفس ان تمام قوتون کو ادراک مین لاتا ہی جسکی مثال یہ ہی کہ نفسانی قوتین جو دماغ کے ساتھ مخصوص ہین اعصاب (پٹھون) کے ذریعہ سے سب بدن مین پہونچتی ہین جنسے ملموسات محسوسات کا ادراک ہوتا ہی اور اُنھین حرکت کی قوت آتی ہی - اور طبعی قوتین جو جگر کے ساتھ مختص ہین اوردہ کے وساطت سے تمام بدن مین پہونچتی ہین پس معلوم ہوا کہ طبعی افعال کا فعل بذریعہ اوردہ کے جگر سے تمام بدن مین پہونچتا ہی اور افعال حیوانی کا فعل دل شرائین کے ذریعہ سے تمام جسم مین پہونچتا ہی

اَلسَّادِسُ مِنَ الْاُمُوْرِ الطَّبِيْعِيَّةِ وَهُوَ الْقُوٰى وَاَوَّلُهَا فِي الطَّبِيْعِيَّةِ

یہ چھٹا ہی امور طبیعیہ سے اور وہ قوی ہین جنمین سے اول طبعی قوتون کا بیان ہی

قوت عرف عام مین ایک امر ہی جسکے سبب سے حیوانات سے افعال صادر ہون جو اپنی کمیت (مقدار) اور کیفیت کے اعتبار سے کثیر الوقوع نہین ہین سو اُسکو قوت کہتے ہین اور قوت فعل کے لیے مبدء اور فعل اُسکو لازم ہی پس قوت کا فعل تو ہمکو معلوم ہوتا ہی مگر اُسکی ذات ہمسے مخفی رہتی ہی اور فعل تاثیر ہی موضوع مین - اور عند الفلاسفہ قوت وہ ہی جسکی تاثیر سے افعال صادر ہون

جسمین حیوان وغیر حیوان مساوی ہین اور اُسکی چار قسمین ہین (۱) جسکے افعال باوجود شعور کے مختلف ہون اُسکو قوت حیوانی کہتے ہین (۲) فعل باوجود غیر شعور کے متفنن ہو اُسکو قوت بیانیہ کہتے ہین (۳) اُسکا فعل مع شعور کے ایک ہی ہو (۴) اُسکا فعل باوجود غیر شعور کے متحد ہو اُسکو قوت طبعی کہتے ہین

سَبْعُ قُوًى تُحْسَبُ لِلطِّبَاعِ	عَلَى اخْتِلَافِ الشَّكْلِ فِي الْأَنْوَاعِ
سات قوتین ہین جو طبعی شمار کی جاتی ہین	باوجود اختلاف شکل کے ہر ایک قسم اور نوع مین

قوت طبعیہ پہلی قوت ہی جو مادہ منوی سے حاصل ہوتی ہی جسکا وجود روح پر موقوف نہین ہی اُسکی سات قسمین ہین ہر ایک قسم کا فعل علیحدہ ہی جو اُسکے ساتھ مخصوص ہی

فَقُوَّةٌ تُغَيِّرُ الْمَنِيَّاءَ	وَلَيْسَ تُخْلِي عِنْدَ ذَاكَ شَيْئًا
سو ایک قوت وہ ہی جو منی کو تغیر دیتی ہی	اور اسوقت تک کوئی شئی بات نہین کرتی

اس پہلی قوت کا نام قوت مغیرہ ہی جو اول تو مرد کی منی مین تغیر ڈالتی ہی اور پھر پہلی صورت کے علاوہ کسی دوسری صورت کو قبول کر لیتی ہی اور اسوقت کسی دیگر صورت کو تصور مین نہین لاتی ہی اُسکو قوت ممیزہ بھی کہتے ہین اور اسکی معادن و ممد ایک اور قوت ہی جو مردون و عورتون مین منی کو پیدا کرتی ہی اسکو قوت مولدہ کہتے ہین فائدہ بعض قوتین خادم اور بعض مخدوم ہوتی ہین جیسے قوت جاذبہ - ماسکہ - ہاضمہ - دافعہ - غاذیہ خادمہ ہین پہلی چارون قوتین قوت غاذیہ کی خدمتگار ہین - اور غاذیہ قوت مولدہ اور مربیہ کی خدمت کرتی ہی

وَقُوَّةٌ تُصَوِّرُ الْأَجْسَادَا	الشَّكْلَ وَالْمِقْدَارَ وَالْأَعْدَادَا
ایک قوت ہی جو بدنون مین	شکل اور مقدار اور تعداد کی صورتین بناتی ہی

اس دوسری کا نام قوت مصورہ ہی جسکا کام بعد قوت مغیرہ کے یہ ہی کہ عضو کی شکلون کو تصور مین لاتی ہی اسطور سے کہ اسکا ایک مفصل چاہیے یا کئی - سوراخ دار ہو یا ٹھوس اور مقدا مین چھوٹا ہو یا بڑا - اور تعداد مین ایک ہون یا زیادہ - اور اُسکو قوت مشکلہ بھی کہتے ہین اور اُسکا کام تغیر بننے کے شروع وقت سے اسکے کمال تصویر کے زمانہ تک ہی

وَقُوَّۃٌ جَاذِبَۃٌ وَّمُنْضِجَۃٌ	وَقُوَّۃٌ مُمْسِکَۃٌ وَّمُخْرِجَۃٌ
اور ایک قوت جاذبہ ہی اور ایک منضجہ	اور ایک قوۃ ممسکہ اور ایک مخرجہ

اصطلاح مین قوت منضجہ کو ہاضمہ اور ممسکہ کو ماسکہ اور مخرجہ کو دافعہ کہتے ہین فائدہ غذا کا فعل بدون ان چار قوتون کے مکمل نہین ہوتا - قوت جاذبہ کا فعل یہ ہی کہ وہ ماکول و مشروب مین سے مفید امر کو پیدا کر کے قوت منضجہ کے حوالہ کرتی ہی تاکہ وہ اُسمین اپنے فعل کی تاثیر کرے - اور قوت منضجہ کا کام یہ ہی کہ جسکو قوت جاذبہ نے جذب کیا ہی اسمین استحالہ پیدا کرتی ہی - یہانتک کہ بعد اتمام نضج وہضم کے قوت مغیرہ کو اُسمین فعل کرنے کے لیے مستعد کر دیتی ہی جو اُسکے مزاج کو بدل دیتی ہی - اور اس فعل کو بھی ہضم کہتے ہین - نضج و انضاج وہضم کے ایک ہی معنی ہین - تحقیق یہ ہی کہ قوت ماسکہ دو قسم پر ہی ایک وہ جو غذا کو معدہ مین بند رکھتی ہی تاکہ معدہ ہی مین وہ ہضم ہو جاوے - دوسری وہ جو غذا وارد ہ علی الاعضا کو روکتی ہے تاکہ اسمین سے ہر عضو اپنی ہیئت کے مشابہ غذا حاصل کر لیوے اور قوت دافعہ وہ ہی جو ثفل اور باقی فضلون کو جنمین غذا بننے کی صلاحیت نہین ہے

مناسب راہ سے باہر کی طرف خارج کر دیتی ہی - فائدہ قوت طبعی مین سے ایک قوت
رحم مین ہی جو منی کو پکڑ کر بند رکھتی ہی اور رحم کو اُسکی کمل تصویر کے پورا کرنیکے لیے مجبور کرتی ہی

وَقُوَّةٌ تُلْصِقُ بِالْاَعْضَاءِ مَا يُشْبِهُ الْجِسْمَ مِنَ الْغِذَاءِ

اور ایک قوت ہی جو اعضا سے ملا دیتی ہی اُس غذا کو جو جسم کے مشابہ ہوتی ہی

اُس قوت کا نام قوت مشبہ ہی اور وہ ایک حالت ہی اجزاء بدن کے ہر ایک جزء مین اگرچہ صغیر ہو - اور اُسکے دو فعل ہین ایک فعل وہ ہی جو غذا کو بدن کے اعضا مین سے ہر ایک عضو کا جز بنا دیوے - دوسرا وہ فعل ہی جو غذا کو رنگ اور قوام مین عضو کے مشابہ کر دیوے - جب اول فعل مین تغیر آجاتا ہی تو اُس سے بدن دُبلا پتلا اور خشک ہو جاتا ہی - اور دوسرے فعل کے تغیر سے رنگ مین فرق آجاتا ہی - جیسا بہق یا برص کا جسم کو عارض ہونا

ذِكْرُ قُوَى الْحَيَوَانِيَّةِ

حیوانی قوتون کے بیان مین

وَالْحَيَوَانِيَّةُ قُوَّتَانِ كِلَاهُمَا اَفْعَالُهَا قِسْمَانِ

قوائے حیوانی کی دو قوتین ہین دونون کے فعل دو قسم پر ہین

اِحْدَاهُمَا فَاعِلَةٌ لِلنَّبْضِ بِبَسْطِ شَرْيَانَاتِهَا وَالْقَبْضِ

منجملہ انکے ایک فاعلہ ہی جو نبض مین موثر ہی بذریعہ کشادہ کرنے اور قبض کرنے شریانون کے

حیوانی قوتین جنکا فیضان دل کی طرف ہی اُنکی دو قسمین ہین - اور ہر ایک جنس کے نیچے دو نوع ہین جنس اول جو قبض ہی اُسمین سے ایک قسم انبساط ہی جو کشادہ کرتی ہی اُن شریانون کو جو روح کے مقامات و ظروف ہین تاکہ اُنمین سے ہوا داخل ہو کر

دل کی طرف جاوے جس سے اُسکی حرارت مین اعتدال آجاتا ہی اور دل اور جسم کے
بخارات دُخانی خارج ہو جاتے ہین - کیونکہ یہ بخارات اگر دل مین بند رہین
تو اس سے نہایت تکلیف پہونچتی ہی - جس سے آخر کار انسان مرجاتا ہی
اور اس قوت کو اسلیے حیوانی کہتے ہین کہ یہ حیوان ناطق کے ساتھ مخصوص
ہی اور اسی کی وجہ سے دل کو حرکت پہونچتی ہی دوسرا قسم انقباض ہی جو باہر
کی ہوا داخلہ کو جلد خارج ہونے سے روکتی ہی جبتک اسمین دل کا فعل مکمل نہو جاوے

وَاُخْتُهَا تَنْفَعِلُ انْفِعَالًا — لِكُلِّ شَيْءٍ تَحْدُثُ الْاَفْعَالَا

اور اُسکی دوسری قوت جو منفعلہ ہی قبول کرتی ہی — اُن افعال کو جو ہر چیز پیدا کرتی ہی

كَالْحُبِّ لِلشَّيْءِ اَوِ الْكَرَاهَةِ — اَوْ ذِلَّةِ النَّفْسِ اَوِ النَّبَاهَةِ

جیسے دوستی و محبت یا کراہت کسی چیز کی — یا ذلت یا عزت کسی نفس کی

اس قوت منفعلہ کی بھی دو قسمین ہین - ایک وہ انفعال جو واسطے قبول فرحت
و سرور وغیرہ کے ہوتا ہی - دوسرا وہ جو دلپر غم اور رنج اور تکلیف وغیرہ سے
صدمہ پہونچتا ہی - پس معلوم ہوا کہ اس قوت کی چار قسم ہین - دو قسم فاعل
(۱) شریانون کا انبساط (۲) یا اُسکا انقباض اور دو قسم منفعل سے (۱) خوشی
راحت کا حاصل ہونا - (۲) یا غم وغیرہ کا وارد ہونا

ذِكْرُ قُوَى النَّفْسَانِيَّةِ

نفسانی قوتون کے بیان مین

نفسانی قوت وہ ہی جسکا فیضان دماغ سے ہوتا ہی اور اُسکو نفس ممیزہ بھی
کہتے ہین کیونکہ وہ پیدا ہوتی ہی دماغ کی نفسانی قوت سے

تِسْعُ قُوًى تُحْسَبُ لِلنَّفْسِيَّةْ	اَلْخَمْسُ مِنْهَا الْقُوَى الْحِسِّيَّةْ
نو قوتین ہین جو نفسانی شمار کی جاتی ہین	پانچ اُنمین سے حسی قوتین ہین
اَلسَّمْعُ وَالْاِبْصَارُ ثُمَّ الشَّمُّ	وَالذَّوْقُ وَاللَّمْسُ الَّذِی یَعُمُّ
ایک سامعہ دوسری باصرہ تیسری شامہ	چوتھی ذائقہ پانچوین لامسہ جو سارے بدن میں عام ہے

یہان مصنف نے قوت نفسانی کی نو قسمین بیان کی ہین لیکن دیگر حکما اور اصولیین دس قسمین بیان کرتے ہین اور اطبا کے نزدیک یہ تمام قوتین ادراک کے لیے مبدء ہوتی ہین اور تحریک کی بھی جو اسی ادراک سے حاصل ہوتی ہی اور انکی دو قسمین ہین (۱) قوت مدرکہ (۲) قوت محرکہ اور مدرکہ کی بھی دو قسم ہین۔ ایک وہ جنسے ظاہری حواس کا ادراک ہوتا ہی جو تعداد مین شیخ کے نزدیک پانچ ہین۔ اول قوت سامعہ جو ایک جماعت کے نزدیک سب سے افضل ہی اور نفس ادراک مین لاتا ہی مسموعات اور ملموسات کو ان (قوتون) کے ذریعہ سے۔ کیونکہ ہر عضو وہی کام کرسکتا ہی کہ جسکے لیے وہ مخلوق ہی۔ پس آنکھ دیکھنے کا کام کرتی ہی اور کان سننے کا اور جگر خون کے پیدا کرنے کا۔ اور سمع ایک پٹھا ہی جو کان کے سوراخ مین بچھا ہوا ہی۔ جالینوس اور ارسطاطالیس نے کہا ہی کہ ہوا مین جو آوازین پیدا ہوتی ہین اُنکا ادراک اس قوت کے ذریعہ سے ہوتا ہی جو کان مین موجود ہی اور کان ساکن ہوا سے پُر ہی جب اس ہوا کے نزدیک کوئی آواز ہوتی ہی تو اسکو دوسری بیرونی ہوا کان کی ساکن ہوا مین پہونچا دیتی ہی جسمین کان کی ہوا جب تاثیر کرتی ہی تو اُسکو قوت سامعہ ادراک کر لیتی ہی۔ دوم

قوت باصرہ جو تمام مرئیات کا ادراک کرتی ہی اور اسکو جالینوس نے سب سے
اشرف بیان کیا اور کہا ہی کہ اول خداوند تعالی نے دماغ کو آنکھ ہی کی خاطر پیدا
کیا تھا اور وہ دیگر حواس خمسہ سے زیادہ تر نافع ہی اور موضع اسکا وہ تقاطع
صلیبی ہی جو دو سوراخدار پٹھون مین واقع ہی جو کہ قوت مشترکہ مین سے آنکھ مین آئے
ہین ۔سوم قوت شامہ جو تمام خوشبو اور بدبو کو دریافت کرتی ہی اور وہ آدمی مین
دیگر حیوانات کی نسبت سے بہت کم اور ضعیف ہی کیونکہ حیوانون کو اسکی ضرورت
زیادہ ہوتی ہی۔ اور وہ دو پٹھے ہین ناک مین او بھرے ہوے جو پستانون کی
ڈوڈی سے مشابہ ہین۔ اور انھین کے ذریعہ سے سونگھنا اور ہوا کا اندر
پہونچنا ہوتا ہی ۔چہارم لامسہ جسکا ہونا ہر حیوان مین ضروری ہی اور دیگر حواس
حیوانات مین اسکے خادم ہین ۔کیونکہ بعض حیوانات مثل چھچھوندر مین بینائی
نہین ہوتی اور کسی مین سونگھنے کی طاقت نہین ہوتی۔ اور یہ ایک قوت ہی جو دماغ
کی روح نفسانی کے ذریعہ سے تمام بدن کے اعضا مین منتشر ہی بعض فلاسفہ کے
نزدیک حس ایک قوت ہی نفس کی جس سے محسوسات کا ادراک ہوتا ہی افلاطون نے
کہا ہی کہ نفس اور بدن تمام محسوسات مین برابر شریک ہین کیونکہ حس کی قوت لمس ہی اور
اسکا آلہ بدن ہی ۔پنجم قوت ذائقہ ۔اہل لغت کے نزدیک ذائقہ یہ ہی کہ جب کوئی چیز زبان پر رکھی
جاوے تو اس سے اسکا منھ میٹھا یا کڑوا ہونا معلوم ہو جاتا ہی اور موضع اسکا زبان کا پٹھا ہی جس سے
زبان اپنی رطوبت کے ذریعہ سے کہ جو شی مطعوم یا ماکول مین ملجاتی ہی مطعومات کا
ادراک کر لیتی ہی یہ تمام حواس ظاہری خادم ہین واسطے باطنی حواس کے جو وہ بھی پانچ ہی
ہین اول حس مشترک وہ ایک ایسی قوت ہی جو تمام محسوسات کی پوری صورتونکا ادراک

کرتی ہی جیسے اسطور سے حکم کرتا کہ یہ چیز سیاہ یا خوشبودار یا میٹھی ہی۔ پس اس صورت مین
فعل کی قوت کا متفنہ ہونا ضروری ہی جو ان تمام امور کو دریافت کر سکے۔ اس
قوت کا مقام دماغ مین بطن (خانہ) اول کا مقدم ہی۔ اور یہ قوت پہلی پانچوین
ظاہری قوتون کی خزانہ ہی۔ کیونکہ ہر ایک قوت کے لیے خزانہ کا ہونا ضروری ہی
جسمین وہ اپنی یادداشتون کو محفوظ رکھ سکے۔ دوم قوت تخیل قوت خیالی
وہ ہی جو محسوسات کی صورتون کو ذہن مین قائم اور ثابت رکھتی ہی اور اسکو
اطبا مفکرہ بھی کہتے ہین اور یہ ایسی قوت ہی جو ادراک اور سمجھ کے لیے
اشیای محسوسہ کی صورتون کو محفوظ اور یاد رکھتی ہی۔ پھر اس قوت کو
اگر قوت وہمیہ (جو حیوانات مین بھی موجود ہی) اپنے استعمال مین لاوے
تو اُسکو متخیلہ کہتے ہین۔ اور جب قوت ناطقہ اپنے کام مین لاوے
تو متفکرہ ہی۔ اس قوت کا مقام ہر سہ بطون دماغ مین سے بطن (حصہ) اول کا
مؤخر ہی اور یہ قوت یقظہ اور نوم کی حالت مین مساوی کام کرتی ہی مگر نیند کی
حالت مین اسکا فعل قوی ہوتا ہی۔ کیونکہ وہ اس صورت مین روح نفسانی
سے منفعل ہو کر تحریک عضو کی طرف محتاج نہین ہوتی۔ پس اس بطن مین دو
قوتین رہتی ہین۔ حس مشترک اور قوت خیالی۔ سوم قوت وہمیہ حقیقت مین
یہی مدرکہ ہی جو کہ معانی جزئیہ کو ادراک کرتی ہی جیسے کسی کی دوستی یا کسی کی
دشمنی کو سمجھنا اسی کا کام ہی اسی قوت سے حیوان ہوتا ہی۔ بلکہ حیوانات مین
یہ قوت ایسا کام دیتی ہی جیسا کہ عقل انسان مین۔ اور باقی قوتین اسکی خادم
ہین اور اسکا خزانہ حافظہ ہی اور مقام تمام دماغ ہی۔ مگر وسط دماغ کے ساتھ

اسکو زیادہ خصوصیت ہی چہارم حافظہ جسکو متذکرہ بھی کہتے ہین جو محفوظ رکھتی ہی
ان محسوسات کے معانی کو (نہ انکی صور تونکو) جنسے وہم نے ادراک کیا تھا اور اسکو بعض
حکما مصورہ بھی کہتے ہین اور اسکا کام حاضر رکھنا اُن امور کا ہی جو ذہن مین پہلے سے موجود
ہوتے ہین اور اُسکا مقام دماغ کے بطون مین سے دوسرے بطن کا موخر ہی اور بعض حکما کے
نزدیک پانچ باطن حواس (۱) عقل (۲) فہم (۳) تمیز (۴) معرفت (۵) درایت ہین پنجم قوت
جو اشیای متخیلہ کی حقائق پر آگاہی بخشتی ہی اور اسکا محل دماغ بطون مین سے سب کے وسط مین ہی

وَقُوَّۃُ التَّخْیِیْلِ لِاَشْیَاءِ	فِیْہَا کَمَا یَکُوْنُ فِی الْمِرَاءِ
اور ایک قوت تخیلہ ہی جو اپنی تمام چیزونکا خیال	کرتی ہی جیساکہ آئینہ مین ہوتا ہی

پہلے بیان ہو چکا ہی کہ قوت مدرکہ کی دو قسمین ہین - ایک صرف مدرکہ - دوسری
مدرکہ اور متصرفہ بھی جسکو اسکی ذات کے اعتبار سے مفکرہ کہتے ہین اور اس لحاظ سے
کہ اسکی حرکت وہم کے تابع ہی یا خود بخود حرکت کر سکتی ہی - متخیلہ کہتے ہین اور
اس قوت مین منطبع اور منقش ہوتے ہین وہ امور جنکا آیندہ وقوع مین آنا
خوف یا رجا کی امید سے ممکن ہی جسطرح کہ جو شخص آئینہ کے سامنے کھڑا ہو
تو اسکے خیال کی صورت آئینہ مین جم جاتی ہے

وَقُوَّۃٌ بِہَا یَکُوْنُ الْفِکْرُ	وَقُوَّۃٌ بِہَا یَکُوْنُ الذِّکْرُ
اور ایک قوت ہی جس سے فکر ہوتی ہی	اور ایک قوت ہی جس سے ذکر اور یاد ہوتی ہی

اول کو مفکرہ اور دوسری کو مذکرہ کہتے ہین - فکر ایسا تامل اور نظر ہی جس سے
جو اشیا کہ خیال مین ہین اُنکی حقیقتین معلوم ہو جاتی ہین اور اسکا مقام دماغ کا
وسط ہی - اور ذکر فعل ہی افعال نفس سے جیسے سیکھنا اور یاد کرنا اور رہا سبق کو

حاضر سمجھنا اور اُسکا وجود صرف ذہنی ہوتا ہے - اور اُسکا محل بطن مؤخر ہے

وَقُوَّةٌ فِي الْعَضَلَاتِ وَاصِلَهْ	بِهَا تُحَرِّكُ الْفَتَى مَفَاصِلَهْ
اور ایک قوت ہے جو پٹھوں مین داخل ہے	جس سے آدمی اپنے جوڑ ہلاتا ہے

جسکو قوت محرکہ کہتے ہین اور اُسکی دو قسمین ہین (۱) ایک وہ جو حصول نفع کی غرض سے حرکت پر ترغیب دیوے وہ قوت شہوانیہ یا قوت شوقیہ ہے دوسرے وہ جو ضرر کی مدافعت پر برانگیختہ کرے - (۲) وہ جو حرکت کو پیدا کرتی ہے اسطرح کہ پٹھلیون کو کشادہ کرتی ہے جس سے عضو کشادہ ہوجاتا ہے یا انکو بند کرتی ہے جس سے عضو منقبض ہوجاتا ہے - اس لیے یہ فعل بواسطہ پٹھلیون اور پٹھون کے پیدا ہوتا ہے - فائدہ شیخ نے طبعی اور حیوانی قوتون کے بعد نفسانی قوتون کا ذکر کیا ہے جسکی دو قسمین ہین ایک مدرکہ دوسری محرکہ - اور مجموعہ نو ہین - جیساکہ اُسنے کہا ہے تِسْعُ قِوًى منجملہ اُنکے پانچ تو ظاہری حواس ہین چنانچہ اُسنے خود کہا ہے الْخَمْسُ مِنْهَا الخ اور تفصیل کردی بالسمع وغیرہ کی طرف - اور تین باطن کہی ہین - علے مذہب الاطباء یعنی شیخ نے باطنی تین حواس کا ذکر کیا ہے جو اطباء کا مذہب ہے اور فلاسفہ کے مذہب پر باطنی بھی پانچ ہین جیساکہ قانون مین فصل خامس تعلیم سادس مین کتاب اول کے مقالہ اولی مین کہا ہے نَظَرُهُمْ مَقْصُوْرٌ عَلٰى اَفْعَالِ الْقِوَى الثَّالِثَةِ غَيْر یعنی اطبا کی نظر صرف تین قوتون کے افعال پر منحصر رہتی ہے - پس شیخ نے آٹھ مدرکہ قوتین بیان کی ہین جنمین سے پانچ ظاہری اور تین باطنی ہین اور ایک قوت محرکہ

جسکو اس قول مین بیان کیا ہی وَقُوَّةٌ فِی الْعَضَلَاتِ وَاصِلَةٌ یعنی ایک قوہ ہی مچھلیون مین جس سے تحریک بالانبساط والانقباض ہوتی ہی

اَلسَّابِعُ مِنَ الْاُمُوْرِ الطَّبِیْعِیَّةِ وَهُوَ الْاَفْعَالُ

یہ ساتوان ہی امور طبیعیہ سے اور وہ افعال ہین

کسی موضع اور محل مین تاثیر کرنے کو فعل کہتے ہین

وَكُلُّ اَفْعَالِ الْقُوٰى كَمِثْلِهَا	مَعْدُوْدَةٌ لِاَنَّهَا مِنْ فِعْلِهَا
اور سارے افعال قوتون کے انکی طرح	شمار کیے گئے ہین کیونکہ وہ افعال قوتونکے فعل ہین

یعنی قوتین اور افعال باہم ایک دوسرے سے پہچانے جاتے ہین- کیونکہ ہر قوت اپنے فعل کا مبدء ہوتی ہی- اور چونکہ قوتین تین ہین اسلیے ضروری ہی کہ افعال بھی تین ہون

وَالْفِعْلُ قَدْ يُقَالُ بِالْاِشْتِرَاكِ	كَالْجَذْبِ وَالتَّغْيِيْرِ وَالْاِمْسَاكِ
اور کبھی فعل بالاشتراک کہا جاتا ہی	جیسا کہ جذب اور تغییر اور امساک ہی
اَوْ كَنُفُوْذٍ لِلْغِذَاءِ وَالشَّهْوَةِ	فَالْجَذْبُ فِعْلٌ مُفْرَدٌ لِلْقُوَّةِ
اور غذا کے نفوذ اور شہوت کیطرح ہی	پس جذب مفرد فعل ہی قوت کا

غذا کے ہضم اور اسکے نفوذ مین تین افعال پائے جاتے ہین (۱) غذا کو منھ سے کھینچکر معدہ مین لانا (۲) پھر اسکو معدہ مین بند رکھنا تاکہ وہان اسمین طبخ اور ہضم واقع ہووے- (۳) ایک حال سے اسکا دوسری حالت مین تغیر اور بدل کر آنا- اور غذا کی تشبیہ اسلیے دی گئی ہی کہ تمام حیوانات کو اپنی بقاء اور زندگی مین اسکی طرف زیادہ احتیاج ہوتی ہی- پھر فعل کی دو قسمین ہین

ایک مفرد جو ایک قوت سے پورا ہو جاتا ہی - اور اُسکا بیان آگے آئیگا -
دوسری وہ جسکا فعل دو قوتون سے تکمیل ہوتا ہی جسکو شیخ نے بالاشتراک
بیان کیا ہی - یعنی اسمین دو قوتون کے فعل مشترک ہوتے ہین پس تحقیق غذا کا
جذب ہونا دو قوتون سے پورا ہوتا ہی - ایک وہ قوت جو معدہ کی طرف سے
کشش کرے - دوسری وہ جو مُنھ کی طرف سے مدافعت کرے - تعبیر
یہ ہی کہ قوت طبعی معدہ مین غذا کو اسقدر بند اور روک رکھے کہ اسمین قوت منضجہ
عمل کر سکے - (۲) قوت ماسکہ وہ قوت طبعی ہی جو معدہ مین غذا کو بند رکھتی ہی
تاکہ وہ جگر کیطرف مستحیل ہو جاوے - اور جگر کی قوت اُسکو اپنی طرف جذب
کر لیوے اس فعل کی مثال جو ایک قوت سے پورا ہو جاتا ہی - غذا کا نفوذ ہی
اعضا مین یا جگر سے غذا کو جذب کر لینا ہی اور نیز معدہ مین دو اور قوتین ہین
ایک وہ جو معدہ کو طلب غذا کیطرف رغبت دلاتی ہی اُسکا نام جوع ہی دوسری
وہ جو خواہش کرتی ہی اُن اشیا کی جنمین غذا بننے کی صلاحیت ہی

وَشَهْوَةٌ لِلْغِذَاءِ مِنْ فِعْلَيْنِ	اَلْحِسُّ وَالْجَذْبُ مُرَكَّبَيْنِ
اور شہوت غذا کی دو فعلون سے مرکب ہی	ایک حس دوسرا جذب

یعنی غذا کی خواہش بھی دو قوتون سے پوری ہوتی ہی جنکو دو فعلون سے کے
ساتھ تعبیر کیا جاتا ہی ایک قوت حساسہ جو معدہ کو غذا کی طلب پر تحریص دلاتی
ہی دوسری جذب جسکا بیان پہلے مذکور ہو چکا ہی

وَالْحِسُّ وَالدَّفْعُ هُوَ النُّفُوْذُ	فَذَاكَ فِعْلٌ مِنْهُمَا مَاخُوْذٌ
اور حس اور دفع دونون کا مجموعہ نفوذ ہی	پس یہ فعل ان دونون سے ماخوذ ہی

یعنی قوت حساسہ اور قوت دافعہ دونون ایک فعل مین مشترک ہین جو نفوذ کرتا ہی غذا کا تمام اعضا کیطرف

ذِكْرُ الْأُمُوْرِ الضَّرُوْرِيَّةِ وَأَوَّلُهَا تَأْثِيْرُ الشَّمْسِ فِي الْهَوَاءِ

امور ضروری کے بیان مین جسمین سے اول ہوا مین شمس کی تاثیر کا ذکر ہے

ان اُمور کو ضروری اسلیے کیا گیا ہی کہ حیوان کو اپنی زندگی اور بقا مین اُنکی زیادہ ضرورت پڑتی ہی جنکے نہونے سے حیوان بالکل معدوم ہو جاتا ہی اور کسی ایک کے فقدان سے اُسکے مزاج مین فساد آجاتا ہی انمین سے کسی کے مزاج مین تغیر آجاتا ہی تو اُس سے بدن کا مزاج بھی بدل جاتا ہی اور اُسکی پوری صحت زائل ہو جاتی ہی- اور امور ضروریہ چھ ہین جنکا انحصار استقرائی ہی اور پہلے ہوا کا اسلیے ذکر کیا ہی کہ وہ بدن کی مددگار اور ارواح کے لیے عنصر قریب ہی

لِلشَّمْسِ أَحْكَامٌ عَلَى الْهَوَاءِ	تَظْهَرُ فِي الْفُصُوْلِ وَالْأَنْوَاءِ
ہوا مین سورج کی تاثیرین ہین	جو فصلون اور ستارون مین ظاہر ہوتی ہی

احکم علی الشئے سے یہ مراد ہی کہ اُسپر اُسکا غلبہ اور حکومت ہی- پس سورج ہوا پر حاکم ہی اسطرح سے کہ ہوا مین اُسکی تاثیر ہوتی ہی جس سے جاڑون مین سردی اور گرمیون مین گرمی ہو جاتی ہی- کیونکہ جب سورج سر کے مقابل ہوتا ہی تو اس سے گرم شعاعین نکل نکلکر حرارت پیدا کرتی ہین- اور موسم سرما مین جب سورج سمت الراس سے بعید ہوتا ہی تو اُس سے ہوا مین برودت آجاتی ہی اور موسم ربیع مین نہ زیادہ حرارت ظاہر ہوتی ہی اور نہ سردی بلکہ سورج کے قرب و بعد مین مساوی ہونے کی وجہ سے اعتدال پایا جاتا ہی- یہ تمام حالات

طبعی ہین قمر کی اٹھائیس منزلون مین سے جب کسی ایک مین کوئی گرم ستارہ
مثل زحل و مشتری یا شعری یا دران کے یا کوئی سرد ستارہ مثل مریخ قلب العقرب کے
جاوے اور شمس کا طلوع بھی اس منزل کے مقارن ہووے تو ضرور اس
منزل سے حرارت یا برودت زمین پر واقع ہوگی جو شعاع کے ذریعہ سے
ہوا مین مخلوط ہو کر اُسکو گرم یا سرد کردیویگی۔ یعنی جبکہ چاند کی اٹھائیس
منزلون مین سے کسی ایک مین کوئی ستارہ طلوع شمس کے وقت ہو تو اگر وہ
ستارہ حار یا بارد ہی اور سورج کا طلوع بھی اس منزل کے متصل ہی تو اس منزل
سے سورج حرارت یا برودت کو اپنی شعاعون کے ذریعہ سے حاصل کرلیتا ہی
جو ہوا مین مخلوط ہو کر اسکو گرمی یا سردی کی تاثیر پہونچادیتی ہین ایسا ہی روشن
ستارون کا حال سمجھنا چاہیے۔ بہرصورت یہ تغیر طبعی ہی۔ ہوا سے محسوس ہی
آسمان کے مقعر (اندرونی سطح) اور زمین کے محدب (بیرونی سطح) مین جو لمس کے
ذریعہ سے بوقت چلنے ہواؤن کے محسوس اور مدرک ہوتی ہی اور وہ ایک
وسیع دریا ہی جسمین جانور پرند بمنزلہ مچھلیون کے ہین۔ اور مطلق ہوا سے مراد وہ
عنصر ہی جو ہمارے بدنون کو محیط اور ارواح کے لیے مدد ہی۔ نوء وہ ستارہ ہی
جسکی تاثیر سے بارش وغیرہ ہوتی ہی منزلہ ہی۔ قمر کے اٹھائیس منزلون مین سے
جسمین طلوع شمس کے وقت قمر یا کوئی ستارہ ہوتا ہی جسکا بیان اوپر ہوچکا ہی

وَقَدْ جَرٰى مِنْ ذِكْرِهَا الْقَضَاءُ	وَفِى الْاٰلَاءِ قَالِبُمْ لَهَا قَضَاءٌ
جنکا بیان پہلے مذکور ہوچکا ہی	اور دلائیتون مین آفتاب کا حکم ہی

یعنی جیساکہ ہوا کا مزاج ستارون یا قمر کی منزلون سے متغیر ہوجاتا ہی اسیطرح

ملک اور ولایتون کے مزاج کے اعتبار سے بھی اُسمین تغیر آجاتا ہی اسطور سے
کہ ہر گرم ولایت ہوا کو گرم کردیتی ہی اور سرد سرد

تَاثِیرُ النَّجمِ فِی الھَوَاءِ مَعَ الشَّمسِ

بیان ہی ستارون کی تاثیر کا ہوا مین جبکہ سورج کے ساتھ مقارن ہون

وَالجَوُّ بِالاَنوَاءِ فِی تَغَایُرٍ	مِن کُلِّ نَجمٍ طَالِعٍ اَو غَائِرٍ
ہوا مین ستارون یا منزلون کے سبب سے تغیر ہوتا ہی	ہر ایک ستارے نکلنے والے اور ڈوبنے والے سے

جو وہ خلا ہی جو فلک القمر کے نیچے ہی - تغیر سے یہ مراد ہی کہ ہوا مین حرارت یا برودت یا یبس یا کدورت وغیرہ منزل کے طلوع یا غروب کے وقت جاذب ہوتی ہی جسپر وہ ستارہ دلالت کرتا ہی جو قمر کی منزلون مین سے کسی ایک مین موجود ہوتا ہی - کوکب جسم بسیط کردی ہی جسکا مکان طبعی آسمان کا وسط ہی - اور وہ بھی روشن بالذات ہی بجز چاند کے جسکو روشنی سورج سے ملتی ہی

فَالشَّمسُ مَھمَا دَنَت مِن شِھَابٍ	تَقدَحُ فِی الھَوَاءِ بِالتِّھَابِ
پس آفتاب جب شہاب سے قریب ہوتا ہی	تو ہوا مین اشتعال کے سبب نقصان پہونچتا ہی

شہاب وہ ستارہ جو رات کو ٹوٹتا نظر آتا ہی - جوہری نے کہا ہی کہ شہاب ستارہ نہین ہی بلکہ وہ ایک جسم روشن ہی جو خلاء کی ہوا مین احتراق پیدا کرتا ہی جس سے وہ کبھی نظر آتا ہی اور کبھی گم ہو جاتا ہی جو کبھی تپلا دم دار نظر آتا ہی اور کبھی لمبا چوڑا پس جبکہ آفتاب شہاب کی تاثیر سے زیادہ متاثر ہو جاتا ہی تو اُسکی شعاع کی حرارت بھی بڑھجاتی ہی جس سے ہوا کو جو ہمارے جسمون کو حرارت پہونچتی ہی ایسے گرم آفتاب مین بیٹھنے سے بدن مین تحلیل ہوا مین یبس استسقا سے آرام

دماغ بارد کو مفید ہوتا ہی لیکن زیادہ بیٹھنے سے رنگ مین تغیر چہرہ پر چھائین پڑجاتی ہی

حَتّٰی اِذَا فَنِیَ الشِّہَابُ قَدْ نَفَدْ — مِنْہَا رَاَیْتُ الْجَوَّ شَیْئًا قَدْ بَرَدْ
یہانتک کہ کہین شہاب نابود ہو گیا ہی — اس سبب سے تو دیکھے گا کہ ہوا کچھ سرد ہو گئی ہی

یہ ظاہر ہی کہ جب سخونت اور گرمی کا باعث جاتا رہیگا تو اسی سے ہوا مین تغیر برودت کا آجائیگا

وَاِنْ تَکُ النُّحُوْسُ فِی الْاَشْرَافِ — فَاقْضِ عَلَی النُّفُوْسِ بِالْاِتْلَافِ
اور اگر نحس ستارے بلندی مین ہون — تو جانون پر تلف ہونے کا حکم کر دیا جائیگا
وَاِنْ تَکُ السُّعُوْدُ مِثْلُ ذٰلِکَ — تَقْضُ بِکُلِّ صِحَّۃٍ ہُنَالِکَ
اور اگر سعد ستارے اسطرح — بلندی مین ہون تو اسوقت بر صحت کا حکم کیا جائیگا

یعنی جب کوئی نحس ستارہ درجہ شرف مین ابتداے مرض مین ہو تو وہ شخص کبھی اچھا نہو گا اسکو بھی اس بیماری سے کبھی آرام نہو گا اور اگر کوئی سعد ستارہ اس شرف کے درجہ مین بوقت ابتداے مرض کے ہو تو اُسکو بیماری سے آرام ہو جائیگا اور اُسکی صحت پر حکم کیا جائیگا اور سعد و نحس ہونا سات ستارونکے ساتھ مخصوص ہی جو آفتاب و ماہتاب و مشتری و زہرہ و عطارد و زحل و مریخ ہین اور بعضون نے اُنمین راس اور ذنب کو بھی شامل کر دیا ہی سعد وہ ستارے ہین جنکے مزاج مین اعتدال ہی اور نحس وہ جنمین افراط ہی پس زحل جو نہایت بارد و یابس ہی نحس ہی اور مریخ جو نہایت حار یابس ہی نحس ہی۔ اور مشتری جو حار رطب ہونے مین معتدل ہی سعد ہی۔ اور زہرہ جو بارد رطب ہونے مین معتدل ہی سعد ہی اور عطارد بارد معتدل ہی لیکن یابس ہی جبکہ وہ اکیلا ہو۔ اور اگر اسکے ساتھ کوئی اور ستارہ ملجاوے تو اُسکے مزاج کیطرف وہ مائل ہو جاتا ہی اور آفتاب جو اسی طرح بارد یابس معتدل ہی سعد ہی۔ اور ماہتاب جو بارد رطب معتدل ہی سعد ہی پھر

ان ہر ایک ستارون کے لیے ایک شرف کا درجہ ہی جہان اُنکی تاثیر قوی ہوجاتی ہی
پس شرف آفتاب کا اس صورت مین ہی جبکہ وہ برج حمل سے انیسوین درجہ مین
ہو اور قمر کا جبکہ برج ثور سے تیسرے درجہ مین ہو۔ اور زحل کا جبکہ برج میزان سے
اکیسوین درجہ مین ہو۔ اور مریخ کا جب کہ برج عقرب سے اٹھائیسوین درجہ مین ہو اور
زہرہ کا جبکہ برج ثور سے ستائیسوین درجہ مین ہو اور عطارد کا جبکہ برج سنبلہ سے ستائیسوین
درجہ مین ہو۔ اور راس کا جب برج ثور مین ہو اور ذنب کا جبکہ برج قوس مین
ہو۔ یہ وہ بیان ہی جسکو شیخ نے اس موقع پر ذکر کیا ہی اور جو لوگ کہتے ہین
کہ آدمیون اور ممالک اور اشیا مین ان ستارون کی جداگانہ تاثیرین ہین
اور ان سب پر اُنکی حکومت ہی۔ اُسکو شیخ نے نہ قانون نہ کسی اور کتاب مین
ذکر کیا ہی اور نہ کسی طب کی کتاب مین اسکا پتہ ملتا ہی۔ بلکہ ایسی باتین نجومیون
کے بیہودہ اور باطل اقوال مین سے ہین۔ جو شخص ایسا عقیدہ رکھے یا اُنکی
تصدیق کرے تو اُسکو مرتد کافر سمجھنا چاہیے

تَغَيُّرُ الْهَوَاءِ بِحَسْبِ الْبِلَادِ

ہوا مین تغیر شہرون کی بلندی اور پستی کے سبب سے ہی

وَمَا عَلَىٰ فَوْقَ الْجِبَالِ الْبِلَادُ — فَإِنَّهُ مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ أَبْرَدُ

جو شہر پہاڑون پر واقع ہو — سو وہ اس سبب سے بہت سرد ہوتا ہی

وَإِنْ تَكُ مِنْ غَوْرِهَا فِي قَعْرٍ — فَاقْضِ فِي مِزَاجِهَا بِالْحَرِّ

اور اگر پہاڑون کے دامن کے نشیب مین ہو — پس تو اُسکے مزاج مین گرمی کا حکم کر

یعنی جو شہر بلند زمین پر واقع ہین وہ نیچے والون کی نسبت سے بہت سرد ہوتے ہین

کیونکہ زمین جب آفتاب کی شعاعون سے گرم ہو جاتی ہی تو اُس سے بخارات
نکل کر ہوا مین مخلوط ہو جاتے ہین جو اُسکو بھی گرم کر دیتے ہین - پھر جہانتک
اُس ہوا کی تاثیر پہونچتی ہی وہ سبکو گرم کر دیتی ہی اسلیے جسقدر کوئی شہر یا مقام
اونچا ہوگا وہان شعاع معکوس کے ضعف اور کم پہونچنے کے سبب سے حرارت
کی تاثیر بھی کم ہوگی جس سے اُسکا سرد ہونا ضروری ہی ۔ اور اسیطرح جسقدر
کوئی شہر نشیب اور پستی مین ہوگا اُسیقدر وہان حرارت زیادہ ہوگی

تَغَيُّرُ الْهَوَاءِ بِحَسْبِ الْجِبَالِ

ہوا کا تغیر پہاڑون کے باعث

وَاِنْ تَكُنْ مِنْهَا لَدَى الْجُنُوبِ	اِقْضِ لَهُ بِالْحَرِّ فِي الْهُبُوبِ
اور اگر کوئی شہر پہاڑون کے جنوب مین ہو	تو وہان حکم ہوگا کہ وہ ہوا کے چلنے مین گرم ہی

جن بلاد و مقامات مین ہمیشہ ہوا جنوب کی طرف سے آتی ہی وہان حرارت زیادہ
ہوتی ہی - کیونکہ وہ ہوا اکثر زمین شور اور نباتات معطشہ پر سے گذر کر آتی ہے
اور نیز وہان آفتاب ہمیشہ ایک ہی طرف کے مقابل رہتا ہی جس سے اُسکی ہوا
مین زیادہ حرارت کی تاثیر آجاتی ہی

وَاِنْ تَكُنْ جُنُوبَهَا الْجِبَالُ	قَضَتْ لَهُ بِبَرْدِهَا الشَّمَالُ
اور اگر اُسکے جنوب مین پہاڑ ہون	تو شمال اُسکے سرد ہونے کا حکم کریگی

یعنی اگر کوئی شہر جنوب کی طرف سے مستور اور شمال کی طرف سے مکشوف ہو
تو وہان کی ہوا کی طبیعت بارد یابس ہوتی ہی - کیونکہ جو ہوا قطب شمالی کیطرف سے
چلتی ہی وہ اکثر پانیون اور برف اور سرد پہاڑون پر سے گذر کر آتی ہی جس سے

اُسمین نہایت برودت اور یبوست آجاتی ہی اور نیز شمال کی جہت آفتاب کی مسامتت سے بہت بعید ہی۔ اور اسیوجہ سے جسقدر کوئی شہر شمال کیطرف زیادہ قریب ہوتا جائیگا۔ اسیقدر اسمین زیادہ برودت آتی جاتی ہی اسیطرح جسقدر قطب شمالی سے بعید ہوگا حرارت کی طرف زیادہ مائل ہوگا۔ پس اچھا شہر وہ ہی جسمین جنوب کی جہت مستور اور مشرق اور شمال کیطرف سے مکشوف ہو

وَهُوَ كَثِيفٌ اِنْ تَكُنْ غَرْبِيَّةً	وَهُوَ لَطِيفٌ اِنْ تَكُنْ شَرْقِيَّةً
اور وہ ہوا کثیف ہوگی جبکہ شہر پہاڑ کی جانب غرب مین ہو	اور لطیف ہوگی اگر پہاڑ کی جانب شرق مین ہو

یعنی وہ ہوا جو غرب کی جانب سے چلتی ہی کثیف ہوتی ہی۔ کیونکہ وہ بارد رطب ہی اور ہر بارد رطب کثیف ہی اور اُسکو دبور بھی کہتے ہین۔ اور جو مشرق کی جانب سے چلتی ہی وہ حار رطب ہی اسیواسطے اُسکو لطافت سے تعبیر کیا ہی۔ کیونکہ ہر لطیف حار ہی۔ اور اُس ہوا کو صبا بھی کہتے ہین۔ اور کبھی ہوا مین اور اسباب سے بھی تغیر آجاتا ہی۔ جیسا کہ کسی جنوبی شہر کے نزدیک کوئی برف دار پہاڑ ہونے جس سے جنوبی ہوا مین پہاڑ پر عبور کرنے کی وجہ سے برودت آجاتی ہی اور کبھی شمالی شہر کے نزدیک زمین محترق ہوتی ہی جس سے شمالی ہوا مین اس پہاڑ پر گذر کرنے کی وجہ سے حرارت آجاتی ہی

وَتَغَيُّرُ الْهَوَاءِ بِحَسَبِ الْبِحَارِ	
ہوا کا تغیر سمندر اور پانیون کے باعث سے ہی	

وَلِلْبِحَارِ ضِدُّ هٰذَا الْحُكْمِ	فِيمَا بِهِ يَقُولُ اَهْلُ الْعِلْمِ
اور سمندرون کا حکم برخلاف اس حکم پہاڑ کے ہی	اسطور پر جو اہل علم کہتے ہین

فیما

یعنی اطبا کہتے ہین کہ سمندرون کا حکم پہاڑون کے حکم کے برخلاف ہی کیونکہ گرم ہوا جب سمندرون پرسے گذرتی ہی تو وہ سمندر اُسکو سرد کردیتے ہین اسیوجہ سے سمندر کے قریب اکثر زیادہ بارشین ہوا کرتی ہین اور یہ قاعدہ ٹوٹ جاتا ہے جب سمندر شہر سے شمال کی جانب ہو تو وہان کے سمندر کا پانی ہوا سے بلا اختلاف زیادہ بارد ہی۔ پس ہم شیخ کے اس قاعدہ کو تسلیم نہین کرسکتے حالانکہ خود ہی اُسنے قانون مین اُسکے برخلاف کہا ہی

تَغَيُّرُ الْهَوَاءِ بِحَسَبِ الرِّيَاحِ

تغیر ہوا کا ہوا کے باعث سے

یعنی ہوا پر جو ہوائین چلتی ہین اور اسمین وہ بھی مخلوط ہو جاتی ہین جو کہ پیدا ہوتی ہین یا بس بخارات سے جبکہ اُنکو برودت پہونچتی ہی۔ اور بعضون نے کہا ہی کہ زمین مین ہوا اپنے خزانہ مین محفوظ رہتی ہی جسمین سے جسقدر خداوند تعالی چاہتا ہی بھیجدیتا ہی جس سے خلائق کی ساکن ہوائین جو ہمارے جسمون کو محیط ہین تغیر و انقلاب آجاتا ہے۔ اور جسکو ہم بھی بخوبی محسوس کرلیتے ہین

وَتُحْدِثُ الرِّيَاحُ فِي الْهَوَاءِ	خُلْقًا كَمَا تُحْدِثُ بِالْأَنْوَاءِ
اور ہوا مین ہوائین کئی ایک مزاج	پیدا کرتی ہین جیسا کہ ستارون کے سبب سے وہ پیدا ہوتی ہین

یعنی جب ہوائین چلتی ہین تو اس سے ہوا کے مزاج مین تغیر آجاتا ہی جیسا کہ ہوا مین (انوا) منازل قمر کے طلوع سے تغیر ہو جاتا ہی

وَلِلْجَنُوبِ الْحَرُّ وَالْبَلَّ وَنَهْ	لِذَا كَمَا قَدْ تُحْدِثُ الْعُفُونَهْ
اور جنوبی ہوا سے حرارت اور رطوبت پیدا ہوتی ہی	اسی سبب سے عفونت پیدا ہوتی ہی

یعنی ہوا کے مزاج مین جہات کی وجہ سے تغیر آجاتا ہی - پس جنوبی ہوا ی حار رطب
ہی اور شمالی اُسکے برخلاف ہی - جسکے رطوبت کی وجہ یہ ہی کہ جنوبی بلاد و امصار
مین بخارات زیادہ ہوتے ہین جبکہ وہان آفتاب کی زیادہ تاثیر پہونچتی ہے
جس سے بخارات زیادہ صعود کرکے ہوا مین مخلوط ہوجاتے ہین اسیوجہ سے
وہانکے باشندون کے بدنون مین تغیر اور بیماریون کی زیادتی اور اخلاط مین
تعفن ہوتا ہی - کیونکہ خلطون مین اکثر عفونت حرارت اور رطوبت کے سبب سے
ہوا کرتی ہی - نہ یبوست وغیرہ سے اور عفونت کی وجہ سے وہان کے باشندے
دردسر اور آشوب چشم اور ثقل حواس وغیرہ امراض متعفنہ مین مبتلا رہتے ہین اہل لغت کے
نزدیک مطلع سہیل سے مطلع ثریا تک جنوب ہی اور اسکا مقابل شمال ہی

وَالْبَرْدُ وَالْجَفَافُ فِي الشَّمَالِ	لِذَا كَمَا تَضُرُّ بِالسُّعَالِ
اور ہوا شمالی مین سردی اور خشکی ہی	اسی سبب سے وہ کھانسی کا ضرر پیدا کرتی ہی

یعنی ہواے شمالی کی طبیعت بارد یابس ہی جو کہ خشکی کے سبب سے اعضاے
نفسانی مین خشونت پیدا کرتی ہی - اسیواسطے وہ کھانسی کو نہایت ضرر اور
پھیپھڑے کی بیماریون کو حرکت مین لاتی ہی اور زکام کے امراض کو حادث
کرتی ہی - لیکن وہ عفونت کو دور کرتی ہی اور ہواے جنوبی کے نقصانات
کی مکافات کرتی ہی

وَالْحَرُّ فِي الصَّبَا مَعَ اللَّطَافَهْ	وَالْبَرْدُ فِي الدَّبُورِ وَالْكَثَافَهْ
اور بادصبا (پروا) مین گرمی اور لطافت ہی	اور دبور (پچھوا) مین سردی اور کثافت ہی

اکثر اطبا کا یہی مذہب ہی کہ صبا حار لطیف ہی - اور قانون مین ہی کہ مشرقی ہوا

جب رات کے شروع اور دن کے آخر وقت مین چلتی ہی تو وہ آفتاب کی روشنی سے مستفیض اور متبدل ہو کر لطیف ہو جاتی ہی - اور اُسکی رطوبت مین بہت کچھ کمی آجاتی ہی - اور اگر رات کے اخیر اور دن کے شروع وقت مین چلتی ہی تو وہ اُسکے مخالف ہوتی ہی - کیونکہ اُسمین ابھی آفتاب نے اپنا کچھ عمل نہین کیا جو بہر صورت غلیظ اور کثیف ہوتی ہی - اور اس حکم مین ہوائے غربی شرقی کے مخالف ہی - اور دبور وہ ہوا ہی جو جانور نسر کے مطلع کی طرف سے چلکر مطلع سہیل کی طرف آتی ہی - اور مقابل اُسکے صبا ہی جسمین نہایت درجہ کی ہوست ہوتی ہی

تَغَیُّرُ الْهَوَاءِ بِحَسَبِ مَا یُجَاوِرُهُ مِنَ التُّرَابِ وَالْمِیَاهِ

تغیر ہوا مین ابھی مجاور مٹی اور پانی کے سبب سے ہی

وَکُلُّ قُطْرٍ اَرْضُهَا نَدِیَّهْ	وَحَوْلَهَا ضَحَاضِحُ تَدِیَّهْ
اور جس جانب یا شہر کی زمین نمناک ہو	اور اُسکے پاس چشمے اور تر زمینین ہون
وَیَنْبُكْ فِیْ مَائِهَا عُذُوبَهْ	فَاِنَّ فِیْ مِزَاجِهَا رُطُوْبَهْ
اور وہ چشمے ہون جنکے پانی مین شیرینی ہو	پس تحقیق اصلی مزاج اُسکا مرطوب ہی

اُسمین چند مسائل ہین اول یہ کہ جس زمین مین رطوبت اور اُسکی مٹی مین نمی ہو تو اُسکا مزاج برودت کی طرف قریب ہی - مگر جب وہان کی زمین شور یا نمکین ہو تو وہ یبس کیطرف مائل ہوگی - دوم یہ کہ جب کسی شہر کے گرد شیرین پانی کی ایسی نہرین جاری ہون جو اوپر کیطرف سے مکشوف ہین تو اُسکی ہوا اورون کی نسبت سے مرطوب ہوتی ہی - سوم یہ کہ جس جگہ کی زمین شور ہو اور وہان ایسے چشمے اور نہرین

جاری ہو جو شیرین پانیون سے بخوبی لبالب ہین تو وہان کی ہوا بھی رطوبت کیطرف مائل ہو گی

اِنْ جَاوَرَتْ صَخْرًا وَمِلْحَ الْمَاءِ	فَتَحْدِثُ الْجَفَافُ فِي الْهَوَاءِ
جب وہ قطعہ زمین کا سنگ خارا اور شور پانی کے مجاور ہووے	اور ہوا مین خشکی پیدا ہوتی ہے

یعنی اگرچہ دراصل ہوا کی طبیعت مرطوب ہے لیکن جب سخت زمین یا شور پانی اُسکے قریب ہو تو اُس سے اُسکے مزاج مین تغیر آجاتا ہے جو یبس کی طرف مائل ہو جاتی ہے

تَغَيُّرُهُ بِحَسَبِ الْمَسَاكِنِ

ہوا کا تغیر مسکنون (مقامات) کے باعث ہے

مُنْكَشِفٌ لِسَائِرِ الرِّيَاحِ	وَالْمَسْكَنُ الْكَثِيرُ الْاِنْفِتَاحِ
اور ساری ہواؤن کے لیے کھلا ہے	اور مسکن (مقام) جو بہت راستون والا ہے
وَفِي الْمَصِيفِ حَرُّهُ عَظِيمٌ	فَفِي الشِّتَاءِ بَرْدُهُ كَثِيرٌ
اور موسم گرما مین اُسکی گرمی زیادہ ہے	سو موسم سرما مین اُسکی سردی بہت ہے

یعنی جن مقامات کے زیادہ دروازے ہین جو چارون جہات کی طرف اکثر کھلے رہتے ہین۔ انکی ہوا موسم سرما مین سرد ہوتی ہے جسمین چارون طرف کی ہوا جو موسم سرما کی برودت کی وجہ سے سرد ہے داخل ہوتی ہے اور موسم گرما مین گرم کیونکہ وہ اکثر آفتاب کی شعاع کے مقابل رہتا ہے جو ان دونون کے درمیان ہے اُسکی ہوا درست اور صحت کے قریب ہے

بِضِدِّ ذَا الْحُكْمِ عَلَيْهِ فَاقْضِ	وَالْمَسْكَنُ الدِّهْلِيزُ تَحْتَ الْاَرْضِ
اُسپر اس حکم کے برخلاف حکم کر	اور مقام دہلیز (لبست) جو زمین کے نیچے ہو

یعنی وہ سردیون مین گرم اور گرمیون مین سرد ہو گا جیسے پہاڑ اور غارون کا حال ہے

تَغَیُّرُہٗ بِحَسْبِ الْمَلَابِسِ

ہوا کا تغیر لباسون کے باعث

ہوا جو ملبوس کے اندر کی طرف سے تمام جسم کو محیط ہی گرم لباس کے پہننے سے اسمین گرمی پیدا ہو جاتی ہی جو جسم کو بھی گرم کر دیتی ہی۔ اور اگر وہ ملبوس سرد ہو تو اُس سے اندر کی ہوا مین بھی سردی آجاتی ہی جس سے جسم کو سردی پہونچتی ہی

وَالْحَرُّ فِی الْحَرِیْرِ وَالْاَقْطَانِ	وَالْبَرْدُ فِی الْمَصْقُوْلِ الْکَتَّانِ
اور ریشم اور روئی مین گرمی ہے	اور سردی مصقول اور السی مین ہی

اور اگر کہا جاوے کہ جس صورت مین ریشم گرم ہی تو وہ جرب و (خارش کھجلی) مین جنکا مادہ گرم ہی کیونکہ پہنا جاتا ہی۔ جو بالکل معالجہ طب کے برخلاف ہی تو اُسکا جواب یہ ہی کہ ریشم مین اسقدر گرمی نہین ہی کہ جسکی تاثیر بدن مین ظاہر ہووے کیونکہ اُسکی گرمی پہلے درجہ مین خفیف سی ہے

وَالْحَرُّ فِی الْاَوْبَارِ وَالْاَصْوَافِ	لٰکِنْ فِیْھَا الشَّیْءُ مِنْ جَفَافٍ
پشمون اور اونون مین حرارت ہوتی ہی	لیکن اُنمین کچھ خشکی بھی ہے

اور پوستین جو لومڑی کے چمڑون سے بنائی جاتی ہی اُسمین نہایت خشکی ہوتی ہی

تَغَیُّرُہٗ بِحَسْبِ الْمَشْمُوْمِ مِنْ رَیْحَانٍ وَطِیْبٍ

تغیر ہوا کا پھول اور خوشبو کے سونگھنے کے سبب سے ہی

وَکُلُّ رَیْحَانٍ وَکُلُّ زَھْرٍ	فَاقْضِ عَلٰی مِزَاجِہٖ بِالْحَرِّ
اور ہر ایک خوشبودار اور پھول کے مزاج پر	تو حرارت کا حکم کر دے
وَاسْتَثْنِ مِنْھَا خَمْسَۃً سَتُذْکَرُ	اَلْاٰسُ وَالْخِلَافُ وَالنَّیْلُوْفَرُ
اُن پھولون سے پانچ مستثنے ہیں جنکا ذکر آگے آئیگا	مورتی اور بید مشک اور نیلوفر

وَالْوَرْدُ فِي نَوْعَيْهِ وَالْبَنَفْسَجُ فَإِنَّهَا بَارِدَاتٌ الْأَدْرَجُ

گلاب کا پھول دونون قسم (سفید سرخ) اور بنفشہ کہ یہ سارے سرد بو دالے ہین

یعنی تمام پھول اور خوشبوئین جو سونگھی جاتی ہین اُنکا مزاج گرم ہی جس سے اُنکے قرب کی ہوا مین گرمی آجاتی ہی بجز اِن پانچون کے جنکو مستثنےٰ کیا جاتا ہی اول آس (موڑی) جو متضاد قوتون سے مرکب ہی۔ لیکن اسمین جوہر ارضی بارد زیادہ غالب ہی۔ اور اسکی ایک دوسری قسم ہی جسکو ملک شام مین قفۃ الفر کہتے ہین۔ دُوم بید مشک جسکو عربی مین خلاف کہتے ہین۔ کیونکہ یہ پانی کے رو کے پیچھے پیدا ہوتا ہی۔ اور ایک جماعت کے نزدیک اسکی طبیعت گرم اور اعتدال کی طرف مائل ہی۔ سوم۔ نیلوفر جسکو عربی مین کرنب الماء کہتے ہین جو سرد ہی تیسرے درجہ مین اور مرطوب ہی۔ دوسرے مین چہارم گلاب جسکو فارسی مین گل بھی کہتے ہین۔ پنجم بنفشہ جو تمام افعال ہین نیلوفر سے کمتر ہے بجز اسہال کے کہ اسمین اُسکی تاثیر زیادہ قوی ہوتی ہے

وَأَكْثَرُهُ فِي الطِّيبِ وَالْعِطْرِ مَا سِوَى الصَّنْدَلِ وَالْكَافُورِ

ساری خوشبودار اور مہکنے والی چیزون مین گرمی ہے سوائے صندل اور کافور کے جو سرد ہین

تمام عمدہ خوشبوئین جو ہر روح کو قوت بخشتی ہین اور جس مقام مین ہوتی ہین وہان کی ہوا کو صاف اور اُسکی اصلی طبیعت کو اعتدال کی طرف مائل کردیتی ہی

فِعْلُ الْأَلْوَانِ فِي الْبَصَرِ

رنگون کی تاثیر بینائی مین

وَ انفَعُ الالوان لِلابصار	مَا اَسوَدَّ اَوْ مَا کانَ ذا اخضرار
بہت نافع رنگ واسطے آنکھون کے	وہ رنگ ہے جو سیاہ ہو یا سبزی آمیز

یعنی سبز اور سیاہ اور نیلا رنگ آنکھون کو فائدہ بخشتے ہین کیونکہ یہ تمام رنگ روح باصرہ کو منتشر ہونے سے باز رکھتے ہین

وَالبِیضُ وَالصُّفرُ اِذَا مَا تُشرِقُ	ضَوءً فَاِنَّ نُورَهَا تُفَرِّقُ
اور سفید اور زرد چیزین جبکہ خوب روشن ہون	تو انکا نور بینائی کو پراگندہ کرتا ہے

سفید مین شرط یہ ہے کہ اس سے شعاع نکلتی ہون یا اُسمین بہت زیادہ سفیدی ہو یہ دونون آنکھ کے نور کو ضعف پہونچاتی ہین۔ بخلاف تھوڑی سفیدی کے کہ جس سے کچھ نقصان نہین ہوتا

اَلثَّانِی مِنَ الضَّرُورِیَّةِ المَاکِلِ وَالمَشرَبِ

دوسرے ستہ ضروریہ سے غذا اور پینے کی چیزین ہین

وَاعلَم بِاَنَّ الحُکمَ فِی الغِذَاءِ	یَنمِی الَّذِی یَصلُحُ لِلنَّمَاءِ
تو جان لے کہ اثر غذا کا یہ ہے کہ	اُس بدن کو جو لائق بڑھاوے کے ہو بڑھاوے
وَکُلُّ مَا یَنقُصُ بِالتَّحَلُّلِ	مِن بَدَنٍ یُخلِفُ فِی الحَالِ
جو کچھ کہ بدن سے بسبب تحلیل کے ناقص ہووے	تو فی الحال اُسکا بدل اور خلیفہ کر دیوے

ابتدائے کتاب مین غذا اور دوا مین فرق کا ذکر ہوچکا ہے۔ اور یہ بھی کہ غذا اُس بدن کو جو بڑھنے کے قابل ہو بڑھاتی ہے جیسے لڑکون کا بدن جو زیادہ نمو کی صلاحیت رکھتا ہے اُسکو غذا نمو کی طاقت بخشتی ہے اور جو بڑھاؤ کے قابل نہین جیسے جوانون یا کہولون کا جسم تو وہان جسقدر بسبب حرارت کے بدن مین

تحلیل واقع ہوتی ہے - غذا اُسکا بدل اور پیدا کر دیتی ہے - بدن مین جو تحلیل اور کمی بسبب گرمی ہوا کے جو بدن سے بذریعۂ تحلیل کے بول یعنے عرق کو نکال دیتی ہے تو اُسکا بدل اور عوض طبیعت خداوند تعالیٰ کی اجازت اور حکم سے اور پیدا کر دیتی ہے جس سے زندگی کا قیام رہتا ہے کیونکہ زندگی اور حیات حرارت کے سبب سے ہے جو آگ سے مشابہت رکھتی ہے - اور آگ اپنے قیام مین ہمیشہ ایندھن کی محتاج رہتی ہے جو اُسکی غذا ہے - پھر جو بدن پر وارد ہوتا ہے اُسکی چھ قسمین ہین اوّل یہ کہ وہ صرف اپنی غذا اور ذات سے بدن مین تاثیر کرے مانند گوشت اور زردی بیضون کے جسمین جزو عضو بننے کی زیادہ قابلیت ہوتی ہے دوسرے یہ کہ بدن کو صرف اپنی کیفیت سے تاثیر پہونچا دے اسطرح سے کہ اسکو گرم کر دیوے جیسے مرچین - یا سرد جیسے نیلوفر اُسکو دواے مطلق کہتے ہین تیسرے یہ کہ بدن مین صرف اپنی صورت سے موثر ہو یعنے خاصیت کے سبب سے فعل کرے جیسے تریاق جو کہ مطلق صحت کو محفوظ رکھتا ہے یہانتک کہ گرم مزاج والون کو بھی مفید ہوتا ہے - چوتھے یہ کہ اپنی صورت اور خاصیت دونون سے موثر ہوے جسکو دواے ذوالخاصیت کہتے ہین پانچوین یہ کہ اپنے مادہ اور کیفیت سے مؤثر ہوئے اُسکو غذاء دوائی کہتے ہین جیسے کہ جو غذا ہین اور باوجود قابلیت دوا کے اسمین جلا اور تبرید بھی ہے چھٹے یہ کہ بدن مین اپنے مادہ اور صورت اور کیفیت سے موثر ہو جسکو غذاء دوائی ذوالخاصیت کہتے ہین جیسے قلب العجز کو انجیر اور سداب کے ساتھ کھانا - جسمین عضو کے جزو بننے کی استعداد موجود ہے - اور بدن مین جسقدر تحلیل ہوتا ہے اسکا بدل پیدا

پیدا کرتی ہی - اور اسمین ایک خاصیت ہی جو اسکی صورت کی تاثیر ہی - اور سرد زہرون کو مفید ہی اسطورسے کہ اپنی کیفیت سے گرمی پیدا کرتی ہی

وَمَحْمُودُ الَّذِيْ يَكُوْنُ مِنْهُ — دَمٌ نَقِيٌّ يَسْتَحِيْلُ عَنْهُ

محمود غذا وہ ہی کہ جس سے — صاف خون اور مستحیل ہو کرینے

یعنی محمود وہ غذا ہی کہ جس سے خون صاف اور عمدہ پیدا ہو - کیونکہ غذا خون کیطرف مستحیل ہو جاتی ہی جسکا بیان مذکور ہو چکا ہی

مِثْلُ لَطِيْفُ الْخُبْزِ مِنْ رِقَاقِ — وَاللَّحْمِ مِنْ فَرَارِيْجِ دِقَاقِ

جیسے پتلی روٹی چپاتیون سے — اور گوشت چھوٹے چھوٹے چوزون کا

پس یہ دونون چیزین عمدہ اور صاف خون پیدا کرکے جسم مین نمو اور بدل ما یتحلل پیدا کرتی ہین

وَكَالْيَمَانِيَةِ مِنْ بُقُوْلِ — وَهٰذِهٖ تُصْلِحُ لِلْعَلِيْلِ

اور جیسے بقلہ یمانیہ بقولات سے — اور یہ ساری بیمار کے غذا کی صلاحیت رکھتی ہین

بقلہ یمانیہ عمدہ غذاؤن سے ہی - لیکن اسمین غذائیت کم ہی اسیواسطے اُسکو مصنف نے تندرستون کی غذا مین شمار نہین کیا - ابن ماسویہ نے کہا ہی کہ جب بقلہ کو صاف کرکے روغن بادام اور ترش انار دانہ سے پکایا جاوے تو وہ گرم مزاج والونکو مفید اور پیاس کو دور کرتا ہی اور اُسیکو بقلہ عربیہ بھی کہتے ہین اور بقلۃ الحمقا اور خرفہ ہی

وَمِنْهُ مَا يُكَثِّفُ كَالسَّمِيْذِ — وَكَشْيِ الضَّأْنِ اللَّذِيْذِ

اور غذا مین سے ایک وہ ہی کہ کثیف کرتا ہی — جیسے میدہ اور دُنبہ کا ذائقہ دار بھنا

یعنی محمود غذا مین سے ایک غلیظ ہی جسمین کثافت ہوتی ہی لیکن وہ صالح الکیموس ہی جس سے عمدہ خون پیدا ہوتا ہی جیسے دُھلے ہوئے گیہون کے میدے کی روٹی اور مینڈھے کا

گوشت (جو ایک برس کا مکمل اور دوسرے مین شروع ہو) ابن ماسویہ نے کہا ہی
کہ اس روٹی مین دیگر تمام روٹیون کی نسبت سے زیادہ غذائیت ہی لیکن اُسکا
ہضم دیر سے ہوتا ہی۔ پھر روٹیون کی تین قسمین ہین ایک نہایت ہی باریک
جسکو چپاتی کہتے ہین جو سریع الہضم اور معدہ سے بہت جلد تحلیل ہو جاتی ہی۔
لیکن طبیعت مین کسیقدر قبض پیدا کرتی ہی۔ دوسرے موٹی جو نہایت ہی غلیظ
اور مذموم ہی جو کہ سُدّون اور بلغم کو پیدا کرتی ہی۔ تیسرے ان دونوکے درمیان
نہ پتلی نہ موٹی جیسے تنور کی روٹی جو عمدہ اور اچھی ہوتی ہی اور توے کی روٹی مین غذائیت
تھوڑی ہوتی ہی لیکن سریع الہضم اور جلدی تحلیل ہو جاتی ہی۔ اور جسقدر روٹی چھلکون
سے زیادہ صاف ہوگی اسیقدر اُسمین غذائیت زیادہ لیکن عسیر الانحدار اور بعید الہضم
ہوگی۔ اور دو برس کے مینڈھے کے ساتھ زردی بیضہ نیمبرشت بھی ملحق ہے

وَالسَّمَكُ الْمَعْرُوْفُ بِالرَّضْرَاضِ	غِذَاءُ مَنْ يَتْعَبُ فِي الْارْتِيَاضِ
اور جیسے مچھلی جو مشہور ہی رضراضی کے نام سے	یہ غذا ہی اُسکی جو ریاضت مین تھک جاوے

منجملہ کثیف غذاؤن کے مچھلی رضراضی ہی جو اُن نہرون اور پانیون مین ہوتی ہی
جو زیادہ عمیق نہین ہین۔ یا اُن ندیون مین جنمین زیادہ سنگریزہ ہون کہ ایسی
مچھلیون کی غذا اگرچہ ردی نہین ہی لیکن بہرصورت وہ غلیظ ہی جسکو بجز قوی
معدہ ریاضت والون یا گرم مزاج والون کے کوئی اور ہضم نہین کر سکتا
تمام قسم کی مچھلیین مطلق ردی ہین معدہ کو مضر اور خلط ناقص اور خون بلغمی کو
پیدا کرتی ہین جیسے قولنج اور فالج اور رعشہ اور سکتہ اور سدونکی بیماریین حادث
ہوتی ہین۔ اور مچھلیین باعتبار صغر اور کبر اور نرمی و سختی اور مکانون کے

مختلف ہوئی ہین جالینوس نے کہا ہی کہ جو مچھلیان چشموں اور مکدر پانیون مین پیدا ہوتی ہین وہ نہایت ناقص ہوتی ہین۔ اور جو شور پانیون مین ہوتی مین وہ بلغم شور کو پیدا کرتی ہین جس سے خارش کھجلی اور داد کی بیماریں لاحق ہوتی ہین۔ امام رازی نے بیان کیا ہی کہ مچھلی ہرگز نہین کھانی چاہیے مگر واسطے قی کے پھر اگر اس سے قی نہ آسکے تو اُس دوا کو استعمال مین لاوے جو بلغم کے اسہال لاوے۔ اور نیز مچھلی بدون لگانے گرم مصالحون (فلفل۔ سونٹھ تج) کے نہین کھانی چاہیے۔ اور مچھلی اور انڈون کا ایک وقت مین کھانا برص کو پیدا کرتا ہی۔ اور مچھلی اور دودھ اکٹھا کھانا پٹھون کو ڈھیلا اور سست کرتا ہی

وَمِنْهُ مَا يُلَطِّفُ مِنْ مَذْمُومٍ اور غذاسے وہ قسم ہی کہ ملطف ہی پر مذموم		كَخَرْدَلٍ وَ بَصَلٍ وَثُومٍ جیسے رائی اور پیاز اور لہسن

غذاے لطیف مین سے ایک قسم ہی جو غلیظ کیموس کو توڑتی اور اُسکی غلظت کو نرم کرتی ہی اور اسکی لزوجت کو دور کرتی ہی لیکن وہ فی نفسہ مذموم ہی جس سے ردی کیموس پیدا ہوتا ہی

وَهٰذِهٖ تُوَلِّدُ الصَّفْرَاءَ یہ سارے صفراء پیدا کرتے ہین		وَرُبَّمَا قَدْ أُخِذَتْ دَوَاءً اور گاہے دوا بنائے جاتے ہین

یعنی یہ ملطف غذائین اپنی حرارت کے سبب سے صفرا کو پیدا کرتی ہین اور بسا اوقات خاص اسی غرض سے کھائی جاتی ہین۔ نہ غذا کے طور پر کیونکہ یہ خون کو جلاتی ہین اور مرطوب اور بلغمی مزاجون کو مفید پڑتی ہین

وَمِنْهُ مَا يُوَلِّدُ السَّوْدَاءَ اور اس سے ایک قسم وہ ہی کہ سودا پیدا کرتی ہی		يُحْدِثُ فِي بَعْضِ الْجُسُومِ دَاءً اور بعض بدنون مین بیماری پیدا کرتی ہی

مِثْلُ الْمُسِنِّ مِنْ تُيُوْسٍ اَوْ بَقَرٍ ۔ وَخُبْزِ خُشْكَارٍ وَفِيْ ذَيْنِ ضَرَرٌ

جیسے بڈھا بکرا یا بڈھی گاے ۔ اور سوکھی روٹی اور ضرور انہیں ضرر اور نقصان ہے

یعنی بعض ایسی غذائیں ہیں جنمیں کچھ فائدہ نہیں ہی۔ اور علاوہ اُسکے سوداوی خشک مزاجون مین امراض سوداوی پیدا کرتی ہین جس سے اجسام نہایت مُہلک بیماریون مین مبتلا ہوجاتے ہین

وَمِنْهُ مَا يُذَمُّ بَلْغَمَانِيْ ۔ كَالسَّمَكِ الْغَلِيْظِ وَالْاَلْبَانِ

اور اس (غذا) سے وہ قسم ہی جو مذموم بلغمی ہی ۔ جیسے موٹی مچھلی اور گاڑھے دودھ

جبکہ شیخ نے غذا سے عمدہ ردی گرم کو بیان کیا اور اُسکو بھی جس سے اچھا خون یا سودا، یا صفرا پیدا ہوتا ہی تو اب اُس غذا کو بیان کرنا چاہا ہی جو بلغم کو پیدا کرتی ہی پس ذکر کیا بڑی مچھلی کا جسکا ہضم بطی اور اُسمین رطوبت زیادہ ہوتی ہی جو مرطوب اور مبرود مزاجون کو موافق نہین ہی ۔ اور دودھ کے اقسام مین سے تازہ دودھ معتدل ہی جو کسیقدر حرارت کیطرف مائل ہی اور دودھ نہایت عمدہ غذا ہی جو بلغم کو کم پیدا کرتا ہی ۔ اور اسمین مچھلی کی نسبت سے کم رطوبت ہی اور دودھ کی طبیعت متضاد جوہرون (مائیت جبنیت دہنیت) سے مرکب ہی اور ترش دودھ بقدر ترشی کے برودت کیطرف مائل ہوجاتا ہی ۔ اور گاے کے دودھ مین زیادہ دہنیت اور غلظت اور بہت جبنیت ہی اور جالینوس نے کہا ہی کہ سب سے گاے کا دودھ قبض کے بارہ مین نہایت قوی التاثیر ہی خصوصًا جبکہ اُس سے مکھن نکالا جاوے اور اسمین پتھر یا لوہا گرم کرکے ڈالا جاوے اور بکری کا دودھ پتلا اور مائیت مین زیادہ ہوتا ہی اور بھیڑ کا دودھ گاے

اور بکری کے دودھ مین متوسط ہی - اور اونٹنی کے دودھ مین ترشی اور مائیت
زیادہ ہوتی ہی اسیوجہ سے وہ دست آور ہی اور فضلون کو کم پیدا کرتا ہی اور معدہ
اور امعا کو صاف کرتا ہی اور استسقا کو نہایت مفید ہی مکھن کی طبیعت حار رطب ہی
جو مرخی اور منضج ہی - اور شکر سفید یا شہد کے ساتھ کھانا سینہ کو مفید اور تھوک
کے نکالنے مین امداد دیتا ہی - اور پنیر تین قوتون سے مرکب ہی ایک دودھ کی
قوت - دوسرے اُسکی غلظت کی تیسرے نمک کی تاثیر پس تازہ پنیر مین زیادہ
مائیت ہوتی ہی اور اسکی غذا اور ہضم متوسط ہی - اور روفس نے کہا ہی کہ وہ بطن کو
نرم کرتا ہی - اور پُرانا پنیر غلیظ عسیر الہضم ہوتا ہی جسمین تیزی اور خشکی ہوتی ہی اور
نیز کہا ہی کہ پنیر قبض کرتا ہی خصوصاً جبکہ اُسکا پانی نچوڑ کر بھونا جاوے اور نمکین
اور کسیلے پنیر مین تیزی اور خشکی زیادہ ہوتی ہی - اور معدہ کو مضر اور خون مین
احتراق پیدا کرتا ہی اور جو پنیر ایسا خشک ہو جاوے کہ اُسکے اجزا مین تفرق
اور تفتت آجاوے تو وہ دہنیت اور دسومت سے بعید ہو جانے کی وجہ
سے نہایت ردی ہی - فصل چونکہ غذا کا پہچاننا ضروری ہی اسلیے اس فصل مین
غذاؤنکی قسمونکا ذکر کیا جاتا ہی - جاننا چاہیے کہ غذاؤن کی تین قسمین ہین (۱)
لطیف (۲) کثیف (۳) متوسط پھر ان تینون مین سے ہر ایک مین غذا کا مادہ
یا زیادہ ہوگا یا کم - پس ان دو مین تین کو ضرب دینے سے چھ حاصل ہوئے
پھر ان چھون مین سے ہر ایک جسم کو یا تو عمدہ غذا پہونچائیگا یا ناقص یا معتدل
سو یہ تمام اٹھائیس قسمین ہوتی ہین قسم اول لطیف کثیر التغذیہ سریع الہضم
حسن الکیموس جیسے باریک چپاتیان اور چوزون اور مرغون کے بازون کا گوشت

زردی بیضہ نیم برشت کی قسم دوم لطیف کثیر التغذیہ ردی الکیموس قسم سوم لطیف قلیل التغذیہ حسن الکیموس جیسے گوشت کا شوربا قسم چہارم لطیف قلیل التغذیہ ردی الکیموس۔ جیسے پیاز۔ رشاد۔ جرجیر۔ گندنا قسم پنجم۔ کثیف کثیر التغذیہ۔ حسن الکیموس جیسے ایک برس کے مینڈھون کا گوشت اور بیضۂ مرغی کے اور روٹی میدہ کی۔ قسم ششم۔ کثیف کثیر التغذیہ ردی الکیموس۔ جیسے بڈھی بکری اور بوڑھی گائے۔ اور گھوڑے اور بط کا گوشت اور بڑی مچھلیون اور پھیپھڑا اور طحال کا گوشت قسم ہفتم کثیف قلیل التغذیہ حسن الکیموس جیسے باقلا قسم ہشتم کثیف قلیل التغذیہ ردی الکیموس جیسے تمام سوکھے گوشت اور پرانا پنیر۔ اور پاون قسم نہم۔ معتدل کثیر الغذا حسن الکیموس جیسے نوجوان مینڈھون کا گوشت۔ صاف سفید روٹی تنور کی اور پاچون کا گوشت قسم دہم۔ معتدل قلیل الغذا، صالح الکیموس۔ قسم یازدہم معتدل قلیل الغذا ردی الکیموس۔ دوازدہم۔ معتدل کثیر الغذا، فاسد الکیموس

أَحْكَامُ الْمَشْرُوبِ مِنْ مَاءٍ وَغَيْرِهِ

پانی وغیرہ پینے کی چیز کی تاثیرات کا بیان

أَمَّا الْمِيَاهُ الْعَذْبَةُ النَّهْرِيَّةُ فَتَحْفَظُ الرُّطُوبَةَ الْأَصْلِيَّةَ

آب شیرین پانی دریاؤن کے رطوبت اصلی کی محافظت کرتے ہین

پانی ایک جوہر لطیف سیال ہی جس سے بوقت مس کرنے کے تری اور نمی محسوس ہوتی ہی۔ اور پانی منجملہ ارکان کے ایک رکن بسیط ہی جو تنہا غذا کا کام نہین دے سکتا بلکہ غذا اسکے نفوذ کرنے مین اُسکی امداد کی ضرورت پڑتی ہے

جو غذا کے ساتھ مخلوط ہو کر ایک ایسا جسم بنجاتا ہی جسمین غذائیت کی صلاحیت
آجاتی ہی اور بسیط اجسام اسلیے غذا کے کام مین نہین آتے کہ وہ کسی عضو
کی صورت کو قبول نہین کر سکتے نہ کسی اعضا کی طرف مستحیل ہو سکتے ہین
بعض قدماے طبیعین کے نزدیک پانی مرکب ہی اولی ترکیب سے جسمین دو
بسیط طبیعتین موجود ہین اور وہ رطوبت اور برودت ہین۔ پس اس صورت
مین وہ تنہا غذا بن سکتا ہی۔ اور پانی اپنی رطوبت کے ذریعہ سے رطوبت
اصلیہ کو جو حرارت غریزیہ کی غذا ہی محفوظ رکھتا ہی۔ اور شیخ رئیس کا قول ہی
کہ جس شخص کے نزدیک پانی کے پینے اور اُسکے ساتھ غسل کرنے سے اعضا
کو رطوبت نہین پہونچتی وہ نہایت غلطی مین ہی۔ شور اور نمکین پانی رطوبت
کی حفاظت نہین کر سکتا بلکہ اُسکے پینے اور استعمال مین لانے سے بدن خشک
سوکھا پتلا دبلا ہو جاتا ہی۔ اور پانی اپنی برودت کی وجہ سے حرارت غریزیہ
کی تیزی توڑتا ہی۔ اور معدہ کو بوقت ہضم غذا کے زیادہ جل جانے سے روکتا ہی

وَتُبْرِذُ الْاَثْقَالَ بِالتَّطْرِيْقِ	وَتُوْسِلُ الْغِذَاءَ فِي الْعُرُوْقِ
ثقل (بھوک) کو راستہ پاکر نکالتا ہی	اور غذا کو رگون مین روان کرتا ہی

یعنی پانی مین باوجود حفاظت رطوبت اصلیہ کے اور منافع بھی ہین جو معدہ
کو رطوبت پہونچاتے ہین جس سے پیٹ نرم ہو کر اُس سے ثقل اور فضلۂ غذا
کا نیچے کو نکلتا ہی۔ بسہولت جسکے نکلنے مین اُسکی رطوبت سے امداد پہونچتی ہی
اور غذا کو اسطرح نافذ کرتا ہی کہ اُسکے اجزا مین داخل ہو کر خُرد خُرد (چھوٹا چھوٹا)
کر دیتا ہی۔ جسکے سبب سے وہ جگر کی رگون مین بآسانی نفوذ کر سکتا ہی۔

جس سے جگر کے ہضم کو بخوبی امداد پہونچتی ہی

اَفْضَلُهَا الْخَالِصُ مِنْ مَاءِ الْمَطَرِ	فَذَاكَ لَمْ يُشْبِهُ مَا فِيهِ ضَرَرْ
بہتر سب سے مینھہ کا خالص پانی ہی	سو یہ پانی ضرر والی چیز سے مشابہت نہین رکھتا

حکماء کا اس باب مین اختلاف ہی کہ پینے کے لیے چشمہ کا جاری پانی بہتر ہی یا بارش کا پس شیخ رئیس نے باتباع اطباے عراق کے کہا ہی کہ بارش کا پانی بہتر ہے کیونکہ وہ رقیق خفیف ہی جسمین کچھہ مٹی کے اجزا نہین ہین۔ بلکہ وہ پیدا ہوتا ہی بخارات سے جو اوپر کو صعود کرتے ہین ۔ اور ایک نقلی دلیل یہ قول خداوندی ہی وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكًا ۔ یعنی ہمنے آسمان سے پانی برکت والا اُتارا ہی ۔ پس برکت والا پانی وہی ہی جسمین کچھہ ضرر نہو ۔ پھر اُسمین زیادہ بہتر وہ ہی جو کڑک والے بادل اور گرم آفتاب سے ہو اور بعض (یعنی رازی ابن ماسویہ وغیرہ) کے نزدیک بہتر پانی چشمون کا ہی جو عارضی کیفیتون سے مبرا ہو اور اُسمین بوے ناخوش یا زنگ یا مٹہاس یا نمک وپھٹکری وغیرہ کیطرح نہو ۔ اور اُسکا رخ ہوا اور آفتاب کیطرف کھلا ہو ۔ اور سنگریزہ والی زمین پر بہتا ہو اور اس سے ناقص وہ پانی جاری ہی جو زمین مین مستور اور اُسمین سر کنڈے بکثرت نمودار ہون

وَمِنْهُ مَاءٌ عَنِ الطَّبِيعِي خَرَجْ	وَحُكْمُهُ كَحُكْمِ مَا بِهِ امْتَزَجْ
اور منجملہ اُسکے وہ پانی ہی کہ مزاج طبعی سے نکلجاوے	حکم اُسکا اُسی کا حکم ہی جس سے ملجاوے

یعنی بعض مقامات مین ایسا پانی ہوتا ہی کہ اُسکا مزاج اصلی طبیعت پر جو سردی ہی نہین ہوتا سو اگر اُسکے ساتھہ کوئی چشمہ یا جگہ ٹھہرنے یا چلنے کی راہ مین مثل ہرتال یا چونہ یا نمک وغیرہ کے مخلوط ہو جاوے تو وہ کڑوا یا نمکین ہوجاتا ہی

تو اُس صورت مین پانی کا مزاج شی مخلوط کے مزاج کے مشابہ ہوجاتا ہی جیسے
کہ اگر اسمین گندھک یا ہرتال ملجاوے تو وہ حار رہتا ہی - اور جب پھٹکری
ملجاوے تو یابس - لیکن بہرصورت اس قسم کے پانی نہایت ردی ہین جو کہ
معدہ کو فاسد کرتے ہین - اور جس پانی کو جوش دیا جاوے اُسمین نفخ
کم اور انحدار کی قوت زیادہ اور اُسکے جوہر مین نرمی اور رقت آجاتی ہی اور
اگر ویسا ہی نیم گرم پیا جاوے تو معدہ کو صفائی اور تیزی بخشتا ہی اور اسہال
لاتا ہی - اور کبھی ریح کو بھی خارج کرتا ہی - اور سردرد سر اور مرگی کو مفید ہوتا ہی
اور سینہ اور پھیپھڑے کے زخمون کو فائدہ دیتا ہی - اور باطنی ورمون مین
نضج پیدا کرتا ہی اور ظاہر بدن کی سردی کو زائل کرتا ہی اور نیز روئین کھڑے ہونے
سے تسکین دیتا ہی - اور برف اور اولون اور یخ کے پانی مین نہایت زیادہ برودت
ہوتی ہی جو بدن اور معدہ کو ضعیف اور قوت باہ کو زائل کرتا ہی - اور پٹھون اور
طحال اور جگر کو نہایت مضر ہی - بلکہ استسقا کی بیماری بھی پیدا کرتا ہی -
اور دانتون کو ضرر اور نقصان پہونچاتا ہی - اور کھانسی لاتا ہی اور اگر ایسا
پانی ہمیشہ پیا جاوے تو اُس سے نسل کا مادہ منقطع ہوجاتا ہی اور اسیواسطے
اطبانے سرد پانی کا پینا کئی اوقات مین منع لکھا ہی - منجملہ اُنکے ایک نہار مُنھ
پینا جسکے بارہ مین شافعی نے کہا ہی کہ نہار مُنھ پانی پینے سے بدن سُست
پڑجاتا ہی اور باہ کی قوت بھی زائل ہوجاتی ہی - منجملہ انکے ریاضت اور جماع
اور حمام سے نکلنے اور میوون اور گرم غذا کے کھانے اور نیند سے اُٹھنے کے بعد
نہایت مضر ہی - اور جس شخص کا معدہ ضعیف یا سرد ہو اُسکو خلو معدہ کی

حالت مین پانی پینے سے نہایت نقصان پہونچتا ہی - اور جس پانی مین لوہا بجھایا جاوے وہ پرانے اسہالون کو بند کرتا ہی اور معدہ کے استرخا اور امعا کے زخمون کو مفید ہی - جالینوس کے نزدیک ایسا پانی دیوانہ کتے کے کاٹنے کو بہت مفید ہی - جبکہ بلا اطلاع کے پلایا جاوے اور معدہ کے فساد اور اسہال کے روکنے مین بہت اچھا ہی

وَكُلُّ مَشْرُوبٍ مِمَّا يَغْذُوا لْأَبْدَانْ	مِنَ الْمَاءِ وَالْنَّبِيْذِ وَاللَّبَنِ
اور ہر مشروب جو بدن کو غذا دیتا ہی	وہ شراب ہی اور انگور کا شیرہ اور دودھ

اگرچہ ہر قسم کے مشروبات مین مائیت ہوتی ہی - مگر انکا حکم پانی کے مثال نہین ہی بلکہ وہ غذا کے حکم مین ہین جیسے کہ انگورون اور کھجورون کا پانی یا وہ شربت جو میٹھے کے ذریعہ سے بنائے جاتے ہین - لیکن شراب جو کہ بالاتفاق حرام ہی جسکے نفع کو خداوند تعالی نے دور کردیا ہی جیسے اسکو حرام کردیا ہی - ابی ہریرہ سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ - یعنی شرابخوار شراب پینے کے وقت مومن نہین ہوتا ہی - اور دوسری روایت مین جو ابن عباس سے مروی ہی فرمایا مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِيَ اللّٰهَ كَعَابِدِ وَثَنٍ یعنی ہمیشہ شراب پینے والا بعد مرنے کے عابد بت پرست کیطرح خداوند تعالی سے ملیگا جو وہ اُسپر نہایت غصہ مین ہوگا

وَمَا يُمِيْلُ الْجِسْمَ نَحْوَ طَبْعِهٖ	مِثْلُ السَّكَنْجَبِيْنِ عِنْدَ نَفْعِهٖ
اور وہ ہی جسکو بدن اپنی طبیعت کیطرف کھینچتا ہی	جیسا سکنجبین جب نفع دیوے

یعنی مشروبات مین سے بعض وہ ہی جو جسم کے مزاج کو مشروب کی طبیعت کیطرف

کھینچتا ہی جیسے کہ سکنجبین جو بدن کی حرارت کو جب اُسمین حرارت کا غلبہ ہو زائل یا خفیف کرتی ہی۔ اور جب جسم مین برودت کا غلبہ ہو تب بھی سکنجبین بزوری مادہ سرد کو صاف کرتی ہی جس سے جسم کو سخونت اور گرمی بالعرض پہونچتی ہی۔ اسیواسطے شیخ نے مشروب کی تین قسمین بیان کی ہین (۱) جو جسم کو رطوبت پہونچاوے جیسے خالص پانی (۲) جو جسم کو موٹا اور فربہ کرے جیسے دودھ وغیرہ (۳) جو جسم کے مزاج کی درستی اور اصلاح کرے جیسے سکنجبین

اَلثَّالِثُ مِنَ الضَّرُوْرِيَّةِ وَهُوَ النَّوْمُ وَالْيَقْظَةُ

اور تیسرا ہی اُمور ستہ ضروریہ مین سے اور وہ خواب و بیداری ہی

نوم رجوع ہی روح نفسانی کا آلات حس اور حرکت سے باطن کیطرف واسطے نضج اور طلب آرام کے جسکا سبب تبرید بخارات ہین جو غذا سے اُٹھکر دماغ کیطرف صعود کرتے ہین جنسے دماغ ممتلی ہو کر بوجھل ہو جاتا ہی۔ تب اُن بخارات کی تحلیل کے لیے نیند حادث ہوتی ہی اور یقظہ رجوع اُس روح کا ہی بطرف آلات حس اور حرکت کے جس سے بدن کے افعال جلدی اُسکی طرف عود کراتے ہین۔ اور بعض کے نزدیک نوم یہ ہی کہ نفس حواس کو اپنی طرف کھینچکر بغیر کسی مرض کے اُنکو اپنے استعمال مین نہین لاتا اور شیخ محی الدین نووی نے شرح جسم مین کہا ہی کہ نوم ریح لطیف ہی جو دماغ کیطرف سے آکر آنکھون کو بند کر دیتی ہی سو اُسکو اونگھ کہتے ہین اور جب دل تک پہونچ جاوے تو وہ نیند ہو جاتی ہی۔ اور قانون مین ہی کہ نیند کو سکون کے ساتھ زیادہ مشابہت ہی اور بیداری کو حرکت سے

اَلنَّوْمُ رَاحَةُ الْقُوَى النَّفْسِيَّةِ	مِنْ حَرَكَاتٍ فِي الْقُوَى الْحِسِّيَّةِ
نیند قواے نفسانی کے لیے راحت ہی	اُن حرکات سے جو قوی ظاہری مین ہوتی ہین

نیند سے باطل ہو جاتا ہی صرف نفسانی (جسکا فیضان دماغ سے ہی) قوتون کا کام جو حرکت ہی جس سے بدن مین تھکان اور رطوبتون مین تحلیل واقع ہوا کرتی ہی سو جب آدمی سو جاتا ہی تو اُسکے بدن کو راحت پہونچتی ہی - اور جسقدر تحلیل پہلی رطوبتون مین ہوئی تھی بخوبی زیادہ ہوتی ہی یہ قوت ارادی ہی بخلاف قوت طبیعی اور حیوانی کے جنکے افعال طبیعی ہین جو ہمیشہ نیند اور سونے کی حالت مین بدستور جاری رہتے ہین پس ان دونون قوتون (طبعی حیوانی) راحت کی ضرورت نہین ہوتی پس معلوم ہوا کہ نیند کے دو فوائد ہین (۱) اعضا کو راحت پہونچانا جسکا بیان پہلے مذکور ہو چکا ہی (۲) ہضم کا بخوبی ہونا کیونکہ نیند کی حالت مین حرارت اندر کی طرف جاتی ہی جو ہضم کو قوی کرتی اور خلطون کو پکاتی ہی

مُسَخِّنٌ لِبَاطِنِ الْاَجْسَامِ	بِذَا يُجِيدُ الْهَضْمَ لِلطَّعَامِ
اندرون بدنون کو گرم کرتی ہے	اسی سبب سے طعام کا ہضم اچھا کرتی ہی

کیونکہ جب حرارت بدن کے اندر کیطرف جاتی ہی تو ضرور باطن کو گرم اور ظاہر کو سرد کرتی ہی اسیواسطے سونے کی حالت مین زیادہ کپڑون اور بسترون کی ضرورت پڑتی ہی پس اندرونی حرارت کی قوت کیوجہ سے ہضم بھی ہو جاتا ہی اور معتدل درجہ کی نیند جسم کے باطن کو گرم اور ہضم مین مدد کرتی ہی اور اس سے ہر قسم کی تھکان سے حرارت غریزی کو قوت پہونچتی ہی

وَاِنْ تَمَادَى النَّوْمُ بِالْاِفْرَاطِ	يَمْلَأُ بُطُونَ الرَّاسِ بِالْاَخْلَاطِ
اور اگر نیند کثرت سے دراز ہو	تو بطون سر کو خلطون سے بھر دیتی ہی

کیونکہ زیادہ نیند جو حد افراط کو پہونچ جاوے باطن کی حرارت کو بارد اور ہضم کو فاسد کردیتی ہی جس سے بخارات دماغ کیطرف جاتے ہین اور اُسکے بطون کو خراب کر دیتے ہین جس سے روح جو دماغ مین ہی بگڑ جاتی ہی اور چہرہ زرد اور آنکھون پر تہبج اور بدن مین تھکان پیدا ہوجاتا ہی اور دل اندھا ہوجاتا ہی اور ایسا کرنا شریعت اور طبیبون کے نزدیک بہت مذموم و ناجائز ہی

تُرَطِّبُ الْجُسُومَ اَوْ تُرْخِیْهَا	وَیُطْفِیُٔ الْحَرَّ الَّذِیْ یُحْیِیْهَا
بدنون کو مرطب کرتی ہی اور سُست کرتی ہی	اور بجھاتی ہی اس حرارت کو جو بدنون کو زندہ کرتی ہی

زیادہ نیند سے جسم اسلیے مرطوب ہوتا ہی کہ جو رطوبتین حرکت کرنے اور بیداری سے تحلیل پاتی ہین نیند سے انمین زیادہ تحلیل نہین واقع ہوتی ہی اور اسیواسطے ایسی نیند کیطرف وہ شخص مضطرب ہوتا ہی جسکے مزاج مین خشکی غالب ہوتی ہے اور جسم کا دُبلا پتلا ہونا اس سبب سے ہی کہ جسم نیند مین حرارت غریزی سے جو اُسکی حیات ہی خالی ہوتا ہی کیونکہ نیند کی حالت مین وہ حرارت اپنے مبدء (دل) کیطرف رجوع ہوجاتی ہی جس سے حواس سُست پڑجاتے ہین پس جب نیند زیادہ ہوکر افراط کے درجہ تک پہونچ جاوے تو حرارت اُن خلطون مین عمل کرتی ہی اور ریاح کو فوراً توڑ کر پراگندہ اور منتشر کردیتی ہی جس سے خواہ مخواہ حرارت غریزیہ کم ہوجاتی ہی جیسے کہ آگ عمل کرتی ہے چراغ کے تیل مین جو اُسکے شعلے سے جلجانے کا مادہ ہوتا ہے

وَالْیَقْظَةُ الَّتِیْ عَلَی الْاَقْسَاطِ	تُحَرِّكُ الْاَجْسَامَ فِیْ نَشَاطٖ
اور وہ بیداری جو تھوڑی ہوتی ہی	بدنون کو خوشی مین حرکت دیتی ہے

یہان بیداری سے بیداری معتدل مراد ہی جو انسان کے ارادہ سے ہوتی ہے اور وہ اس قوت کو جسکے ذریعہ سے حس اور حرکت ہوتی ہی۔ حرکت مین لاتی ہی جس سے حرارت غریزیہ ظاہر بدن کیطرف آجاتی ہی۔ اور نیز قوت حسیہ کو (جسکا فیضان دماغ سے ہی) حرکت دیتی ہی جس سے بدن کو قوت پہونچتی ہی

وَتُبْعَثُ الْقُوَّةَ فِی الْاَعْمَالِ	وَتَنَظِّفُ الْجِسْمَ مِنَ الْاَثْقَالِ
اور برانگیختہ کرتی ہی قوت کو کامون مین	اور جسم کو ثقل اور میل سے پاک کرتی ہی

یعنی معتدل حرکت جسطرح قوت حسی کے افعال کو حرکت دیتی ہی اُسیطرح قوت طبعی کے افعال (ہضم نضج وغیرہ) کو قوت پہونچاتی ہی۔ اور قانون مین ہی کہ بیداری حرکت کے مشابہ ہی اور حرکت کا حکم معتدل ریاضت کی حکم کے مانند ہی

وَاِنْ تَمَادَتْ يَقْظَةٌ كَانَتْ اَرَقٌ	تُحْدِثُ لِلنُّفُوْسِ كَرْبًا وَقَلَقٌ
اور اگر بیداری زیادہ ہو تو اُسکا نام ارق ہی	نفسون کو (یعنی ارواح) مین بیقراری اور اضطرابی پیدا کرتی ہی

جب بیداری طبعی مقدار سے زیادہ دراز ہو جاوے تو اس سے تینون ارواح مین بیقراری واضطرابی لاحق ہوتی ہی۔ کیونکہ اُس سے حواس مکدر اور بدن خشک اور رطوبتین معدوم ہو جاتی ہین اور دماغ مین ایک قسم کی خشکی آجاتی ہی جو عقل کو نقصان پہونچاتی اور خلطون کو جلادیتی ہی۔ اور بعض حکمانے کہا ہی کہ مفرط بیداری سے جنون اور دیوانگی عارض ہوتی ہی

تُنْحِلُ الْاَرْوَاحَ وَالْاَبْدَانَا	وَتُفْسِدُ السَّحْنَاتِ وَالْاَلْوَانَا
لاغر کر دیتا ہی روحون اور بدنون کو	اور فاسد کر دیتا ہی شکلون اور رنگون کو

یعنی زیادہ بیداری بسبب کثرت تحلیل رطوبات کے بدن کی تمام قوتونکو نقصان

نقصان پہونچاتی ہی جس سے بدنکا رنگ متغیر ہوجاتا ہی

تُغَوِّرُ الْعَيْنَ وَتُرْدِي الْهَضْمَا	وَتُبْطِلُ الْفِكْرَ وَتُزْرِي الْجِسْمَا
پست کردیتی ہی آنکھونکو اور بگاڑدیتی ہی ہضم کو	اور باطل کردیتی ہی فکر کو اور لاغر کرتی ہی جسم کو

چونکہ آنکھون کیطرف فاسد بخارات زیادہ صعود کرتے ہین جس سے دماغ کی رطوبتین جذب ہوجاتی ہین اسلیے آنکھین بھی چھوٹی ہوجاتی ہین اور بسبب فساد دماغ کے اُسکی قوت معدہ مین بھی نقصان آجاتا ہی

فصل پنجم در احکام متعلقات نیند۔ جبتک ہاتھ مین غذا (دودھ۔ گھی۔ یا اُنکی بو) کا اثر ہی سونا نہین چاہیے کیونکہ سنن نسائی مین مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی

إِذَا بَاتَ اَحَدُكُمْ وَفِي يَدِهٖ غَمَرٌ فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ

جب کوئی شخص ایسی حالت مین سوجاوے کہ اُسکے ہاتھ پر کچھ غذا کا اثر باقی ہی سو اگر اُسکو کوئی موذی ایذا پہونچاوے تو اپنے نفس ہی کو ملامت کرے اور نیز اکثر لوگون کو اسی سبب سے ایذائین پہونچا کرتی ہین۔ اور افضل خواب یہ ہی کہ اول دہنی طرف لیٹے جو سنت بھی ہی تاکہ غذا معدہ مین بخوبی قرار پاوے کیونکہ معدہ دہنی جانب زیادہ مائل ہی۔ اور جب طعام اپنے مقام مین ٹھہر جاوے تو پھر بائین کروٹ پر لیٹے تاکہ ہضم کو زیادہ تقویت پہونچے کیونکہ اسصورت مین معدہ پر جگر بخوبی مشتمل ہوجاتا ہی۔ اور بائین جانب پر زیادہ سونے سے اعضا کا ثقل دل پر پہونچتا ہی جس سے دل ضعیف ہوجاتا ہی۔ اور امتلا کی حالت مین سونے سے روح کو ضرر پہونچتا ہی اور دماغ بخارات سے پُر ہوتا ہی۔ اور دن کو سونا بغیر عادت کے رنگ کو فاسد کرتا ہی اور طحال کو بڑھاتا ہی اور ہاتھ پانون کو متورم کرتا ہی اور صبح کو

رات کے خواب سے اُٹھنے کے بعد چلنے پھرنے اورجاسے ضرور جانے سے پہلے دوبارہ سو جانا نہایت ہی مضر ہی جو بدن کو نقصان پہونچاتا ہی۔ اور جن فضلات کی تحلیل حرکت سے ضروری تھی اُنمین خرابی آجاتی ہی جس سے بدن کو امتلاء تھکانی عارض اور لاحق ہو جاتی ہی۔ اور ایسا ہی بعد عصر کے غروب آفتاب سے پہلے مناسب نہین ہی کہا امام شافعی نے کہ مُنھ کے بل سونا شیطانون کی نیند ہی۔ اور بقراط نے کہا ہی کہ ضعیف آدمی کا مُنھ کے بل سونا بغیر عادت کے مذموم ہی اور قانون مین ہی کہ پیٹھ کے بل پر سونا سخت امراض (مثل کابوس سکتہ فالج کے) کا مہیج ہے کیونکہ اس سے فضلے پیٹھ کی طرف آتے ہین۔ جو مجاری مین بند ہو جاتے ہین

اَلرَّابِعُ مِنَ الضَّرُوْرِيَّةِ وَهُوَ الْحَرَكَةُ وَالسُّكُوْنُ

یہ چوتھا ہی ستہ ضروریہ سے اور وہ حرکت اور سکون بدنی ہی

اَمَّا الرِّيَاضَاتُ فَمِنْهَا مُعْتَدِلٌ

اب ریاضتین سو منجملہ اُنکے ایک معتدل ہی

فَاِنَّهَا تُعْدِلُ الْاَبْدَانَا

پس تحقیق وہ معتدل رکھتی ہی بدنونکو

وَيَنْبَغِيْ لِمِثْلِ ذَا اَنْ نَمْتَثِلُ

اور لائق ہی کہ اسکی طرح ہم کام کرین

يُخْرِجُ الْاَثْقَالَ وَالْاَدْرَانَا

اور نکالتی ہے میل پھیل کو

اور ضروری اُمور انسان کی بقا ہی۔ اور اُسکی صحت کی حفاظت مین سے ریاضت یعنی حرکت ہی جو قوی اور ضعیف اور معتدل ہوتی ہی۔ قوی وہ ہی جسمین متحرک کو تکان معلوم ہو اور پیاس لگے اور سانس تیز اور عظیم اور متواتر ہو اور پسینہ زیادہ نکلے جیسے کُشتی کرنا اور زیادہ دوڑنا۔ اور ریاضت ضعیف وہ ہی جو ایسا نہو جیسے بہت نرم چلنا اور لطیف حرکت کرنا۔ اور معتدل ریاضت وہ ہی جسمین کسیقدر

تکان معلوم ہو۔ اور کچھ پسینہ جاری ہو جیسا معتدل چلنا یا سواری کرنا اور کبھی ایک ریاضت ایک آدمی کے حق مین معتدل ہوتی ہی اور دوسرے کے لیے قوی۔ پس قوی ریاضت سے تحلیل اور حرارت پیدا ہوتی ہی اور معتدل سے غذا اپنے مقامات مین پہونچتی ہی جس سے بدن مین اعتدال آجاتا ہی۔ حرارت غریزیہ کو قوت پہونچتی ہی اور بدن کے اندر اُسکے افعال اور مسامات مین سے جو ہضم کے فضلے محبوس ہوتے ہین وہ مندفع ہو جاتے ہین تاکہ بدن کو معتدل درجہ کی حرارت پہونچے اور حرارت غریزیہ کو تقویت ہو جس سے ہضم قوی ہو جاتا ہی اور چاہیے کہ ریاضت طعام سے پہلے کیجاوے کیونکہ جالینوس نے کہا ہی کہ غذا سے پہلے ریاضت کرنا حفظ صحت مین امداد دیتا ہی اور معدہ اور جگر اور ہضم اور تمام اعضا کو تقویت بخشتا ہی اور فضلون کو خارج کرتا ہی۔ اور نیز کہا ہی کہ موسم ربیع مین ریاضت ادویہ مسہلہ کا کام دیتی ہی۔ اور ابو نعیم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
ذِیبُوْا طَعَامَکُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَبِالصَّلٰوۃِ وَلَا تَنَامُوْا عَلَیْہِ فَتَقْسُوَ قُلُوْبُکُمْ
اپنی غذا کو اللہ کے ذکر اور نماز کے ساتھ ہضم کرو اور طعام پر نہ خواب کرو جس سے تمھارے دل مین قساوت و بدبختی پیدا ہوگی۔ اور ہر انسان کی ریاضت بقدر اُسکی حاجت اور برداشت قوت کے ہوتی ہی۔ اور ریاضت صنعت اور حرفت کے اعتبار سے مختلف ہی کیونکہ قصارۃ (دھوبیون) کی ریاضت اگرچہ قوی ہی۔ مگر بدن کو برودت پہونچاتی ہی۔ اور بھوک کی حالت مین ریاضت کرنا نہایت ناقص ہی۔ ایسا ہی جالینوس نے کہا ہی کہ بھوک مین بالکل ریاضت نہین چاہیے

تُهَيِّئُ الْجِسْمَ لِلْاِغْتِذَاءِ	وَتُصْلِحُ الصَّغِيْرَ لِلنَّمَاءِ
تیار ہی کرتی ہی جسم کو واسطے غذا کھانے کے	اور چھوٹے جسم کو بڑھنے کی صلاحیت دیتی ہی

یعنی معتدل ریاضت قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہی جس سے غذا کی خواہش بڑھتی ہی اور بدن کے فضلون کو تحلیل کرتی ہی جس سے بدن کو خوبصورتی زیادہ ہوتی ہی اور معدہ کے افعال کو تقویت پہونچتی ہی فائدہ جس ہاضم مین سے کسیقدر فضلہ باقی رہجاتا ہی اُس سے کتنے عرصہ کے بعد بہت سے فضلے جمع ہو جاتے ہین جو آخر کار جسم کو ضرر پہونچاتے ہین۔ پس ریاضت ایسے فضلون کی تولید کو روکتی ہی اور جو کسیقدر پیدا ہو چکے ہین اُنکو تحلیل کر دیتی ہی۔ اور چھوٹے جسم کے بڑھانے کی یہ تمثیل ہی کہ جب لڑکون کو مہد (بھگوڑی) مین بٹھایا جاتا ہی تو جبکہ اُسکی حرکت کا حکم نری ریاضت کے حکم مین ہی تو بھگوڑی کی حرکت اُنکی حرارت غریزیہ کو زیاد کرتی ہی جس سے اُنکے اجسام زیادہ بڑھنے لگتے ہین۔ ہر ایک عضو کی علیحدہ علیحدہ ریاضت ہی جو اُسکے ساتھ مخصوص ہی پس خوبصورت اور چھوٹی چھوٹی چیزونکو دیکھنا آنکھ کی ریاضت ہی۔ اور زیادہ سوچنا اور فکر کرنا قوت مفکرہ کی ریاضت ہی اور زیادہ پڑھنا اور یاد کرنا قوت حافظہ کی ریاضت ہی اور باریک اور خوش آوازونکا سُننا کان کی ریاضت ہی۔ اور زبان کو حرکت دینا اور پڑھنا زبان کی ریاضت ہی

وَهُوَ اِذَا اُفْرِطَ سُمِّيَ تَعَبًا	يَسْتَفْرِغُ الرُّوْحَ وَيُوْلِدُ النَّصَبَا
اور جب وہ زیادہ ہو جاوے تو اُسے تعب کہتے ہین	جو روح کا استفراغ کرتی ہی اور تھکان پیدا کرتی ہی

یعنی مفرط ریاضت کو تعب کہتے ہین جو مسامات کو کھولتی اور اصلی رطوبتون کو تحلیل کرتی ہی جس سے روح کی قوت تحلیل ہو کر ضعیف ہو جاتی ہی بسبب کثرت

استفراغ کے حرارت غریزیہ کی برودت غریبیہ بدن پر غلبہ پاتی ہے

وَيُشْعِلُ الْحَرَارَةَ الْغَرِيبَةَ	وَيُفْرِغُ الْجِسْمَ مِنَ الرُّطُوبَةِ
اور حرارت غریبہ کو بھڑکاتی ہے	اور جسم کو رطوبت سے خالی کرتی ہے
وَيُضْعِفُ الْأَعْضَاءَ مِنْ فَرْطِ الْأَلَمِ	وَيُهْرِمُ الْجِسْمَ وَلَمْ يَأْتِ الْهَرَمُ
اور کثرت درد کے سبب اعضا کو ضعیف کرتی ہے	اور جسم کو بڈھا کرتی ہے اور ہنوز وقت بڑھاپے کا نہیں آیا

کیونکہ بسبب شدت حرکت کے زیادہ تحلیل ہونے سے اعضا میں ضعف آجاتا ہے اور روح کا جوہر کم ہو جاتا ہے جس سے قبل از وقت بڑھاپا آجاتا ہے اور بڑھاپا کیا ہے بدن کی تمام قوتوں کا ضعیف ہو جانا ہے

وَلَا يَغُرَّنَّكَ إِفْرَاطُ الدَّعَةِ	فَلَيْسَ فِي الْإِفْرَاطِ مِنْهَا مَنْفَعَةٌ
اور کثرت آرام اور سکون تجھے مغرور نہ کرے	کیونکہ بہت آرام میں کچھ نفع نہیں ہے

جیسے کہ قوی کو ریاضت سے ضرر پہونچتا ہے۔ اسیطرح زیادہ آرام و راحت سے بھی نقصان ہوتا ہے اور ردی خلطیں جو ریاضت سے تحلیل ہوتی ہیں وہ آرام میں زیادہ جمع ہو جاتی ہیں بلکہ جالینوس نے کہا ہے کہ اسمیں حرارت غریزی کے معدوم ہو جانے کا اندیشہ ہے

قَدْ تَمْلَأُ الْجِسْمَ بِخِلْطٍ كَالْقَذَى	وَلَا تُهَيِّئُ الْجِسْمَ شَيْئاً لِلْغِذَى
اور کبھی آرام بدن میں خس وخاشاک کیطرح خلطیں بھر دیتا ہے	اور بدن کو تھوڑی غذا کے لیے بھی تیار نہیں کرتا

امتلا دو چیزوں (غذا اور خلطوں) سے ہوا کرتا ہے لیکن یہاں مقصود اخلاط بلغمی سے ہے یہ نسبت نہونے حرکت کے جو محلل اور گرم ہے اور کبھی تارک ریاضت کو وجع مفاصل اور ضعف اعضا لاحق ہوتا ہے

الْخَامِسُ مِنَ الضَّرُورِيَّةِ وَهُوَ الْاِسْتِفْرَاغُ وَالْاِحْتِقَانُ

یہ پانچواں ہے ستہ ضروریہ سے اور وہ استفراغ اور بندش ہے

استفراغ بدن کے فضلون کا داخل سے خارج کی طرف حرکت کرنے کا نام ہے اور اسمین تین شرطین ہین (۱) محرک جو فعل کی قوت ہے (۲) شئ متحرک جو فضلے ہین (۳) شئ متحرک منہ جو عضو ہے۔ استفراغ کی ضرورت بسبب اُن غذائی فضلون کے ہوتی ہین جو ریاضت سے تحلیل نہین ہو سکتے پھر استفراغ کی دو قسمین ہین۔ ایک کلی۔ جیسے فصد۔ اسہال خون حیض و نفاس کا۔ جیسے جو دنبلون اور زخمون سے نکلتی ہے۔ اور زیادہ بھوک اور پسینہ اور ریاضت جو کبھی مفرط ہون۔ دوسرا جزئی جیسے قے نکسیر۔ تھوڑا پسینہ۔ بول ریح۔ براز تھوک۔ اور کبھی استفراغ بالکل محسوس نہین ہوتا جیسے بخارات جو جلد کے مسامات سے تحلیل ہوتے ہین

وَالْجِسْمُ يُحْتَاجُ اِلَى الْاِسْتِفْرَاغِ	مِنْ سَائِرِ الْاَعْضَاءِ وَ الدِّمَاغِ
اور بدن کے سارے اعضا اور دماغ	استفراغ کی طرف محتاج ہوتے ہین
فَالْفَصْدُ وَالدَّوَاءُ فِي الرَّبِيعِ	لِلنَّاسِ فِيهِ غَايَةُ الْمَنْفُوعِ
پس فصد اور دوا بہار کے موسم مین	لوگون کو اسمین بہت بڑے درجہ کا نفع ہے

یعنی چند امور جو ضروری ہین اور انسان اپنی صحت کی سلامتی مین اُنکی طرف محتاج ہے۔ اُن مین سے ایک استفراغ ہے اور استفراغ کے لیے چند شرطین ہین۔ اول امتلاء اور خلاء کی صورت مین استفراغ کی کچھ ضرورت نہین ہے۔ دوم قوت کا قوی ہونا۔ پس ضعف مین استفراغ ممنوع ہے سوم سحنہ یعنے جسم کا کسیقدر فربہ ہونا۔ جو جسم بہت زیادہ موٹا یا نہایت دُبلا پتلا ہو استفراغ کو مانع ہے۔ چہارم عمر یعنی متوسط درجہ کی جوان عمر ہو

پس بہت بڑی عمر کا بوڑھا۔ یا چھوٹی عمر کا لڑکا استفراغ کے مانع ہین اور مناسب ہی
کہ اعضاؤن کے استفراغات اُنکے قریب مقامات سے کیے جاوین۔ یعنی سر کے
بذریعہ غرغرون کے اور معدہ سے بذریعہ قی اور حقنہ کے اور تمام بدن سے بواسطہ
فصد یا اسہال کے اور جسم کی جلد اور ظاہری گوشت سے بذریعہ پسینہ وغیرہ کے
اور گُردون مثانون۔ مجاری بول سے بذریعہ مدرات کے۔ ابن ماجہ اور ابونعیم نے
عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی عَلَیْکُمْ
بِالسَّنَاءِ فَاِنَّ فِیْہِ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامُ یعنی ہمیشہ تم سنا سے
علاج کیا کرو کہ اسمین بجز ایک موت کے اور تمام مرضون سے شفا ہی اور معلوم ہی
کہ سنا اسہالون مین استعمال کی جاتی ہی۔ یہان ہم ایک ایسا نغل بیان کرتے ہین
جو معدہ اور امعا کو فضلون سے پاک کرتا ہی اور جگر اور طحال کے سدونکو کھولتا ہی
اور بھوک کو تیز اور رنگ کو صاف کرتا ہی اور بڑھاپے کو پیچھے ہٹاتا اور معدہ سے بلغم
کو خارج کرتا ہی۔ اور جو صحت کی حفاظت چاہے اُسکے لیے نہایت مفید اور کارآمد ہی
وہ یہ ہی انیسون۔ نانخواہ۔ اصل السوس۔ فستقین۔ مصطگی۔ سنبل الطیب۔ قرفہ
(تج) سب کو کوٹ چھانکر ایک جگہ کیا جاوے اور خوراک اُسکی بقدر تین
درہم کے ہی جسکو سرد طبیعت والا آدمی عرق بادیان کے ساتھ اور محرور المزاج
سکنجبین سے استعمال کرے اور اگر سوداوی خلطون کا نکالنا بھی مطلوب ہو تو
بمقدار پانچ درہم افتیمون بھی بڑھا دیوین اور عرق گاوزبان کے ساتھ استعمال
کرائین۔ اور فصد کی اس صورت مین ضرورت ہوتی ہی کہ جب خون مقدار مین
زیادہ یا کیفیت مین ناقص ہو اور اگر کسی موقع پر فصد اور اسہال دونون کی

ضرورت پڑے تو وہان فصد کو مقدم کرنا چاہیے اور جو شخص ضعیف یا لاغر ہو اُسکا خون نہ لینا چاہیے اور نہ جسکو ضیق النفس کی بیماری ہو نہ جسکے پٹھے ضعیف ہون اور نہ مسلول اور فصد کے بعد ترش اور نمکین چیزون کا استعمال نہین کرنا چاہیے

وَالْقَيُّ يُسْتَعْمَلُ فِي الصَّيْفِ	وَتُخْرَجُ السَّوْدَاءُ فِي الْخَرِيْفِ
اور قی گرمی کے موسم مین استعمال کیجاتی ہی	اور موسم خریف مین سودا نکالا جاتا ہی

چونکہ گرمی کے موسم مین خلط صفراوی غالب ہوتی ہی جو رقیق ہی اور فم معدہ پر طافی ہوتی ہی جس سے معدہ کی صفائی کے بارہ مین قی عمدہ کام دیتی ہی۔ اور موسم خریف کی طبیعت سودا کی طبیعت کے موافق ہی اسلیے اس موسم مین سودا زیادہ ہو جاتا ہی۔ اور نیز اسلیے کہ اس سے پہلے گرمی کے موسم گذشتہ نے بہت سی خلطون کو جلا کر خاکستر کر دیا ہی اسلیے بذریعۂ اسہال کے اُنکے نکالنے کی ضرورت ہی کیونکہ سوداوی خلط کا قی سے نکلنا دشوار ہی۔ اگر سودا قی سے خارج ہو تو ناقص اور ردی علامت ہی۔ اور بلغم سودا اور صفرا کے درمیان ہی۔ اور قی مزمنہ امراض کو جو کہ استسقا۔ صرع۔ وجع مفاصل۔ عرق النسا۔ خدر۔ یرقان۔ وغیرہ ہین مفید ہی اور بقراط نے کہا ہی کہ ایک مہینہ مین قی متواتر دو بار کرنی چاہیے تا کہ قی پہلی مین جو کچھ کمی رہیگی اُسکو دوسری بار پوری کر دیوے۔ اور چاہیے کہ قی سے پرہیز کرے وہ آدمی جسکا سینہ ضعیف یا جسکے حق مین کچھ بیماری یا اُسکے حلق کا مجری تنگ ہو یا کبھی معتاد نہو۔ تمام اطبا کا اس امر پر اتفاق ہی کہ طبیعت کا نرم رہنا اور اُسمین قبض کا نہونا اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ اکثر اُسکی صحت ہمیشہ محفوظ اور قائم رہیگی اور ملینات و مسہلات کا استعمال موسم ربیع کے ساتھ اسلیے مخصوص ہی کہ وہ

حرارت برودت مین معتدل ہوتی ہے اور نیز اسلیے کہ موسم سرما مین بسبب کثرت طعام اور غلیظ دواؤن کے تناول کرنے اور حرارت محللہ اور حرکت کے نہونے سے خلطین زیادہ ہوجاتی ہین جنکو نکالنے کے لیے فصد یا اسہال کی ضرورت پڑتی ہے

فَغَرْغِرَنْ وَاسْتَعْمِلِ السِّوَاكَا پس غرغرہ کرکے مسواک کا استعمال کر	تَنْظِفُ الْاَسْنَانَ وَالْاَحْنَاكَا دانتون اور تالو پاک وصاف کر

اور غرغرہ دماغ کو ایسا صاف کرتا ہے جسطرح اسہال معدہ کو۔ اور مسواک کرنے سے مُنھ اور دماغ کی رطوبتین اور زائدہ فضلے نکل جاتے ہین۔ اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خواب سے بیدار ہوتے تھے تو اول مُنھ کو مسواک سے صاف کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم زیادہ مسواک کیا کرو کیونکہ مسواک مُنھ کو پاک اور صاف کرتی ہے۔ اور خداوند تعالی کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ اور جب کبھی میرے پاس جبرئیل آئے ہین تو اُسکی وصیت کی ہے جس سے مجھے ڈر ہے کہ کہین میری اُمت پر فرض نہو جاوے اور اگر مجھے تکلیف کا خیال نہوتا تو ضرور مسواک کی فرضیت کا حکم دیدیتا پہلی حدیث کو امام مسلم بخاری نے اور دوسری کو امام احمد اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔ اور ترمذی مین اسطرح سے ہے کہ پہلے پیغمبرون کے خصائل مین سے یہ چار خصلتین ہین (۱) ختنہ (۲) خوشبو۔ (۳) مسواک (۴) نکاح۔ اور ابن عباس سے مروی ہے کہ مسواک مین دس فوائد ہین جو مُنھ کو صاف اور مسوڑون کو پاک کرتی ہے۔ بلغم کو نکالتی ہے اور آنکھونکو روشنی بخشتی ہے اور حفر کو دور کرتی ہے۔ اور معدہ کو قوی اور دانتون کو مضبوط کرتی ہے اور فرشتون کو راحت پہونچاتی ہے۔ اور خداوند تعالی کو پسندیدہ اور نیکیون کو بڑھاتی ہے۔ اور سب سے عمدہ مسواک پیلو یا زیتون کی ہے۔ اور پیلو کی مسواک کا

حال تو معلوم ہی مگر زیتون کے بارہ مین ابو نعیم نے معاذ سے روایت کیا ہی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اچھی مسواک زیتون کی ہی جو برکت والے
درخت سے ہی - اور وہ منھ کو پاک صاف کرتی ہی اور حضر کو دور کرتی ہی اور یہی مسواک
میری اور مجھسے پہلے پیغمبرون کی تھی - درختون مین مسواک کے درخت جھاؤ - بیدمشک ایسے
مین جنگلی مسواک ہضم کو مفید ہی - اور انار اور ریحان اور سر گنڈہ کی مضر ہی اور جس درخت
کا نام یا کیفیت مجہول ہو اُسکی مسواک بھی نہین چاہیے شاید کہ اسمین زہر کی
تاثیر ہووے اور مسواک کرنے مین زیادہ مبالغہ نہین چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے
دانتون کی چمک زائل ہو جاتی ہی اور رطوبتین اور بخارات جو معدہ مین پیدا ہوتے
ہین یہان گرنے لگتے ہین - اور عمدہ مسواک وہ ہی جو گلاب کے ساتھ تر کر کے
استعمال مین لائی جاوے - وہ منجن جو مسواک کا کام دیتا ہی اور حفر کو زائل کرتا ہی
نمک اندرانی - زبد بحر - خزف چینی - آرد جو سوختہ - عقیق سوختہ - سبکو
ہموزن غبار کیطرح باریک پیسکر منجن کیا جاوے اور پیچھے اُسکے روغن گل لگایا جاوے

وَاَطْلِقِ الْبَوْلَ وَاِلَّا فَاَنْجِبْنَ	وَاسْتَخْرِجِ الطَّمْثَ مِنْ اَقْطَارِ الْبَدَنِ
اور بول کو چھوڑ ورنہ استسقا ہو جائیگا	اور حیض کا خون بدن کے کونون سے نکال

یعنی مدرات کا استعمال کرنا چاہیے تاکہ بدن کی فاسد رطوبتین نکل جاوین ورنہ
استسقاء زقی کے ہو جانیکا احتمال ہی دوا - جو بول کو نہایت ادرار کرے اور بدن کی
نرمی اور استسقا اور درد مفاصل وغیرہ امراض باردہ سے شفا بخشے اور ریح کو
خارج اور ریگ اور گردہ کے سنگریزون کو توڑے اور بلغمی رطوبتون کو خشک کرے
تخم کرفس نبطی و جبلی - تخم خربزہ - مجیٹھ - اصل اسارون - تمر - سنبل الطیب وغیرہ مناسب

اجزا کو باریک پیسکر سفوف بناکر استعمال مین لایا جاوے۔ حیض کے خون کو بھی مدرات کے ذریعہ سے خارج کرنا چاہیے کیونکہ اسکے بند ہوجانے سے سخت مرضین مرگی اختناق الرحم ظلمۃ البصر ضعف معدہ خارش کھجلی سوداء سوغیرہ ردی امراض پیدا ہوتے ہین

وَاَرْسِلِ الْجَوْفَ مِنَ الْقُوْلَنْجِ ۔۔۔ فَاِنَّ بِالْاِرْسَالِ مِنْہُ تُنْجِیْ

اور قولنج کے عارضہ سے پیٹ کو چھوڑ یعنی مسہل دے ۔۔۔ کہ اسکے سبب سے تو اس بیماری سے نجات پائیگا

یعنی مسہل دوا یا ملینات کا استعمال کرنا ریح اور قولنج کی بیماریون سے نجات دیتا ہی کیونکہ قولنج اکثر طبیعت کی خشکی سے عارض ہوتا ہی جو اکثر امعا قولون مین حادث ہوتا ہی اور کبھی خشک فضلے یا غلیظ ریح یا امعا کے سدے سے بھی ہوجاتا ہی

وَاسْتَعْمِلِ الْحَمَّامَ لِلْاَوْسَاخِ ۔۔۔ وَلَا تَکُنْ مِنْ ذَالِکَ فِیْ تَرَاخِ

میل کچیل کے لیے حمام کو استعمال کر ۔۔۔ اور تو اس سے سُستی مین مت ہو

بسا اوقات ظاہر بدن پر میل جمع ہوجاتا ہی جسکا سبب داخلی یا خارجی ہوتا ہی۔ داخلی کا سبب یہ ہی کہ بدن سے جو بخارات ناقص تحلیل پاتے ہین وہ ظاہر بدن پر کثیف ہوکر جم جاتے ہین اور مسامات کو روک لیتے ہین۔ جس سے بخارات جو قابل تحلیل کے ہوتے ہین بند ہوجاتے ہین اسی وجہ سے کئی قسم کی بیماریون کے عارض ہونے کا احتمال ہی۔ پس حمام مین غسل کرنا اُس میل کو دور کرنا اور بدن کے مسامات کو کھول دیتا ہی جس سے ردی فضلے بآسانی نکل جاتے ہین۔ جالینوس نے کہا ہی کہ جب رقیق خلط کسی جسم کے بیرونی چمڑے کے قریب آجاوے تو اُسکا نکالنا بذریعہ حمام یا ریاضت کے نہایت ضروری ہی۔ اور حمام مین دو متضاد قوتین پائی جاتی ہین اُسکی ہوا تو حرارت اور گرمی پہونچاتی ہی اور اُسکا پانی رطوبت اور نمی پہونچاتا ہی

اور حمام مین بغیر استعمال پانی کے صرف پسینہ لانا بدن مین خشکی پیدا کرتا ہی جو استسقا اور ترہل کو نہایت مفید ہی اور وہ تمام امور مین ماسواے تقویت حرارت غریزیہ کے ریاضت کا کام دیتا ہی - اور حمام بدن کو تر اور نفخ کو تحلیل کرتا ہی اور بول کو بآسانی نکالتا اور خارش کھجلی اور ہر قسم کے تھکان سے آرام بخشتا ہی - اور تپ دق کو بہت مفید ہی اور شور نمکین پانی سے غسل کرنا بدن مین خشکی پیدا کرتا ہی اور رطب بیماریون سے آرام دیتا ہی - سرد پانی سے غسل کرنا بدن کو سردی اور رطوبت پہونچاتا ہی اور کبھی بالعرض حرارت بھی کرتا ہی - جسکی سردی کے سبب سے بدن کے مسامات بند ہو جاتے ہین اور گرم بخارات جو تحلیل ہوتے تھے وہ رُک جاتے ہین جس سے بدن مین ایک قسم کی گرمی پیدا ہو جاتی ہی - لیکن گرم موسم مین جوانون اور گرم طبیعت والون کو مفید ہی - سرد پانی سے غسل کرنا ممنوع ہی اُس شخص کو جسکو بدہضمی یا اسہال یا کوئی سردی بیماری یا درد مفاصل یا بیخوابی یا نزلہ یا ہیضہ یا ضعف معدہ کی بیماری ہی یا ایسے کسی مسہل دوا کو نوش کیا ہو یا ابھی اسکے معدہ مین غذا نہ ہضم ہوئی ہو یا اسکا بدن لاغر ہو جس سے احتمال ہو کہ کہین پانی کی سردی اعضاے رئیسہ تک نہ پہونچ جاوی یا جسکو کوئی ورم ظاہر یا باطن مین ہو حمام مین زیادہ غسل کرنے یا وہان زیادہ عرصہ تک ٹھہرنے سے دل کو حرارت پہونچتی ہی جس سے غشی اور بیہوشی طاری ہو جاتی ہی - اور مواد اعضا کیطرف گرتے ہین اور جسم ڈھیلا ہو جاتا ہی - پٹھون کو ضرر پہونچتا ہی - اور حرارت غریزی کو زیادہ تحلیل ہوتی ہی - اور باہ کو نقصان پہونچتا ہی - اور جسکو درد مفاصل ہو اُسکو نہایت ہی مضر ہی

وَاطْلِقِ الْجِمَاعَ لِلْاَحْدَاثِ	لِيَسْلَمُوا بِذَاكَ مِنْ اَخْبَاثِ
اور تو جماع کی اجازت دے جوانون کو	تاکہ وہ اس سبب سے خرابیون اور زنا یا کیونسی بچ رہین

یعنی جوانون کو جماع مین سلامتی ہی فواحش اور بیحیائیون سے اور نیز بچاؤ ہی ابتلاے مرضون سے جالینوس نے کہا ہی کہ جماع سے مقصود اعظم یہی ہی کہ نسل کی حفاظت کی جاوے - اور محبوس (بند) پانی کو نکالا جاوے - اور نیز کہا ہی کہ منی پر جوہر آتشی اور ہوائی غالب ہی جسکا مزاج حار رطب ہی - صحیح بخاری و مسلم مین عبد اللہ ابن مسعود سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ ای جوانون کی جماعت تم سے جسکو مقدرت اور طاقت ہی وہ نکاح کر لیوے اور جسمین اُسکی توفیق نہین وہ روزے رکھے جو اُسکے لیے بچاؤ ہی کیونکہ منی جب ہمیشہ بند رہیگی تو اُس سے وسواس اور مرگی اور ظلمت بصر اور فکر وغیرہ امراض سوداوی پیدا ہونگے - اور رازی نے کہا ہی کہ جو شخص مدت دراز تک تارک الجماع رہے اُسکے اعضاؤن کی قوتین گھٹ جاتی ہین اُسکے جسم کے مسامات بند ہو جاتے ہین اُسکا اعضاے تناسل سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہی اور ہضم مین ضعف ہو جاتا ہی اور بعض قدما نے کہا ہی کہ انسان کو چاہیے کہ تین باتونکو کبھی ترک نہ کرے - (۱) چلنا پھرنا کیونکہ ضرورت کے وقت نہایت تکلیف ہو گی (۲) کھانا - کہ اگر چھوڑ دیا جاوے تو امعا چھوٹی یا بند ہو جاتی ہین (۳) جماع - کیونکہ جس کنوین سے پانی نہین نکالا جاتا ہی وہ خشک ہو جاتا ہی

وَلَا تُحَبِّبْهُ إِلَى النِّحَافِ	وَلَا إِلَى الْكُهُولِ وَالضِّعَافِ
اور اُس جماع کو نحیف و لاغرون کی طرف مت مرغوب کر	اور نہ ادھیڑ مردون اور ضعیفونکو ترغیب دے

ضعف سے مراد وہ ہین جو تقیہ یا انکی قوتین ضعیف ہون یا کسی بیماری سے عنقریب صحت یاب ہوئے ہون

وَمَنْ يُجَامِعُ اِثْرَ الطَّعَامِ	فَعِنْدَهٗ بِالنِّقْرِسِ وَالْاٰلَامِ
جو شخص طعام کے بعد جماع کرے	اُس سے نقرس اور درد دون کا وعدہ کر

کیونکہ جماع حرکت کلی ہی جو تمام جسم کو شامل ہی۔ سو جب بدن طعام سے پُر ہوگا تو حرکت کے باعث ضرور طعام بغیر نضج کے معدہ سے نکلکر تمام مجاری خصوصًا جگر کے مجرونکو بند کردیگا۔ جس سے اعضاے طعام غیر منہضم کو اپنی غذا مین لائینگے تو اعضا مین ناقص خون پیدا ہوگا۔ اکثر درد مفاصل جگر کی ہضم کے نقص سے ہوتا ہے۔ نقرس وہ درد جو پانون کی انگلیون مین عارض ہوتا ہی۔ اصمعی نے کہا ہی کہ تین چیزین بدن کی طاقت کو اُکھاڑ دیتی ہین بلکہ کبھی ہلاک بھی کردیتی ہین (۱) امتلا کی حالت مین جماع کرنا۔ (۲) عمر رسیدہ بوڑھی عورت سے ہم بستر ہونا (۳) سوکھے ہوے گوشت کا کھانا اکثر اطبا نے کہا ہی کہ درد مفاصل اور قولنج والون کو غذا کا کھانا حمام مین اور حرکت قوی کے بعد اور جماع سے پہلے نہایت ممنوع ہی اور کھانے کے بعد کوئی زیادہ حرکت کرنی بھی ایسی ہی ہی

كَثْرَةُ الْجِمَاعِ تُضْعِفُ الْبَدَنَ	وَيُورِثُ الْجِسْمَ اَنْوَاعَ الْمِحَنِ
جماع زیادہ کرنا جسم کو ضعیف کرتا ہی	اور بدنون مین کئی قسم کی تکالیف لاحق کرتا ہی

کیونکہ منی جو خارج ہوتی ہی عمدہ خون کا خلاصہ ہوتی ہی جسمین بدن کی غذا بننے کی زیادہ صلاحیت ہوتی ہی سو اُسکے نکلنے سے اعضا کو پوری غذا نہین پہونچ سکتی جس سے بدن کی تمام قوتین ضعیف ہو جاتی ہین۔ اور ہضم ناقص اور آنکھون کی بینائی کم اور حواس ظاہری اور باطنی مکدر ہو جاتے ہین فائدہ منی کا نکلنا خون کے نکلنے کی نسبت سے زیادہ ضعف پیدا کرتا ہی۔ گو جو کہ نیند مین احتلام کی صورت سے

نکلتی ہی اُس سے کچھ نقصان نہین ہوتا - افلاطون نے کہا ہی کہ جو شخص جماع نکرے
اُسکے سر اور داڑھی کے بالون کی سیاہی اور جسم کی قوتین ثابت اور قائم رہتی ہین کسی نے
حارث بن کلدہ سے کثرت جماع کے بارہ مین پوچھا اُسنے جواب مین کہا کہ نہایت
ردی ہی پھر عمر رسیدہ کے ساتھ جماع کرنے کا حال دریافت کیا اُسنے جواب
دیا کہ وہ قوت کو زائل کرتی ہی اور اُسکا پانی زہر کا کام دیتا ہی - اور اُسکا نفس
جلد ہی موت لاتا ہی اور غم و فکر لاحق کرتا ہی - کسی کا مقولہ ہی کہ منی آنکھ کا نور سر کا
مغز پنڈلیون کا گودہ ہی روح کا خلاصہ ہی - اور شافعی وغیرہ نے کہا ہی کہ زیادہ
جماع کرنا جسم کو سست اور عمر کو کم کردیتا ہی - جسکی دلیل مین یہ بیان کیا ہی کہ خچر
کی عمر تمام حیوانون سے زیادہ ہوتی ہی اور چڑیا کی کم - اور بقراط نے کہا ہی کہ جماع
حیاتی کے مادہ کو خارج کردیتا ہی - اور نہین جائز حیض والی عورت سے جماع کرنا
شریعت مین اور نہ طب مین جو شخص حیض کی حالت مین جماع کرے جس سے حمل
ٹھہر جاوے تو اُس سے اولاد مجذوم پیدا ہوتی ہی - یعنی حیض کی حالت مین حمل
ٹھہر جانے سے اولاد مجذومی پیدا ہوتی ہی

اَلسَّادِسُ مِنْهَا الْاَحْدَاثُ النَّفْسَانِیَّۃُ

چھٹا ستہ ضروریہ سے افعال نفسانی ہین

یعنی وہ افعال جو نفسانی قوتون کیطرف منسوب ہین اور قوتین وہ ہیئت نفسانی
ہین جنسے افعال سرزد ہوتے ہین جب وہ ہیئت اچھی ہوتی ہی تو اُس سے افعال بھی
عمدہ صادر ہونے لگتے ہین اور جب مذموم ہوتی ہی تو ناقص اور سبکی نے کہا ہی کہ تمام
نفسانی عوارض سے جسم مین تغیر آجاتا ہی (جو نہایت مضر ہی) جیسے کہ وہ اسباب سے آجاتا ہی

وَغَضَبُ النَّفْسِ یُهَیِّجُ الْحَرَّا	وَمَارَةً یُوْرِثُ جِسْمًا ضَرَرَا
اور نفس کا غصہ حرارت برانگیختہ کرتا ہی	اور کبھی بدن کو ضرر دیتا ہے

غضب دل کے خون کا جوش ہی جس سے حرارت بدلہ لینے کی غرض سے باہر بطور دفعتًا حرکت کرتی ہی - اور غصہ جسم کو حرارت اور خشکی پہونچاتا ہی اور کبھی تپ بھی پیدا کرتا ہی - اور جب زیادہ ہوتا ہی تو حرارت غریزیہ کم کر دیتا ہی جس سے آدمی سرد ہو جاتا ہی اور کانپنے بھی لگتا ہی - اور بعض حکماء نے کہا ہی کہ غضب کی حالت جنون اور دیوانگی کے مشابہ ہی جو مقتضی عقل سے باہر ہو جاتا ہی اور جسم کو تغیر اور ضرر پہونچاتا ہی - کیونکہ جب جسم مین کوئی فاسد مادہ ہوتا ہی تو اُسکو غضب حرکت مین لے آتا ہی جو اعضا کی طرف نکلنا چاہتا ہی جس سے ورم یا رعشہ یا دوار کی بیماری ہو جاتی ہی - اور معتدل درجہ کا غصہ سرد اور رطوب طبیعتون کو مفید ہوتا ہی ابوہریرہ سے مروی ہی ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ آپ مجھے کچھ نصیحت کریں آپنے تین بار فرمایا کہ لَا تَغْضَبْ یعنی غصہ مت کر

وَفَزَعُ النَّفْسِ یُهَیِّجُ الْبَرْدَا	وَرُبَّمَا اَفْرَطَ حَتّٰی اَرْدَا
اور نفس کی بیقراری سردی اُٹھاتی ہی	اور بسا اوقات بہت ہو جاتی ہی یہانتک کہ ہلاک کر دیتی

فزع فعل ہی نفسانی افعال سے جو غضب کا مقابل ہی اور اُسکا سبب یہ ہوتا ہی کہ حرارت غریزیہ اندر کی طرف دفعتًہ رجوع ہو جاتی ہی جس سے یکدفعہ جسم بیرونی سرد ہو جاتا ہی - اور جب زیادہ خوف پہونچتا ہی - تو ڈر کے مارے دل مین حرارت محبوس اور بند ہو کر منطفی ہو جاتی ہی

وَكَثْرَةُ الْاَفْرَاحِ اِخْصَابُ الْبَدَنِ	وَمِنْهُ مَا یُؤْذِیْ بِاِفْرَاطِ السِّمَنِ
بہت خوشیان بدن کی تر و تازگی ہین	اور اس سے ایک وہ قسم ہی جو افراط فربہی سے دکھ دیتی ہی

فرحت ۔ خوشی ۔ لذت ۔ امید وغیرہ یہ ہو کہ حرارت غریزیہ تھوڑی تھوڑی ظاہر
بدن کی طرف آتی ہو جسکے حصول کے سبب سے جسم کی قوتین بڑھ جاتی ہین و ہاضمہ
قوی ہوجاتا ہی اور غذا بدن کے تمام اعضاؤن مین جاری ہوجاتی ہی اور جب
کبھی کسی بدن کی طبیعت سرد ہوتی ہی تو وہ جلد بڑھتا ہی اور بہت زیادہ موٹا
ہوجاتا ہی ۔ کیونکہ سرد بدن مین تحلیل کم واقع ہوتی ہی

وَالحُزنُ قَد یُفضِی عَلَی المَهزُولِ	وَ یَنفَعُ المُحتَاجَ لِلنُّحُولِ
اور رنج کبھی لاغر آدمی کو مار دیتا ہی	اور جو شخص محتاج لاغری کا ہی اُسے نفع دیتا ہی

یعنی غم سے لاغر آدمی کا مزاج بگڑ جاتا ہی اور کبھی نہایت دُبلا پتلا ہو جاتا ہے
غم مین حرارت غریزیہ بدن کے اندر کی طرف تھوڑی داخل ہوتی ہے
جو اگر زیادہ مدت تک رہی تو اس سے بدن متغیر اور قوتین ضعیف اور آنکھ کی
روشنی باطل ہوجاتی ہی ۔ کیونکہ غم سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی
معدوم ہوگئی تھی ۔ بقراط نے کہا ہی کہ دل کی دو آفتین ہین جو اُسکو ایذا پہنچاتی
ہین (۱) غم (۲) ہم ۔ جب غم زیادہ ہوجاتا ہی تو وہ نیند لاتا ہی ۔ کیونکہ وہ ایسے
امر کے سبب سے ہی جو منقضی ہوچکا ہی اور ہم سے بڑھاپا جلد آتا ہی کیونکہ وہ
ایک ایسے خوف سے ہی جسکے آیندہ آنے کا احتمال ہی ۔ اور کسی کا مقولہ ہی کہ دل کی
رات غم ہی ۔ اور اُسکا دن خوشی و فرحت ہی ۔ اور غم کی نسبت سے زہر کا پینا آسان
تر ہی ۔ جالینوس نے کہا ہی کہ غم دل کو اندھا اور اُسکی حیات کو زائل کر دیتا ہی ۔
شیخ نے خجل (شرمندگی) اور غیظ کا حال بیان نہین کیا ۔ شرمندگی حرارت کو
پہلے منتشر کر دیتی ہی اور پھر تھوڑی بدن کے اندر کی طرف آتی ہی ۔ پس

وہ مرکب ہے فزع اور خوف سے۔ اسیوجہ سے اسمین نفس بہت منقبض ہوجاتا ہے
اور جب شرمندگی زائل ہوجاتی ہے تو خوف باقی رہجاتا ہے۔ اور غیظ کی ابتدا مین
غضب اور آخر مین غم ہوتا ہے جو دونون کا کام دیتا ہے۔ اور شجاعت اور بہادری
دلیری۔ حار رطب ہین۔ اور نامردی۔ بخل۔ فقر کا خوف۔ بارد یابس ہین اور تحمل
و تواضع۔ حب۔ بغض بارد رطب ہین۔ یہ سبھی روح حیوانی کے افعال ہین اور نظر کا
لگنا افعال نفسانی کے ساتھ ملحق ہے۔ اور جو بعض آدمیون کی آنکھون مین زہریلی
قوت ہوتی ہے جو اُنسے نکلکر شعاعون کے ذریعہ سے دوسرے جسم مرئی پر جا پہونچتی اور
جسمین اثر کر جاتی ہے۔ اور بعض فلاسفہ نے کہا ہے کہ بعض آنکھون مین فعل کی تاثیر
ہوتی ہے اور انفعال بھی ہوتا ہے۔ اور فعل کا فیضان نفس کی طرف سے ہے جو
یہ ہے کہ اس سے زہر دار لطیف جوہر نکلکر منظور پر پہونچتا ہے اور اُسکے جسم کے
ساتھ مخلوط ہوکر جسم کے مسامات مین داخل ہوجاتی ہین جو اُسکو فاسد کردیتی
ہین۔ اکثر ایسی تاثیر خوبصورتون مین ہوا کرتی ہے۔ اور انفعال یہ ہے کہ یہی جوہر
جب شی منظور کی طرف جاتا ہے تو اُسکے ساتھ بخوبی مخلوط ہوجاتا ہے جو اس مخالطت
کی وجہ سے بظاہر آنکھون مین نظر آنے لگتا ہے۔ ترمذی مسلم مین حضرت ابن
عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْعَیْنُ
حَقٌّ وَلَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَیْنُ نظر لگنا درست ہے
اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لیجانے والی ہوتی تو وہ نظر ہوتی

اَلْاُمُوْرُ الَّتِیْ لَیْسَتْ بِطَبِیْعِیَّةٍ وَاَوَّلُ الْاَعْرَاضِ

یہ وہ اُمور ہین جو طبیعت مین داخل نہین ہین جنمین سے اول اعراض

المُتَشَابِهَةِ الأَجْزَاءِ

متشابہۃ الاجزا کا ذکر ہے

یہ تینون قسمون مین سے تیسرا قسم ہے جسکو شروع مین کہا تھا والعِلَلُ فی ثلثۃٍ قد اکتمل

وَتُوجَدُ الأَمْرَاضُ فِي الأَعْضَاءِ	المُتَشَابِهَاتُ فِي الأَجْزَاءِ
اور بیماریین اُن اعضا مین پائی جاتی ہین	جنکے اعضا باہم متشابہ ہوتے ہین

مرض وہ ہیئت ہی جو افعال اور انفعالون کو ضرر پہونچاتی ہی جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہی اعضاے متشابہۃ الاجزاء وہ مفرد اعضا ہین جنکو بسیط کہتے ہین جو کہ صرف خلطون سے ترکیب پاتے ہین جیسے گوشت چربی۔ ہڈی وغیرہ غیر متشابہ وہ جو اُسکے برخلاف ہون اور مفرد اعضا واسطے اعضاء آلیہ کے اصول ہین کیونکہ آلیہ انھین سے ترکیب پاتے ہین

بِفَصْلِ جُزْءٍ غَيْرِ فُضُولِ	كَمَرَضِ الدِّقِّ وَالذُّبُولِ
بباعث جدا ہونے ایک جزء اصلی کے	جیسے تپ دق اور ذبول کی بیماری

ذبول رطوبات اصلی کے گداز ہو کر اسہال یا پیشاب کے ساتھ نکلنے کو کہتے ہین خواہ عارضی تپ کے ساتھ ہو یا بغیر تپ کے ہو جو مرض اعضاء متشابہۃ الاجزا کو لاحق ہوتا ہی۔ اُسکی دو قسمین ہین ایک غیر مادی جسمین بدن کی خلطین فنا ہوجاتی ہین اور حرارت جسم پر غلبہ پالیتی ہی۔ جیسے روزانہ تپ جب دیر تک رہتی ہی تو جسم کو مغلوب کر دیتی ہی اور مصنف نے تپ دق اور ذبول کی مثال بیان کی ہی کہ یہ دونون پیدا ہوتی ہین بدن کی خلطون اور رطوبتون کے معدوم ہوجانے سے جیسے چراغ کا تیل جلجاتا ہی۔ لیکن حقیقت مین یہ دونون مرضین خلطون سے پیدا نہین ہوتین۔ بلکہ یبس اور خشکی کے غلبہ اور افراط سے

وَمَرَضُ الْخِلْطِ مَعَ السُّخُوْنَةِ كَمِثْلِ الْحُمّٰى مَعَ الْعُفُوْنَةِ

اور مرض خلط کی گرمی کے ساتھ جیسے تپ عفونت کے ساتھ

یعنی وہ تپ جو کہ خلطون کے باہم تعفن سے حادث ہوتا ہی

وَمِنْهُ بَارِدٌ وَمَا فِيْهِ سُدَادٌ مِثْلُ الْجُمُوْدِ مِنْ جَلِيْدٍ اَوْ بَرَدٍ

منجملہ اُس مرض کے ایک سرد ہی اور اسمین سدے نہین ہین جیسے جمود ہو جاوے یخ یا اولون سے

یعنی منجملہ اُن امراض کے ایک سرد مرض ہی جسمین مادہ نہین ہوتا جیسے کہ وہ تشنج جو زیادہ سردی کے پہونچنے سے ہو جاتا ہی جسکا سبب برف یا یخ ہوتا ہی۔ جس سے کزاز کی بیماری ہو جاتی ہی۔

وَمِنْهُ بَارِدٌ فِيْهِ خِلْطٌ كَفَالِجِ الْبَلْغَمِ فِيْهِ فَرْطٌ

اور منجملہ اُسکے بارد ہی اور اُسمین خلط ہی جیسے فالج کہ جسمین بلغم بافراط ہی

یعنی سرد مرض جو مادہ سے پیدا ہوتا ہی جیسے فالج جسکا سبب سرد خلط ہی جو عضو مین زیادہ ہو جاتا ہی۔ اور فالج اصطلاح مین بدن کے کسی ایک طرف کا اُسکے طول مین استرخاء کو کہتے ہین لیکن مطلق کسی عضو کے استرخا کو بھی کہدیتے ہین

وَمِنْهُ رَطْبٌ لَيْسَ فِيْهِ فُضْلَةٌ كَسُخْنَةِ حِيْنَ تَرَاهَا رَهْلَةٌ

اور منجملہ اُسکے رطب ہی جسمین کوئی فضلہ نہین جیسے وہ جسم جسکو تو ڈھیلا دیکھے

وَمَرَضٌ رَطْبٌ بِاَخْلَاطِ الْبَدَنِ مِثْلُ امْتِلَاءِ الْبَطْنِ اِنْ كَانَ الْحَبَنُ

اور مرض مرطوب ہی بدن کی خلطون کے سبب سے جیسے بھر جانا پیٹ کا جبکہ استسقاء زقی ہو

وَمَرَضُ الْيُبْسِ الَّذِيْ فِيْهِ الْمَدَدُ مِنْ فُضْلَةٍ كَالسَّرَطَانِ وَالْغُدَدِ

اور خشکی کی بیماری کہ جسمین امداد ہو فضلے سے جیسے سرطان اور غدود مین

یعنی منجملہ ان امراض کے جو کہ مادہ سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی ہین جو کہ سخت سوداوی مادہ سے عارض ہو جاتے ہین جیسے سرطان جو کہ اس سوداوی مادہ سے پیدا ہوتا ہی جو بدن کے کسی عضو مین احتراق پاتا ہی جس سے جسم کا مزاج سوداوی مزاج کیطرف مائل ہو جاتا ہی۔ سرطان ایک قسم کا ورم ہی جو کسی عضو کو تیرپٹ جاتا ہی جیسے جانور سرطان (کیکڑا) اپنے شکار کو پکڑ لیتا ہی اور نیز وہ ورم اپنی گولائی و تدویر مین سرطان کیصورت کے مشابہ ہوتا ہی۔ اور اُسکے گرداگرد کی رگین بمنزلۂ اُسکے پانون کے سمجھی جاتی ہین۔ اور غدود مین گوشت کا فضلہ ہوتی ہین جو کہ سخت بمقدار گولی یا اخروٹ کے اکثر کندھون یا گردنون پر نمودار ہو جاتی ہین

وَالْيُبْسُ دُوْنَ الْخِلْطِ فِي الْاَبْدَانِ	مِثْلُ تَشَنُّجٍ مِنَ النُّقْصَانِ
اور خشکی بدنون مین بدون کسی خلط کے	جیسے تشنج کا ہو جانا کسی خلط کے نقصان سے

یعنی مرض یابس بلا مادہ وہ تشنج ہی جسمین بدن کی کوئی خلط ناقص ہو جاوے اور اسمین نہایت درجہ کی یبوست آجاوے اور کبھی تمام بدن مین مرطوب خلط کم ہو جاتی ہی۔ جسکے سبب سے تپ عارض ہو جاتی ہی۔ الحاصل کسی بدن مین کوئی بیماری صرف بارد یا یابس یا حار یا رطب نہین پائی جاتی۔ اسلیے کل مرضون کی آٹھ قسمین ہین۔ اول حار بارد جیسے دق اور ذبول۔ دوم حار مادی جیسے کہ وہ تپ جو کہ حادث ہوتی ہی خون یا صفرا کی عفونت سے سوم بارد بلا مادہ جیسے جمود یا کزاز چہارم بارد مادی جیسے فالج و تپ بلغمی پنجم یابس بلا مادہ جیسے تشنج یابس۔ ششم یابس مادی جیسے جذام و سرطان ہفتم مرطوب مادی۔ جیسے جسم فربہ جسکا گوشت نرم ہو۔ ہشتم مرطوب مادی جیسے استسقا۔

ذِكْرُ الأَمْرَاضِ فِي الأَعْضَاءِ الآلِيَّةِ

ذکر ہے ان بیماریوں کا جو کہ اعضاے مرکبہ میں ہوتی ہیں

وَتُوجَدُ الأَمْرَاضُ فِي الآلِيَّةِ	إِذَا جَرَتْ فِي خِلْقَةٍ بَدِيَّةٍ
اور امراض اعضاے مرکبہ میں پائے جاتے ہیں	جبکہ پیدائش میں کچھ بلا جاری ہو

اعضاے آلیہ وہ ہیں جو کہ بسیط سے مرکب ہوتے ہیں مثلا سر مرکب ہے گوشت اور پٹھوں اور شرائین سے - اور اسیطرح ہاتھ پانوں وغیرہ کو سمجھنا چاہیے - اعضاے مرکبہ کی بیماریاں چار قسم پر ہوتی ہیں (۱) امراض خلقت (۲) امراض عدد (۳) امراض وضع (۴) امراض شکل کیونکہ جب جسم کے کسی عضو کی مقدار تعداد وضع شکل طبعی طور پر ٹھیک ہو تو وہ صحیح الخلقت مستقیم العقل ہوتا ہے

فَإِنْ زَادَتْ مِثْلُ الهَامَةِ الكَبِيرَةِ	وَالنَّقْصُ كَالمَعِدَةِ الصَّغِيرَةِ
اور اگر زیادہ ہو جیسے بڑا سر	اور نقصان جیسے چھوٹا معدہ

یعنی مقدار کی بیماریاں دو قسم پر ہیں ایک زیادتی جیسے سر کا بڑا ہونا جسکا سبب قوت مصورہ کی قوت معلوم ہوتی ہے - اور کبھی زیادتی تمام جسم کو عادی ہوتی ہے جیسے نہایت درجہ کی فربہی دوسرے کمی جیسے معدہ کا چھوٹا ہونا جسکا سبب قوت مصورہ کا ضعف ہے - اور کبھی نقص عام تمام جسم کو شامل ہوتا ہے - جیسے نہایت درجہ کی لاغری اور ناتوانی

وَالشَّكْلُ إِنْ وَقَعَ فِي أَمْرٍ مُفْرِطٍ	رَأَيْتَ شَكْلَ الرَّأْسِ مِنْهُ كَالسَّفَطِ
اور اگر شکل امر مفرط میں واقع ہو	تو اس سے تو شکل سر کی دیکھے گا جیسے چپٹی

مرض شکل یہ ہے کہ کسی عضو کی ہیئت بدل جاوے اسیطرح کہ گول ہو جاوے

تو

وہ عضو جسکا چپٹا ہونا ضروری تھا۔ جیسے رطوبت جلیدیہ گول ہو جاوے جسکی طبعی شکل مین طوالت اور لمبائی بتائی جاتی ہی یا کوئی مستقیم عضو ترچھا ہو جاوے

كَذَا فِي التَّجْوِيفِ اِنْ جَرَى سَقَمٌ ۔۔۔ فَيَمْتَلِي بِاللَّحْمِ بَاطِنُ الْقَدَمِ

ایسی ہی اگر جوف دار مین چلے بیماری ۔۔۔ پس گوشت سے بھر جاویگا اندرون قدم کا

طبعی شکل باطن قدم کی یہ ہی کہ محدب ہووے اور اسمین کسیقدر تجویف بھی پائی جاوے کیونکہ اگر تجویف نہوتی تو کبھی قدم زمین محدب پر نہین ٹھہر سکتا اسیطرح ہاتھ کی ہتھیلی اگر گوشت سے بھرجاوے تو ہاتھ کا بند کرنا مشکل ہو جاتا

وَاِنْ جَرَى شَيْءٌ عَلَى الْمَجَارِي ۔۔۔ كَالسَّدِّ فِي الْكُلٰى عَلَى الْاَحْجَارِ

اور اگر جاری ہو کچھ مجرون پر ۔۔۔ جیسے بند ہو جاتا اگردونکا سنگریزون پر

اعضاے مرکبہ کی بیماریون مین سے مجرون کی بیماریین ہین جنکی تین قسمین ہین اول یہ کہ مجری وسیع اور زیادہ ہو جاوے جیسے کہ آنکھ کا سوراخ یعنی ثقبہ عنبی بڑھ جاوے۔ یا آنکھ کے اندرونی پٹھون مین وسعت آجاوے جسکو انتشار سے تعبیر کرتے ہین جس سے ثقبہ عنبی زیادہ پھیل جاتا ہی۔ اور اسیو جسے آنکھ کی رگین زیادہ موٹی ہو جاتی ہین جس سے سبل کی بیماری ہو جاتی ہی۔ دوسرے یہ کہ مجاری بند اور چھوٹے ہو جاوین جیسے کہ آنکھ کا سوراخ چھوٹا ہو جاوے یا نفس کے مجاری تنگ ہو جاوین جیسے مرض ربو مین ہوتا ہی۔ یا مری تنگ ہو جاوے جیسے خناق مین ہوتا ہی۔ تیسرے یہ کہ کوئی عضو ناقص یا فاسد ہو جاوے جس سے اُسکے فعل مین بھی بطلان آجاتا ہی یا تو بالکل جیسے کہ آنکھ کے نورانی پٹھون مین کوئی سدہ ٹھہر جاوے جس سے آنکھ کا کام جو دیکھنا ہی باطل ہو جاوے

یا دماغ کے کسی بطن مین سدہ ٹھہر جاوے جس سے سکتہ عارض ہوجاوے
یا گردون کے کسی مجری مین سدہ ہوجاوے جیسے کہ مثال بیان کی گئی ہی حصات
جو پیدا ہوجاوین گردون یا مثانہ مین یعنی حصات (سنگریزے) پیدا ہوتے ہین لیکن وجہ اُس
بلغمی مادہ سے جو سخت اور متحجر ہوکر منجمد ہوجاتا ہی اور مجاری کو بند کردیتا ہی۔

وَيَمْلِسُ الْمِزَاجُ لِلْخُشُونَةْ	كَمِعْدَةٍ مُفْرِطَةِ الْلُدُونَةْ
اور صاف ہوجاتی ہی عضو جو سختی کا محتاج ہی	جیسے معدہ بہت رطوبت والا

امراض وضع مین سے ایک یہ ہی کہ جس عضو کا سخت اور خشونت دار ہونا ضروری
ہو وہ املس اور صاف ہوجاوے جیسے کہ معدہ کا غیر املس اور خشونت دار ہونا
ضروری ہی تاکہ غذا کو عرصہ تک روک سکے اور جب املس اور صاف ہوجاتا ہی
تو وہ طعام کو مدت معتاد تک ٹھہرا نہین سکتا بنا بر علیہ امام فخر الدین رازی نے
کہا ہی کہ اسیطرح ہڈی مین جب صفائی اجاتی ہی اور اُسکی خشونت بسبب گندے
ردی مادہ کے زائل ہوجاتی ہی تو اسپر گوشت بالکل پیدا نہین ہوسکتا

وَيَخْشُنُ الْمُحْتَاجُ لِلْمُلُوسَةْ	كَالْحَلْقِ حِيْنَ تَعْتَرِيْ الْيُبُوسَةْ
اور محتاج صفائی کا کھدرا ہوجاتا ہی	جیسے حلق کہ جب اُسکو خشکی عارض ہوجاوے

اور حلق سے مُراد مُری ہی۔ کیونکہ جب مُری کو خشونت اور خشکی عارض ہوتی ہی
تو اُس سے بحۃ الصوت اور کھانسی ہوجاتی ہے۔

وَيَخْرُجُ الْعَدَدُ عَنِ الطَّبَائِعْ	كَسِتَّةٍ اَوْ كَارْبَعِ الْاَصَابِعْ
اور عدد اعضاء بھی طبیعت سے نکل جاتا ہی	جیسے چھ یا چار انگلیان

مرض عدد بھی اعضاے مرکبہ کو عارض ہوتی ہی۔ اور اُسکی دو قسمین ہین ایک

زیادتی جیسے اُنگلیون کا چھہ یا سات ہونا۔ یا کمی جیسے اُنکا چار ہونا۔ اور کبھی زیادتی اور کمی دونون عام اور تمام بدن کو شامل ہوتی ہین جیسے مرض استسقا اور زیادہ فربہی اور نقصان عام جیسے دق اور ذبول اور زیادتی کی وجہ یہ ہی کہ یا تو زیادہ ہوتا ہی وہ مادہ جسکی صورت بنتی ہی۔ یا قوت مصورہ قوی ہوتی ہی جو صورت کو حد معین سے زیادہ بڑھا دیتی ہی۔ اور اُسکا خلاف نقصان کا سبب ہی یعنی مادہ کی کمی یا قوت مصورہ کی ناتوانی

وَرُبَّمَا يَتَّصِلُ اُصْبُعَانِ	وَرُبَّمَا يَنْفَصِلُ الْفَكَّانِ
اور بسا اوقات دو اُنگلیان ملجاتی ہین	اور کبھی دونون جبڑے الگ ہوجاتے ہین

ذِكْرُ انْحِلَالِ الْفَرْدِ

فرد کے کھلجانے کا ذکر ہی یعنے اعضاے مرکبہ اور مفرد کے پھٹ جانے کا بیان ہی

اَلَا وَيُوْجَدُ انْحِلَالُ الْفَرْدِ	فِيْ مُرَكَّبِ الْاَعْضَاءِ اَوْ فِيْ فَرْدِ
سنو کہ اعضاے مرکبہ اور مفردہ مین	انحلال الفرد پایا جاتا ہی

یعنی تفرق اتصال (کھلجانا کسی جوڑ کا یا ٹوٹ جانا کسی عضو کا) اعضاے بسیط مین جیسے ہڈی کا ٹوٹنا۔ اور مرکبہ مین جیسے سر کا پھٹنا پایا جاتا ہی

فَمُرَكَّبٌ مِثْلُ انْحِلَالِ الْعَضُدِ	لَهُ مِثْلُ قَطْعِ الرِّجْلِ اَوْ قَطْعِ الْيَدِ
پس انحلال اعضاے مرکبہ کا جیسے بازو کا جدا ہوجانا	اور جیسے کٹ جانا پیر کا یا کٹ جانا ہات کا

کبھی ہوتا ہی سبب تفرق اتصال کا خارج سے جیسے ضربہ یا سقطہ اور کبھی ہوتا ہی داخل سے جیسے ورم یا دُنبلون کا نکلنا۔ یا مادہ آنکھون کیطرف گرتا ہی جس سے وہان کوئی دنبل یا قرحہ نی ہوجاتی ہی

وَالْفَرْدُ فِي الْعِظَامِ وَهُوَ الْكَسْرُ
اور انحلال اعضائے مفردہ کا جو ہڈی میں ہوتا ہے وہ کسر ہے

وَفِي الْغِشَاءِ وَالْعُرُوقِ فَزْرٌ
اور جو پردہ میں اور رگوں میں ہو وہ فزر ہے

اگر تفرق اتصال کسی ہڈی میں واقع ہو تو اُسکو کسر (ٹوٹنا) کہتے ہیں بشرطیکہ اجزاء بڑے ہوں۔ اور جو چھوٹے چھوٹے ہوں تو اُسے تفتت کہتے ہیں اور غشاؤں اور رگوں میں جو بسیط ہیں تفرق ہونے کو فزر کہتے ہیں

وَمَا انْشَقَّ بِالطُّولِ أَوْ بِالْعَرْضِ
اور وہ جو عارض ہو طول یا عرض میں

فِي عَصَبٍ كَالشَّقِّ أَوْ كَالرَّضِّ
کسی پٹھے میں جیسے شق (ٹوٹنا) جیسے رض (کچلنا)

اور اگر کسی پٹھے میں تفرق واقع ہو اسطور سے کہ وہ طول کیطرف سے کھنچ جاوے تو اُسکو شق کہتے ہیں بشرطیکہ ایک ہی زخم ہو اور جو کئی ہوں تو اُسے شدخ کہتے ہیں اور جو عرض کیطرف سے قطع ہو جاوے تو اُسکو بتر کہتے ہیں اور جس زخم سے رگونکے منہ زیادہ کھل گئے ہیں اُسکو شق کہتے ہیں اور دل کسی زخم کی برداشت نہیں کر سکتا

وَالْهَتْكُ فِي الرِّبَاطِ أَوْ فِي الْوَتَرِ
اور ہتک رباط اور وتر میں ہوتا ہے

مِثْلُ انْصِدَاعٍ فِيهِ أَوْ كَالْبَتْرِ
جیسے انصداع اسمیں یا بتر

جو تفرق اتصال رباط اور وتر میں واقع ہو اُسے ہتک کہتے ہیں خواہ سبب خارجی سے ہو جیسے ضربہ یا سقطہ۔ یا سبب داخلی جیسے ورم یا دُبیلہ یا عطسی وغیرہ۔ و نیز تشنج کے سبب ہو جو عضلونکی ایک جانب سے پیدا ہو کر پٹھوں تک پہونچا ہے جو عضلونکو جذب کرتا ہے جس سے عضو میں جذب آجاتا ہے یا عضلونکو ڈھیلا کرتا ہے جس سے عضو مستنبط ہو جاتا ہے

وَمَا أَصَابَ اللَّحْمَ فَهُوَ جُرْحٌ
اور جو زخم گوشت تک پہونچے وہ جرح ہے

وَإِنْ تَمَادَى الْأَمْرُ فَهُوَ قَرْحٌ
اور اگر یہ بات دراز ہو جاوے وہ قرح ہے

جو تفرق اتصال گوشت مین واقع ہوا اُسکو جرح یا جراحت کہتے ہین بشرطیکہ جدید ہو اور جو پُرانا ہو جاوے اور اسمین پیپ پڑ جاوے تو اُسکو قرحہ کہتے ہین

وَمَا تَفَرَّى مِنْ عَضَلٍ فَفَسْخٌ
جو ٹوٹ جاوے کسی عضلہ سے تو وہ فسخ ہے

وَمَا أَبَانَ الْجِلْدَ فَهُوَ سَلْخٌ
اور جو چمڑا ظاہر ہو جاوے وہ سلخ ہے

کسی عضلہ مین جو تفرق واقع ہوتا ہے اگر اُسکے کسی کنارہ مین ہو تو اُسکو ہتک اور اگر عرض مین ہو تو شطر اور جو طول مین قلیل المقدار مین ہو تو قدح اور اگر زیادہ اجزا مین ہو تو رضّ اور فسخ کہتے ہین۔ اسیطرح جو گوشت مین تفرق ہوتا ہے وہ اگر اُسکے عرض مین واقع ہو تو وہ شج اور سلخ ہے اور اگر منبسط اور بہت قلیل ہے وہ خدش ہے۔ اور اگر غشا یا حجاب مین ہو وہ فتق ہے

اَلثَّانِي مِنَ الْأُمُورِ الْخَارِجَةِ عَنِ الطَّبِيعَةِ وَهُوَ الْأَسْبَابُ

دوسرا اُن امور مین سے جو طبیعی امور سے خارج ہین اسباب ہین

یعنی وہ خارجی اسباب ہین جو بدن انسان مین بیماریون کے پیدا کرنے مین مؤثر ہین

وَتَنْقَسِمُ الْأَسْبَابُ نَحْوَ الْبَادِيَةِ
اور منقسم کیے جاتے ہین اسباب طرف بادیہ کے

وَهِيَ عَلَى سَطْحِ الْجُسُومِ عَادِيَةٌ
جو ظاہر بدنون پر تعدی کرتے ہین

یعنی اسباب کی تین قسمین ہین ایک وہ جو بدن سے خارج ہے لیکن اسمین جو تری ہے اُسکو بادی کہتے ہین

كَالنَّارِ أَوْ كَالثَّلْجِ أَوْ كَالضَّرْبَةِ
جیسے آگ اور جیسے برف اور ضربہ

أَوِ الصِّدَاعِ يَعْتَرِي مِنْ وَثْبَةٍ
اور انشقاق جو کودنے سے عارض ہوتا ہے

آگ کے ساتھ داغ دینا سبب خارجی ہے جو بدن کو حرارت یا سخونت پہونچتی ہے اور برف کے ساتھ زیادہ برودت پہونچنے سے عضو فاسد ہو جاتا ہے

وَبَيْنَ اَسْبَابٍ يُسَمّىٰ وَاصِلَهْ اور درمیان اسباب کے جنھیں واصلہ کہتے ہین	وَهِيَ لِهٰذِهِ الضُّرُوبِ فَاصِلَهْ اور وے اُن قسمون کے لیے فاصلہ ہین

یعنی اُس دوسری قسم کے اسباب کی دو قسمین ہین ایک وہ جو ظاہر بدن مین تاثیر کرتے ہین اور باطن مین اُنکی تاثیر پہونچ جاتی ہی دوسرے جو اندر ہی جسم سے ہوجاتے ہین جیسے عفونت کے ہوجانے سے تپ ہوجاتی ہی

مِثْلُ الْعُفُوْنَةِ الَّتِيْ مَادَامَتْ جیسے عفونت وہ عفونت جو جبتک رہے	فَاِنَّ حُمَّى الْعَفْنِ اِسْتَدَامَتْ تو تپ عفن بھی باقی رہے

یعنی جبتک عفونت خلطون مین رہتی ہی تپ بھی اُسکے ساتھ لازم رہتی ہی۔ پھر اسباب واصلہ کبھی مرض سے قریب ہوتے ہین جیسے عفونت جو تپ کے لیے سبب ہوتی ہی۔ اور کبھی بعید وہ اسباب سابقہ ہوتے ہین اور بعض اسباب واصلہ کے جوار مین ہوتے ہین جیسے امتلا جو سبب ہی واسطے سدون کے اور سُدے سبب ہین واسطے عفونت کے اور عفونت سبب ہی تپ کا۔ جاننا چاہیے کہ جب کسی خلط مین حرارت آجاتی ہی تو اس سے عفونت پیدا ہوجاتی ہی اور عفونت سے ایک قسم کا جوش خون مین آجاتا ہی

وَبَيْنَ اَسْبَابٍ تُسَمّىٰ سَابِقَهْ اور درمیان اُن اسباب کے جنھیں سابقہ کہتے ہین	لِكُلِّ جِسْمٍ مُمْتَلِئٍ مُطَابِقَهْ ہر جسم بھرے ہوے سے مطابق ہین

یہ تیسرا قسم ہی اسباب مین سے جنکو سابقہ کہتے ہین کیونکہ لازم آتا ہی انکی وجود سے سبب پہلے کا وجود جو گذر چکا ہی

وَجُمْلَةُ الْاَمْرِ مِنَ الْاَسْبَابِ اور مجمل امر اسباب کا یہ ہے	مَا يُفْسِدُ الْمِزَاجَ بِانْصِبَابِ کہ جو گرنے سے مزاج کو بگاڑدے

قُوَّةُ دَافِعٍ وَ ضُعْفُ قَابِلٍ
قوت دافع کی اور ضعف قابل کا

وَكَثْرَةُ الْخِلْطِ الرَّدِيِّ السَّائِلِ
اور کثرت خلط ردی سائل کی

قوت دافع سے مراد وہ قوت ہی جو معدہ مین واقع ہی یا وہ قوت جو عضو مین ہی جو اپنے سے ضعیف عضو کیطرف اخلاط کو گراتی ہی اسصورت مین ضروری ہی کہ جس عضو کیطرف خلطین گرتی ہین وہ ضعیف ہو تاکہ مادہ مندفع کو قبول کر سکے اور کبھی قوت قوی نہین ہوتی اور نہ کوئی ضعیف ہوتا ہی بلکہ خلطین معدہ یا عروق کی تجادیف مین زیادہ ہو جاتی ہین جو اس عضو مین سے رقیق جلدی گرتی ہی

وَسَعَةُ الْمَجْرٰى وَضُعْفُ الْغَاذِيَةِ
اور کشادہ ہونا مجرا کا اور ضعف قوت غاذیہ کا

وَهٰذِهِ الْجُمْلَةُ فِيْهَا كَافِيَةٌ
اور انھین ساریون مین کفایت ہی یعنی یہ کافی ہی

عضو کیطرف مادہ گرنے کے اسباب مین سے ایک یہ ہی کہ وسیع ہو عضو کا مجرا یا وہ مجرا جو دونون عضوون کے درمیان ہی کیونکہ ہر قوی عضو اپنی غذا کو مستحیل کر کے اُسکو اپنی ہیئت اور صورت کے مشابہ کر لیتا ہی۔ اور جب اُسکی قوت مین ضعف یا اُسکے مزاج مین تغیر آجاتا ہی تو عضو بسبب فساد قوت کے فاسد مواد کو جو اُسکی طرف گرتے ہین قبول کر لیتا ہی۔ خواہ مجرا کبد کے ہون یا کسی اور اعضاء کے

وَمَا تَرَاهُ تُقَلِّبُ الْكَيْفِيَّةَ
اور وہ یہی ہی جو کیفیت متغیر کر دیتا ہی

فِيْ جَوْهَرِ الْجِسْمِ اِلَى الضِّدِّيَّةِ
جوہر اور ذات جسم مین بطرف ضدیت کے

بعض ایسے اسباب ہین جو عضو کے ضعف یا جسم کے مزاج کو کیفیت مخالف کیطرف بدل دیتے ہین اسطور سے کہ جب جسم کا مزاج حار ہو تو اُسکو بارد اور اگر بارد ہو تو حار کر دیتے ہین اور حرکت انقلاب کی وجہ سے مزاج ضعیف ہو جاتا ہی جس سے

حرارت میں ضعف آجاتا ہے۔ اور فاسد مواد اعضا کیطرف گرنے شروع ہوجاتے ہیں

اَسْبَابُ الْمَرَضِ الْحَارِّ

یہ گرم مرض کے اسباب (جزئی) ہیں

اَمَّا الَّذِیْ یُحْدِثُ مِنْهُ الْحَرَّ	اُحَرُّ عَلَی الْجِسْمِ الَّذِیْ قَدْحَرَّ
اب وہ سبب جنسے حرارت پیدا ہوتی ہے	حرارت ہے اُس جسم پر جو گرم ہو گیا ہے

حرارت سے مراد یہ ہے کسی عضو یا بدن کا مزاج محل ہو جاوے ایسی گرمی کا جو اُسکی پہلی حالت سے بڑھ کر ہو

فَالْحَرُّ بِالْقُوَّةِ اَکْلُ الثُّوْمِ	وَالْحَرُّ بِالْفِعْلِ مِنَ السُّمُوْمِ
پس گرم بالقوہ تو کھانا لہسن کا ہے	اور گرم بالفعل وہ تاثیریں جو سموات میں ہیں
وَحَرَکَاتُ النَّفْسِ اَمْثَالُ الْغَضَبِ	وَحَرَکَاتُ الْجِسْمِ اَمْثَالُ التَّعَبِ
اور حرکات نفس جیسے غصہ وغیرہ	اور حرکات جسم کی جیسے تکان وغیرہ

قوی نفسانی کی حرکتیں مسخن بالغرض ہیں جنکا بیان پہلے مذکور ہو چکا ہے

وَعَفَنٌ وَقِلَّةُ الْغِذَاءِ	وَمَا یَسُدُّ الْجِلْدَ کَالْهَوَاءِ
اور مادہ متعفن (گندہ) اور کمی غذا کی	اور جو چیز جلد کے مسامات کو بند کردے جیسی ہوا

اور تعفن سے مراد خلط کا متعفن ہونا ہے اگرچہ باردہی ہو کیونکہ جب بارد میں تعفن آتی ہے تو اُسکا مزاج حرارت کیطرف بدل جاتا ہے چنانچہ تپ بلغمی اور سوداوی میں بدن کی حرارت نہایت زیادہ قوی ہو جاتی ہے۔ اور قلت غذا سے اسلیے حرارت پیدا ہوتی ہے کہ جب معدے کی حرارت کو غذا نظر نہیں آتی تو اُسکی خلطوں پر عمل کرنا شروع کر دیتی ہے۔ جس سے رطوبتیں خشک ہو کر بدن میں حرارت پیدا ہو جاتی ہے

اور ہوا سے ایسی سخونت پیدا ہوتی ہی کہ شمالی ہوا جو سرد خشک ہی جب جسمون کو ملاقی ہوتی ہی تو اُسکے جلد کے مسامات کو کثیف کردیتی ہی۔ جس سے جسقدر دخانی بخارات قابل تحلیل کے ہوتے ہین بند رہ کر بدن کو گرمی پہونچاتے ہین۔ جالینوس نے کہا ہی کہ مسخنات پانچ ہین (۱) حرارت جو مفرط نہو (۲) ملاقی ہونا اُس چیز سے جو اعتدال کے طور پر حرارت پہونچاتی ہی۔ (۳) گرم اشیا کا تناول کرنا۔ (۴) تکالیف کا برداشت کرنا (۵) بدن مین عفونت کا ہو جانا دوم سبب مین اعتدال کی اسلیے شرط لگائی گئی ہی کہ زیادہ حرارت پہونچنے کیصورت مین حرارت غریزیہ کی بکثرت تحلیل کے سبب سے جسم مین برودت آجاتی ہی اور تکالیف سے مراد عام ہی خواہ ہوائے شمالی کے سبب سے ہو یا قابض پانیون مین غسل کے سبب سے ہو یا غم معتدل ہو یا سینگیین لگیر پچھنے ہو۔ اور پچھنیون مین خون کے نکلنے سے برودت آجاتی ہی۔ اور حمام و بیداری اور خوشی معتدل یہ سبھی حرارت کو پیدا کرتے ہین

اَسبَابُ الاَمرَاضِ لبَارِدَۃ

امراض باردہ کے اسباب جزئیہ

وَکُلُّ مَا یُحدِثُ فِیہِ البَرد	فَرُبَّمَا یَنحَلُّ مِنہُ الفَرد
جو چیز کہ جسمین سردی پیدا ہو	بسا اوقات اُسکے سبب انحلال فرد ہوجاتا ہی

زیادہ سردی برف یا یخ کے پہونچنے سے جسم مین تفرق اتصال آجاتا ہی اور اعضا مین نقصان آجاتا ہے۔ جسکا حال پہلے معلوم ہوچکا ہی۔

اَلْبَرْدُ بِالْقُوَّةِ اَخْذُ الْبَنْجِ ۔ وَالْبَرْدُ بِالْفِعْلِ كَمِثْلِ الثَّلْجِ

سردی بالقوہ جیسے لینا اجواین خراسانی کا ۔ اور سردی بالفعل جیسے برف

کیونکہ سرد دوائین افیون اجواین خراسانی وغیرہ اپنی قوت اور طبیعت کے سبب سے سردی ہو پہنچاتی ہین اور سرد بالفعل یہ ہے کہ برف کے ملنے سے عضو کو سردی محسوس ہوتی ہے

وَالْجُوْعُ اِذْ يُفْنِىْ غِذَاءَ الْاَرْوَاحِ ۔ مِثْلُ فَنَاءِ الدُّهْنِ بِالْمِصْبَاحِ

اور گرسنگی جبکہ فنا کر دیتی ہے روح کی غذا کو ۔ جیسے فنا ہو جانا تیل کا چراغ مین

اور بھوکھ سے مراد بھوکھ مفرط ہے کیونکہ غیر مفرط حرارت پیدا نہین کرتی اور جب گرسنگی زیادہ دیر تک رہتی ہے تو زیادہ تیز ہو کر خلطون مین داخل ہو جاتی ہے تب اس جوہر کو تحلیل اور فانی کر دیتی ہے جسمین روح کی غذا بننے کی قابلیت ہوتی ہے اور چراغ کے ساتھ اسلیے تشبیہ دی ہے جب آگ کی حرارت چراغ کے تیل کو فنا کر دیتی ہے تو چراغ گُل ہو جاتا ہے۔ اسیطرح جب طبعی رطوبت کو بھوکھ زائل کر دیتی ہے تو وہ آدمی مرجاتا ہے

وَالشِّبْعُ الْمُفْرِطُ فِى الْغَزَارَةِ ۔ فَاِنَّ هٰذَا مُغْمِرُ الْحَرَارَةِ

اور سیر شکمی کہ کثرت مین بڑھ گئی ہو ۔ پس یہ حرارت غریزی کو دبوچ لیتی ہے

جیسے کہ حرارت تحلیل سے منطفی ہو جاتی ہے اسیطرح سیر شکمی بھی دبلانے سے حرارت کو زائل کر دیتی ہے جسطرح آگ پر زیادہ کوئلے یا قندیل پر روغن ڈالنے سے معدوم ہو جاتی ہے

وَحَرَكَاتٌ صَعْبَةٌ ذَاتُ مُدَّةٍ ۔ تَسْتَفْرِغُ الرُّوْحَ فَيَبْرُدُ الْجَسَدُ

اور حرکتین سخت زیادہ مدت والیان ۔ نکالتی مین روح کو جس سے بدن سرد ہو جاتا ہے

کیونکہ سخت حرکت جب زیادہ مدت تک رہتی ہے تو اُس سے جسم مین برودت

پیدا

آجاتی ہے خواہ وہ حرکت بدنی ہو (جیسے تعب ومشقت (یا حرکت نفسانی (جیسے
غضب وغیرہ) کیونکہ وہ روح کو نکالدیتی ہے اور بدن کی ان رطوبتوں کو فنا کردیتی ہے

وَدَعَةٌ تُبَرِّدُ بِالْاِسْكَانِ — كَلَهَبٍ يُطْفِيْ بِالدُّخَانِ

اور آرام وسکون سرد کردیتا ہے بسبب سکون کے — جیسے شعلہ آتش کا جو آگ کے سبب سے بجھ جاتا ہے

چونکہ راحت طویلہ بدن کی فاسد رطوبتوں کو تحلیل نہیں کرسکتی اسلیے بدن میں بخارات
ہوجانیکے سبب سے حرارت معدوم ہوجاتی ہے جیسے زیادہ دھوئیں کے سبب آگ کا شعلہ بجھ جاتا ہے

وَالْمُفْرِطُ الصَّعْبُ مِنَ التَّكَثُّفِ — يَحْقِنُ نَارَ الْجِسْمِ حَتّٰى تَنْطَفِيْ

بہت سخت کثیف ہونا جسم کا — بند کردیتا ہے بدن کی آگ کو یہانتک کہ بجھ جاتی ہے

وَالْجِسْمُ بَرْدُهٗ مَتٰى تَخَلْخَلَا — تَخَالُ فِيْهِ الْحَرُّ قَدْ تَمَلَّلَا

اور جسم کی سردی جب اسمیں سرایت کرجاوے — تو ہم جانیں گے کہ اسمیں حرارت کم ہوگئی ہے

جب جسم متخلخل ہوجاتا ہے اور اسکے مسامات وسیع ہوجاتے ہیں تو اسکی حرارت
غریزیہ تھوڑی تھوڑی گھٹتی رہتی ہے جس سے آخرکار بدن میں سردی کم سرایت
کرجاتی ہے۔ جیسے مخنثی اور پہلوان اور باربردار اشخاص اور شیخ نے برودت کے
سات اسباب بیان کیے ہیں (۱) حرارت مفرط (۲) سکون مفرط (۳) زیادہ
سردی کا پہونچنا (۴) زیادہ تحلیل کا ہونا (۵) سرد مادہ کا حاصل ہونا (۶) زیادہ
تکاثف وتخلخل کا آنا (۷) حرکت معتدل حسب مقدار سے بڑھ جاوے

اَسْبَابُ الْمَرَضِ الرَّطِبِ

مرض رطب (تر) کے اسباب

كُلُّ مَا يُحْدِثُ الرُّطُوْبَةَ — مُخَمَّسَةٌ مَكْتُوْبَةٌ مَحْسُوْبَةٌ

ہر وہ چیز جو رطوبت پیدا کرتی ہے — سو پانچ ہیں لکھی ہوئیں حساب کی ہوئیں

فَاللَّيِّنُ بِالْفِعْلِ هُوَ الْحَمِيمُ	بِعَذْبٍ مَاءٍ صِبْغَةٌ عَمِيمٌ
پس تر بالفعل وہ گرم پانی ہے	ساتھ شیرین پانی کے ملا ہوا اثر اُسکا عام ہے

اور مرطوب یبس کے مخالف ہے اور پانی کڑوا کھاری بدن کو خشک کر دیتا ہے

فَاللَّيِّنُ بِالْقُوَّةِ اَخْذُ اللَّبَنِ	وَالسَّمَكُ الْعَذْبُ وَرَطْبُ الْجُبْنِ
پس تر بالقوہ پینا دودھ کا ہے	اور مچھلی شیرین اور تر و تازہ پنیر

مرطوب بالقوہ وہ ہے جسکے مزاج میں رطوبت موجود ہے جو جسم کو تری پہونچاتی ہے اور اُسکی تین قسمیں ہیں (۱) تازہ دودھ جو درجۂ اعتدال کے قریب ہے (۲) تر مچھلی جسمیں حرارت نہیں ہوتی (۳) پنیر تازہ جسمیں نمک تھوڑا ہو اور ایسا ہی ماء الجبن اور ماء الشعیر ہے

رَاحَةُ الْجِسْمِ وَاِفْرَاطُ الشِّبَعِ	وَحَقْنُ رَطْبٍ فِي الْجُسُومِ مُجْتَمِعٌ
اور آرام بدن کا اور زیادتی سیر شکمی کی	اور بند ہو جانا رطوبتوں کا کہ بدنوں میں جمع ہو جاتی ہے

حرکت سے جو جسم میں رطوبتیں تحلیل ہوتی ہیں وہ آرام کی حالت میں تحلیل نہونے سے رطوبت پہونچاتی ہیں اسلیے اور فصد اور اسہال بالدوا سے بدن کو خشکی پہونچتی ہے لیکن خلط خشک کو بذریعہ اسہال کے نکالتے ہیں بالعرض رطوبت حاصل ہو جاتی ہے

اَسْبَابُ الْمَرَضِ الْيَابِسِ

مرض خشک کے اسباب

اَمَّا الَّذِي قَدْ يُحْدِثُ الْيُبُوسَةَ	فَخَمْسَةٌ مَعْقُولَةٌ مَحْسُوبَةٌ
اب وہ چیز جو یبوست کو پیدا کرتی ہے	سو پانچ ہیں سمجھے گئے حساب کیے گئے
اَلْيُبْسُ بِالْفِعْلِ كَرِيحِ الشَّمَالِ	وَالْيُبْسُ بِالْقُوَّةِ اَخْذُ الْخَرْدَلِ
خشک بالفعل جیسے ہوا شمال کی	اور خشک بالقوہ کھانا رائی کا

چونکہ شمالی ہوا بارد یابس ہی اسلیے جب جسمون کو پہونچتی ہی تو اُنمین خشکی کا اثر پیدا کرتی ہی۔ گرم تنورون مین بٹھانا۔ یا گرم ریتون مین دابنا اور خشک پانیون سے غسل کرنا جو سبھی مجفف بالعرض ہین۔ اور مجفف بالطبع دوائین جنکی حرارت نہایت تیز قوی ہی جنکی خشکی کا اثر ظاہر ہو جاتا ہی جیسے خردل سداب شیح خشک گوشت اور وہ مسہلات جنسے بدن کی رطوبتین خارج ہو جاتی ہین جیسے شحم حنظل تربد کریلے وغیرہ

وَالْجُوْعُ حَتّٰی یُذْهِبُ الرُّطُوْبَةَ اور گرسنگی ایسی جس سے رطوبت چلی جاوے	وَحَرَکَاتٌ کُلُّهَا صَعْقٌ بِهٖ اور حرکتین جتنی سخت ہین

جو سبھی خشکی بالعرض پہونچاتی ہین۔ پس جسطرح زیادہ گرسنگی برودت پیدا کرتی ہی اسیطرح وہ خشکی بھی پہونچاتی ہی۔ کیونکہ جب غذا معدہ مین نہین ہوتی تو اُس سے کوئی چیز جگر کیطرف نہین جاسکتی جو نضج اور تحلیل پاکر غذا بنجا سکے جو آخرکار اعضا کو غذا نہ ملنے کے سبب سے اُنکی قوتین جو اُنمین رکھی گئی ہین بدن کی رطوبتون کیطرف متوجہ ہو کر اُنکو تحلیل کر دیتی ہین۔ اور اعضا کے غذا کے کام مین آتی ہین جس سے رطوبتین معدوم ہو کر جسم کو خشکی پہونچاتی ہین۔ ایسا ہی سخت حرکتون کا حال سمجھنا چاہیے

وَالْیُبْسُ قَدْ یُعْرِضُ بِالْحَلَالِ اور یبس کبھی عارض ہوتا ہی انحلال کے سبب سے	کَمِثْلِ مَا یُعْرِضُ مِنَ اسْهَالِ جیسے عارض ہوتا ہی اسہال کے سبب ہی

اَسْبَابُ الْاَمْرَاضِ الْاٰلِی
امراض اعضاے مرکبہ کے اسباب

کبھی مرضین عضو کی ہیئت مین عارض ہوتی ہین اور کبھی شکل مین اور کبھی تعداد اور وضع مین

وَسَبَبُ الْكِبَرِ فِي الْاَعْضَاءِ		لِقُوَّةِ التَّصْوِيرِ فِي الْغِذَاءِ
اور سبب کبر کا اعضا میں		سبب قوت تصویر کی ہے غذا میں

یہ بیماری جو پیدائشی امراض مین سے ہی مقدار کو بگاڑ دیتی ہی اور اُسکی کئی قسمیں ہین- اول یہ کہ عضو طبعی مقدار سے بڑھ جاوے جیسے زبان کا لمبا ہونا یا سر کا بڑا ہو جانا- اور بڑائی کے دو سبب ہین (۱) قوت مصورہ ایسی قوی ہی جو عضو کو چارون قطرون مین زیادتی بخشتی ہی- (۲) قوت غاذیہ ایسی قوی ہی جو عضو کو مقدار ضروری سے زیادہ غذا پہونچاتی ہی- یہ دونون فعل رحم مین ہوتے ہین جبکہ جنین ماںکے پیٹ مین ہوتا ہی

وَالسَّبَبُ الْمُحْدِثُ فِيْهَا لِلصِّغَرِ	يُضَادُّ الْمُحْدِثَ فِيْهَا الْكِبَرَ
اُن اعضا مین صغرہ کا پیدا کرنیوالا سبب	اُس سبب کے مخالف ہوتا ہی جو اُنمین چھوٹائی اور فربہی پیدا کرتا ہی

یا تو قوت مصورہ جو رحم مین ہی ضعیف ہوتی ہی یا قوت غاذیہ

وَالسَّبَبُ الْمُفْسِدُ لِلْاَشْكَالِ		يَكُوْنُ فِي الْعِدَادِ ذِي الْاَمْثَالِ
اور سبب مفسد شکلون کا		شمار مین چند قسم پر ہے

اور بعض نسخون مین الاعداد ہی جسکے معنی استعداد کے ہین- یعنی استعداد عضو کی اس امر کے لیے کہ اسکو کوئی مرض لاحق ہو جس سے وہ طبعی شکل سے خارج ہو جاوے جسکا سبب قوت طبعیہ کا (جو منی مصورہ مین ہی) فساد ہی یہ کسی اعضا کا جس سے اعضاء خلاف طبعی اشکال کے ساتھ مشکل ہو جاتے ہین- جیسا کہ ہاتھ یا پانون سیدھے نہون یا آدمی کبڑا ہو جاوے

بِسَبَبٍ فِي رَحْمٍ رَدِيٍّ	أَوْ قَلَّ الْانْقِيَادُ مِنْ مَنِيٍّ
بسبب ہونے کے رحم ردی مین	یا قبول کرنا منی کا کم ہو

کبھی ہوتا ہی فساد شکل کا سوء مزاج ناقص رحم کی طرف سے جسکی قوت ضعیف ہوتی ہی یا جوہر اور ذات منی مین نقصان اور فساد ہوتا ہی اسطرح سے کہ مناسب مقدار سے زیادہ گرم یا سرد ہو یا منی کی قوت مین ضعف ہو۔ یا زیادہ غلیظ ہو

أَوْ مِنْ وِلَادٍ سَاءَ فِي الْخُرُوجِ	يُحْدِثُ سُوءَ الشَّكْلِ بِالتَّعْوِيجِ
یا بچہ کے سبب کہ برا ہوا وقت خروج کے	جو کجی کے سبب سے بدشکل ہو جاتا ہی

کیونکہ طبعی پیدائش یہ ہی کہ سر پہلے نکلے اور دونون ہاتھ رانون پر رہیں اور جو سوا اسکے کسی اور طرح سے پیدا ہو گا وہ طبعی طریقہ کے برخلاف ہو گا

وَالظِّئْرُ إِذَا تُسِيءُ فِي الْقِمَاطِ	أَوْ فِي ارْتِفَاعٍ مِنْهُ وَانْحِطَاطِ
اور دائی جب پوتڑون مین بری طرح سے لپیٹے	یا بلندی مین اور پستی مین رکھدیوے

یا کسی عضو کو سخت پکڑے اور کسی کو ڈھیلا چھوڑ دیوے۔ سو ان تمام امور کے سبب سے اعضا مین کمی آجاتی ہی

أَوْ رُبَّمَا أَكْثَرَتِ الطَّعَامَا	أَوْ رُبَّمَا أَسَاءَتِ الْفِطَامَا
یا ایسا اوقات طعام مین افراط کرتی ہو	اور گاہے دودھ چھڑانے مین برا کرتی ہو

جب بچہ مناسب یا معمولی مقدار سے زیادہ یا غذا کے وقت سے پہلے کھا لیوے تو اُس سے بھی شکل مین تغیر آجاتا ہی اسطور سے کہ کبھی اُسکا پیٹ بڑھ جاتا ہی یا دودھ چھڑانے مین بے احتیاطی کیجاوے اسطرح سے کہ سخت گرمیون مین دودھ چھڑایا جاوے جس سے وہ خشکی یا دق مین مبتلا ہو جاتا ہی بسبب اجتماع

دو حرارتون سے (موسمی ور دودھ چھڑانے کی)

وَيَقَعُ الطِّفْلُ بِضُعْفٍ اِنْ تُرِكْ ۔ فَتَكْسِرُ الْوَقْعَةُ اَفْرَازَ الْوِرِكْ

اور گر پڑتا ہی لڑکا بسبب ضعف کے اگر چھوڑ جاوے ۔ پس یہ گرنا سرین کی ہڈی کو توڑ دیتا ہی

کبھی جھلگوڑی مین بغیر باندھنے رسی کے بچہ کو رکھ دیا جاتا ہی جسمین سے گرنے کے سبب سے اُسکے اعضا کی شکل مین تغیر آجاتا ہی سرین کی ہڈی یا کُہنی ہاتھ کی ٹوٹ جاتی ہی

وَيُشْدَخُ الْاَنْفُ فَيَعُودُهُ الْفَطَسُ ۔ وَلَا يَرُدُّ الطِّبُّ مَا قَدِ انْتَكَسَ

اور ناک چھیلی جاتی ہی پس ہو جاتی ہی چپٹی ۔ اور جو تغیر بھی ہو جاوے علاج اُسکو پھیر نہین سکتا

اَوْ حَرَّكَ الَّذِي يَقِلُّ صَبْرُهُ ۔ عَظْمًا كَسِيرًا لَمْ يَتِمَّ جَبْرُهُ

یا ہلا دے وہ شخص جسکا صبر کم ہو ۔ شکستہ ہڈی کو کہ ہنوز اُسکا جبر تمام نہین ہوا

وَكَثْرَةٍ فِي الْخِلْطِ كَالْجُذَامِ ۔ وَقِلَّةٍ كَالسِّلِّ ذِي الدَّوَامِ

اور کثرت خلط کی جیسا کہ جذام ۔ اور قلت خلط کی جیسے سل دائمی

بدن کی شکل مین تغیر کبھی اُمور خارجی کی وجہ سے ہوتا ہی اور کبھی ایسے سبب سے جو داخل اور بدن مین موجود ہوتا ہی۔ چنانچہ جب سوداوی مادہ زیادہ ہو کر متراکم ہوجاوے جس سے جذام پیدا ہو جاتا ہی اور ہاتھ پانون کی اُنگلیین جھڑ جاتی ہین اور دیگر اعضا مین بہت تفاوت آجاتا ہی ایسا ہی سرطان اور ریاح افرسہ وداء الفیل سے بھی شکل متبدل ہوجاتی ہی اور کبھی قلت مادہ کے سبب سے جسم دُبلا پتلا اور خشک ہوجاتا ہی جس سے شکل مین فساد آجاتا ہی جیسے کہ مرض سل اور دق مین ہوتا ہی

اَوْ لِقْوَةٍ فِي ارْتِخَاءِ عَصَبَةٍ ۔ اَوْ كَتَشَنُّجٍ يُمِيلُ الرَّقَبَةَ

یا لقوہ جو پٹھون کی سستی سے ہوتا ہی ۔ یا تشنج (کھچاوٹ) کہ گردن کو مائل کردیوے

کیونکہ لقوہ مُنھ کی شکل کو بدل دیتا ہی - اور گردن کا تشنج بھی سر کو ایک جانب مائل کر دیتا ہی - اسیطرح کبڑا پن بھی پیٹھ کی شکل کو معیوب کر دیتا ہی

وَآثَارُ الْوَرَمِ وَالْقُرُوحِ	قَدْ یُفْسِدُ الْاَشْکَالَ فِی السُّطُوحِ
اور نشان ورمون اور زخمون کا	کبھی جلد کی شکلون کو بگاڑ دیتا ہی

جب زخم گھرے ہو جاتے ہین تو اُنکے آثار باقی رہتے ہین جس سے جسم کی شکل اور اُسکے رنگ ہین تغیر آجاتا ہی اور کبھی زخم آنکھ مین ہو جاتا ہی - جس سے بینائی زائل اور سفیدی کا داغ باقی رہجاتا ہے

اَسْبَابُ اِنْسِدَادِ الْمَجَارِیْ

انسداد مجاری کے اسباب

وہ جزئی اسباب جنسے مجاری تنگ یا بند ہو جاتے ہین - اور اُنکی تین قسمین ہین (۱) وسیع زیادہ ہو جاوین جیسے حدقہ آنکھ کا ثقبہ مین زیادہ پھیل جاوے یا سبل کی بیماری مین آنکھ کی رگین وسیع ہو جاوین - یا مرض داء الفیل مین پانو کی رگین منتشر ہو جاوین (۲) تنگ ہو جاوین جیسے حدقہ آنکھ کا یا مجری نفس کا یا مجرا مرارہ (پتے) کا تنگ ہو جاوے - (۳) بالکل بند ہو جاوین جیسے وہ مجرا جو جگر سے مرارہ (پتے) کیطرف آتا ہی مسدود ہو جاوے - جس سے صفرا جو مرارہ پر گرتا تھا - رُک جاتا ہی - اور یرقان کو پیدا کرتا ہی - یا وہ سوراخ جو ثقبہ عینی کیطرف آیا ہی بند ہو جاوے - جس سے بینائی معدوم ہو جاتی ہی

وَجِنْسُ مَا یُسَدِّدُ الْمَجَارِیْ	اَعْمَلْتُ فِیْ تَجْمِیْعِهَا اَفْکَارِیْ
اور جنس اُسکی جو مجاری کو بند کر دیتی ہی	میںنے اُنکے جمع کرنے مین اپنی فکر لگائی ہی

جو شیخ کے نزدیک بیس سببوں مین منحصر ہین

قُوَّۃٌ اِمْسَاکٍ وَضُعْفُ دَفْعٍ ۔ وَالْبَرْدُ قَدْ یَقْضِی لَھَا بِجَمْعٍ

قوۃ ماسکہ کا زور اور قوت واقعہ کا ضعف ۔ اور کبھی سردی اُن مجاری کے سکڑجانیکا حکم کرتی ہی

اول قوت ماسکہ جو اعضامین موجود ہی قوی ہو کیونکہ جب زور آور اور قوی ہوتی ہی تو غذا کو اعضا ئون مین مقدار مناسب سے زیادہ دیر تک ٹھہرا رکھتی ہی خصوصًا جبکہ غذا غلیظ اور لزوجت دار ہو دوم قوت واقعہ کا ضعیف ہونا کیونکہ یہ قوت تمام عضوون سے غذا کے فضلون کو باہر نکالتی ہی - سو جب اسمین ضعف آجاتا ہی تو مدافعت نہین کرسکتی جس سے عضوون مین کچھ فضلہ جمع ہوکر مجاری کو بند یا تنگ کردیتا ہی - سوم زیادہ سردی کا پہونچنا جو مجاری کو تنگ اور کثیف کردیتی ہی

وَالْیُبْسُ اِذْ یَقْبِضُھَا بِفَرْطٍ ۔ وَالسَّدُّ اِذْ یَجْمَعُھَا بِضَغْطٍ

اور خشکی جب ان مجاری کو زور سے قبض کرتی ہی ۔ اور السداد جب کہ دبا کر اُنکو جمع کردیتا ہی

چہارم یبس ہی کیونکہ جب کسی عضو کو زیادہ خشکی پہونچتی ہی تو اُس سے اُسکو خشکی اور تشنج اور اجتماع حاصل ہوتا ہی - پنجم یہ کہ عضو کو باندھا جاوے جس سے اُسکے مجاری بند ہوجاتے ہین اور رطوبتین جذب ہوجاتی ہین

وَوَرَمٌ یَضْغَطُ وَالْتِوَاءٌ ۔ وَقَدْ یَضُمُّ الْقَابِضُ الدَّوَاءُ

اور ورم سے جو دبا لیتا ہی اور التواہی ۔ اور کبھی جمع کردیتی ہے قابض دوا

ششم - کسی عضو مین ورم کا ہوجانا جو اپنی زیادتی کے سبب سے مجاری کو بند کردیتی ہی جیسے مثانہ کا متورم ہوجانا جو بول کو روک لیتا ہی یا مری کا ورم جس سے غذا کا کھانا دشوار ہوجاتا ہی - ہفتم التواء عضو کا جیسے امعا کے التوا سے فضلے ١٥١

اور ثقل کا نکلنا بند ہوجاتا ہی۔ جس سے قولنج ہوجاتا ہی۔ ہشتم دوا ے قابض جو اپنی
کثافت کے سبب سے جسم کے مجاری کو بند کر دیتی ہی جیسے ضماد آس اور سوئے کا

وَبِالْتِحَامِ الْقَرْحِ وَالثُّؤْلُولِ ۔ وَاللَّحْمُ اِذَا ذَادَ بِلَا تَحْصِيلِ
اور بہ سبب ملجانے زخم مسون کے ۔ اور گوشت جب بیفائدہ بڑھجاوے

نہم کوئی دنبل یا زخم کسی مجرے مین ہوجاوے جو بعد جاری ہونے کے
ملجاتا ہی اور مجرون کو بھی ملا دیتا ہی۔ دہم مجری مین کوئی مسا یا زیادہ گوشت
ہوجاوے راہ کو روک لیتا ہی

وَالْخِلْطُ وَالْمِدَّةُ وَالدَّوَاءُ ۔ وَلَبَنٌ مُنْعَقِدٌ وَمَاءُ
اور خلط اور پیپ اور دوا ۔ اور شیر بستہ اور پانی

یازدہم خلط جو غلظ یا کثرت کی جہت سے سودا خون اور مجاری کو روک
لیتی ہی۔ دوازدہم پیپ جو منجمد ہوکر سُدہ پیدا کرتی ہی۔ سیزدہم خون جو جم کر
عروق وغیرہ کے مجاری کو بند کر دیتا ہی۔ چہاردہم دودھ جو معدہ مین مستحیل ہوکر
پنیر بنجاتا ہی اور بعض مجاری کو بند کر دیتا ہی۔ پانزدہم پانی جو آنکھون مین اتر
آتا ہی۔ کیونکہ یہ مرض ہی جو روح باصرہ کے مجاری کو روک دیتا ہی جس سے
نور ثقبہ عینی کیطرف نفوذ نہین پاسکتا

وَالْحَبُّ وَالدِّيدَانُ وَالْحَصَاةُ ۔ اَوِ الْبَرَادُ الصَّلِبُ وَالْهَوَاءُ
اور حب القرع یا کوئی اور دانہ اور دیدان اور سنگریزہ ۔ یا برا ز خشک اور ہوا

شانزدہم حب القرع یعنی کدو دانہ کا پیدا ہوجانا ناک یا کسی اور مجری مین اور بعض
کے نزدیک حب سے مراد گیہون یا کوئی اور دانہ ہی جو کان یا کسی اور مجری مین

گرجاتا ہی جس سے اُس مجری مین فرق آجاتا ہی ہفتدہم۔ سُدہ جو امعامین پیدا ہو کر مجری کو بند کر دیتا ہی جس سے قولنج ہو جاتا ہی۔ ہشتدہم ریگ و سنگریزہ جو گردون اور مثانہ مین مجتمع ہو کر بول کو بند کرتے ہین۔ نوزدہم براز خشک جو ریح کو بند کر دیتا ہی۔ اور براز کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہی اور جس سے قولنج ریحی کا عارضہ ہو جاتا ہی۔ بستم۔ ہوا جس سے مراد ریح ہی جو آدمی کے امعامین پیدا ہوتی ہی جسکو اگر کسی مدت تک بند رکھا جاوے تو غلیظ ہو کر مجاری کو روک لیتی ہی جس سے قولنج ہو جاتا ہی۔ اور ممکن ہی کہ ہوا سے مراد باد شمالی ہو جو مسامات کو کثافت پہونچا کر مجاری کو بند کر دیتی ہی

اَسْبَابُ اِنفِتَاحِ المَجَارِی

انفتاح مجاری کے اسباب ہین

وَفَاتِحَاتٌ بِالمَجَارِی فَاتِکَہْ — مِنْ شِدَّۃِ الدَّفْعِ وَضُعْفِ المَاسِکَہْ

اور مجری کھولنے والی توڑنے والی یہ ہین — قوت دافعہ کی شدت اور قوت ماسکہ کا ضعف

جس مجری کا تنگ ہونا (مانند امعا کے) ضروری ہی وہ قوت دافعہ (جو امعامین سے رطوبات اور غذا کے فضلون کو خارج کرتی ہی) کی تیزی سے کھلجاتی ہین یا قوت ماسکہ کے ضعف سے جسکے سبب اسہال شروع ہو جاتے ہین

وَکُلُّ فَتَّاحٍ مِنَ العِقَارِ — وَالحَرُّ وَاللِّیْنُ بِالاِضْطِرَارِ

اور ساری مفتح از جنس ادویہ — اور گرمی اور رطوبت اضطرارًا

دوامین سدون کے کھولنے کے سبب شرط یہ ہی کہ گرم ہو نہ ایسا زیادہ جس سے تحجر ہو جاوے اور یہ کہ رطوبت مین معتدل ہو

أَسْبَابُ زِيَادَةِ الْعَدَدِ وَنُقْصَانِهِ

اعضا کی تعداد کم و بیش ہونے کے بیان مین

وَكُلُّ مَا يَبْدُو زَائِدًا فِي الْعِدَّةِ ۔ فَإِنَّهُ مِنْ كَثْرَةٍ فِي الْمَادَّةِ

اور جو چیز کہ شمار مین زیادتی کرتی ہے ۔ سو وہ مادہ کی کثرت سے ہوتی ہے

یہ امراض مرکبہ کا بیان ہے اور اسکی دو قسمین ہین زیادتی اور کمی سو زیادتی یا تو مادہ کی زیادتی کے سبب سے ہوتی ہے جس سے عضوون کی تصویر بنتی ہے ۔ اور کبھی قوت جاذبہ کی تیزی کے سبب سے ہوتی ہے جو زیادہ مادہ کو عضو کیطرف کھینچ لاتی ہے ۔ اور علاوہ اسکے قوت مصورہ کا قوی ہونا ضروری ہے

وَإِنْ تَكُنْ طَيِّبَةً فَإِصْبَعٌ ۔ وَإِنْ تَكُنْ خَبِيثَةً فَضِفْدَعٌ

اگر مادہ خوش اور پاک ہو تو انگلی زائد ہوگی ۔ اور اگر مادہ پلید ہو تو ضفدع (رسولی) ہوگی

جب مادہ خوشگوار ہوتا ہے تو قوت مصورہ اسمین عمل کرکے چارون قطرون مین اسکو زیادہ بڑھا دیتی ہے جس سے مثلاً انگلیین چھ ہو جاتی ہین اور جب مادہ ناپسندیدہ ہوتا ہے جسمین قوت مصورہ بخوبی اپنا عمل کرتی ہے تو اس سے زیادتی غیر طبعی پیدا ہو جاتی ہے ضفدع سخت غدود ہے جو زبان کے نیچے ہو جاتا ہے

وَكُلُّ مَا يَنْقُصُ مِنْهَا فِي الْعَدَدِ ۔ فَهُوَ لِمَا ذَكَرْتُهُ بِالضِّدِّ

اور جو چیز شمار مین ہمکو کم معلوم ہو ۔ وہ بسبب مخالفت ان امور کی ہے جنکا بیان ہو چکا ہے

أَسْبَابُ الْخُشُونَةِ وَالْمَلَاسَةِ

کھرکھرا پن اور صفائی کے اسباب

وَالسَّبَبُ الْمُحْدِثُ لِلْخُشُونَةِ ۔ فَهُوَ الَّذِي يَذْهَبُ بِالرُّطُوبَةِ

اور سبب خشونت کا پیدا کرنے والا ۔ وہ ہے جو رطوبت کو دور کرتا ہے

خشونت کے چار اسباب ہین اوّل یبس جو خود بخود یا کسی سوداوی مادہ کے گرنے سے ہوجاتا ہی۔ دوسرا وہ ادویہ جو خشونت بالعرض پہونچاتی ہین جیسے دخان اور غبار یا برف اور زیادہ سرد پانی کا استعمال کرنا۔ تیسرا تناول اُن اشیا کا جنمین خشونت بالطبع ہی۔ جیسے کسیلی اور قابض اشیا کا استعمال مین لانا جو اپنے یبس کیوجہ سے خشونت پہونچاتی ہین چوتھا خشونت دار تیز مادہ جو دماغ سے مثلاً اُس کیطرف گرتا ہی۔ جیسا کہ بحر چہارم کے اپنے اس قول مین بیان کیا ہی

کَالْخِلْطِ وَالدُّخَانِ وَالْغُبَارِ
جیسے خلط یابس اور دخان اور غبار

وَعَفِصِ الْغِذَاءِ وَالْعِقَارِ
اور کسیلی غذا اور کسیلی دوا

وَسَبَبٌ مُمَلِّسٌ لِلْخَشْنِ
اور سبب صاف کرنے والا خشونت کا

كَلَزِجِ الْخِلْطِ وَشَيْءٍ دُهْنِي
جیسے لیسدار خلط ہو اور کوئی چیز چکنی ہو

جس عضو کا خشونت والا ہونا ضروری ہی اُسکا صاف ہوجانا چنانچہ معدہ کا سطح جب صاف ہوجاتا ہی تو اُسمین سے غذا ہضم سے پہلے نکل جاتی ہی جسکا سبب یہ ہی کہ لزوجت دار خلط یا رطوبت معدہ پر گر کر اُسکو صاف کرتی ہی یا لعاب دار اور چکنی اشیا کا استعمال سے ہوتا ہی جو پھسلا کر اسہال پیدا کرتی ہی

اَسْبَابُ مَرَضِ الْوَضْعِ
اسباب مرض وضع کے

وَكُلُّ مَا مِنْ شَانِهِ الْاِنْفِصَالُ
جو چیز جسکی شان سے ہی جدائی

فِي الْوَضْعِ اِنْ كَانَ لَهُ اتِّصَالُ
وضع اور ڈول مین اگر اُسکا اتصال ہو

امراض وضع وہ جو اعضاے مرکبہ مین حادث ہوتے ہین

فَبِالْتِحَامِ قُرْحَةٍ لَا تَنْتَقِي	حَتّٰى يُرٰى فِي الْوَضْعِ مَا لَا يَنْبَغِي
پس بسبب ملجانے قرحہ نالائق کے	تاکہ وضع میں صورت نامناسب نظر آوے

زخم کے سبب سے ایک عضو اپنے مجاور سے کے ساتھ ملجاتا ہے۔ اور یہ التصاق کبھی طبعی ہوتا ہے جیسے کہ دو انگلیوں کا پیدا ہونا۔ اور کبھی دبل اور زخم کے سبب سے ہوجاتا ہے

وَشِدَّةٍ فِي الْقُوَّةِ الْمُغَيِّرَةِ	وَالضَّعْفِ مِنْ قُوَّةِ الْمُصَوِّرَةِ
اور بہ سبب تقویت قوت مغیرہ	اور ضعف قوت مصورہ کے

کبھی التصاق عضو کا قوت مغیرہ کی وجہ سے ہوتا ہے جو جنین (بچہ) کی ہیئت بناتی ہے جو دوسرے عضو کو ایک ہی سمجھکر اُسکے ساتھ شامل کردیتی ہے۔ یا قوت مصورہ کے ضعف کے سبب سے ہوتا ہے جو دوسرے عضو کی مکمل شکل بنانے سے قاصر رہتی ہے۔ یہ دونوں قوتیں مادہ منوی میں عمل کرتی ہیں۔

فَهُوَ اِنْ كَانَ مِنَ الْوَضْعِيَّةِ	وَجُمْلَةُ الْاَمْرَاضِ فِي الْاٰلِيَّةِ
پس یہ مرض وضع اگرچہ امراض وضعیہ سے ہیں	اور سارے امراض اعضاء مرکبہ کے
فَاِنَّهٗ مِنَ انْحِلَالِ الْفَرْدِ	وَهٰذِهٖ اَسْبَابُهٗ فِي الْعَدِّ
پس تحقیق یہ امراض انحلال فرد سے ہیں	اور یہ اسباب اُسکے ہیں شمار میں

یعنی التصاق اور انفصال کے امراض کو اگرچہ میں نے یہاں ذکر کردیا ہے لیکن وہ درحقیقت امراض مرکبہ سے ہیں جسکا بیان کرنا امراض تفرق اتصال میں مناسب تھا کہ انحلال فرد کے امراض ہیں

اَسْبَابُ انْحِلَالِ الْفَرْدِ

انحلال فرد کے اسباب

یعنی اعضاے عضو مین تفرق آنے کے بیان مین

اَلْخِلْطُ فِيهِ قُوَّةٌ تُخَرِّقُ	اَوْ عَفِنٌ يَأْكُلُ اَوْ يُحَرِّقُ
خلط مین قوت پھاڑنے والی	یا گندی ہی کہ کھا دے یا جلا دے

جب گرم خلط کسی عضو خصوصًا باطنی عضو (مانند امعا) کیطرف گرتی ہے تو تیزی اور لذع کے سبب تحلیل یا زخم سے اسکے اتصال کو پھاڑ دیتی ہی اور کبھی اسمین نہایت تعفن ہوتا ہی جس سے عضو گل جاتا ہی

اَوْ ثِقَلٌ يَهُدُّ اَوْ يَهْتِكُ	اَوْ لَزِجٌ يُنْحِي لِلَّذِي يُحَرِّكُ
یا ثقل یا گرانی ہی کہ گرا دے یا پھاڑ دے	یا خلط لیس دار ہی کہ حرکت دینے والی کو ڈھیلا کرے
اَوْ وَثْبَةٌ تَهْتِكُ اَوْ تَفُضُّ	اَوْ حَجَرٌ يَكْسِرُ اَوْ يَرُضُّ
یا کودنا پھاندنا ہی کہ پھاڑ دیوے یا چیر دیوے	یا پتھر ہی کہ توڑ دے یا کچل ڈالے
اَوْ مِنْ دَوَاءٍ آكِلٍ مُحَرِّقٌ	وَمِنْ حَدِيدٍ قَاطِعٍ يُفَرِّقُ
یا دواے اکال سے ہی کہ جلا دیوے	اور کاٹنے والے لوہے سے ہی کہ تفرق کر دیوے

وہ دوا جو عضو کی سطح کو کھا لیتی ہی۔ جیسے شیطرج اور لہسن اور بلادر کا ضماد کرنا کبھی زخم شدت یبس کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہی جیسے کہ سردی کے موسم مین ہاتھ پاؤن مین زخم ہو جاتا ہی

وَالرِّيحُ قَدْ تَقْطَعُ بِالتَّمْدِيدِ	وَالنَّارُ مَا تَفْعَلُ بِالْجُلُودِ
اور ہوا کبھی کھینچکر کاٹتی ہے	اور آگ جو کچھ کرتی ہی چمڑون سے

اَلثَّالِثُ مِنَ الْاُمُورِ الْخَارِجَةِ عَنِ الطَّبِيعَةِ وَهِيَ الْاَعْرَاضُ

یہ تیسرا ہی اُن امور سے جو خارج ہین طبیعت سے اور وہ اعراض ہین

جبکہ مصنف نے امراض کے اسباب بیان کر دیے اب اُنکے اعراض کا ذکر شروع

کیا ہے۔ کیونکہ امراض کے بعد اعراض پیدا ہوتے ہیں جیسے کہ اسباب کے بعد امراض آتے ہیں۔ کیونکہ مرض خود فعل کو بلا واسطہ کسی اور کے ضرر پہونچاتا ہے۔ اور عرض وہ فعل کا ضرر ہے جو مرض کے تابع اور اُسکے ذریعہ سے ہوتا ہے مثال عرض کی معدہ کا سوء مزاج ہے۔ اور مرض جو عرض کے تابع ہے اسکی مثال فساد ہضم ہے قانون میں ہے کہ اعراض مریض کی نسبت سے تو اعراض ہی ہیں مگر طبیب کے لیے علامتیں اور دلائل ہیں

وَتُوْجَدُ الْاَعْرَاضُ فِی الْاَفْعَالِ	وَمَا يَنُوْبُ الْجِسْمَ مِنْ اَحْوَالِ
اور پائے جاتے ہیں اعراض افعال میں	اور جو کچھ کہ حالات میں سے بدن پر پہونچتا ہے

اعراض کی تین قسمیں ہیں ایک وہ جو اعضا کے افعال کو عارض ہوتی ہے جس سے اُنکے افعال میں نقصان آجاتا ہے۔ دوسری وہ جو بدن کے حالات پر وارد ہوتی ہے جیسے زردی سفیدی جسم کے حالات کو لاحق ہوتی ہے تیسری وہ جو داخل اور شامل ہے اُنمیں جو جسم میں سے خارج ہوتا ہے جیسے بول یا پسینے کا متغیر ہو جانا۔ اور بعض اعراض اعضاء کے افعال میں پائے جاتے ہیں کیونکہ جب عضو صحیح اور درست ہوتا ہے تو اُسکا فعل بھی مکمل اور صاف ہوتا ہے۔ اعضا جنسے افعال صادر ہوتے ہیں تین ہیں جنکو رئیسہ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ انمیں سے ہر ایک عضو اپنے فعل کے لیے مبدا ہوتا ہے۔ پس دماغ حس و حرکت فکر و خیال وغیرہ افعال کا مبدا ہے۔ جو اُسکے یہ سبھی افعال ارادی ہیں جیسے جب دماغ پر کوئی حادثہ عارض ہوتا ہے تو اُس سے اُسکے افعال میں نقصان آجاتا ہے اور دل کے افعال بھی شریانوں کی حرکت اور سانس کا آنا ہے جو طبعی ہیں سو جب اُسکو کوئی عارضہ آتا ہے تو اُسکے افعال میں نقصان آجاتا ہے۔ اور جگر کے افعال

جو غذا کا پکانا اور ہضم کرنا ہے جب اُسکو کچھ ضرر پہونچتا ہے تو اُسکے افعال میں بھی نقص آجاتا ہے

وَفِی الَّذِی یَبْرُزُ کَالْاَثْقَالِ | وَالتَّفْثِ وَالْعَرَقِ وَالْاَبْوَالِ
اور اس چیز میں جو ظاہر نکلتا ہے جیسے براز | اور خون تھوک میں اور پسینا اور پیشاب

یعنی اعراض جیسے کہ افعال میں ہوتے ہیں۔ ویسے ہی جو جسم میں سے ظاہر نکلتا ہے اُسمیں بھی پائے جاتے ہیں اسطورسے کہ کبھی براز نہایت رقیق یا غلیظ ہوتا ہے اور تھوک کبھی سفید یا سُرخ یا زرد ہوتا ہے۔ اور پسینے میں بھی کبھی بدبو ہوتی ہے اور پیشاب کبھی سفید یا ناری ہوتا ہے

وَالْفِعْلُ مَهْمَا قَارَبَ الْتِیَاثًا | فَاِنَّ فِیهِ عِلَلًا ثَلَاثًا
اور فعل جب قریب ہوئے اختلاط کے | تو اُسمیں تین علتین ہوتی ہین

ہر عضو کے فعل کے قریب جب کوئی عارض آجاتا ہے یا اُسکے ساتھ کوئی مرض یا سوء مزاج مخلوط ہوجاتا ہے۔ تو اس سے اس عضو کا فعل یا تو بالکل باطل ہوجاتا ہے یا ضعیف ہوجاتا ہے یا بدل جاتا ہے۔ جیساکہ اس شعر مین سے

وَالضُّعْفُ وَالْبُطْلَانُ وَالتَّغْیِیرُ | وَکُلُّ عِلَّةٍ لَهَا تَفْسِیرُ
ایک ضعف دوم بطلان سوم تغیر | اور ہر ایک علت و بیماری کی تفسیر و بیان ہے
فَالضُّعْفُ فِی الْفِعْلِ کَضُعْفِ النَّظَرِ | فَهُوَ اِذَا یَبْطُلُ فَقْدُ الْبَصَرِ
پس ضعف فعل مین جیسے کہ ضعف نظر | اور وہ فعل نظر باطل ہوجاوے یا سماعت مین نقص آجاوے

اور بطلان یہ ہے کہ بینائی اور سماعت اور ہضم بالکل باطل ہوجاوین

وَعِلَّةُ الْفِعْلِ اِذَا تَغَیَّرَا | هِیَ الَّتِی یُرِی بِهَا مَا لَا یُرَی
اور مرض فعل کی جبکہ فعل متغیر ہوجاوے | وہ ہے کہ آنکھ سے دکھائی دے جو سند ہنو تو دکھلائی نہیں دیتا

کسی عضو مثلاً آنکھ کے فعل کا تغیر یہ ہی کہ سامنے مچھر یا مکھی یا بالون کے مانند دیکھے - اور واقع مین وہان کچھ نہین ہوتا

وَقِسْ عَلَىٰ ذَا النَّحْوِ مِنْ مِثَالٍ	أَعْرَاضُ مَا يَحْدُثُ لِلْأَفْعَالِ
اور تو اسی قسم کی مثال پر قیاس کر لے	اُن اعراض کو جو افعال مین پیدا ہوتے ہین

جن امور کی مینے مثالیں نہین بیان کین اُنکو بھی انھین افعال پر قیاس کر لینا چاہیے یعنی جو تغیر دل کے افعال کو عارض ہوتی ہی یا تو وہ قوی ہوگی جس دل کا افعال جو نبض اور تنفس باطل ہو جاتے ہین - اور زندگی کے آثار زائل ہو جاتے ہین یا اُسکا فعل ضعیف ہوتا ہی تو خفقان عارض ہو جاتا ہی - اور اگر فعل مین تغیر آجاتا ہی تو نبض مین بھی اختلاف آجاتا ہی - اور جب عوارض دماغ کے افعال کو لاحق ہوتے ہین تو اُس سے یا تو دماغ کے فعل مین بطلان آجاتا ہی جیسے کہ کسی شخص کا ہاتھ یا پانون حس اور حرکت سے رہ جاتا ہی یا ضعف آجاتا ہی جس سے استرخا ہو جاتا ہی یا بالکل تغیر آجاتا ہی جس سے اعضا مین خدر یا رعشہ - یا لقوہ ہو جاتا ہے

اَلْأَعْرَاضُ الْمَأْخُوذَةُ مِنْ حَالَاتِ الْبَدَنِ

بیان اُن اعراض کا جو حالات بدن سے لیے جاتے ہین

اور اُسکی پانچ قسمین ہین

وَالْعَرَضُ الْمَأْخُوذُ مِنْ حَالَاتِ	تَعْرِضُ لِلْجِسْمِ فِي أَوْقَاتِ
وہ عرض جو حالات سے لیتے ہین	جو بدن کو بعض اوقات مین عارض ہوتے ہین
فَمِنْهُ مَا يُدْرِكُهُ حِسُّ الْبَصَرْ	كَيَرَقَانٍ وَانْتِفَاخٍ قَدْ ظَهَرْ
پس منجملہ اُسکے ایک وہ ہی جسے حس باصرہ دریافت کر لیتی کہ	جیسا یرقان اور پھولنا جو ظاہر ہو

وَمِنْهُ مَا يُدْرِكُهُ بِالْاُذُنِ
اور منجملہ اُسکے وہ ہی جو کان سے معلوم ہوتی ہی

كَنَفْخَاتِ الْبَطْنِ عِنْدَ الْحَبَنِ
جیسے قرا قر پیٹ کا وقت استسقاء کے

وَمِنْهُ مَا يُشَمُّ حِيْنَ يُنْتِنُ
اور منجملہ اسکے وہ ہی کہ سونگھی جاتی ہی جبکہ بدبو کری

مِثْلُ الْقُرُوْحِ يَعْتَرِيْهَا عَفَنٌ
جیسے قروح جنکو تعفن و سڑاہند عارض ہوتی ہی

وَمِنْهُ مَا يُدْرِكُهُ مِنْ طَعْمِهِ
اور منجملہ اُسکے وہ ہی جسکا ذائقہ معلوم ہوجاتا ہی

كَمَنْ يُصِيْبُ حُمُضَةً فِيْ فَمِهِ
جیسے وہ شخص کہ جسکے منھہ مین ترشی ہوجاوے

وَمِنْهُ مَا يُدْرِكُهُ بِاللَّمْسِ
اور منجملہ اُسکے وہ ہی جسے قوت لامسہ معلوم کرتی ہی

كَالسَّرَطَانِ الصُّلْبِ عِنْدَ الْجَسِّ
جیسے کہ سرطان سخت (نام ورم) ٹٹولنے کے وقت

یہ سبھی عوارضات دلائل ہین جو بدن کے حالات سے ماخوذ ہین اور حواس خمسہ سے
دریافت کیے جاتے ہین

اَلْاَعْرَاضُ الْمَاخُوْذَةُ مِمَّا يَبْرُزُ مِنَ الْبَدَنِ

وہ اعراض جو بدن سے نکلنے والی چیزون سے لیتے ہین

وَالْعَرَضُ الْمَاخُوْذُ فِمَا يَبْرُزُ
اور عرض جو ظاہر ہونے والی چیز سے لیتے ہین

بِالْخَمْسَةِ الْحَوَاسِ اَيْضًا يُحْرَزُ
وہ بھی بسبب پانچ حواس کے علیحدہ علیحدہ معلوم کیے جاتے ہین

كَالْبَوْلِ مِنْ اَحْمَرٍ وَّكَالْاَسْوَدِ
جیسے قارورہ سرخ ہو اور سیاہ

وَالنَّفْثِ مِنْ دَمِيَّةٍ وَّالزَّبَدِ
اور تھوکنا خون والا اور جھاگ والا

وَمِنْهُ مَا يُخْرِجُ بِالْاِطْلَاقِ
اور منجملہ اسکے ایک وہ ہی جو پیٹ سے نکلتا ہی جیسے براز

كَالرِّيْحِ وَالْعُطَاسِ وَالْفُوَاقِ
اور جیسے ہوا اور چھینک اور ہچکی

وَالقَیُّ قَدْ یُصَابُ ذَا حُمُوضَۃٍ ۔۔۔ وَذَا مَرَارَۃٍ وَذَا قُبُوضَۃٍ

اور قی کبھی ہوتی ہے ترش ۔۔۔ اور تلخ اور قبض والی

وَالبَوْلُ مَا یُصَابُ ذَا نَتَانَۃٍ ۔۔۔ دَلَّ عَلَی القُرُوحِ فِی المَثَانَۃِ

اور قارورہ کہ ہو عفونت والا ۔۔۔ مثانہ کے زخموں پر دلالت کرتا ہے

یہ سبھی حواس خمسہ سے دریافت ہوتے ہیں جیسے انواع امراض بخوبی استدلال ہوسکتا ہے۔ اور ترش قی کا سبب یا تو بلغم ترش یا سوداء ردی ہے جو معدہ میں ہو جاتا ہے

وَعَرَقٌ یُحَسُّ مِنْہُ اِنْ خَرَجَ ۔۔۔ بَرْدًا وَحَرًّا وَرَقِیْقًا وَلَزِجْ

اور پسینا جو معلوم ہوتا ہے اس سے اگر نکلے ۔۔۔ سرد اور گرم اور پتلا اور لیسدار

اور یہ پسینا حاسہ لمس سے معلوم ہوتا ہے اگر بو بھی پائی جاوے تو حاسہ شم کا بھی داخل ہو جاتا ہے

وَہٰذِہِ الاَعْرَاضُ فِی ذِی العِلَّۃِ ۔۔۔ اَعْرَاضَۃٌ وَعِنْدَنَا اَدِلَّۃٌ

یہ اعراض اس علت میں اعراض ہیں ۔۔۔ اور ہمارے نزدیک علامات وادلہ ہیں

یہ تمام اعراض جنکا ادراک حواس سے ہوتا ہے درحقیقت بیماری کے لیے اعراض ہیں۔ اور طبیب کے حق میں واسطے پہچاننے امراض کے دلائل اور علامتیں ہیں جیسے کہ زخم کا بدبودار ہونا ایک مرض ہے جو مرض دیگر یعنی قرحہ پر دلالت کرتا ہے اور قی بھی فی نفسہ ایک مرض ہے اور معدہ کی بیماری پر دال ہے۔ اور قارورہ میں پیپ کا ہونا ایک بیماری ہے۔ اور گردہ اور مثانہ کے معلول ہونے پر دلالت کرتا ہے

وَقَدْ مَضٰی ذِکْرِیْ لَہَا تَجْمِیْلًا ۔۔۔ فَاٰنَ اَنْ اَذْکُرَہَا تَفْصِیْلًا

تحقیق میں نے پہلے ذکر انکا اجمالاً کردیا ہے ۔۔۔ پس اب قریب ہے کہ انکا بیان بالتفصیل کروں

ذِکْرُ الدَّلَائِلِ

دلائل کا ذکر ہے

جو مرضون کے لیے علامتین ہین

وَكُلُّ دَلِيلٍ فَعَلٰى مَا اَذْكُرُ	مُذَكِّرٌ وَحَاضِرٌ وَمُنْذِرٌ
ہر دلیل بنا براسکے کہ مین اب ذکر کرتا ہون	یاد دلانیوالی ہے اور حاضر ہے اور آیندہ کی خبر دینیوالی ہے

دلائل کی تین قسمین ہین۔ اول وہ جسکو مذکر کہتے ہین جو گذشتہ اعراض کو ظاہر کرتا ہے جس سے مرض کے سبب سے اور اُسکی کمیت (مقدار پر) طبیب کو واقفیت حاصل ہو جاتی ہے۔ دوسرے دلیل حاضر وہ جو اسوقت موجود اور مریض مین پائی جاتی ہے۔ تیسرے وہ دلیل جو عوارضات سے ماخوذ ہے جیسے کہ مرض حار مین قارورہ کا سفید ہونا حدوث سرسام پر دلالت کرتا ہے جسکو طبیب دیکھ کر کہ سکتا ہے کہ یہ مرض عنقریب ہونیوالا ہے۔ اور اسکو منذر کہتے ہین۔ اور اول ہر دو علامات سے صرف طبیب ہی منتفع ہوتا ہے۔ اور پچھلے سے مریض کو بھی فائدہ پہونچتا ہے۔ جو طبیب کی عمدہ تشخیص کا قائل ہو کر اسپر حسن اعتقاد رکھتا ہے۔ اور اسکی بات پر زیادہ وثوق کرنے لگتا ہے۔ پس خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مریض کے نزدیک دلائل اعراض ہین۔ اور طبیب کے لیے علامات

اَمَّا الَّذِي يُذَكِّرُنَا مَا قَدْ مَضٰى	كَنَدْوَةٍ مِنْ عَرَقٍ قَدِ انْقَضٰى
اب وہ دلیل جو ہمکو یاد دلاتی ہے وہ بات جو گذر چکی ہے	جیسے تراوٹ پسینے کی جو ابھی ہو چکا ہے
وَهٰذِهٖ لَا حَاجَةَ اِلَيْهَا	وَلَا مُعَوَّلَ لَنَا عَلَيْهَا
اس دلیل کی کچھ ہمین حاجت نہین ہے	اور نہ ہمارا اُسپر اعتماد ہے

لیکن امام فخرالدین نے کہا ہی کہ ممکن ہی کہ یون کہا جاوے کہ اس سے طبیب منتفع ہو سکتا ہی جو اس سے بیماری کا سبب معلوم کر سکتا ہی - اور علاوہ گذشتہ علامات کے جاننے کے اُنکا موجودہ وقت مین بھی تصور لا سکتا ہی جس سے علاج کے بارہ مین اُسکے دل کو زیادہ تقویت ہو جاتی ہی اور طبیب بھی اُس سے مستفید ہوتا ہی - جو جان لیتا ہی کہ طبیب نے اُسکی بیماری پر پوری آگاہی پائی ہی - جس سے اُسکے دل کو بخوبی اطمینان ہو جاتا ہی اور حرارت غریزیہ کو قوت ہو کر اُسکی تمام قوتون مین تازگی آجاتی ہی

وَكُلُّ مَا دَلَّ عَلَى مَا قَدْ حَضَرْ	وَدَلَّنَا أَيْضًا عَلَى مَا يُنْتَظَرْ
اور جو چیز اُسپر دلالت کرتی ہی جو حاضر ہو چکی ہی	اور ہی ہمکو پتا بتا دیوے اُسپر جسکا انتظار ہی
فَحَاجَةٌ أَكِيدَةٌ إِلَيْهِ	وَطِبُّنَا مَعْلُولٌ عَلَيْهِ
سو اُسکی طرف سخت حاجت ہی	اور ہماری طب کا اُسپر اعتماد ہی

علامت موجودہ بالفعل مریض مین پائی جاتی ہی جیسے کہ قارورہ زرد یا نبض بشاری یا پہلو مین درد ہو تو وہ مرض کی نوع پر دلالت کرتی ہی جسکی طرف طبیب کو نہایت احتیاج ہی واسطے پہچاننے مرض کے اور حالات مریض کے جو آیندہ اُسپر وارد ہونیوالے ہین

وَمِنْهُ مَا يَعُمُّ بِالدَّلَالَةْ	وَمِنْهُ مَا يَخُصُّ حَالًا حَالَةْ
منجملہ اس قسم کی دلائل کے ایک وہ ہی جو دلالت کرنے مین عام ہی	اور ایک وہ ہی جو ایک ایک حال سے خصوصیت رکھتی ہی

یعنی دلائل کی دو قسمین ہین ایک عام جیسے نبض کا ضعف قوتون کے ضعف پر دلالت کرتا ہی - اور نبض کی صلابت اُسکے مادہ کی سختی اور غلظت پر دلالت کرتی ہی - دوسری خاص جسکی صرف مرض پر دلالت ہوتی ہی جیسے کہ تھوک

خون ڈالا اور کھانسی اور نبض منشاری پہلو کی بیماری پر دلالت کرتی ہی اور تھوک بدبودار مرض سل ہی

اَمَّا الَّذِیْ یَخُصُّ سَوْفَ اَذْکُرُہٗ	فِیْ عَمَلِ الطِّبِّ اِذَا مَا اَسْطُرُہٗ
پھر وہ دلیل جو خاص ہی ابھی اُسکو ذکر کرونگا	جب عمل طب مین اُسکو لکھون گا

ذِکْرُ الدَّلَائِلِ الْعَامَّۃِ الْحَاضِرَۃِ

عام دلائل حاضرہ کا ذکر ہے

اور وہ علامات کلیہ ہین جو اعضا کی قوتون پر دلالت کرتی ہین

وَکُلُّ مَا یَعُمُّ مِنَ الدَّلَالَۃِ	فَھُوَ مِنْ اَعْضَاءٍ لَھَا جَلَالَۃٌ
جو دلالت کہ عام ہے	وہ اُن اعضا سے ہوتی ہی جو رئیس ہین

یعنی کلی دلالت عام وہ ہی جو تینون اعضای رئیسہ مین سے کسی ایک سے ماخوذ ہوتی ہی

کَالْکَبِدِ وَالدِّمَاغِ اَوْ کَالْقَلْبِ	فَاِنَّ ھٰذِیْ بِالصَّحِیْحِ تُنْبِیْ
جیسا کلیجہ اور دماغ اور دل	کہ یہ سارے درست نشان کی خبر دیتے ہین

کیونکہ یہ اعضاے رئیسہ ہین اور تمام قوتین انھین سے پیدا ہوتی ہین۔ اسلیے یہ اعضا مرض کی پوری اور درست حقیقت پر آگاہی بخشتے ہین۔ کیونکہ انمین سے ہر ایک کا فعل تمام بدن مین عام ہوتا ہی جنمین سے جیسے کسی ایک مین آفت یا خرابی آتی ہی تو تمام بدن ماؤف ہو جاتا ہی

اَلْاِسْتِدْلَالُ بِاَفْعَالِ الدِّمَاغِ

دماغ کے فعلون سے حال معلوم کرنا

اَلْفِعْلُ مَا اسْتَقَامَ فِیْ تَصَوُّرِہٖ	وَفِکْرِہٖ وَحِفْظِہٖ فِیْ تَذَکُّرِہٖ
فعل جب تک اپنے تصور اور فکر مین	مستقیم و برقرار ہی اور اپنی یاد داشت مین

عقل اور تصور اور تفکر اور خیال سب کا مقام دماغ ہی۔ جب دماغ میں فساد آتا ہی
تو عقل اور ان تمام افعال میں نقصان آجاتا ہی اور کوئی فعل صحیح اور سقیم و برقرار نہیں رہتا

وَحَرَكَاتُ الْجِسْمِ وَالْاِحْسَاسِ	دَلَّ عَلٰى سَلَامَةٍ فِي الرَّاسِ
اور جسم کی حرکات اور حس میں درست رہے	تو سر کی صحت اور درستی پر دلالت کریگا (وہ فعل)

قوت حس و حرکت کا مبدأ دماغ ہی جسمیں تغیر آنے سے اُنکے افعال میں تغیر
یا نقصان یا بطلان آجاتا ہی

وَاِنْ اَصَابَ هٰذِهٖ اِعْرَاضٌ	فَفِي الدِّمَاغِ حَلَّتِ الْاَمْرَاضُ
اور اگر اُنکو کچھ عارضے ہو نچیں	تو معلوم ہوا کہ دماغ میں مرضیں اُتر پڑتی ہیں

جب خیال اور حس و حرکت میں سے کسی ایک میں کچھ خرابی آجاے تو معلوم کرنا
چاہیے کہ دماغ میں کچھ خلل آگیا ہی۔ جس سے تکمیل افعال کا سد راہ ہوگیا ہی۔

اَلْاِسْتِدْلَالُ بِاَفْعَالِ الْقَلْبِ

دل کے فعلوں سے حالات کا معلوم کرنا

وَالْقَلْبُ اِنْ جَرٰى عَلَى الْقِوَامِ	فِي نَبْضِهٖ فَالْحَالُ فِي سَلَامٍ
دل نبض میں اگر برابر درستی پر چلتا ہے	تو حال اچھا اور سلامتی میں ہے
وَالنَّبْضُ اِنْ تَبَاعَدَ عَنِ الْمُعْتَادِ	مِنْ طَبْعِهٖ دَلَّ عَلَى الْفَسَادِ
اور نبض اگر حرکت معتاد طبعی سے دور ہوجاوے	تو فساد پر دلالت کریگی
دَلَّ بِالْاِخْتِلَافِ فِي الْاَنْبَاضِ	عَلٰى ضُرُوبِ السُّقْمِ وَالْاَمْرَاضِ
اور نبضوں میں اختلاف کے سبب	کئی ایک اقسام بیماری اور امراض پر دلالت ہوگی

اجناس نبض میں اختلاف آنے سے معلوم ہوتا ہی کہ بدن بہت سی متضاد بیماریوں میں مبتلا ہوگیا ہی

اِحْتِبَاسُ النَّبْضِ وَاَوَّلُهَا مِقْدَارُ الْاِنْبِسَاطِ

نبض کے اقسام مین — پہلا اُنمین کا اُسکے پھیلاؤ کا مقدار ہے

نبض ایک حرکت انقباضی و انبساطی ظروف روح کی ہے جس سے روح کو ہوا واسطے تبرید یا تعدیل کے پہونچتی ہے۔ بعض کے نزدیک نبض حرکت وضعیہ ہے تینون قطرون طول عرض عمق مین۔ جو دل و شرائین سے بذریعہ انقباض و انبساط کے حاصل ہوتی ہے۔ حرکت انبساطی مین سرد ہوا اُسکے دل اور روح کیطرف آتی ہے۔ اور انقباضی مین بخارات دخانی دل اور جسم سے باہر نکلتے مین اور کسی طبیب کا مقولہ ہے نبض ایک ایلچی ہے جسکی کبھی تکذیب نہین کرنی چاہیے اور بمنزلہ گونگے آدمی کے ہے جو اپنی حرکات اور اشارات کے ذریعہ سے پوشیدہ اور اندرونی اشیا کی خبر دیتا ہے

اَجْنَاسُهَا اِذَا عُدِّدَتْ عَشَرَةٌ	مَا عَلَاهَا عَنْ حِفْظٍ اِلَّا الْمَهَرَةُ
نبضونکے اجناس اقسام جب تو شمار کریگا تو دس ہین	ماہران فن طب کے بغیر انکے کسینے یاد نہین کیا
اَوَّلُهَا فِیْ قَدْرِ الْاِنْبِسَاطِ	دَلَّ عَلٰی اِفْرَاطٍ وَاَقْسَاطٍ
پہلا اُنمین سے پھیلاؤ کے اندازہ مین ہے	کہ زیادتی اور برابری پر دلالت کرتاہے

اور نبض پھیلاؤ اور عرض مین یا تو زیادہ ہوتی ہے یا کم

اِنَّ الْکَبِیَانِ جُمِّعَتْ اَقْطَارُہٗ	دَلَّ عَلٰی قُوَّتِهٖ مِقْدَارُہٗ
اگر نبض عظیم کے سارے قطر طول عرض عمق بہت ہو جاوین	تو اُسکا مقدار اُسکی قوت پر دلالت کریگا

اور اس نبض کو عظیم اور قوی بھی کہتے ہین جو انگلیون کو نہایت قوت سے ایسا قرع کرتی ہے کہ انگلیون کو اونچا کر دیتی ہے۔ اور نیچے دبانے سے اُسکی حرکت مین

کچھ کمی نہین آتی اور اُسکی قوت اور زیادتی مقدار کی یہ وجہ ہی کہ اسمین یا تو روح حیوانی زیادہ ہی یا حرارت کا غلبہ ہی جسکے سبب زیادہ ترویح کی حاجت پڑتی ہی

فَضِدُّهُ فِي الْقُوَّةِ الصَّغِيْرُ
اور ضد اُسکی قوت مین (ضعیف) صغیر ہی

مِنْهُ الطَّوِيْلُ النَّبْضُ وَالْقَصِيْرُ
اور منجملہ اُسکے نبض طویل ہے اور صغیر

یعنی نبض کے حالات مین سے ہر ایک حالت کی ضد ہوتی ہی - اور طویل کی ضد صغیر ہی اور صغیر وہ نبض ہی جو طول عرض عمق مین ناقص ہوتی ہی - اور اُسکا سبب یہ ہی کہ اسمین یا تو قوت ضعیف ہی یا حرارت غریزیہ کم ہی یا شریانون کا جرم سخت ہی جو حرکت کو بخوبی قبول نہین کر سکتا - اور طویل وہ نبض ہے جو پھیلاؤ اور عرض مین چار انگشتون سے تجاوز کر جاوے - اور قصیر وہ جو ایک سے بھی تجاوز نہ کر سکے - اور دونون کے درمیان اعتدال کا درجہ ہی

وَمِنْهُ مَاضَاقَ وَمِنْهُ مَاعَرَضَ
منجملہ اُسکے وہ نبض ہی جو تنگ ہو اور وہ جو چوڑی ہو

وَمِنْهُ شَاهِقٌ وَمِنْهُ مُنْخَفِضُ
اور وہ جو اونچی ہو اور وہ ہی جو پست ہو

منجملہ نبض کے ایک ضیق ہی - جسکو دقیق بھی کہتے ہین کیونکہ وہ معتدل کی نسبت سے بہ سبب ضعف قوت کے دقیق ہی - اور اُسکے مخالف کو عریض کہتے ہین اور شاہق جسکو شاخص بھی کہتے ہین وہ ہی جو بلندی اور علو مین زیادہ ہو جسکا سبب حرارت کی زیادتی ہی اور اُسکی مخالف منخفض ہی - اور اُسکو غابر بھی کہتے ہین

جِنْسُ زَمَانِ الْحَرَكَةِ

جنس وقت حرکت کی یعنے دوسری جنس مقدار حرکت کے بیان مین

وَجِنْسُ مَا يُنْسَبُ لِلزَّمَانِ
اور جنس اس نبض کی جسکی نسبت زمانہ کیطرف ہوتی ہی

مِنْ حَرَكَةٍ مُخْتَلِفِ الْأَزْمَانِ
حرکت کو مختلف الازمان سے

فَمِنْ سَرِیْعِ النَّبْضِ ذِیْ غَرَارَہْ	دَلَّ عَلَی الْقُوَّۃِ وَالْحَرَارَہْ
پس نبض تیز بہت تیزی والی	قوت اور حرارت پر دلالت کرتی ہے

یعنی کبھی زمانہ حرکت کا لمبا ہوتا ہے جو قوت حیوانی کی قوت اور حرارت کی زیادتی پر دلالت کرتا ہے - اور سریع نبض وہ ہے جو زیادہ مسافت کو تھوڑے سے عرصہ میں طے کر لیتی ہے - اور اُسکے مخالف بطی ہے

وَمِنْ بَطِیْءِ النَّبْضِ ذِیْ خُمُوْدَہْ	دَلَّ عَلَی الضُّعْفِ مَعَ الْبُرُوْدَہْ
اور نبض بطی بجھی ہوئی	ضعف اور برودت پر دلالت کرتی ہے

یا جمود ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ اسمیں بطوء اور سختی پائی جاتی ہے

جِنْسُ زَمَانِ السُّکُوْنِ

یہ جنس ہے سکون کے مقدار کی

وَجِنْسُ مِقْدَارِ زَمَانِ السَّکَنَہْ	مُنْقَسِمٌ اِلٰی ضُرُوْبٍ مُمْکِنَہْ
اور جنس اندازہ زمانہ سکون کی	منقسم ہوتی ہے طرف اقسام ممکنہ کے
تَوَاتُرٌ لَیْسَ لَہٗ مِنْ فَتَرٍ	دَلَّ عَلٰی ضُعْفِ الْقُوٰی وَالْحَرِّ
نبض متواتر کہ اُسے روک نہووے	وہ ضعف قوی اور حرارت پر دلالت کرتی ہے

یعنی زمانہ سکون کے نیچے کئی اقسام ہیں ایک متواتر جسکے سکون کا زمانہ نہایت تھوڑا ہوتا ہے اور اسکا سبب قوت کا ضعف ہے یا حرارت غریبہ کی تیزی ہے جسکے سبب سے طبیعت اپنے آرام کے لیے زیادہ ہوا کی محتاج ہے تاکہ حرارت اور تیزی کو سرد کرے اور اُسکے مخالف تفاوت ہے

وَمَا لَہٗ تَفَاوُتٌ بِالضِّدِّ	دَلَّ عَلٰی رَخَاوَۃٍ وَبَرْدٍ
اور جس نبض کو تفاوت ہو فتور کے ساتھ	تو وہ نرمی اور سردی پر دلالت کرتی ہے

نبض کو انقباض اور انبساط کے وقت دو سکون عارض ہوتے ہین اور جو سکون انبساط مین بوقت قرع شریانون کے انگلیون کو ہوتا ہی اُسکو سکون خارجی کہتے ہین یہ سکون بظاہر حس محسوس ہوتا ہی - دوسرا وہ سکون جو انقباض کے وقت ہوتا ہی جبکہ شریا نین مرکز کیطرف رجوع ہوتی ہین اُسکو سکون داخلی کہتے ہین جسکا حواس سے محسوس ہونا دشوار ہی - پس جس نبض کا سکون لمبا ہوتا ہی اُسکو تفاوت کہتے ہین

جَنْسُ مِقْدَارِ الْقَوِیِّ

یہ جنس مقدار قوی نبض کی ہے

وَجِنْسُ مِقْدَارِ الْقَوِیِّ مَقْسُوْمٌ	اِلیٰ قَوِیٍّ قَرْعَۃٌ عَظِیْمٌ
اور جنس مقدار قوی نبض کی تقسیم ہوتی ہی	طرف قوی نبض کے جسکا قرعہ بڑا ہوا

قوی وہ ہی جو اُنگلیون کو زور سے اسقدر قرع کرے کہ گویا اُنکو اونچا کر دیتی ہی اور یہ قوت کی زیادتی اور شریانون کی ترقی کے سبب سے ہوتا ہی اور اُسکے مخالف ضعیف ہی - اور ان دونون کے درمیان معتدل ہی

وَمَا عَلَی الضِّدِّ هُوَ الضَّعِیْفُ	وَ قَرْعَۃٌ مُنْخَفِضٌ لَطِیْفٌ
اور جو نبض اسکے ضد پر ہو وہ ضعیف ہی	اور ضربہ اُسکا پست اور نرم ہوتا ہی

وَجِنْسُ قِوَامِ جِرْمِ الشِّرْیَانِ

یہ جنس ہے خود قوام جرم شریان (رگ) کی

وَجِنْسُ جِرْمِ الْعِرْقِ عِنْدَ الْحِسِّ	فَمِنْهُ صَلِبٌ مُخْبِرٌ عَنْ یُبْسٍ
اور جنس جرم رگ کی رگ کے ہاتھ لگانے کے وقت چند اقسام ہی	ایک سخت جو خشکی سے خبر دیتی ہے
وَمِنْهُ رَطِبٌ لَیِّنٌ بِجَسِّهٖ	دَلَّ عَلٰی رَطُوْبَۃِ بِجَسِّهٖ
اور ایک رطبہ ہی نرم ہاتھ لگانے مین	جو رطوبت ظاہری حس پر دلالت کرتی ہی

جس کے اعتبار سے رگ کا قوام دو قسم پر ہی - ایک سخت جس سے صلابت اُنگلیون کو محسوس ہوتی ہی جو مزاج کے یُبس اور مرض کے سوداوی ہونے پر دلالت کرتی ہی - اور کبھی سختی خاص شریانون کی یبوست سے ہوتی ہی - دوسری نرم جسکی نرمی اُنگلیون کو محسوس ہوتی ہی کہ گویا انگلیان اُسمین دھسی جاتی ہین جو بدن کی زیادہ رطوبت پر دلالت کرتی ہے

اور ان دونون کے درمیان معتدل کا درجہ ہی

جِنسٌ کَیفِیَّۃُ جِرمِ الشِّریَانِ

یہ جنس ہے کیفیت جرم رگ کی

وَجِنسُ جِرمِ العِرقِ فِی الکَیفِیَّۃ	دَلَّ عَلَی المِزَاجِ بِالسَّوِیَّۃ
اور جنس جرم رگ کی کیفیت مین	برابری مزاج پر دلالت کرتی ہی
فَبَارِدٌ یُخبِرُنَا عَن بَردِ	وَ سخِنٌ یُخبِرُنَا بِالضِّدِّ
سو بارد بالفعل سردی سے خبر دیتی ہی	اور گرم بالفعل اُسکی ضد یعنی گرمی سے خبر دیتی ہی

یعنی اگر شریانون کا لمس گرم ہو تو اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ اُس شخص کا مزاج گرم ہی کیونکہ حرارت جسم کے تمام اجزا مین منتشر ہی - اور جسکا لمس بارد ہوتا ہی وہ مزاج کی برودت پر دلالت کرتا ہی - اور ان دونون کے درمیان معتدل ہی -

جِنسُ مَا یَحتَوِی عَلَیہِ الشِّریَانُ

یہ جنس ہی ایسی چیز کی جسپر رگ حاوی ہی - یعنے جو رگ مین ہے

وَجِنسُ مَا یَحتَوِی بِہِ الشِّریَانُ	فَذَاکَ عَن اَخلَاطِہٖ بَیَانُ
وہ قسم جس سے رگ پر کی جاتی ہے	سو وہ اسپنے اخلاط سے بیان کرتی ہی

مُمتَلِی یُخْبِرُ عَنْ اِفْرَاطٍ
ایک ممتلی ہی جو خبر دیتی ہی کثرت خلط و مادہ سے

وَ فَارِغٌ عَنْ قِلَّةِ الْاَخْلَاطِ
اور خالی ہوتی ہی جو خبر دیتی ہی قلت مادہ و اخلاط سے

اور نبض ممتلی ہوتی ہی اخلاط یا روح سے پس ممتلی وہ ہی جو حس کے وقت معلوم ہووے کہ وہ رطوبتون سے پر ہی۔ اور خالی وہ ہی جو اُسکے برخلاف ہو یعنی انگلیان دھستی ہوئی معلوم ہووین۔ جو قلت (امتلاء) پر دلالت کرتی ہین۔

جِنْسُ زَمَانِ الْحَرَكَاتِ وَالْفَتَرَاتِ

یہ جنس ہے وقت حرکتون اور ٹھہرنے نبضون کی

وَ لِلْفُتُوْرِ وَالْحَرَاكِ جِنْسٌ
اور آرام اور جنبش نبض کی ایک جنس ہی

يَكْشِفُ عَنْ اَنْوَاعِ ذَاكَ الْحِسُّ
کہ اُسکے اقسام کو ہاتھ لگانا واضح کردیتا ہی

نبض مین دو سکون اور دو حرکتین پائی جاتی ہین ایک حرکت تو عضو کو پھیلاتی ہی اور دوسری بند کرتی ہی۔ اور ایک سکون خارجی اور دوسرا داخلی ہی جو ہر دو انقباض اور انبساط کے درمیان پائی جاتی ہی۔ لیکن سکون خارجی محسوس ہوتا ہی

فَمِنْهُ نَوْعٌ مُسْتَقِيْمُ الْوَزْنِ
پس اُس نبض کی ایک قسم ہی مستقیم الوزن

يَلْزَمُ فِي النَّبْضِ لِنَبْضِ السِّنِّ
کہ نبض سن عمر کو وہ حرکت لازم ہوتی ہی

نبض مستقیم الوزن وہ ہی جسکے سکون اور حرکات کے اوقات متساوی اور ہم وزن ہووین۔ اور اُسکے تین احوال ہین ایک حسن الوزن جو مجاوز الوزن ہی جیسے لڑکے کی نبض جوان کے مشابہ ہووے۔ دوسری متباین الوزن جیسے لڑکے کی نبض بوڑھے کے مشابہ ہووے۔ تیسری خارج الوزن جسکو مشابہت کسی کے ساتھ نہین ہی۔ اور یہ نہایت ردی ہی جو قوت حیوانی کے اضطراب پر دلالت کرتی ہی

وَفِی فُصُوْلِ الْعَامِ وَالْبِلَادِ	یَکُوْنُ جَارِیاً عَلَی الْمُعْتَادِ
اور سال کی فصلوں (ربیع صیف خریف شتاء) اور شہروں مین	اپنی عادت پر جاری ہوتی ہے

یہ حرکت اور سکون عمروں کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہین پس عمر لڑکوں کی حرکت اور سکون جوانوں کے برخلاف ہوتی ہی۔ اور بوڑھوں کی اُسکے خلاف ہی اور نبض کا طبعی وزن وہ ہی جو معتدل مزاج مین معتدل عمر معتدل وقت مین پایا جاتا ہی

وَمِنْهُ غَيْرُ لَازِمِ الْوَزَانِ	بِضِدِّ مَا ذَكَرْتُهُ مِنْ فَنِّ
اور ایک قسم نبض کا لازم الوزن نہین ہی	بباعث ضد اس قسم کے جو مینے ذکر کیا ہی

عمدہ وزن والی وہ نبض ہی جسمین حرکت اور سکون طبعی وزن کی نسبت پر ہوین اور جو اُسکے برخلاف ہوتا ہی اُسکی حرکت اور سکون طبعی کی نسبت پر نہین ہوتی

جِنْسُ خَاصَّةِ الْكَمِّيَّةِ

یہ جنس ہی خاص کمیت (مقدار) نبض کی

وَجِنْسُ مَا يَجْرِیْ عَلَی ائْتِلَافِ	فِی النَّبْضِ أَوْ يَجْرِیْ عَلَی اخْتِلَافِ
اور جنس اس نبض کی جو حرکت مین مناسب طور پر	چلتی ہی یا اختلاف پر چلتی ہے

اور یہ ہر دو اُمور نبض کی ہر ایک اقسام مین پائے جاتے ہین

فَمَا جَرَیْ عَلَی قِوَامٍ مُؤْتَلِفْ	وَمَا جَرَیْ عَلَی اعْوِجَاجٍ مُخْتَلِفْ
پس جو نبض کہ ایک اندازہ پر چلے وہ مؤتلف ہی	اور جو کجی پر چلے وہ مختلف ہے

نبض مؤتلف وہ ہی جو انقباض اور انبساط اور حرکات و سکنات اور قوت وضعف و سرعت و بطوء مین قانون طبعی پر جاری رہے اور جو اُسکے برخلاف ہو جاوے وہ مختلف ہی۔ اسطور سے کہ کوئی ایک نبضہ سریع ہو اور

دوسرا بطی - اور ایک قوی اور دوسرا ضعیف ہووے - اور مختلف اقسام
کی نبض مین سے ایک کا نام ذنب الفار بھی ہے - جسکا ہر ایک نبضہ پہلے کی
نسبت سے ضعیف ہوتا جاتا ہے - یہانتک کہ اُسکی حرکت بالکل منقطع ہوجاتی ہے
فائدہ مناسب طور پر چلنا نبض کا تین اقسام مین پایا جاتا ہے - ایک مقدار
انبساط اور انقباض مین - دوسری زمانہ حرکت مین - تیسری جسپر شریانون کا
جرم حاوی ہے - چوتھی جو جرم شریانونکی کیفیت سے ماخوذ ہے

جِنسُ عَدَدِ نَبَضَاتِ العُرُوقِ

یہ جنس ہے رگون کے حرکتون کے شمار کی

وَجِنسُ عَدَدِ نَبَضَاتِ العِرقِ
اور جنس شمار حرکتون رگ کی

لَهُ فِی الاِختِلَافِ اَیُّ فَرقٍ
اسکے اختلاف مین کیا کیا فرق ہے

اور مختلف مین فرق ہے اسطور سے کہ اختلاف یا تو زیادہ حرکتون نبض مین
ہوگا - یا تھوڑی حرکتون مین یا ایک ہی حرکت مین

مُختَلِفٌ فِی نَبَضَاتٍ جَمَّةٍ
بہت حرکتون مین جو مختلف ہووین

مِمَّا لَهُ نَوعَانِ عِندَ القِسمَةِ
اُسکی دو قسمین ہین تقسیم کے وقت

مُنتَظِمُ النَّظمِ وَ مَا لَا نَظمَ لَهُ
ایک منتظم النظم جسکے اختلاف مین ترتیب ہے اور دوسری

لَم یَکُنِ النَّبضُ لَهُ مُحَصِّلَه
وہ کہ اُسکا نظم و نسق کچھ نہو نبض اُسکا حاصل کرنیوالا نہین ہے

کبھی اختلاف کئی نبضات مین ہوتا ہے اور اُسکی دو قسمین ہین - ایک وہ جسکی
بہت سی حرکتون مین اختلاف ہے مگر اُسکے اختلاف مین انتظام ہے اسطور سے
کہ اُسکی ہر ایک حرکت پہلے کی نسبت سے ضعیف ہوتی جاتی ہے جیساکہ نبض ذنب الفار مین

محسوس ہوتا ہے۔ دوسری وہ جسکے اختلاف مین کچھ انتظام نہین ہے جیسے کہ اسکی ایک حرکت قوی ہوتی ہے اور دوسری ضعیف۔ پھر دونون حرکتین قوی پھر ایک ضعیف اور ایک قوی

وَذُو النِّظَامِ مِنْهُ مَا يَدُورُ

اور نظام والی مین سے ایک قسم وہ ہے جو دورہ کرتی ہے

وَذَالِكَ مِنْ قَوْلِنَا تَفْسِيرٌ

اور اُسکی ہمارے اس قول سے تفسیر ہے

يَقْرَعُ مَا يَقْرَعُ ثُمَّ يَرْجِعُ

قرع کرتی ہے جبتک قرع کرتی رہتی ہے پھر لوٹتی ہے

إِلَى الَّذِي قَدْ كَانَ قَبْلُ يَقْرَعُ

اُسی قرع کیطرف جو پہلے قرع کرتی تھی

یعنی نبض منتظم کی دو قسمین ہین ایک وہ جسمین دور لازم آتا ہے اسطور سے کہ نبض کی ایک حرکت صغیر اور دوسری عظیم اور ایک معتدل پھر ایک صغیر اور دو عظیم اور ایک معتدل ہووے اور اسی قسم مین سے ایک قسم کو واقع فی الوسط کہتے ہین۔ دوسری وہ جو جسمین دور نہین ہوتا۔ بلکہ نبض کی ایک حرکت صغیر اور دو عظیم۔ پھر دو صغیر ایک قوی ہوتی ہے

وَمِنْهُ مَا لَمْ يَلْتَزِمْ أَدْوَارَهُ

اس نبض سے ایک وہ قسم ہے کہ اپنے دورونکا التزام نہین کرتی

وَمِنْهُ مَا يُدْعَى ذَنَبُ الْفَارَهْ

اور منجملہ اسکے وہ ہے کہ جسے ذنب الفارہ کہتے ہین

وَمِنْهُ مَا خِلَافُهُ فِي نَبْضِهِ

اور منجملہ اُسکے ایک وہ ہے کہ اُسکا خلاف ایک نبضہ مین ہوتا ہے

إِذَا اقْتَضَتْ فَوْقَ ذَاكَ قَبْضَهْ

جبکہ تو اسپر ایک دفعہ ہاتھ رکھے

اور نبض مختلف مین سے ایک وہ ہے جسکا ایک نبضہ قوی اور دوسرا خفیف ایک مقدم اور دوسرا موخر ہووے

ومنہ

وَ مِنْهُ مَنْسُوْبٌ وَمَا لَمْ يَنْتَسِبْ	وَ قَوْلُنَا مِنْهُ عَلَى الْمُلَقَّبْ
اور منجملہ اُسکے ایک منسوب ہے تی ہی اور دوسری غیر منسوب	اور ہمارا قول اُسکے ملقب پر ہی یعنی جسکا کچھ نام مشہور ہی

کسی نبض کا نام منشاری اور دودی اور نملی اور موجی اور ذنب الفار ہی اور بعض کا
بالکل نام نہین ہی جیسے نبض بعض تپون کی یا بعض اقسام کے دردسر مین

وَ مِنْهُ مَقْطُوْعٌ وَذُوْ اتِّصَالِ	وَ مِنْهُ سَافِلٌ وَمِنْهُ عَالِي
اور منجملہ اُسکے ایک مقطوع ہی اور دوسری متصل	اور ایک سافل ہے اور ایک عالی

نبض مختلف مقطوع وہ ہی جو ایک قرع کرے۔ لیکن پورا ہونے سے پہلے
اثنائے حرکت مین منقطع ہو جاوے پھر دونون مین اتصال ہو جاوے اور
مختلف مین سے ایک وہ قسم ہی جسکا ایک نبضہ اونچا ایک پست ہوتا ہی

وَمَا لَهُ فِي نَبْضَةٍ قَرْعَانِ	وَمَا لَهُ اَكْثَرُ مِطْرَقَانِ
اور ایک وہ ہی کہ جسکے نبضہ مین دو ضربہ ہین	اور ایک وہ ہی کہ جسکے ضربہ بہت ہین یہ دونون مطرقی ہین

نبض مختلف کے اقسام مین سے ایک وہ ہی جسکو ذو القرعتین کہا جاتا ہی جسمین ایک
ضربہ قوی ہوتا ہی دوسرا اُس سے کسیقدر کمتر۔ پھر بالکل اسکی حرکت بند ہو جاتی ہی
اور پھر اسی ترتیب سے اسمین حرکت شروع ہو جاتی ہی۔ اسلیے بعض طبیب اُسکے
دونون ضربون کو ایک ضربہ خیال کرتے ہین۔ لیکن وہ باہم پہلے پیچھے ہوتے ہین
اور کتنے دونون کو دو ضربہ شمار کرتے ہین۔ مطرقہ ہتوڑے کو کہتے ہین جسکو جب
کسی بھاری پتھر یا لوہے پر مارا جاتا ہی تو دو تین حرکتین وہ خود بخود کرتا ہی اسیطرح
اس نبض کا حال ہوتا ہی اس مناسبت کیوجہ سے اُسکو مطرقی کہتے ہین

کَذٰلِکَ النَّمْلِیُّ وَ المَوْجِیُّ		وَمِنْہُ دُوْدِیٌّ وَمِنْشَارِیٌّ
ایسے ہی نملی ہی اور موجی		اور منجملہ اُسکے دودی ہی اور منشاری

دودی وہ نبض ہی جو موجی کے مشابہ ہوتی ہی۔ مگر موجی مین رگ کا انبساط زیادہ اور عظیم ہوتا ہی اور اُس سے اُنگلیون کے نیچے ضعیف حرکت محسوس ہوتی ہی جو کیڑون کی حرکت کے مشابہ ہوتی ہی۔ اور نبض منشاری وہ نبض سریع متواتر صلب ہی جو بلندی اور پستی اور تقدم وتاخر اور صلابت ونرمی مین مختلف ہوتی ہی۔ اور اُسکو منشاری اسلیے کہتے ہین کہ اُسکی حرکت منشار (آرہ) کی حرکت کے مشابہ ہوتی ہی جبکہ لکڑی چیرنے کے کام مین استعمال کیا جاتا ہی۔ اور یہ نبض سینہ اور اُسکے قرب وجوار کی بیماری پر دلالت کرتی ہی۔ اور نملی وہ مختلف نبض ہی جسکی حرکت حرکت دودی کے مشابہ ہوتی ہی۔ مگر اُس سے صغیر اور ضعیف پر جو قوت کے زوال پر دلالت کرتی ہی اور اُسکی حرکت چیونٹیون کی چال کے مشابہ ہوتی ہی اور موجی وہ ہی جو عظم اور صغر اور تقدم وتاخر وصلابت ولینت مین ایسی مختلف ہوتی ہی جو دریا کی موجون کیطرح ایک حصہ دوسرے پر غالب آتا ہی

وَ مِنْہُ مَا یُوْسَمُ بِالْمُسَلِّیِّ		وَمِنْہُ مَا لُقِّبَ بِالرَّعْشِیِّ
اور وہ ہی جسے مستے نشانی رکھتے ہین		اور منجملہ اُسکے وہ ہی کہ جسکو لقب رعشی کا دیتے ہین

نبض مختلف کے اقسام مین سے ایک رعشی بھی ہی جسکو مرتعش کہتے ہین جسکی حرکت پہلے نہایت ضعیف ہوتی ہی پھر آہستہ آہستہ بڑھتے بڑھتے اپنے انتہا کے درجہ تک پہونچکر پھر کمی اور نقصان کیطرف لوٹتی ہی یہانتک کہ پہلی حد پر آجاتی ہی گویا کہ وہ ایک دھاگہ ہی جو کانپتا ہی اور مختلف کی ایک اور قسم ہی جسکو مسلی کہتے ہین جو ہمیشہ ایک ہی

حالت پر قائم اور ثابت رہتی ہے - اور اسمین کسیطرح کا تغیر نہین آتا جیسے کہ نبض سل والون کی ہوتی ہے اور یہ دلالت کرتی ہے قوت کے ضعف اور بدن کی ناتوانی پر اور اُسپر بھی کہ بدن کا جوہر قوت مرض کیطرف مستحیل ہو گیا ہے -

وَلِكُلِّ جِنْسٍ تَحْتَهَا نَوْعَانِ	مِنْ هٰذِهٖ كِلَاهُمَا ضِدَّانِ
اور ہر جنس کے نیچے دو دو نوع ہین	ان ساریون سے اور دونون ضدین ہین
بَيْنَهُمَا وَاحِدَةٌ مُعْتَدِلٌ لَهٗ	تَنْزِلُ مِنْ كِلَيْهِمَا بِمَنْزِلَهْ
انکے درمیان ایک معتدل ہے	اُن دونون سے ایک مرتبہ مین اُترتی ہے

نبض کے دسون اجناس مین سے ہر ایک جنس کے نیچے دو دو نوع ہین - اور پھر ان ہر دو نوع کے درمیان ایک ایک معتدل ہے جیسے کہ حین زمانہ حرکت کے ماتحت دو نوع ہین سریع اور بطی - اور ان دونون کی نسبت سے معتدل ایسا ہی جنس مقدار سکون مین متواتر اور غیر متواتر ہے - جسکے درمیان ایک معتدل بھی ہے

إِلَّا ضُرُوبَ الْخُلْفِ فَهِيَ فُرُطٌ	فَمَا لَهَا فِي الِاخْتِلَافِ وَسَطٌ
مگر اقسام خلعف کے جو بہت ہین	اُنکے اختلاف مین کوئی واسطہ اعتدال کا نہین ہے

نبض کے مفرط اقسام مین معتدل نہین پایا جاتا جیسا کہ جو نبض مفرط درجہ کی ممتلی ہے یا جو اعلے درجہ کی خالی ہے اسمین اعتدال کا درجہ نہین ہوتا

وَيُعْرَفُ النَّبْضُ بِنَبْضِ الْمُعْتَدِلِ	حَتّٰى يُرٰى أَيُّ جَانِبٍ عَدَلْ
اور معتدل نبض سے نبض پہچانی جاتی ہے	تاکہ معلوم ہووے کہ کس جانب کو عدول کر گئی ہے

یعنی نبض سے کسی مرض پر استدلال نہین ہو سکتا جبتک اُسکو معتدل نبض پر قیاس نہ کیا جاوے جو حقیقت مین نہایت بعید اور دشوار ہے اسلیے قانون مین

لکھا ہی کہ طبیبون کو چاہیے کہ صحت کی حالت مین نبضون کو بخوبی دیکھ رکھا کرین جو ذہن مین نہایت عمدہ طور سے آجاوین۔ پھر ضرورت کے وقت اُسی قیاس پر خیال کر لیا کرین۔ سو جبکہ کسی نبض کے دیکھنے اور اُسکی حالت معلوم کرنے کی ضرورت پڑے تو چاہیے کہ اعتدال کے وقت اُسکے مزاج کا حال معلوم کر رکھین جس سے بخوبی سمجھ لیوین کہ کسقدر درجہ اعتدال سے منحرف ہی

وَكُلُّ نَبْضٍ خَارِجٍ عَنْ وَاجِبِهٖ	قِيَاسُهٗ إِلَىٰ مِزَاجِ صَاحِبِهٖ
اور جو نبض کہ خارج ہو اپنے واجب طور سے	قیاس اُسکا اپنے صاحب کے مزاج کی نسبت پر ہی

یعنی جب کہ معلوم ہو جاوے کہ اعتدال کی نسبت سے نبض مین تواتر آگیا ہی تو جاننا چاہیے کہ اُس نبض والے شخص کا مزاج حار ہی۔ اور اگر نبض مین سختی ہو تو اُسکا مزاج یابس ہی۔ اگر نبض جمود کیطرف مائل ہی تو اُسکا مزاج بارد ہی اگر اُسمین نرمی و یبوست ہی تو اُسکا مزاج مرطوب ہی

ذِكْرُ نَبْضِ السِّنِّ وَالْفَصْلِ وَالْبَلَدِ وَالْمِزَاجِ وَالسَّحْنَةِ وَالذُّكُورَةِ وَالْأُنُوثَةِ

ذکر ہی نبض عُمر اور موسم اور شہر اور مزاج اور ڈیل اور مرد ہونے اور عورت ہونیکا

جاننا چاہیے کہ نبض مین تغیرات طبعی اور غیر طبعی ہوتے ہین۔ اور طبعی تغیرات وہ ہین جو عُمر اور موسم اور شہر اور مزاج اور ڈیل ڈول اور مرد یا عورت ہونیکے اعتبار سے ہوتے ہین پس جوان کی نبض بوڑھون سے قوی ہوتی ہی اور موسم گرما مین نبض موسم سرما کی نسبت سے قوی ہوتی ہی اسمین اعتراض ہی کیونکہ نبض کی تاثیر حرارت غریزیہ کی ہوتی ہی۔ اور چونکہ موسم سرما مین حرارت غریزیہ داخل بدن مین زیادہ ہوتی ہی تو چاہیے کہ اُس سے نبض عظیم ہووے

وَاعْتَرَفْ ضُرُوْبَ النَّبْضِ فِی الْاِنْسَانِ ... وَفِی الْفُصُوْلِ الْعَامِ وَالْبُلْدَانِ

اب تو نبض عمروں اور سال اور فصلوں ... اور شہروں کی اقسام کو معلوم کر

وَفِیْ مِزَاجِ النَّاسِ وَالسَّخْنَاءِ ... وَفِی الرِّجَالِ مِنْهُ وَفِی النِّسَاءِ

اور آدمیوں کے مزاج کی اور ڈیل ڈول کی ... اور مردوں کی اور عورتوں کی

اَلْحَرُّ فِیْهِ سُرْعَةٌ اِلَی الْکِبَرِ ... وَمِثْلُهٗ سِنُّ الشَّبَابِ وَالذَّکَرِ

گرمی میں سرعت نبض کی ہوتی ہے عظم کیطرف مائل ... اور ایسی ہی نبض عالم جوانی اور مرد کی ہوتی ہے

حرارت سے نبض سریع عظیم ہو جاتی ہے خواہ حرارت عمر کی ہو یا شہر یا مزاج یا مردوں کی

وَالْبَلَدُ الْجَنُوْبُ وَالْقَضِیْبُ ... وَالْمَرْأَةُ الْحَامِلُ وَالْمَصِیْفُ

اور شہر جنوبی (جو پہاڑ کے جنوبی سمت میں ہو) اور پتلا خشک آدمی ... اور عورت حاملہ اور موسم گرمی کا

جو اشخاص ممالک جنوبی میں رہتے ہیں جہاں نہایت زیادہ گرمی ہوتی ہے اور پتلے دبلے آدمی جنکا مزاج گرم اور بدن پر گوشت کم جو شریانوں کو بخوبی نہ چھپا سکے اور حاملہ عورت جسمیں زیادہ خون ہوتا ہے اور حرارت جنین کے سبب سے اسکا پیٹ گرم ہوتا ہے - یہ سارے مقتضی عظم اور سرعت نبض کے ہیں -

وَالْبَرْدُ فِیْهِ الصِّغَرُ وَالْاِبْطَاءُ ... وَمِثْلُهُ الشُّیُوْخُ وَالشِّتَاءُ

اور سردی میں صغر اور آہستگی نبض کی ہوتی ہے ... اور ایسی ہی ہیں بڈھے آدمی اور موسم جاڑے کا

کَذَا النِّسَاءُ وَالسَّمِیْنُ الرَّهِلُ ... وَمِثْلُهُ مِنَ الْبِلَادِ الشَّمَائِلُ

ایسی ہی عورتیں اور فربہ آدمی ڈھیلا ... اور ایسے ہی شہر جو شمالی ہیں یعنی پہاڑ سے شمال کیجانب ہیں

اُن سب کی نبضیں صغیر بطی ہوتی ہیں - کیونکہ انکے مزاج پر برودت غالب ہے اور رطوبت زیادہ ہے

وَكُلُّ يَبْسٍ نَبْضُهُ صَلِيبٌ

اور جسکو خشکی ہو اُسکی نبض سخت ہو

وَكُلُّ لِيْنٍ نَبْضُهُ رَطِيبٌ

اور جو تری سے اُسکی نبض تر ہو

کیونکہ خشکی بدنون کو سخت کر دیتی ہی - اور رطوبت نرمی پیدا کرتی ہے

وَكُلُّ نَبْضٍ لِمِزَاجٍ مُعْتَدِلٍ

اور ہر نبض مزاج معتدل کی

يُشْبِهُهُ نَبْضُ الرَّبِيعِ الْمُكْتَمِلِ

اُسکے مشابہ ہوتی ہی نبض موسم کامل ربیع کی

یعنی نبض موسم ربیعی کی بہ نسبت موسم گرمی اور جاڑون کے معتدل ہوتی ہے
اور اسیطرح مزاج معتدل اور اقالیم چہارم کی

وَمِنْ بِلَادِ آقَالِيمِ الرَّابِعِ

اور شہرون اقالیم سے اقلیم چہارم معتدل ہی

فَإِنَّهُ لِذَا الْمِزَاجِ تَابِعٌ

کہ وہ نبض اُس مزاج کی تابع ہوتی ہی

وَطِفْلٌ نَبْضُهُ سَرِيعٌ رَطْبٌ

اور لڑکے کی نبض سریع اور تر ہوتی ہی

وَالْكَهْلُ نَبْضُهُ بَطِيءٌ صَلْبٌ

اور ادھیڑ آدمی کی نبض بطی ہوتی ہی سخت

سُرعت کی یہ وجہ ہی کہ وہان حرارت زیادہ ہوتی ہی - اور تر اسلیے کہ رطوبت
بھی زیادہ ہوتی ہے

وَكُلُّ جِسْمٍ حَامِلٌ بِخِلْطٍ

اور جو جسم حامل کسی خلط کا ہو

فَنَبْضُهُ مُمْتَلِئٌ بِفَرْطٍ

اُسکی نبض بہت بھری ہوتی ہے

جب جسم کسی خلط سے بھر جاتا ہی تو اُس سے اُسکی شریانون مین بھی امتلا آجاتا ہی جس سے نبض عظیم ہوجاتی ہی - اور بعض اطبا کے نزدیک امتلا کی حالت مین نبض ضعیف ہوتی ہی - کیونکہ اُسکی قوت مادہ خلطیہ کے نیچے دب جاتی ہی جیسا کہ غذا مادہ کے نیچے دب کر ضعیف ہوجاتی ہی

فَالنَّبْضُ فِيْهِ فَارِغٌ ذُوْشَدِّ	وَكُلُّ جِسْمٍ فَارِغٍ مِنْ مَدِّ
پس نبض اُسکی خالی ہوتی ہی شدت والی	اور جو جسم کہ خالی ہو کثرت رطوبت سے

جیساکہ مدقوق اور مسلول کی نبض خالی اور سخت ہوتی ہی کیونکہ اُنکے مزاج پر خشکی کا غلبہ ہوتا ہی۔ یہان بعض ضروری مسائل کو مصنف نے چھوڑ دیا ہی جنکو ہم بیان کرنا مناسب سمجھتے ہین وہ یہ ہی کہ غضب کی حالت مین نبض عظیم شاہق متواتر ہوتی ہی۔ اور اسیطرح لذت مین۔ مگر اس سے کسیقدر کمتر اور غم و فزع مین ضعیف بطی متفاوت ہوتی ہی۔ اور فزع ناگہانی مین سریع مرتعش مختلف ہوجاتی ہی۔ اور خوشی مین عظیم لین ہوتی ہی۔ اور نبض متغیر ہوجاتی ہی حمام مین غسل کرنے سے اور سیر شکم کھانے سے اور زیادہ گرسنگی مین اور شدید الحرارت اشیا یا مبردات اور مخدرات کو تناول کرنے مین اور بکمال ہضم کے وقت جبکہ حرارت زیادہ ہوتی ہی۔ اور شروع خواب مین نبض صغیر ضعیف ہوتی ہی۔ کیونکہ اُسمین حرارت داخل بدن کیطرف حرکت کرتی ہی اور زیادہ خواب مین ضعیف ہوجاتی ہی۔ اور ریاضت اور سرد پانی سے غسل کرنے مین قوی ہوتی ہی اور گرم پانی سے غسل کرنے کی صورت مین ابتدا مین تو قوی ہوتی ہی اور آخر مین تحلیل ہوکر ضعیف ہوجاتی ہی۔ اور ہوا کا حکم تغیر نبض کے بارہ مین مثل پانی کے ہی اور درد مین نبض متغیر ہوجاتی ہی۔ اور جن اورام سے تپ ہوجاتی ہی اگر وہ حار ہی تو نبض سریع متواتر ہوتی ہی۔ اور اگر سوداوی ہی تو صلب بطی دقیق رہتی ہی۔ اور دبیلون اور خراج کی ابتدا مین نبض منشاری ہوتی ہی اور جب پیپ پڑجاتی ہی تو موجی ہوجاتی ہی۔ اور جو ورم عصبانی عضو مین یا دماغ کے

قریب ہوتا ہی تو نبض صلب ہوتی ہی اور زیادہ استفراغ اور مفرط رعاف مین بطی صلب ہوتی ہی اور تمام متحرک رگون مین سے زیادہ ظاہر ساعدین کی ہی پھر صدغین کی پھر رسغ قدمین کی۔ شریانون کے دیکھنے کی تجویز یہ ہی کہ چار اُنگلیون سے اُنکو دبایا جاوے سو نبض طویل چارون اُنگلیون کو لمس کر کے تجاوز کر جاتی ہی اور قصیر وہان تک نہین پہونچتی ہی۔ اور عظیم اُنگلیون کو مرتفع کر دیتی ہی اور قوی مین ضرورت پڑتی ہی کہ اُنگلیون سے دبایا جاوے۔ کیونکہ قوی شریانون کی حرکت اُنگلیون کو پیچھے ہٹا دیتی ہے

اَلْاِسْتِدْلَالُ بِالنَّفَسِ

سانس سے معلوم کرنا

جب ریہ سرد ہوا سے بھر جاتی ہی تو اُس سے دل ہوا کو جسقدر ضرورت ہوتی ہی جذب کر لیتا ہی۔ اور دُخانی بخارات کو سانس کے ذریعہ سے باہر نکال دیتا ہی

وَالصَّدْرُ وَالرِّیَةُ اٰلَاتُ النَّفَسِ	فَاِنْ تَصِحَّ فَالْحَیٰوةُ فِیْ حَرَسٍ
سینہ اور پھیپھڑا سانس کے آلات ہین	پس اگر یہ صحیح اور تندرست رہے تو زندگی حفاظت مین ہی

سینہ پھیپھڑے کے ذریعہ سے آدمی کی سانس آتی جاتی ہی اور جب اُن دونون مین ضعف یا اُنکے مزاج مین تغیر آجاتا ہی تو اُس سے دل کے مزاج پر صدمہ پہونچتا ہی جس سے حرارت غریزیہ جو حیات کا مادہ ہی ضعیف و ناطاقت ہو جاتی ہی اور سانس لینے سے سینہ کو انبساط حاصل ہوتا ہی جس سے پھیپھڑا بھی منبسط ہو جاتا ہی جیسے کہ لوہارون کی کھال پھول جاتی ہی تو اُسکے اجزا مین ہوا داخل ہو جاتی ہی جسکو پھیپھڑا صاف کر اور اُسکے فضلات کو نکال کر اُسکو دل کی

غذا بننے کے لائق بنا دیتا ہے۔ اور یہ سارا کام خداوند تعالیٰ کے اذن سے تھوڑے عرصہ میں مکمل ہو جاتا ہے۔ پھر یہ ہوا، سینہ کی طبعی حرکت کے ذریعہ سے دل سے تدریجاً اور رگوں کیطرف پہونچتی ہے۔ اور پھیپھڑے کی پیدائش نرم گوشت ہوادار سے ہے جسکے منافذ بہت ہیں جسمیں ہوا بخوبی ٹھہر جاتی ہے جو روح کا مادہ ہے۔ اور حرارت دل کو برودت پہونچانے کا آلہ ہے۔ قانون میں ہے کہ ہوا کے بارہ میں پھیپھڑا مانند معدہ کے ہے غذا کے امر میں۔ اور پھیپھڑے کو دو متضاد حرکتیں ہوتی ہیں (۱) حرکت انبساطی جس سے ہوا جذب ہو کر قابل تغذیہ دل کے ہو جاتی ہے (۲) حرکت انقباضی جس سے بخار دخانی جو دل میں جمع ہوتا ہے خارج ہو جاتا ہے۔ اور پھیپھڑا دل کو اُسکے تمام جہات سے حاوی اور محیط ہے

وَاِنْ تَنَكَّبَ عَنْ سُوْءِ اَفْعَالِهَا — فَنَادُ ذَاكَ الْقَلْبِ فِيْ اِسْتِعْمَالِهَا

اور اگر سانس اُنکے سوء افعال کے سبب کسو ہو جاوے — تو آگ اس دل کی استعمال میں ہوتی ہے

وَالصَّدْرُ مَهْمَا يَعْتَرِيْهِ مِنْ مَرَضٍ — فَنَفْثُهٗ دَلِيْلُهٗ وَهُوَ عَرَضٌ

اور سینہ کو جب کوئی مرض عارض ہووے — تو خون وغیرہ کا تھوکنا اسکی دلیل ہے اور یہ عرض اس مرض کا ہے

پھیپھڑا اور سینہ اور پہلو باہم متصل اعضا ہیں۔ جب انہیں سے کسی ایک میں کوئی مرض یا سوء مزاج ہوتا ہے تو اُس سے دوسرے کو بھی ضرر پہونچتا ہے۔ سو اس مرض کے لیے کسی علامت اور دلیل کا ہونا ضروری ہے جو نفث (خون وغیرہ تھوکنا) ہے جیسا کہ قارورہ جگر کی بیماریوں پر دلالت کرتا ہے۔

اِنْ عَدِمَ النَّفْثُ فَذَاكَ اِبْتِدَاؤُهٗ — لِاَنَّ حَالَ النُّضْجِ فِيْهِ مَا بَدَا

اگر نفث اور تھوکنا نہ ہو تو یہ ابتدائے مرض ہے — کیونکہ پختگی کا حال ابھی اسمیں ظاہر نہیں ہوا

وَاِنْ يَكُنْ فِي رِقَّةٍ قَلِيلاً	كَانَ بِضُعْفِ نُضْجِهِ دَلِيلاً
اور اگر رقت مین کمی ہووے	تو اُسکے نضج کے ضعف کی دلیل ہی

کیونکہ نفث اور تھوک نضج کے اعتبار پر ہوتا ہی سو جب نضج بالکل نہین ہوتا تو تھوک نرم سیال پانی کے مانند ہوتا ہی اور جس تھوک مین نضج آجاتا ہی وہ زیادہ اغلظ اور غلیظ اور سہل الخروج اور مستوی القوام ہوتا ہی

وَاِنْ يَكُنْ مُعْتَدِلاً فِي ذَاكَا	تُوَسُّطُ الضَّعْفِ وَقَدْ اَنْبَاكَا
اور اگر قوام مین معتدل ہووے	تو تزائد مرض کے توسط پر تجھے آگاہی کریگا

جو تھوک رقت اور غلظت کمی اور بیشی مین معتدل ہو وہ دلالت کرتا ہی کہ ہنوز مرض ترقی کے متوسط درجہ پر ہی مگر جبکہ کسیقدر نضج ظاہر ہوجاوے۔

وَاِنْ يَكُنْ فِي كَثْرَةٍ وَفِي غِلَظٍ	فَاِنَّهُ عَنْ اِنْتِهَاءٍ قَدْ لَفَظْ
اور اگر مادہ زیادہ اور غلیظ ہو	تو وہ انتہائی مرض سے خبر دیتا ہے
وَرِقَّةُ النَّفْثِ مِنَ الْاَدِلَّهْ	اِنَّ رَقِيقًا خِلْطَ تِلْكَ الْعِلَّهْ
اور نرمی تھوک (مادہ خارجہ) کی دلیل ہی اسپر کہ	غلط اُس مرض کی رقیق ہے
وَاَنَّهَا سَرِيعَةُ الْجَفَافِ	وَالنَّفْثُ اِنْ يَغْلُظْ فَبِالْخِلَافِ
اور اُسپر کہ وہ علت جلدی خشک ہو جائیگی	اور تھوک اگر غلیظ ہو تو علت اسکے برخلاف ہوگی

اور نرم مادہ جلدی خشک ہوجاتا ہی۔ اور اُسکا فعل خشکی کے بعد باطل ہوجاتا ہی جسکو عضو کی قوت جلدی دفع کردیتی ہی جس سے بیماری فوراً زائل ہوجاتی ہی اور تھوک غلیظ دیر مین خشک ہوتا ہی اور عرصہ کے بعد تندرستی لاتا ہی۔

وَالْاَسْوَدُ اللَّوْنِ مِنَ الْبُصَاقِ	دَلَّ عَلٰى شِدَّةِ الْاِحْتِرَاقِ
اور سیاہ رنگ کی کھنکار اور تھوک	سخت احتراق مادہ پر دلالت کرتی ہی

اور سیاہ کھنکار اور تھوک دونون دلالت کرتے ہین اس امر پر کہ بدن کی رطوبتین
جلکر دور ہوگئی ہین اور احتراق اعضا تک پہونچ گیا ہی یا اسپر کہ بدن مین
محترق اور ردی مواد زیادہ اور غالب ہوگیا ہی جسنے بدن کی قوت کو گھٹادیا
ہی یا اُسپر کہ بدن کو زیادہ سردی پہونچ گئی ہی جسنے قوتون کو جمادیا ہی اور حرارت
کو بجھا دیا ہی - جو نہایت ہی ردی اور ناقص ہی اور زرد پستئی رنگ بھی سیاہ کے حکم مین ہی

وَالْاَخْضَرُ اللَّوْنِ مِنَ الْاَنْفَاثِ	دَلَّ مِنَ الصَّفْرَاءِ عَلَى الْكُرَّاثِ
اور سبز رنگ کی کھنکار	کراثی صفرا پر دلالت کرتی ہی
وَكُلُّ مَا صُفْرَتُهُ مُضِيَّهْ	دَلَّ مِنَ الصَّفْرَاءِ عَلَى الْمُحِيَّهْ
اور جسکی زردی روشن ہووے	وہ صفراء محی پر دلالت کرے گا

اور تھوک یا کھنکار کا رنگ زرد سفیدی آمیز ہو تو معلوم ہوتا ہی کہ اسمین صفراء کے
ساتھ بلغم ملا ہوا ہی - اور اگر زردی کا رنگ تیز ہو تو اسمین صرف صفراء کا غلبہ ہی

وَاَبْيَضُ النَّفْثِ دَلِيْلُ الْبَلْغَمِ	وَاَحْمَرُ اللَّوْنِ دَلِيْلُ الدَّمِ
اور سفید کھنکار علامت بلغم کی ہے	اور سرخ رنگ والا دلیل خون کی ہی

جمیع اقسام بلغم کا رنگ سفید ہوتا ہی - اور جس کھنکار کا رنگ سفید اور لزوجیدار
ہو وہ نہایت ناقص اور مذموم ہی

وَكُلُّ مَنْ فِي نَفْثِهِ نَتُوْنَهْ	فَاِنَّهَا تُخْبِرُ عَنْ عُفُوْنَهْ
اور جسکی کھنکار مین بدبو ہو	تو وہ مادہ کی عفونت سے خبر دیتا ہی

کھنکار اور تھوک مین جسقدر بدبو ہوگی اسیقدر مادہ کی عفونت پر دلالت کرتا ہی
جو تنفس کے اعضا مین غلیظ پڑا ہی

وَكُلُّ نَفْثٍ لَمْ يَكُنْ بِالْمُنْتِنِ
اور جو کھنکار کہ بدبودار نہو

فَلَيْسَ مَا فِيْ صَدْرِهٖ بِعَفِنِ
تو اُسکے سینہ مین مادہ متعفن نہین ہے

وَاِنْ رَاَيْتَ مُسْتَدِيْرًا شَكْلَهٗ
اور اگر تو اسکی شکل کو مستدیر (گول) دیکھے

وَكَانَتِ الْحُمّٰى بِهٰذِى الْعِلَّهْ
اور تپ بھی اُس مرض مین ہووے

فَاقْضِ هٰذِهٖ مِنَ الْاَعْلَامِ
پس تو ان نشانیون سے اس شخص کے

عَلٰى وُقُوْعِ الشَّخْصِ فِي الْبِرْسَامِ
ورم سینہ مین مبتلا ہونے کا حکم لگادے

اگر بجاے برسام کے سرسام ہو تو اُس سے مراد یہ ہی کہ اگر کھنکار سفید اور گول ہو اور ساتھ اُسکے تپ تیز اور قوی ہو تو اُسکو سرسام مین مبتلا ہونیکا ڈر ہی۔ خصوصاً جبکہ اختلاط ذہن کا یا ہذیان ہووے جیسے بول کے رنگ سفید ہونے مین سرسام کا احتمال ہوتا ہی۔ سرسام دماغ کے ورم کو کہتے ہین۔ اور برسام سینہ یا جنب کا ورم ہی

فَاِنْ يَكُنْ لَمْ يَسْخَنِ الْعَلِيْلُ
اور اگر ایسا ہو کہ بیمار کو گرمی معلوم نہو

فَاِنَّهٗ قَدْ حَضَرَ الذُّبُوْلُ
تو ضرور ذبول (تپ مشابہ دق کے) حاضر ہوا ہے

یا اگر علیل کو تپ نہو یا باوجود تپ کے اُسکی گرمی محسوس نہونے تو وہ دق کے آخری درجہ مین ذبول کو پہونچ چکا ہی۔ ذبول اسلیے کہتے ہین کہ ایسی حالت مین اعضاے ایسے خشک ہو جاتے ہین جیسے کہ درخت کی کٹی ہوئی شاخین سوکھ جاتی ہین

وَالنَّفْثُ اِنْ دَلَّ عَلَى الْكَمَالِ
اور اگر کھنکار اپنے کمال نضج پر دلالت کرے تو

مِنْ نُضْجِهٖ جَاءَ بِلَا سُعَالِ
اسطرح گریگا کہ بغیر کھانسنے کے آویگا

اَبْيَضُ فِيهِ غِلَظٌ مُتَّصِلاً	بِلَا نَتْوٍ نَتِهٍ يَجِيئُ اَوَّلاً
اس حال مین کہ سفید ہوگا اسمین متصل گاڑھا پن ہو	بغیر از تعفن کہ جو پہلے آتا تھا

جس تھوک اور کھنکار مین چھ باتین پائی جاتی ہین اسمین کامل اور پورا نضج ہوتا ہی (۱) بغیر کھانسی کے خارج ہونا۔ (۲) اُسکا رنگ سفید ہو (۳) غلیظ نہو (۴) اُسکے نکلنے مین اتصال ہو (۵) اسمین کسیقدر بدبو نہو (۶) نہایت آسانی اور سہولت سے نکلتا ہو۔ پس جس کھنکار مین یہ چھا مور مذکورہ بالا پائے جاوین اُسکی بیماری زیادہ سخت نہین ہوتی۔ اور اگر کھنکار ابتدائی بیماری مین نکلنا شروع ہو جاوے تو وہ بیماری کی کمی اور عنقریب نضج ہو جانے پر دلالت کرتا ہی۔ اور دیر سے آوے تو وہ نضج کی تاخیر اور بیماری کی درازی پر دلالت کرتا ہی۔ جو کھنکار نرم اور زیادہ اور عسر الخروج ہو جو کھانسی کے ساتھ اور اسکا رنگ سیاہ یا مائل بزردی اور بدبودار ہو وہ نہایت ناقص اور مذموم ہے

اَلْاِسْتِدْلَالُ بِاَفْعَالِ الْكَبِدِ

جگر کے افعال سے مرض کا معلوم کرنا

وَمَنْشَاءُ الْاَخْلَاطِ فَهُوَ الْكَبِدُ	وَالْخِلْطُ مِنْهُ يَسْتَزِيدُ الْجَسَدُ
اور اخلاط کے پیدا ہونے کی جگہ جگر ہے	اور خلط سے بدن زیادتی پکڑتا ہی
وَكُلُّ عُضْوٍ نَاشِئٌ بِسَبَبِهِ	فَهُوَ لَهُ الْفِعْلُ الَّذِي يَخْتَصُّ بِهِ
اور ساری اعضا جگر کے سبب سے پیدا ہوتی اور بڑھتے مین	سو وہ جگر کا فعل ہی جو اسی سے خصوصیت رکھتا ہی

ابتداء کتاب مین ہم بیان کر چکے ہین کہ خلط کسطرح پیدا ہوتی ہی۔ اور غذا کیونکر بدن کو پہونچتی ہی اسلیے اب دوبارہ اعادہ کی کچھ ضرورت نہین ہی اور جسطرح دماغ کے

اعضا ہین جو اسیکے ساتھ مخصوص ہین جو اعصاب ہین اور دل کے اعضا اسیکے ساتھ مختص ہین جو شرائین ہین۔ اسیطرح جگر کے بھی مخصوص اعضا ہین جو رگین ہین جنکے ذریعہ سے تمام بدن کے اعضا کو خون پہونچتا ہی اور ان اعضا مین سے ہر ایک کا جدا جدا فعل ہی جو اسیکے ساتھ مختص ہی اسلیے اب مصنف نے جگر کے افعال کا بیان شروع کیا ہی

وَمِنْ بُخَارِهٖ تَكُوْنُ الرُّوْحُ	وَالْجِسْمُ مِنْ بَقَائِهٖ صَحِيْحُ
اور اسکے بخار سے روح بنتی ہے	اور بدن اُسکے بقا سے سالم رہتا ہی

یہ بخار جگر مین پیدا ہوتا ہی اس لطیف خون سے جسکو جگر جذب کرکے روح بننے کے لیے قابل کر دیتا ہی اور یہی روح طبی ہی پھر اس سے اور وہ (رگون) کے ذریعہ سے شرائین نکلکر تمام بدن مین پہونچتی ہین تاکہ ہر عضو کو جسقدر غذا مناسب ہے پہونچتی رہے سو جبتک جگر کے افعال بدن مین ثابت اور درست رہتی ہین جسم صحیح اور تندرست رہتا ہی

وَاِنْ يَصِحَّ الْخِلْطُ قَدْ صَحَّ الْجَسَدْ	وَالْخِلْطُ يَصْلُحُ مَتٰى صَلُحَ الْكَبِدْ
اور اگر خلط صحیح ہو تو ضرور بدن صحیح ہوتا ہی	اور خلط اسوقت اچھی ہوتی ہی جبکہ جگر اچھا ہووے

خلط سے مراد خون ہی کیونکہ جگر کے ساتھ خلط مخصوص وہی ہی جو اسکے اجزا مین داخل ہوتا ہی۔ سو جبکہ خون آفات سے بچا رہتا ہی تو جگر سلامت رہتا ہی اور جب جگر سلامت ہوتا ہی تو تمام جسم اچھا ہوتا ہی کیونکہ عمدہ غذا کا پہونچنا بدن کی تندرستی کا سبب ہی جس سے خالص اور عمدہ خون پیدا ہوتا ہی

فَالْمَاءُ يَحْمِلُ الْغِذَاءَ اِلَيْهَا	وَكُلُّ خِلْطٍ غَالِبٍ عَلَيْهَا
پس پانی جگر کیطرف اُٹھا لاتا ہی غذا کو	اور ہر خلط کو جو جگر پر غالب ہو

کیونکہ پانی غذا کو معدہ میں لاتا ہے - اور اُسکے نضج میں امداد دیتا ہے جسکا کسیقدر بیان ضروریات کی بحث میں مرقوم ہوچکا ہے اور یہان خلط سے مراد وہ پانی ہے جو کیلوس کے ساتھ مخلوط ہے جسکو جگر علیحدہ نکال کر بول بنا دیتا ہے سو جو خلط وہان موجود ہوتی ہے اُسکا رنگ پانی یعنے پیشاب میں آجاتا ہے اگر صفرا ہو تو پیشاب زرد ہوتا ہے - اور جو مادہ دموی ہے تو سُرخ یا بلغم ہو تو سفید سوداوی ہو تو سیاہ ہوتا ہے - جیسے آگے بیان آتا ہے

فَالْمَاءُ يُبْدِيهِ لَدَى اِخْرَاجٍ
پس نکلنے کے وقت پانی اس خلط کو ظاہر کرتا ہے

فَاَنَّهُ بِالْخِلْطِ ذُو امْتِزَاجٍ
کہ جس خلط کے ساتھ وہ پانی مخلوط ہوتا ہے

جب پانی پیشاب کیطرف مستحیل ہوکر خارج ہوتا ہے تو موجودہ کی خلط کے رنگ سے متلون پایا جاتا ہے

فَالْمَاءُ شَيْءٌ يَحْمِلُ الْاَلْوَانَا
پس پانی ایسی چیز ہے کہ رنگون کو اُٹھا لاتا ہے

وَكُلُّ مَا اَوْدَعْتَهُ اَبَانَا
جس چیز کو جگر اسمین امانت رکھے اُسے ظاہر کردیتا ہے

فَقَدْ بَدَا مِنْ كُلِّ مَا اَقُوْلُ
پس ہر ایک میری بات سے یہ امر ظاہر ہے

وَشَهِدَتْ بِصِدْقِهِ الْعُقُوْلُ
اور اُسکے صدق کی سب عقلین گواہی دیتی ہین

بِاَنَّ فِي الْبَوْلِ لَنَا دَلِيْلًا
اسطرح کہ بول ہمارے لیے دلیل ہے

يُخْبِرُ عَمَّا عَامَرَ الْعَلِيْلَا
کہ وہ خبر دیتا ہے اس خلط سے جو علیل مین بڑی ہوئی ہے

تمام حکما کی عقلین قطعی اس پر دلالت کرتی مین کہ پیشاب کے رنگ مین مادہ مرض کے اقسام پر دلالت ہے

اَجْنَاسُ الْبَوْلِ وَاَوَّلُهَا فِي اللَّوْنِ

قارورہ کی جنسون مین سے اول رنگ کے بیان مین

پیشاب خون کا پانی ہی جسکو دونون گردے جدا کر دیتے ہین اور بعد تیسرے ہضم کے خون سے علیحدہ کر دیتے ہین - قارورہ سے استدلال نہین پکڑنا چاہیے جب کہ زیادہ مدت تک بند کیا جاوے ورنہ جسکو زیادہ بیخوابی یا تعب یا سخت بھوک یا کوئی حرکت نفسانی مثل غضب وغیرہ کے ہو اور نہ اُس بول سے جسکو چھ گھنٹون سے زیادہ عرصہ گذرا ہو اور نہ قوی مدرات کے پینے کی حالت مین اور نہ دوسرے قارورہ مین - پیشاب نکرنا چاہیے جبتک اُسکو پہلے پیشاب سے بخوبی پاک وصاف نہ کرلیوین

وَ اُبیَضُّ اللَّوْنِ مِنَ الاِعْلَامِ	بِکَثْرَۃِ الشَّرَابِ وَ الطَّعَامِ
اور سپید رنگ قارورہ کا	کثرت پانی اور کھانے کی خبر دیتا ہی
اَوْ تُخْمَۃٍ اَوْ بَلْغَمٍ اَوْ بَرْدٍ	اَوْ سَلَسٍ اَوْ سُدَّۃٍ فِی الْکَبِدِ
یا بدہضمی کی یا بلغم کی یا سردی کی	یا سلس البول کی یا جگر کی سدہ کی خبر دیتا ہی

قارورہ سے پانچ طور پر استدلال کیا جاتا ہی - (۱) اُسکے رنگ سے (۲) رسوب سے (۳) قوام سے (۴) بو سے (۵) ذائقہ سے پھر رنگ کی دلالت دو قسم پر ہے اول سفیدی اسقدر تیز اور زیادہ ہو کہ اُسکا رنگ دودھ کے مشابہ ہو جاوے سو اگر وہ نہایت رقیق ہی تو تفنج کے نہونے پر دلالت کرتا ہی اور اگر غلیظ ہے تو معلوم ہووے کہ اسمین کوئی خلط بلغمی مخلوط ہی یا بدہضمی ہو گئی ہی غذاء کے زیادہ کھا جانے سے جو ابھی ہضم نہین ہوئی یا زیادہ پانی پینے سے جسنے اسکو گاڑھا کر دیا ہی یا بدن کو زیادہ سردی پہونچی ہی جسنے بدن کی حرارت کو منجمد کر دیا ہی اور کبھی قارورہ کی سفیدی جگر کی سردی پر دلالت کرتی ہی تپ کی حالت مین

جس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہی تپ تپ چوتھیہ کیطرف منتقل ہوجائیگی اور اگر کوئی گرم بیماری ہی تو سرسام مین مبتلا ہو کر اُس شخص کی ہلاکت کا خوف ہی اور کبھی پیچش کے ہوجانے کا ڈر ہوتا ہی۔ بسبب احتباس گرم مادہ کے امعا مین دوم یہ کہ قارورہ کا رنگ تو ویسا ہی سفید ہی لیکن اسمین چکنائی ملی ہوئی نظر آتی ہی تو وہ گردون کی چربی کے پگھلنے پر دلالت کرتا ہی اور اگر اسمین کوئی اور چیز منی کے مانند مخلوط نظر آوے اور طبیعت مین کچھ حرارت کے آثار معلوم نہووین تو فالج کے ہوجانے کا احتمال ہے اور اگر وہان کچھ حرارت ہی تو سمجھنا چاہیے کہ اُسکا مادہ غلیظ تحلیل ہو کر بول کی راہ سے خارج ہو چلا ہے

وَالْبَوْلُ اِنْ جَاءَ ذَا اصْفِرَادٍ	دَلَّ عَلٰی شَیْءٍ مِنَ الْمِرَادِ
اور پیشاب اگر زردی والا آوے	تو کچھ تھوڑے سے مرہ صفرا پر دلالت کریگا
وَهُوَ مَتٰی کَانَ بِلَوْنِ النَّارِ	فَالْمِرَّۃُ الصَّفْرَاءُ فِی اکْتِثَارِ
اور پیشاب جب آتشی رنگ کا ہو	تو معلوم ہوگا کہ مرہ صفراء کی کثرت سے ہی

زرد رنگ کے پیشاب سے معلوم ہوتا ہی کہ بدن مین صفرا کا غلبہ ہی اور مرض بھی صفراوی ہی اور جب زردی سونے کے رنگ کے مانند امراض حارہ مین پائی جاوے تو وہان عرق کے اختلاط پر دلالت کرتی ہی

وَالنَّاصِعُ اللَّوْنِ فَدُوْنَ الْاَحْمَرِ	فَالْمِرَّۃُ الصَّفْرَاءُ فِیْهَا اَکْثَرُ
اور تیز رنگ زعفرانی جسکی سرخی کم ہی	اور اُسمین مرہ صفراء زیادہ ہے

اور زعفرانی رنگ جس پیشاب مین ہوتا ہی اُسکے بدن مین مادہ صفراوی کا

غلبہ ہی اور باوجود اسکے اگر اسمین رقت ہو تو نضج کے نہونے پر دلالت ہوگی یا حرارت کی زیادتی پر جو بدن کے باطن مین ہی جیسے کہ تپ محرقہ مین ہوتا ہی

وَالْاَحْمَرُ الْقَانِیُ مِنَ الْاَلْوَانِ	اِنْ لَّمْ یَکُنْ عَنْ اَخْذِ زَعْفَرَانٍ
اور خالص سُرخ رنگ (جسکی سُرخی ظاہر ہو	اگر زعفران کے پینے سے نہو
وَلَمْ یَکُنْ حِنَّاءً وَّلَا قُوْلَنْجُ	فَذَالِکَ فِیْهِ لِلدِّمَاءِ مَزْجُ
اور نہ مہندی پی یا لگائی ہو اور نہ قولنج ہو	تو اُسمین خون کی آمیزشس ہے

سُرخ رنگ کا ایسا پیشاب جو خالص خون کے ہمرنگ ہو دلالت کرتا ہی کہ بدن مین مادہ دموی کا غلبہ ہی مگر چند صورتون مین باوجود سُرخی رنگ کے خون کی زیادتی نہین پائی جاتی - اول رنگ دار دوا پی ہو جیسے زعفران جسکے پیشاب مین سُرخی زردی آمیز ہوتی ہی - یا خیار شنبر کا استعمال کیا ہو جو قارورہ کو سُرخ سیاہی مائل کر دیا ہی ایسا ہی ایلوے کا پینا اور بقولات کا کھانا - دوم مہندی کا خضاب لگانا کہ اسمین ایسی لطیف قوت ہی جو بدن کے مسامات مین سے نفوذ کر کے پیشاب کے مجاری تک پہونچ جاتی ہی - سوم کوئی سخت درد جو مجاری بول کے نزدیک تر ہووے جیسے قولنج اور نقرس اور درد مفاصل چہارم سدہ جو جگر اور امعا کے درمیانی مجاری مین پیدا ہو کر مرار (صفرا) کو امعا کیطرف گرنے سے روکتا ہی جو آخر ناچار مجری بول کیطرف گرتا ہی - پنجم جگر کا مزاج فاسد ہو جاوے جس سے وہ خون مائیت سے جدا نہین کر سکتا اور گوشت کے غسالہ کیطرح سُرخ رہتا ہی - ششم سوء القینہ اور استسقا مین جگر بسبب ضعف کے چکنائی سے پانی کو بخوبی علیحدہ نہین کر سکتا - ہفتم

یرقان مین قارورہ سُرخ رنگ کا ہوتا ہی ہشتم تمام نفسانی اعراض جیسے
ہم - غم - حزن - بھوک وغیرہ پیشاب کے رنگ کو زرد کردیتے ہین

وَاِنْ اَتَی الْاَسْوَدُ بَعْدَ کُمْدَۃٍ	دَلَّ عَلٰی بُرُوْدَۃٍ فِیْ شِدَّۃٍ
اور اگر سیاہ آوے بعد خاکستری رنگ کے	تو یہ سخت سردی پر دلالت کریگا
وَاِنْ اَتَی بَعْدَ احْمِرَارٍ فَرَطٍ	دَلَّ عَلٰی سُوْءِ احْتِرَاقِ الْخِلْطِ
اور اگر سیاہ بعد سرخی کے آوے	تو بُری احتراق خلط پر دلالت کریگا

اگر پیشاب کا رنگ سیاہ ہی اور اُس سے پہلے پیشاب خاکستری سبز رنگ کا آچکا ہی تو اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ بدن مین زیادہ سردی ہی جسنے اخلاط کو منجمد کردیا ہی - یا اسمین کئی محترق خلطین ہین جو نہایت سخت سرد ہو گئی ہین جس سے حرارت غریزی کو انجماد حاصل ہو گیا ہی اور اگر سیاہی سے پہلے سُرخ یا زرد رنگ خصوصًا بدبودار پیشاب آچکا ہی تو وہ مرہ صفرا کے زیادہ احتراق پر دلالت کرتا ہی اور سیاہ قارورہ امراض حادہ مین ہلاکت پر دلالت کرتا ہی - مگر چند صورتون مین کسی قسم کے خطرہ کا احتمال نہین ہے اول چوتھیہ تپ کے آخر مین - دوم امراض طحال مین - سوم بھی امراض سوداوی کے آخر مین کہ وہان سوداوی مادہ تحلیل ہو کر پیشاب کے ذریعہ سے خارج ہو جاتا ہے - چہارم - خون بواسیر کے احتباس کی صورت مین

وَاقْضِ عَلَی السُّقْمِ بِلَوْنِ الْفَرْغِ	اِنْ لَمْ یَکُنْ عَنْ اٰکِلٍ ذِیْ صِبْغٍ
اور تو قارورہ کے رنگ سے بیماری پر حکم کر	اُسوقت کہ رنگ دار کھانے سے رنگ نہو

مِثْلُ الْبَوْلِ وَخِیَارُ الشَّنْبَرِ ۔ وَ کُلُّ مَا یَصْبِغُہُ مِثْلُ الْمُرَّیْ

جیسے بقولات اور املتاس ۔ اور ہر چیز کہ جس سے بول رنگین ہو جاوے جیسے آبکامہ

طبیب کو چاہیے کہ بیماریون کے مزاج اور اُنکے مواد پر بول کے رنگ کے اعتبار سے حکم کرے بشرطیکہ کوئی اُسمین رنگ دینے والی چیز مخلوط ہووے اور قارورہ سبز جسکا رنگ پستہ یا نیل کے مشابہ ہوتا ہی وہ مادہ کی شدت برودت پر دلالت کرتا ہی اور لڑکون مین حدوث فلج یا تشنج کا ڈر لاتا ہی اور جسکا رنگ زنگاری یا کراثی ہو وہ ردی نہین نہایت مذموم ہی زیادہ احتراق پر دلالت کرتا ہی۔ اور قارورہ ذائقہ کے اعتبار سے بھی بعض امراض پر دلالت کرتا ہی اسطور سے کہ نمکین صفرا پر اور شیرین خون پر اور پھیکا بلغم پر اور کسیلا و ترش و قابض سودا پر دلالت کرتا ہی

ذِکْرُ الْقِوَامِ

قارورہ کے قوام یعنی اُسکی رقت غلظت کدورت کا ذکر ہے

وَ رِقَّۃُ الْاَبْوَالِ فِی الْقِوَامِ ۔ دَلَّ عَلٰی قِلَّۃِ الْاِنْہِضَامِ

اور نرمی پیشابون کی قوام مین ۔ کمی انہضام پر دلالت کرتی ہی

رقیق بول جگری ہضم کے ضعف پر دلالت کرتا ہی کیونکہ طبعی بول جسمین ہضم واقع ہوتا ہی وہ کسیقدر غلیظ ہوا کرتا ہی سو جب ہضم مین کمی ہوتی ہے تو پیشاب رقیق ہو جاتا ہی خصوصاً لڑکون مین

وَ قَدْ یَرِقُّ الْبَوْلُ بَعْدَ التُّخَمِ ۔ وَ سُدَّۃٍ فِی الْکَبِدِ اَوْ مِنْ وَرَمٍ

اور قارورہ بدہضمی کے بعد کبھی رقیق ہو جاتا ہی ۔ اور بعد سدہ کے جو جگر مین ہو اور بعد ورم جگری کے بھی رقیق ہو جاتا ہی

بدہضمی کیصورت مین ہضم مین کمی ہتی ہی۔ اور طبیعت کامل ہضم سے عاجز ہو جاتی ہے

اسلیے بول مین رقت رہتی ہی- اور کبھی جگر کے مجرا مین سدہ پڑ جاتا ہے- جس سے ہضم جگری مین نقصان آجاتا ہی- اور جس شخص کے محدب کبد مین ورم خصوصًا بارد ہو جاتا ہی تو اُس سے بول رقیق ہو جاتا ہی اور کبھی بول رقیق ضعف گردہ پر دلالت کرتا ہے- اور کبھی زیادہ تر پانی کے پینے یا سوء مزاج سے ہوتا ہی اور مادہ امراض مین قوتون کے ضعف پر دلالت کرتا ہی اور کبھی بلغم کی زیادتی پر جو گردہ مین اکثر ہو جاتا ہے

وَغِلَظُ الْبَوْلِ دَلِيْلُ الْهَضْمِ		اَوْ عَنْ كَثِيْرِ بَلْغَمٍ فِى الْجِسْمِ
اور گاڑھا ہونا قارورہ کا دلیل ہضم کی ہی		یا جسم مین بہت ہونے بلغم کی علامت ہی

جیسا کہ کچی ہضم مین قارورہ رقیق ہوتا ہی- اسیطرح ضروری ہی کہ جب غذا کا طبخ مکمل ہووے اور اُسکے ہضم مین کسیطرح کی کوتاہی نہ ہے تو اُس سے جسقدر پانی کا فضلہ (پیشاب) جو خارج ہو گا غلیظ ہو گا- یا یہ کہ بدن مین غلیظ بلغم زیادہ ہی جو بول کے ساتھ مخلوط ہی اور بلغم کے جمیع اقسام مین غلیظ ہوتا ہی اور کبھی سقوط قوت کی حالت مین بول غلیظ ہوتا ہی جیسے حالت نزع کے وقت کا قارورہ غلیظ ہوتا ہی- اور قانون مین مرقوم ہے- قارورہ کا زیادہ غلیظ یا اسکا زیادہ رقیق ہونا خام اور عدم نضج کی علامت ہی کیونکہ غلیظ کا نضج رقت ہی اور رقیق کا نضج غلظت ہی اور کبھی امراض سوداوی مین بحران کی وجہ سے قارورہ غلیظ ہو جاتا ہے

ذِكْرُ الرَّسُوْبِ
ذکر رسوب (تحصٹ) کا

یعنی قارورہ کے نیچے جو میل اور کدورت جم جاتی ہے اُسکے رنگ اور مکان

اور قوام کے بیان مین۔ رسوب عرف عام مین وہ میل ہی جو پانی کے نیچے بیٹھ جاتی ہی۔ اور طبیبون کی اصطلاح مین تین حالات پر اسکا اطلاق آتا ہی (۱) جو قارورے کے نیچے تہ نشین ہو جاتا ہی۔ (۲) جو سب سے اوپر طافی نظر آتا ہی (۳) جو درمیان مین معلق رہتا ہی۔ اور اُسکو رسوب معلق بھی کہتے ہین

فَاِنْ عَلَا الرَّسُوْبُ فِي الْبَيَاضِ	دَلَّ عَلٰى سَلَامَةِ الْاَمْرَاضِ
اور اگر رسوب سفیدی مین نمودار ہو	تو بیماریون کی سلامتی پر دلالت کریگا

رسوب کے رنگ بھی بول کے رنگ کے مانند ہوتے ہین۔ اور رسوب کا سفید ہونا امراض کی سلامتی کی دلیل ہی جو مادہ کے نضج پر دلالت کرتا ہی جیسے کہ سفیدی پیپ کی ورم کے نضج پر دلالت ہوتی ہی۔ رسوب سفید صاف جب تپ مین چوتھے روز ظاہر ہون تو بحران ساتوین دن واقع ہوگا۔ اور اگر ساتوین روز نکلین تو اُنکا بحران گیارھوین روز ہوگا۔ اور جو رسوب صاف املس نہون تو وہ قوت کی تحلیل اور اُسکے ضعف کی علامت ہی

فَاِنْ بَدَتْ اَلْوَانُهُ مُصْفَرَّةً	فَاِنَّهُ مِنْ حِدَّةٍ فِي الْمِرَّةِ
اور اگر رسوب کے رنگ زرد نمودار ہون	تو وہ صفرا کی تیزی کے سبب سے ہی
وَاِنْ بَدَا اَحْمَرَ مِثْلُ الْعِنْدَمِ	فَهُوَ لِسُوْءِ نُضْجِ اَمْرَاضِ الدَّمِ
اور اگر رسوب سرخ دم الاخوین کیطرح نمودار ہو	تو وہ سوء مزاج امراض خون کیوجہ سے ہی

چونکہ مرارہ (پتہ) اور جگر کے درمیان ایک مجری ہی جسمین صفراء جگر سے مرارہ (پتہ) مین آجاتا ہی سو جب اس مجری مین پو یا سدہ ٹھہر جاتا ہی تو یرقان ہو جاتا ہی کیونکہ اس صورت مین صفراء خون مین شامل ہو کر ظاہر جسم کیطرف

متوجہ ہوتا ہی۔ اور اگر سدہ پورا نہیں ہوتا تو بول کا رنگ متغیر ہو کر زرد ہو جاتا ہی۔ پھر اگر اس حدت مین زیادہ حدت اور تیزی ہو تو قارورہ کا رنگ بہت اور سخت زرد ہو گا اور اگر بول کا رنگ زیادہ سُرخ یا اُسکے رسوب سُرخ ہون تو مرض دموی کا علامت ہے۔

وَاِنْ تَمَادٰی اَمْرُہٗ وَلَمْ یَبِنْ	فَاِنَّہٗ مِنْ کَبِدٍ ذَاتِ وَرَمْ
اور اگر اسکا حال ایسا ہی رہا اور زائل نہوا	تو معلوم ہو گا کہ یہ جگر کے متورم ہونے کی وجہ سے ہے

کسی اور جگہ شیخ الرئیس نے کہا ہی کہ جگر کے اورام کبھی پھٹکر گردون کے منفذ کیطرف جاری ہو جاتے ہین جس سے پیپ بول مین ظاہر ہوتی ہی اور کبھی امعا کیطرف جاری ہو جاتے ہین جس سے پیپ مرار مین معلوم ہوتی ہی اور کبھی اندرون بدن کیطرف جس سے کبھی پیپ ظاہر نہین ہوتی اور جب وہ پیپ بننے سے پہلے جاری ہو جاتی ہی تو اُسمین خون ظاہر ہوتا ہے

وَاِنْ یَکُ اَسْوَدَ بَعْدَ الْقُوَّۃِ	لَا سِیَّمَا بَعْدَ سُقُوْطِ الْقُوَّۃِ
اور اگر نمودار ہوا کہ سیاہ ہوا جاتا ہے	بعد بہت سرخی کے خصوصًا بعد سقوط قوت کے

اگر سیاہ رسوب سے پہلے سُرخ تھا تو وہ فوت اور ہلاکت کی دلیل ہی جبکہ قوت ضعیف ہو کیونکہ وہ دلالت کرتا ہی خلط کے احتراق اور مادہ روح کے فنا پر اور اگر قوت قوی ہی تو مرض دیر تک رہیگا۔ پھر موت آئیگی اور اسکے قریب ہی رسوب سبز پھر اشقر پھر نکالی پھر قشوری

یَرْسِبُ بَعْدَہَا الْکَوْنُ فِیْ تَرَاقِ	فَالنَّفْسُ قَدْ بَلَغَتِ التَّرَاقِیْ
تلچھٹ سیاہ بیٹھ جاتی ہی بعد بلندی کے	تو نفس ہنسلیون تک پہونچ چکا ہی یعنی قریب الموت

وَالْمَوْتُ مِنْ شِدَّةِ الْاِحْتِرَاقِ	وَلَا انْتِفَاعَ بِدُعَاءِ رَاقِ
اور سخت احتراق کے باعث موت حاضر ہی	اور اب منتر پڑھنے والے کی دعا کا کچھ نفع نہین ہی

جب سیاہ رسوب قارورہ پر طافی ہونے کے بعد بیٹھ جاوین اور بدن کی قوت ضعیف ہو سمجھنا چاہیے کہ روح بدن سے نکلکر حنجرہ تک پہونچ چکی ہے جسکو کوئی دعا یا منتر کارگر نہین ہو سکتا۔ اور موت بدن مین زیادہ احتراق ہونے اور رطوبتون کے زائل و معدوم ہو جانے کے سبب سے نزدیک حاضر ہی

وَلَمْ يَكُنْ مَرَضٌ ذَا حِدَّةٍ	وَاِنْ بَدَا اَيْسُوْدُ بَعْدَ الْكَمِدَةِ
اور مرض حدت والی یعنے صفراوی نہو	اور اگر رسوب بعد خاکستری رنگ کے سیاہ ہوتا جاوے
فَنُضْجُهَا عَلَامَةٌ مَحْمُوْدَةٌ	سِيَّمَا اِنْ كَانَتِ الْكُمُوْدَةُ
پس اُسکا نضج علامت نیک ہی	خصوصًا اگر خاکستری رنگ بھی ہو
دَلَّ مِنَ السُّقْمِ عَلَى انْقِضَاءِ	وَكَانَ اَصْلُ السُّقْمِ مِنْ سَوْدَاءِ
تو یہ بیماری کے گذرنے پر دلالت کریگا	اور اصل مرض سوداء سے ہو

گویا کہ مصنف نے سیاہ قارورہ اور رسوب سے استثنا کیا ہی اُسکو جو ردی نہین ہی وہ یہ ہی کہ جب سیاہ رسوب سے پہلے پیپ دار رسوب ہون اور کوئی حار مرض بھی نہووے بلکہ سوداوی مرض ہو (تپ چوتھیہ یا ورم الطحال) ہو۔ اور قوت قوی ہو تو اسصورت مین یہ نیک علامت ہی جو ظہور نضج پر دلالت کرتی ہی۔ کیونکہ ایسے رسوب خود دلالت کرتے ہین کہ یہ مرض اپنی انتہاء کو پہونچ چکا ہی اور یہ اُسکا بحران ہے اور خلطون مین احتراق نہین ہوا

ذِکرُ مَکَانِ الرَّسُوبِ

رسوب کی جگہ کا ذکر و بیان ہے - اور اُسکی تین قسمین ہین

وَاِنْ بَدَا أَطْفُوْ عَلَى الزُّجَاجَہ	ب	غَمَامَۃٌ دَلَّ عَلَى الْفَجَاجَہ
اور قارورہ کی شیشی پر ابر سا نمودار ہو تو		خامی خلط پر دلالت کریگا

جب رسوب ظاہر اور اونچا قارورہ پر نظر آوے تو سمجھنا چاہیے کہ مرض مین نضج نہین ہوا جو ابھی خام ہی اور اگر نسج (جالہ) عنکبوت کے مشابہ ہو تو وہ نہایت ردی و مذموم ہے

لٰکِنَّ فِیْهَا بَعْضُ نُضْجٍ تَمْنَعُهٗ	ب	رِیْحٌ تُثِیْرُ خِلْطَهٗ فَتَرْفَعُهٗ
لیکن اس خام خلط مین کچھ پختگی ہے		کہ ہوا اسکی خلط کو اُٹھا کر بلند کرتی ہے اور وہ اُسے نیچے آنے سے منع کرتی

یعنی باوجود خلط کے خام ہونے پر دلالت کرنے کے اسمین کسیقدر نضج بھی پایا جاتا ہی کیونکہ جس قارورہ مین نضج ہوتا ہی اُسکے رسوب طافی ہوتے ہین اور یہ طافی ہونا ریح کے سبب سے ہی جو پیدا ہوتی ہی ہضم کے مکمل ہونے سے جو بول مین مخلوط ہو کر بسبب خفت کے اُسکے اوپر آجاتی ہی اور رسوب کو قارورہ کی بلندی پر اُٹھا رکھتی ہی - اور خلط سے مراد وہ خلط ہی جس سے مرض پیدا ہوا ہی

وَاِنْ بَدَا فِیْ وَسْطِهٖ مُنْتَقِلَہ	فَاعْلَمْ بِاَنَّ رِیْحَهَا فِیْ فِکَّہ
اگر اس رسوب کے وسط مین انتقال و تبدل ہو	تو یقین کر کہ اس خام خلط کی ریح زائل ہونیوالی ہی
وَاِنْ بَدَا اَبْیَضُ ذَا انْتِقَالِ	عَنْ صُفْرَۃٍ اَمْلَسُ ذَا اتِّصَالِ
اور اگر سفید ہو زردی سے انتقال کرتا ہو	صاف ہموار اتصال دار ہو

مُتَسَفِّلاً دَائِمُ الْاِنْتِقَالِ	فَاعْلَمْ بِاَنَّ النُّضْجَ فِي الْكَمَالِ
نیچے آتا ہوا دائم الانتقال ظاہر ہوا ہی	تو یقین کر کہ اُسکا نضج اور پختگی بکمال ہی

اول رسوب غمامہ جو خلط کے خام ہونے پر دلالت کرتا ہی - دوسر امنتقل جو نیچے سے وسط کیطرف آتا ہی جبکہ اُسمین کسیقدر ہوا پائی جاتی ہی تیسرا رسوب محمود جو جلد پر دلالت کرتا ہی اسمین چھ شرطون کا پایا جانا ضروری ہی (۱) سفید ہو (۲) یہ سفیدی زردی سے منتقل ہوتی ہو (۳) تمام اجزا مین صفائی و ہمواری ہو جو نضج کی علامت ہی کسی جزو مین خشونت نہو (۴) باہم اُسکے اجزا ایک دوسرے کے ساتھ متصل ہون منقطع الاجزا ہونا کمی نضج کی علامت ہی (۵) رسوب تہ نشین ہون کیونکہ طافی ہونا خامی خلط کی علامت ہی (۶) زردی سے سفیدی کیطرف منتقل ہوتا ہو - بخلاف اسکے کہ جب ابتدا مین سفید ہو تو وہ غلیظ مادہ بلغمی پر یا مثانہ کے زخمون پر دلالت کرتا ہے

ذِكْرُ قِوَامِ الرَّسُوبِ

تلچھٹ کے قوام کا ذکر ہے

وَاِنْ بَدَا الرَّسُوْبُ فِي انْقِطَاعٍ	دَلَّ عَلٰى ضُعْفٍ مِنَ الطِّبَاعِ
اگر رسوب مین باہم پیوستگی نہین ہی	تو طبیعت کے ضعف پر دلالت کریگا
اَوْ كَانَ فِيْهِ شِبْهُ السَّوِيْقِ	دَلَّ عَلٰى جَرْدٍ مِنَ الْعُرُوْقِ
یا اسمین ستو کا سا کچھ ہو وے	تو رگون کے چھلنے پر دلالت کریگا

اگر قارورہ مین ستو یا بریان دانون کے آٹے کے مانند ہو تو سمجھنا چاہیے کہ اُن رگون مین جنمین پیشاب رہتا ہی خراش واقع ہوا ہی جس سے مجرا کا سیلا

یا مثانہ کا کوئی جز چھیلا گیا ہے - اور کبھی ایسے رسوب احتراق خون کے سبب سے ہوتے ہیں جبکہ اُنکا رنگ سرخی کیطرف مائل ہو اور کبھی اعضائے اصلیہ کے نکلنے سے ہو جاتے ہیں جنکا رنگ مائل بسفیدی ہوتا ہے

اَوْ کَانَ کَالنُّخَالِ فِیْ مَثَانَۃٌ	دَلَّ عَلَی الْقُرُوْحِ فِیْ مَثَانَۃٌ
یا ہو بھوسی جیسا اور متعفن دار	تو دلالت کریگا کہ مثانہ میں زخم ہیں

جبکہ قارورہ میں رسوب بھوسی کے مانند بڑے بڑے ہوں یا اُسمیں بدبو ہو تو معلوم کرنا چاہیے کہ مثانہ میں یا بول کے مجرے میں کوئی زخم ہے جو متعفن ہو گیا ہے - اور گردے اور مثانہ اگرچہ دونوں بول کے مجاری ہیں لیکن اُنکے قشور (چھلکوں) میں فرق یہ ہے کہ مثانہ کے قشور زیادہ اور بدبودار اور سفید رنگ کے ہوتے ہیں اور گردوں کے سُرخ کم بو والے ہوتے ہیں

اَوْ کَانَ فِیْہِ شِبْہُ التَّوْرِیْقِ	دَلَّ عَلَی التَّقْطِیْعِ وَالتَّخْرِیْقِ
اور اگر اسمیں کچھ ورقوں کیطرح ظاہر ہو	تو کاٹنے اور پھاڑنے پر دلالت کرتا ہے

یہ قارورہ پہلے سے نہایت مذموم ہے جو دلالت کرتا ہے اعضائے اصلی کے کٹنے اور پھٹنے پر جب کہ کبد یا امعا میں زیادہ احتراق واقع ہوتا ہے

وَاِنْ بَدَا الصَّدِیْدُ فِی الْقَارُوْرَۃِ	دَلَّ عَلٰی دُبَیْلَۃٍ مَبْقُوْرَۃٍ
اور اگر قارورہ میں پیپ ظاہر ہو دے	تو پھوٹے ہوئے پھوڑے پر دلالت کریگا

اگر قارورہ میں پیپ ہو یا کوئی ایسی چیز جو رنگ اور قوام اور بو میں پیپ کے مشابہ ہو تو اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجری بول میں کوئی دنبل پھٹ گیا ہے جس سے یہ پیپ جاری ہوئی - دبیلہ ہر ورم جو اندرونی کسی مقام میں ہو جاوے

اور اُسکی طرف اور جگہ سے مادہ آتا ہو یا وہ جسمین پیپ جمع ہو جاوے۔ اور گرم ورم کو خراج کہتے ہین۔ سا اور چکنے رسوب گردون کی چربی نکلنے کی علامت ہی

وَاِنْ تَمَادِيْ بِدَمٍ مَعْفُوْنٍ — فَوَرَمٌ هُنَاكَ فَلَغْمُوْنِيْ

اور اگر پیپ متعفن خون کے ساتھ طوالت کھینچے — تو یہان ورم فلغمونی ہے

یعنی خون امتلائی ہی جو تیز گرم مادہ سے یا کثرت جماع یا مثانہ کی کسی رگ کے پھٹنے یا ریح سے جو گردے کے گرد ہی پیدا ہوا ہی یا کسی بیرونی صدمہ ضربہ و سقطہ سے فلغمونی ورم دموی ہی جو ظاہر جلد مین یا جوہر دماغ مین ہوتا ہے

وَهُوَ اِذَا مَا رَسَبَ كَالْمَنِيِّ — عَنْ بَلْغَمٍ نِيٍّ غَلِيْظٍ سَبَبِيْ

اور وہ رسوب جب منی کی طرح بیٹھے تو معلوم ہو گا — کہ وہ خام غلیظ بلغم کے سبب سے ہی

جب قارورہ کے نیچے رسوب غلیظ ہو اور سفیدی انڈے کے مشابہ ہو تو تو وہ دلالت کرتا ہی کہ بدن مین خام بلغمی خلط ہی جو رگون مین جمع ہو گئی ہی جسکو طبیعت بول کی راہ سے نکال دیتی ہی جسکے اجزا مین باہم اتصال نہین ہوتا اور ایسا قارورہ کبھی امراض معدہ یا درد مفاصل مین بحران کی حالت مین ہوتا ہی

وَاِنْ بَدَا الرَّمْلُ فِيْهِ خَالِصًا — فَاعْلَمْ بِاَنَّ ذَاكَ عَنْ حَصىً

اور اگر ریت اسمین خالص ظاہر ہووے — تو یقین کر کہ یہ پتھری کے سبب سے ہی

جب رسوب مین ایسے اجزا نمودار ہون جو رنگ اور جرم مین ریگ اور حصات کے مشابہ ہون اور قارورہ کے نیچے تہ نشین ہون تو جاننا چاہیے کہ گُردون یا مثانہ مین ریت یا کنکر ہین۔ سو اگر انکا رنگ سرخ یا مانند نیخ احمر کے مانند ہو تو گردون یا مثانہ مین ورم ہی۔ اور اگر خاکستری رنگ کے ہون تو بلغم کے

سبب سے جسمیں کسیقدر سوداء مخلوط ہو گیا ہے۔

ذِكْرُ رِيحِ الْبَوْلِ

قارورہ کی بو کا ذکر ہے جسکا استدلال نہایت ہی ضعیف ہے

وَفَقْدُهُ الرِّيحَ بِفَقْدِ النُّضْجِ ۔ أَوْ قِلَّةِ هَضْمٍ مِنْ طَعَامٍ نِيِّ

اور بول میں بو کا نہ ہونا باعث فقدان نضج کے ہے ۔ یا کچے طعام کے سبب سے ہضم کم ہوا ہے

ہضم کے لیے ضرور ہے کہ معدہ میں ایسی قوت ہو جو غذا کو ہضم کر سکے سو جب ہضم اور طبخ نہیں ہوتا تو نضج بھی نہیں پایا جاتا جو حارہ امراض میں حرارت غریزی کے معدوم ہونے کی علامت ہے

وَكُلَّمَا أَفْرَطَ فِي الْعُفُونَةِ ۔ فَعِنْدَ ذَا يُفْرِطُ فِي النَّتُونَةِ

اور جب طعام گندگی اور عفونت میں زیادتی کرے گا ۔ تو اُس وقت قارورہ بھی بدبو میں زیادہ ہو گا

کیونکہ بدبو کسی خلط کی عفونت سے ہوتی ہے سو جبکہ بدبو ترشی کے مشابہ ہو تو وہاں کی عفونت دار خلط بارد ہے جس پر حرارت غریبہ نے غلبہ پا لیا ہے اور اگر بو شیرینی کے مشابہ ہو تو وہاں کی خلط متعفن شیریں ہے

وَإِنْ يَكُنْ غَرِيبَةَ النَّتَانَةِ ۔ فَاعْلَمْ بِأَنَّ السُّقْمَ فِي الْمَثَانَةِ

اور اگر بدبو گاہے گاہے ہے ۔ تو یقین کر کہ بیماری مثانہ میں ہے

جب بول میں عجیب قسم کی بو ہو جو پہلے کبھی ویسی معتاد نہیں تھی نہ ویسی کبھی معلوم ہوئی تھی تو اس صورت میں مثانہ ماؤف ہے۔

وَقَدْ ذَكَرْتُ مُفْرَدَاتِ الْبَوْلِ ۔ فَاعْمَلْ عَلَى تَرْكِيبِهَا فِي الْقَوْلِ

اور بول کے مفردات کا تو ذکر کر چکا ہوں ۔ تو کلام میں اُنکی ترکیب پر عمل کر

قارورہ کا جُدا جُدا رنگ اور ذائقہ اور قوام اور بو کا ذکر مرقوم ہو چکا ہے جب اُنہیں سے دو امور قارورہ مین مجتمع ہون تو وہان اس ترکیب کے لحاظ سے بیماری کی قسم پر استدلال کرنا چاہیے

اَلْاِسْتِدْلَالُ مِنَ الْبَرَازِ فِی الْکَمِّیَّۃِ

چندگی براز سے دلیل پکڑی جاتی ہے

اِنَّ الْبَرَازَ قَدْ یَدُلُّ عَلَی الْمِعْدِۃِ
بیشک براز معدہ کی حالت پر دلالت کرتا ہے

وَتَارَۃً عَلَی الْمَصِیْرِ وَالْکَبِدِ
اور کبھی انتڑی اور جگر کی حالت پر بھی

تمام دلائل کی نسبت سے براز پر بھی استدلال پکڑنا نہایت ہی ضعیف ہے پس جو براز منہضم ہو اور اپنی اوقات مین آیا کرے اور اُسکا جرم قوی ہو اور رکیت مین معتدل ہو اس شخص کا ڈیل ور رنگ اصلی وضع پر ہو تو وہ معدہ کی جودت پر دلالت کرتا ہے اور جو مقدار مین زیادہ ہو اور نہ اُسکا کوئی وقت مقرر ہو اور دن کی نسبت سے رات کو زیادہ آوے اور نرم ہو اُسمین بہت مائیت ہو رنگ سفید و قلیل الہضم ہو وہ جگر کے ضعف یا اُسکے سوء مزاج کے سبب سے ہوتا ہے

مَتٰی یَقِلُّ فَھُوَ عَنْ غِذَاءٍ
جب کم ہووے تو یہ باعث غذا کے ہے

جَمٍّ اِسْتِحَالَۃٍ اِلَی الْاَعْضَاءِ
کہ اُسکا بہت استحالہ اعضاؤن کیطرف ہو گیا ہے

باوجود تناول غذا کے جب اسکا ثُفل (براز) کم نکلے تو معلوم ہوتا ہے کہ بدن کی قوت غاذیہ قوی ہے جو غذا کو صورت اعضا کیطرف مستحیل کر دیتی ہے جسقدر ہر عضو کو غذا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اعضا مکمل ہو جاوین۔ اور انہیں سے جسقدر کم ہو جاتا ہے اُسکا بدل وجود مین آجاتا ہے

أَوْ لَا فَإِنَّ دَفْعَهَا يَسِيْرٌ	وَجَذْبُهَا بِعِلَّةٍ كَثِيْرٌ
اور اگر استحالہ کثیر ہو تو کسی علت کے سبب اعضا کا	دفع کرنا تھوڑا ہی اور جذب انکا بہت ہی
يُنْبِئُ بِأَنَّ بَدَنَ الْعَلِيْلِ	مُمْتَلِئٌ مِنْ خَبِيْثِ الْفُضُوْلِ
خبر دیتا ہے کہ بدن بیمار کا	خبیث فضلات سے پُر ہے

قلت براز کے اسباب یہ ہین یا تو معدہ کی قوت دافعہ کا ضعف ہی جو غذا کے دفع کرنے سے عاجز ہی یا قوت جاذبہ قوی ہی جو معدہ سے زیادہ جذب کرکے کم خارج کرتی ہی اسیطرح تدریجًا بہت سے اخلاط بدن مین جمع ہو کر متعفن ہو جاتے ہین - جبکہ طبیعت مین ہیبو واقع ہوتا ہی تو اس امر سے امتلائی امراض تپ وغیرہ حادث اور لاحق ہو جاتے ہین

وَإِنْ بَدَا أَيْكَثُرُ فَالْغِذَاءُ	لَيْسَ لَهُ فِيْ جِسْمِهِ نَمَاءٌ
اور اگر ظاہر ہو کہ براز بہت آتا ہی تو غذا کا	اُس شخص کے جسم مین بڑھاؤ نہین ہے

غذا کا فضلہ (براز) اگر زیادہ ہو تو وہ قوت جاذبہ کے ضعف یا قوت اعضا کے نقصان کیوجہ سے ہی جو غذا کو اعضا کیطرف جذب کرنے سے عاری اور ناقص ہین یا تو جگر کی قوت جاذبہ یا تمام بدن مین ضعف ہی باوجودیکہ ہر عضو مین ایک قوت غریزیہ آگئی ہے جو غذا کو واسطے بڑھانے اور نمو پیدا کرنے کے اپنی طرف کھینچ لاتی ہے

أَوْ لَا فَإِنَّ الْجَذْبَ فِيْهِ قِلَّةٌ	وَالدَّفْعَ فِيْهِ عَنْ عِلَّةٍ
اور اگر یہ یعنی جسم مین نہین ہی تو کسی علت کے	سبب سے اسمین جذب تھوڑا ہی اور دفع بہت ہے

اعضا کی قوت جاذبہ غذا کو جذب کرتی ہی اور معدہ یا امعا کی قوت دافعہ کو

دفع کرتی ہی۔ سو جب اول ضعیف اور دوسری قوی ہوتی ہی تو براز کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہی جیسے کہ شیخ کے اس قول سے مفہوم ہوتا ہی کہ جگر۔ معدہ امعا سے کسی عضو کے سوء مزاج کیوجہ سے براز زیادہ آتا ہی

وَاِنْ بَدَا اَبْيَضَ اِنَّ سُدَّةً	فِىْ مَسْلَكِىْ مَرَارَةٍ اَوْ غُدَّةً
اور اگر براز سفید ظاہر ہووے تو تحقیق دونون	راستون سپتے مین سدہ ہی یا غدہ

براز طبعی کا رنگ اصلی زرد آتشی ہی۔ اور جب سفید رنگ کا نمودار ہو تو سمجھنا چاہیے کہ پتے کے کسی مجرے مین سدہ ہی اور پتہ (مرارہ) کیسہ کے مانند ہی جو جگر کیجانب اور معدہ کیطرف متعلق ہی۔ اور اُسکی دو راہ ہین ایک جگر تک دوسری امعا تک ایک مجرا مین تو خلط صفراوی پیدا ہوتی ہی جسکو جگر طبخ کے وقت علیحدہ کر کے پتون کیطرف ڈال دیتا ہی اور دوسرے مین صفرا کسیقدر بقیہ فضلہ امعا کیطرف جاتا ہی جسکو ثقل اور لزوجت دار بلغم سے دھو کر صاف و پاک کر دیتا ہی سو جب کسی مجرا مین غلیظ مادہ سے سُدہ بنجاتا ہی یا زائد گوشت پیدا ہو جاتا ہی تو مرارہ کیطرف سے جو کچھ وہان صحت کی حالت مین گرتا تھا بند ہو جاتا ہی جس سے ثقل بغیر کامل نضج کے خارج ہو جاتا ہی

وَالْيَرَقَانُ شَاهِدًا بِالْحِسِّ	وَصُفْرَةُ الْبَوْلِ عَلٰى ذَا الْجِنْسِ
اور یرقان اور زردی بول بظاہر حس مین	اس جنس پر گواہ ہین

حدوث یرقان سے بظاہر محسوس ہوتا ہی کہ پتے کے ایک مجرا مین سدّہ پڑ گیا ہی جسنے پتے سے جگر کیطرف انصباب صفرا کو روک دیا ہی جو آخر کار صفرا بند اور محبوس ہو جانے کی وجہ سے بدن مین خون کے ساتھ مخلوط ہو گیا ہے

جسکو طبیعت ظاہر بدن کی راہ سے باہر نکالنا چاہتی ہی اور جب دوسرے
مجرا مین جو درمیان پتے اور امعا کے ہی سدہ ہو جاتا ہی تو جسقدر صفرا جسکو پتا
سعدہ یا امعا کی طرف پہونچاتا تھا ظاہر بدن کیطرف براہ بول مندفع ہونے
لگتا ہی جس سے یرقان پیدا ہو جاتا ہی پس آنکھون اور بول کی زیادہ زردی
مین قطعی اس امر پر دلالت ہی کہ پتے کی کسی راہ مین سدہ واقع ہو گیا ہی
غلیظ مادہ یا کسی اور وجہ سے بشرطیکہ بول کے رنگ کا تغیر تپ کیوجہ سے نہو

اَوْ لَا فَاِنَّ الْجِسْمَ جَسَدًا فَاسِدًا	مِنْ بَلْغَمٍ اَوْ مِنْ مِزَاجٍ بَارِدٍ
اور اگر ایسا نہین تو بدن	بسبب بلغم یا بارد مزاج کے نہایت درجہ کا فاسد ہے

جب براز کا رنگ سفید ہو اور مرارہ کی کسی راہ مین سدہ بھی نہو تو یہ دلالت
کرتا ہی جسم کے فساد پر یا تو بسبب غلبہ ردی مادہ کے جسنے طبیعت کی قوت کو
ضعیف کردیا ہی جو کہ بول کے نضج سے عاری ہو گئی ہی یا بدن مین غلیظ بلغم
زیادہ ہو گیا ہی جسکی غلظت اور لزوجت سے قوت مغلوب ہو گئی ہی یا بدن
کے مزاج پر برودت نے غلبہ پالیا ہی اور کبھی براز کی راہ سے سوداوی بارد
یابس مواد خارج ہوتے ہین جسمین کمال نضج کی تاثیر سے طبیعت مین طاقت نہین
ہوتی اس لیے براز سفید رنگ کا خارج ہوتا ہی

وَاِنْ بَدَا اَحْمَرَ اَوْ كَانَ النَّارِ	دَلَّ عَلٰى فَرْطٍ مِنَ الْمِرَارِ
اور اگر براز سرخ یا ناری ظاہر ہووے	تو کثرت مرہ صفرہ پر دلالت کریگا
اَوْ كَانَ كَالْكُرَاثِ وَالزِّنْجَارِ	دَلَّ عَلٰى خُبْثٍ وَ سُقْمٍ حَارٍ
اور اگر براز گندنے کیطرح یا زنگار کیطرح ہوا	تو دلالت کریگا کہ مادہ خبیث ہی اور مرض گرم ہے

رنگون کے بارہ مین براز کا حکم مثل بول کے احکام سے ہے

وَاِنْ بَدَا اَسْوَدَ فَالْبُرُوْدَہْ ‌ ‌ فِیْ جِسْمِہٖ مِنْ مِثْلِہٖ شَدِیْدَہْ

اور اگر براز سیاہ آوے تو اُسکے جسم مین ‌ ‌ سخت برائی مثل اُسکے برودت ہی

سیاہ رنگ کا براز نہایت ردی اور مذموم ہی اور بقراط نے کہا ہی کہ بیماری کے آخر مین براز کا سیاہ ہونا بُری علامت ہی جسکے دو سبب ہوتے ہین اول یہ سیاہی ردی سودا سے پیدا ہوتی ہی جو زیادہ سردی پہونچنے کے سبب عرصہ سے بدن و جسم مین منجمد ہو چکی ہی جسنے قوت غریزیہ کو ضعیف و ناتوان کر دیا ہی دوسرے یہ کہ بول کی طبعی رطوبتین جل گئی ہین۔ اور قانون مین ہی کہ ایسے براز مین ضرور کسیلا پن اور ترشی ہوتی ہی۔ اور کبھی آخر امراض سوداوی مین سیاہ براز کا نکلنا نیک علامت ہوتی ہی جو مشعر ہی کہ قوت کے غلبہ کیوجہ سے مرض کا مادہ مندفع ہو رہا ہی

وَاِنْ تَکُنْ فِیْ مَرَضٍ ذِیْ حِدَّۃٍ ‌ ‌ دَلَّ عَلٰی مَوْتٍ قَرِیْبِ الْمُدَّۃِ

اور اگر یہ سیاہی تیز گرم مین ہووے ‌ ‌ تو موت قریب المدت پر دلالت کریگی

کیونکہ تپ تہیہ اور محرقہ اور سرسام وغیرہ تیز گرم امراض مین سیاہی براز کی شدت احتراق اور حرارت غریزی کے معدوم ہو جانے پر دلالت کرتی ہی اور تیز گرم مرض نہین ہی تو مرض کی درازی پر منذر ہی جسکے بعد آخر کار موت ہی کا پیغام ہی

وَاِنْ یَکُنْ یَوْمًا لَہٗ صَلَابَہْ ‌ ‌ دَلَّ عَلٰی قَوِیٍّ مِنَ الْجَذَابَہْ

اور اگر کسی روز براز مین سختی ہو ‌ ‌ تو جذب قوی پر دلالت کریگا

براز کی صلابت کیصورت مین سمجھنا چاہیے کہ جگر کی جاذبہ قوت قوی ہی اور قوت دافعہ ضعیف کیونکہ جب قوت جاذبہ قوی ہوتی ہی تو معدہ کی

رطوبتوں کو جذب کرکے اُسکو خشک کردیتی ہی

أَوْ مِنْ حَرَارَةٍ لَهَا اِشْتِعَالٌ

یا ایسی حرارت سے ہوگا کہ جسمین اشتعال ہو

أَوْ مِنْ غِذَاءٍ شَانُهُ الْاِعْتِقَالُ

یا ایسی غذا سے کہ جسکی شان سے قبض کرتا ہی

یبس براز کے یہ بھی اسباب ہین کہ حرارت یا تو جگر مین زیادہ ہی یا امعا مین یا معدہ مین جسنے رطوبتون کو خشک کردیا ہی - یا حرارت مزاج کی وجہ سے ہی خواہ طبعی ہو یا غیر طبعی اور کبھی یبس کا سبب خود مادہ غذائی ہوتا ہی جو نہایت درجہ کا یابس ہوتا ہی جیسے چینا اور خشک گوشت

وَ اِنْ بَدَا وَهُوَ رَقِيقٌ رَطْبٌ

اور اگر براز رقیق رطب ظاہر ہووے

فَالْجِسْمُ لَمْ يَكُنْ لَدَيْهِ الْجَذْبُ

تو بدن مین جذب نہین ہے

أَوْ بَرْدُ جِسْمٍ سَاءَ فِيهِ الْحَالُ

یا بدن کی سردی سے ہی جس سے حال بُرا ہوگیا ہی

أَوْ مِنْ غِذَاءٍ شَانُهُ الْاِسْهَالُ

یا ایسی غذا سے ہی جسکا کام اسہال لانا ہی

جو براز رقیق عدیم النضج ہو اُسکے تین اسباب ہین (۱) بدن کا ضعف جسکے سبب سے وہ غذا کو ما سار یقا سے کم جذب کرتا ہی (۲) جو اعضا غذا کو پکاتے اور نضج دیتے ہین (جیسے معدہ جگر - طحال جداول دل کے) انمین برودت آجاتی ہی کیونکہ انمین غذا کا پکنا حرارت کے ذریعہ سے ہوتا ہی اور کبھی سردی خارجی ہوتی ہی (جیسے برف کی سردی کا پہونچنا) (۳) مزلق غذا جو جب امعا مین پہونچتی ہی تو غذا کو نضج اور پکنے سے پہلے پھسلا دیتی ہے جیسے آلو بخارا خبازی یا غذا مین مائیت ہی جو اسہال لاتی ہی - رقت براز کے بعض اسباب کو مصنف نے ذکر نہین کیا ہی از انجملہ دماغ سے رقیق مادہ گرتا ہی جو براز مین

مخلوط ہو کر اسکو بھی رقیق کر دیتا ہی یا کوئی باطنی اعضا مین گھس کر براز مین ملجاتا ہی اس صورت مین متعفن بدبو کا ہونا ضروری ہی۔ ازانجملہ معدہ یا امعا مین لزوجت دار ردی خلط جمع ہو جاتی ہی جو غذا کو اُسکے ہضم سے پہلے پھسلا کر باہر نکال دیتی ہی۔ اور اس حالت مین کسی قسم کی بدبو نہین ہوتی ازانجملہ جگر یا کسی اور قوت کا ضعف ہی

وَاِنْ بَدَاءَ يُبْطِئُ فَالطَّعَامُ
اور اگر براز دیر کرکے آوے

يَعْسُرُ مِنْهُ لِلْمَعَا انْهِضَامُ
تو انتڑیون کے طعام کا ہضم ہونا دشوار ہی

اَوْ قِلَّةِ فِي الدَّفْعِ اَوْمِنْ بَرْدٍ
یا قلت دفع کی یا سردی کے سبب سے ہی

اَوْمِنْ مَعًا قَدْ اَمْسَكَتْ بِالسُّدَدِ
یا انتڑی سے ہی جو سُدہ کو روک رہی ہی

دیر سے براز نکلنے کے چھ اسباب ہین (۱) انتڑیون کی قوت ہاضمہ ضعیف اور قوت ماسکہ قوی جس سے طبخ کو دیر لگتی ہی (۲) قوت دافعہ کا ضعف (۳) امعا (انتڑیون) ماساریقا کو سردی پہونچنے کے سبب سے وہان غذا ہضم ہونیکے لیے عرصہ تک ٹھہری رہتی ہی (۴) امعا کی قوت ماسکہ قوی ہو جو غذا کو بہت مدت تک بند رکھتی ہی (۵) ماساریقا کے مجرا مین سدہ ہو جاوے (جیسا کہ قولنج مین) ثفل یابس یا غلیظ ریح سے جو ماساریقا کی راہ کو بند کر دیتا ہی یا ورم یا کوئی لزوجیت دار غلیظ مادہ امعا مین چمٹ جاتا ہی (۶) بول مین زیادہ ادرار ہونا یا مرہ صفرا کا امعا کی طرف کم گرنا۔

وَاِنْ بَدَا اَيُسْرِعُ فَالْغِذَاءُ
اور اگر جلدی ظاہر ہوتا ہی تو غذا کے سبب سے ہی

مِنْ شَانِهِ التَّزْلِيقُ لَا الْبَقَاءُ
جسکا کام پھسلا دینا ہے نہ باقی رہنا

ف

اَوْ مِنْ رُطُوبَاتٍ مِنَ الْاَخْلَاطِ — اِنْدَفَعَتْ اِلَیْهِ بِاِفْرَاطِ

یا اخلاط کی رطوبات کے سبب سے ہی — جو کہ اس غذا کیطرف بہت گرین ہین

سرعت خروج براز کے دو اسباب ہین (۱) غذاے مزلق کا تناول جیسے آلوبخارا وغیرہ (۲) دماغ یا کسی اور اعضاسے لزوجت دار خلط گری ہی جو غذا کو پھسلا کر جلدی نکال دیتی ہی جسکی علامت یہ ہی کہ براز کے ساتھ اکثر رطوبتین ہوتی ہین

اَوْ لِمَاسَارِیْقَا لَمْ یَکُنْ جَذَّابَهْ — اَوِ الْمِعَا قَدْ نَالَهٗ مَا نَالَهٗ

یا عروق ماساریقا جذابہ نہین ہین — یا انتڑی کو کچھ صدمہ پہونچا جو پہونچا ہی

کَالْقَرْحِ اَوْ کَمِثْلِ سُوْءِ الْهَضْمِ — اَوْ مِثْلِ سُقْمٍ مِنْ ضُرُوْبِ السُّقْمِ

جیسے قرحہ یا جیسے بدہضمی — یا جیسے کوئی مرض منجملہ امراض کے

ماساریقا چھوٹی رگین بالون کیطرح باریک امعاسے باب الکبد تک ہین جسمین اکثر غذا طبخ پاتی ہی اور انھین کی راہ سے لطیف کیلوس کو جگر معدہ سے جذب کرتا ہی۔ سوجب ماساریقا یا کسی اور ہضم کے اعضاء کو سوء مزاج ہوجاوے یا انمین کوئی سدہ بنجاوے جس سے غذا کو جذب نکرسکے یا پورا نفیج نہ دے سکے یا امعامین زخم ہوجاوے جسپر ثفل مین پیپ کا نکلنا گواہی دیتا ہی۔ یا کوئی اور مرض تفرق اتصال یا انصباب مادہ کی ہوجاوے جس سے ورم یا سوء مزاج ہوجاتا ہے

وَاِنْ بَدَا اَیَخْرُجُ ذَا صِیَاحِ — دَلَّ عَلَی الْکَثِیْرِ مِنَ الرِّیَاحِ

اور اگر آواز کے ساتھ خارج ہوتا ہی — تو بہت ریاح پر دلالت کریگا

جو ہضم کے فساد اور امعامین زیادہ ریاح کی تولید پر دلالت کرتا ہے

وَاِنْ یَکُنْ بِالقَیحِ ذَا امْتِزَاجِ ۔ دَلَّ عَلَی الاَوْرَامِ فِی الاَعْفَاجِ

اور اگر براز پیپ سے ملا ہوا ہو ۔ تو انتڑیوں کے اورام پر دلالت کریگا

عفج وہ اوردہ ہین جنمین طعام معدہ سے جاتا ہی جیسے جانوروں کا پوٹا ہوتا ہے

وَاِنْ بَدَا الدَّمُ لَدَی الاِخْرَاجِ ۔ دَلَّ عَلَی القُرُوحِ وَالاِسْحَاجِ

اور اگر خون نکلتے وقت ظاہر ہووے ۔ تو زخموں اور انتڑیوں کے خراشوں پر دلالت کریگا

جب براز کے ساتھ یا اس سے پہلے یا پیچھے خون نکلے تو سمجھنا چاہیے کہ انتڑیوں مین کوئی زخم یا خراش ہی چونکہ امعا کے اندرونی سطح پر غلیظ اور لزوجت دار رطوبتین ہین جو اسکو خراش سے محفوظ رکھتی ہین اور جب زیادہ مواد اور اُن اغذیہ سے جنکا استحالہ گرم کیلوس کیطرف ہوتا ہی یہ رطوبتین امعا کی سحج سے چھل جاتی ہین تب انتڑیون مین خراش محسوس ہوتی ہی اور اکثر خراش خلط صفراوی یا نمکین بلغم یا زیادہ تیز گرم دوا کے پینے سے یا پیپ دار مادہ سے ہو جاتی ہی اور پھر جو خون سحج (خراش) سے نکلتا ہی اسکو درد و پیچش لازم ہوتی ہی اور جو بغیر سحج کے ہوتا ہی تو وہان کسی قسم کا درد محسوس نہین ہوتا۔ سحج اصل مین مطلق خراش کو کہتے ہین مگر مجازاً اور یہ ظاہر ہو گیا ہی کہ خراش اندرونی امعا کو کہتے ہین

وَاِنْ یَکُنْ زَادَ فِی النَّتُونَۃْ ۔ دَلَّ عَلَی فَرْطٍ مِنَ العُفُونَۃْ

اور اگر براز بدبو مین زیادہ ہو ۔ تو کثرت گندگی و تعفن اخلاط پر دلالت کریگا

کیونکہ ایسے براز سے ظاہر ہوتا ہے کہ بدن مین متعفنہ اخلاط ہین جنکو طبیعت کسیطرف سے خارج کرتی ہی اور جسقدر انکی عفونت زیادہ ہوگی اسی قدر بدبو زیادہ ہوگی

وَاِنْ یَکُنْ مِنْ فَوْقِہٖ کَالدُّھْنِ — دَلَّ عَلٰی اِنْسِیَابِ شَحْمِ الْبَدَنِ

اور اگر اوپر سے روغن کیطرح ہو — تو بدن کی چربی کے پگھلنے پر دلالت کریگا

خواہ گردہ کی ہو۔یا اندرونی بدن کے کسی عضو کی ہو

وَاِنْ تَکُنْ رِیْحَۃً مُّخَلِّلَۃً — فَالْبَلْغَمُ الْحَامِضُ قَدْ تَخَلَّلَہٗ

اور اگر ہوا اندر اسکے رخنے ڈالے — تو ترش بلغم اُسمیں دھس گئی ہے

جو ترش بلغم معدہ میں آیا ہے جسکو معدہ امعا کی راہ سے براز کے ساتھ نکالتا ہے
اس صورت میں رنگ براز کا سیاہ نہیں ہوتا

اَلْاِسْتِدْلَالُ بِالْعَرَقِ

پسینے سے دلیل پکڑنا

پسینا بدن کا ایک فاسد فضلہ ہے جسکو طبیعت ظاہر جلد کیطرف سے باہر نکالدیتی ہے

وَالْعَرَقُ الْکَثِیْرُ فِی الْاَمْرَاضِ — لَھَا رُطُوْبَۃٌ مِّنَ الْاَعْرَاضِ

اور بہت پسینے کا آنا اُن امراض میں — جنکے اعراض میں سے رطوبت ہو

یُخْبِرُ بِالْقُوَّۃِ مِنْ طَبْعٍ — لَا مِثْلَ مَا یَبْدُوْ مِنْ اِنْقِطَاعٍ

طبیعت کی قوت کی خبر دیتا ہے — نہ اس مانند جو ظاہر ہوتا ہے انقطاع سے

مریض کو زیادہ پسینا آنا اُسکی رطوبتوں کے غلبہ پر دلالت کرتا ہے خواہ مرض گرم ہو یا سرد اور نیز اُسپر کہ ردی خلطوں سے بدن ممتلی ہے جنکو طبیعت اپنی قوت کے زور سے پسینے کے طور پر نکال رہی ہے بشرطیکہ پسینا تمام بدن پر آوے اور اسکے بعد خفت اور تسلی مریض کو حاصل ہووے اور جو پسینا کسی ایک وقت آوے اور دوسرے وقت نہیں یا کسی عضو میں ہو اور کسی میں نہیں

تو وہ مذموم ہی جو قوت کے ضعف پر دلالت کرتا ہی اور یہی مراد مصرع ثانی سے ہی

وَالعَرَقُ الكَثِيرُ بِالْاِفرَاطِ	وَقُوَّةِ المَرِيضِ فِي الْاِسْقَاطِ
اور بہت پسینا افراط سے آنا	اور مریض کی قوت سقوط مین ہونا
فَاِنَّهُ مِنْ تَعَبِ الطَّبِيْعَهْ	وَمَوْتِهَا فِي مُدَّةٍ سَرِيْعَهْ
پس یہ طبیعت کے تکان سے ہی	اور اُسکی موت قریب تھوڑے عرصہ مین ہو

باوجود کمی قوت اور مریض کو آرام نہ حاصل ہونے کے زیادہ پسینے کا آنا طبعی قوت کے سقوط پر دلالت کرتا ہی اور جو قوت مدبرہ بدن مین خداوند تعالی کے حکم سے مخلوق ہی جو کہ صورتون کو محفوظ رکھتی ہی وہ مرض کے مادہ کو نضج دینے اور مغلوب کرنے سے عاجز آکر مقابلہ کی طاقت نہین رکھتی سو جب اُسکا فعل باطل ہوتا ہی تو بدن مین زیادہ تحلیل واقع ہوتی ہی

وَالعَرَقُ القَلِيْلُ فِي الْاَسْقَامِ	دَلَّ عَلٰى سُدَدٍ مِنَ المَسَامِ
اور بیماریون مین تھوڑا پسینا آنا	مسامات کے سدون پر دلالت کرتا ہی
وَغِلَظِ الخِلْطِ وَضُعْفِ الدَّافِعِ	وَقِلَّةِ النُّضْجِ وَلِيْنِ الطَّبْعِ
اور گاڑھا ہونے خلط پر اور ضعف دافعہ پر	اور کمی نضج پر اور نرمی طبع پر دلالت کرتا ہی

بیماریون مین پسینہ کے کم آنے کے کئی اسباب ہین (۱) جسم کے ظاہری جلد کے مسامات کثیف اور بند ہوگئے ہین یا تو کسی بیرونی سبب سے جیسے کہ شمالی ہوا کے چلنے سے جو سردی ہو پہونچاتی ہی یا بدن کے کسی داخلی سبب سے جیسے کہ جلد کو کسی وجہ سے خشکی پہونچ گئی ہی (۲) مرض کا مادہ غلیظ ہی جو مثلا بلغم زجاجی یا سودا سے حادث ہو وے (۳) بدن کی قوت اندرونی فضلات کو باہر نکالنے سے

عاجز اور عاری ہو گئی ہے۔ (۴) مرض کا مادہ خام ہے ہنوز اسمیں نضج حاصل نہین ہوا جیسا کہ ابتداے چوتھیہ مین ہوتا ہو (۵) مریض کو پہلے اس سے اسہال آچکے ہین جس سے اسکے بدن کی رطوبتین جذب ہو کر خشک ہو گئی ہین

ذِکرُ کَیفِیَّةِ العَرَقِ

کیفیت عرق کا ذکر و بیان ہے

وَاِنْ بَدَاءَ العَرَقُ فَالْبَيَاضُ	دَلَّ عَلَى الْبَلْغَمِ فِي الْأَمْرَاضِ
اگر پسینا سفید ظاہر ہو وے	تو دلالت کریگا کہ مرضون مین بلغم ہے

چونکہ بلغم کے جمیع انواع کا رنگ سفید ہے تو جو کچھ اُسکا فضلہ نکلتا ہے اسکا رنگ بھی سفید ہی ہوگا۔ کیونکہ پسینا تیسرے ہضم کا فضلہ ہے جو اعضا کا ہضم ہے

وَاِنْ بَدَا اَصْفَرَ فَالصَّفْرَاءُ	وَاِنْ بَدَا اَسْوَدَ فَالسَّوْدَاءُ
اور اگر زرد ظاہر ہو وے تو صفرا ہے	اور اگر سیاہ نمودار ہو وے تو سودا ہے
وَاِنْ بَدَا اَحْمَرُ فَهُوَ عَنْ دَمٍ	وَ مِثْلُ ذَا يَدُلُّ لَنَا بِالطَّعْمِ
اور اگر سُرخ ظاہر ہو وے تو وہ خون سے ہے	اور ایسا ہی ذائقہ سے بھی ہمکو بتاتا ہے

اور اگر پسینے کا رنگ خلط کے رنگ سے مخالف ہو وے اسطور سے کہ صفراوی آدمی کا پسینا سرخ یا سفید اور بلغمی کا زرد یا سرخ ہو تو وہ ردی ہے جو اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اس خلط کو نضج دینے اور اسکے نکالنے سے قوت عاجز ہے اور جس خلط کے نکالنے کی ضرورت نہین ہے اسکے بند رکھنے کی طاقت اسمین نہین ہے۔ صفراوی پسینے کا اصلی ذائقہ تلخ اور سوداوی کا کسیلا اور دموی کا شیرین اور بلغمی کا پھیکا ہوتا ہے اور اگر اسکے مخالف ہو تو وہ ناقص ہے

وَالعَرَقُ اللَّطِيفُ مِنْ لَطَافَهْ	فِي الخِلْطِ وَالكَثِيفُ مِنْ كَثَافَهْ
اور پسینا لطیف خلط کی لطافت کے سبب سے ہوتا ہی	اور گاڑھا پسینا کثافت کے سبب سے

لطیف وہ پسینا ہی جسکا قوام رقیق مثل پانی کے ہو جو مادہ مرض کی نرمی پر دلالت کرتا ہی اور اسکا مخالف غلیظ ہے

وَإِنْ يَعُمَّ الجِسْمَ فَهُوَ خَيْرٌ	وَإِنْ يَخُصَّ مَوْضِعاً فَشَرٌّ
اگر پسینا سارے بدن پر ہووے تو اچھا ہی	اور اگر خاص کسی جگہ پر ہووے تو برا ہی

عام پسینا قوت کی تقویت اور مادہ مرض کے نکالنے پر دلالت کرتا ہی اور خاص ایک جگہ کا پسینا اسصورت مین برا ہی جبکہ مرض تمام بدن کو عام ہووے اور اگر مرض کسی ایک عضو کے ساتھ مخصوص ہو وہاں پر پسینا آنا ناقص نہین ہے

وَهُوَ إِذَا يَجِيءُ فِي أَوَانِهْ	مُلْتَزِماً لِلدَّوْرِ أَوْ بُحْرَانِهْ
اور وہ پسینا جب اپنے ایک وقت مین	دورہ کا التزام کرتا ہو یا بحران مین آوے
فَهُوَ دَلِيلٌ جَيِّدٌ مَحْمُودٌ	وَضِدُّ هَذَا خَيْرُهُ بَعِيدٌ
تو وہ دلیل اچھی اور نیک ہے	اور اسکے برخلاف سے بھلائی دور ہی یعنی برا ہی

محمود پسینا وہ ہی جو ہمیشہ تپ کے بعد آیا کرے اور جو پہلے یا پیچھے آوے اور اسکا کوئی خاص طریقہ معین نہین ہی وہ اچھا نہین ہی۔ اور جو پسینا دورے آوے اسطرح کہ ایک دن آوے اور دو دن ناغہ کرے وہ بھی محمود ہی اور وہ بھی جو بحران کی حالت مین آوے اور جسکے بعد خفت حاصل ہو ورنہ جید نہین ہی

ذکر دلائل العامة المنذرة

عام دلائل جو آیندہ کی خبر دیتی ہین انکا ذکر ہے

وَقِسْمَةُ الْمُنْذِرِ لِلْمُبَرِّحِ	بِمَرَضٍ يُحْدِثُ لِلْمُصَحِّحِ
اور قسمت منذر کیواسطے سخت ایذا رسید ہ ہے	کسی مرض کی جو پیدا ہوویگی کسی صحیح تندرست کی نسبت
وَلِلَّذِي يُخْبِرُ مَا يَؤُولُ	إِلَيْهِ مِنْ عِلَّةِ الْعَلِيلِ
اور اسکے واسطے ہے جو خبر دیوے اُس چیز کی	جسکی طرف بیمار بیماری مین رجوع کریگا

مطلق دلیل کی دو قسمین ہین ایک وہ جو ظاہر کرے اس امر کو کہ بدن مین کوئی اور بیماری عنقریب آنے والی ہے تو اُس دلیل کو منذر کہتے ہین جیسے ہمیشہ سر مین درد کا ہونا خبر دیتا ہے کہ عنقریب آنکھ مین پانی اُتر آئیگا اور ہمیشہ مُنہ کے پھڑکنے سے اُسکو لقوہ عارض ہوجائیگا۔ اور ہمیشہ غم کا رہنا جسکا کوئی ظاہری سبب ہو مالیخولیا ہو جانے کا ڈر دلاتا ہے۔ اور ہاتھ اور پانون مُنہ کا پھولنا حدوث استسقا کی اطلاع دیتا ہے۔ اور آنکھون کی جھان مین تہبّج کا ہونا باوجود زردی رنگ کے جگر کے ضعف پر دلالت کرتا ہے اور بول مین بدبو کا ہونا مثانہ کے زخمون پر دلالت کرتا ہے۔ دوسرے وہ جو اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ آیندہ مریض کا کیا حال ہوگا تندرست ہوجائیگا یا بیماری مین مبتلا رہیگا۔ بیماری اسکی کم ہوگی یا دیر تک رہیگی جسکا بیان عنقریب آگے آتا ہے

أَمَّا الَّذِي يُخْبِرُ بِالْأَمْرَاضِ	فَإِنَّهَا تَدُلُّ بِالْأَعْرَاضِ
اب وہ علامات منذرہ جو مرضون سے خبر دیتے ہین	سو وہ اعراض کے ذریعہ سے دلالت کرتی ہین

طبیب کے حق مین اعراض امراض کو ظاہر کرتی ہین کیونکہ اعراض بیماری کے بعد آتی ہین اور بیماری اسباب کے بعد آتی ہے۔ پس جو دلیل مرض پر دلالت کرتی ہے وہ اپنی اعراض کے ذریعہ سے جو مریض کو لاحق ہوتی ہین سو جب

وہ عوارض ردی ہوتے ہین تو اُنسے بیمار کا حال بھی ویسا ہی سمجھنا چاہیے اور یہان دلائل سے وہی اعراض مراد ہین جو بدن کے حالات سے ماخوذ ہین

عَلٰی اِمْتِلَاءٍ اَوْ عَلٰی فَرَاغٍ	فِی سَائِرِ الْجِسْمِ اَوِ الدِّمَاغِ
امتلا پر یا خلو پر	سارے بدن مین ہو یا دماغ مین

منجملہ دلائل کے جو مرضون پر دلالت کرتے ہین وہ ہین جو مظاہر ہین کہ جسم خلطون سے پُر ہی جو درد مفاصل وغیرہ امراض مین مبتلا ہونے کی خبر دیتا ہے یا بدن خلطون سے بالکل خالی ہی جیسے کہ تپ دق یا ذبول والے کا حال ہوتا ہی یا جسکو زیادہ اسہال آئے ہون جس سے اُسکے بدن کی رطوبتین نکل چکی ہین سو یہ تمام خبر دیتے ہین کہ عنقریب خشکی کی بیماری ہوجانے والی ہی ۔ اور کبھی اعراض بنفسہ خود دلالت کرتی ہین جنکی دلالت عام ہوتی ہی جیسے کہ امتلاء کی کسی مرض پر یا خلط عفونت دار کی حدوث تپ پر دلالت ہوتی ہی یا جیسے کہ رگون کا پُر ہونا اور رنگ کی سُرخی امتلاء دموی پر دلالت کرتے ہین اور جو اعراض کی وساطت سے دلالت کرتی ہی۔ انکا حال پہلے بیان ہوچکا ہی اور کبھی کسی خاص عضو پر دلالت ہوتی ہی جیسے دماغ مین امتلا ہونے سے معلوم ہوتا ہی کہ اسمین کوئی مرض حادث ہونیوالا ہی یا معدہ کا کسی فاسد خلط سے ممتلی ہونا بطلان ہضم پر دلالت کرتا ہی

وَالْعَرَضُ الْمُخْبِرُ بِالْاِمْتِلَاءِ	كَرَاحَةٍ وَكَثْرَةِ الْغِذَاءِ
امتلا کی خبر دینے والی عرض ایسی ہے	جیسے آرام کا ہونا اور کثرت غذا کی
وَقِلَّةُ الْحَمِيْمِ وَالرِّيَاضَةِ	مُحْدِثَةٌ بِالْاِمْتِلَاءِ اَمْرَاضَهُ
اور کمی پسینے کی اور ریاضت کی	امتلا کے سبب سے امتلائی امراض کو پیدا کرتی ہی

امتلا اپنی کیفیت اور کمیت دونوں میں بڑھ جاتی ہے زیادہ آرام اور ترک ریاضت اور بکثرت تناول غلیظ اغذیہ اور کمی پسینے سے جو یہ سبھی اعراض مجرب ہیں کہ اسی شخص میں بہت امتلا ہے جسکا نکالنا فصد یا اسہال کے ذریعہ سے ضروری ہے کمی پسینے سے مراد یہ ہے کہ حمام میں غسل نہ کرے جس سے مسامات کھل جاتے ہیں اور فضلات بدن پسینے کی راہ سے خارج ہو جاتے ہیں جسکا بیان پہلے ضروریات کی بحث میں ہو چکا ہے۔ اسیطرح ریاضت کا بھی ذکر ہو چکا ہے

وَضِدُّ هٰذِهٖ مِنَ المَعَانِیْ	یُخْبِرُنَا عَنْ مَرَضِ النُّقْصَانِ
اور ضد ان امور کی (ریاضت کا ہونا قلت غذا پسینا آنا)	مرض نقصان کی خبر دیتا ہے

جو اشخاص بہت روزہ رکھتے ہیں یا زیادہ ریاضت کرتے ہیں یا اکثر حمام میں ٹھہرتے ہیں انہیں امتلا نہیں ہوتا۔ اور نہ انکے بدن خلطوں سے پُر ہوتے ہیں

ذِکْرُ الْاِمْتِلَاءِ وَاَوَّلُ الْاِمْتِلَاءِ بِحَسْبِ الْقُوَّۃِ

امتلا کا بیان ہے جسمیں سے پہلے امتلا بحسب القوہ کا ذکر ہے

امتلا دو قسم پر ہے۔ ایک خلط کی قوت کے اعتبار سے جو اسکی کیفیت ہے دوسرے اسکی کمیت اور مقدار کی حیثیت سے اور جو امتلا قوت خلط کے اعتبار سے ہوتا ہے جب اسکی خلط جسم میں تھوڑی سی بھی ہوتی ہے اُسکے مزاج اور کیفیت میں فساد آجاتا ہے جو بدن کی قوت کے ضعف کے سبب سے ہضم اور نضج پر امداد نہیں کر سکتی اور اس امتلا پر دلالت کرتا ہے بدن میں زیادہ ثقل ہونا اور حرکات میں سُستی کا ہونا اور قوتوں میں ضعف کا ہونا اور بموجب فساد کیفیت خلط کے بول کے رنگ کا متغیر ہونا جسکے ردی اور مذموم ہونیکا سبب

کثرت سے ردی دموی غذاؤن کا کھانا ہی جیسے گوشت سوکھا ہوا یا گائے کا گوشت تناول کرنا۔ دوسرا امتلا جو کمیت کے اعتبار سے ہوتا ہی اُسکو امتلا بحسب الاوعیہ بھی کہتے ہین جو اسطور سے ہوتا ہی کہ خلط مناسب مقدار سے بڑھ جاتی ہی جس سے بدن کے ظروف جوفدار پُر ہو جاتے ہین۔ اور کبھی امتلا روح نفسانی سے ہوتا ہی جس سے دماغ کے تجاویف ممتلی ہو جاتے ہین۔ یا روح حیوانی سے ہوتا ہی جس سے دل کے تجاویف مین امتلا آجاتا ہی جو حرارت غریزیہ کو ایذا پہونچاتے ہین۔ جس سے ناگہانی موت آجاتی ہی اور ایسا امتلا جو بحسب الکیفیہ ہوتا ہی اُسکا کوئی علاج فصد سے بڑھکر نہین ہی کیونکہ فصد عروق کے تجاویف سے مادہ نکال لاتی ہے

لِلْامْتِلَاءِ قِسْمٌ فِی الْجِنْسِ یہ امتلا کا قسم ہے جنس مین	بِحَسَبِ الْقُوَی الَّتِی فِی النَّفْسِ باعتبار اُن قوی کے جو روح مین ہین

قوی تین ہین۔ حیوانی۔ نفسانی۔ طبعی

اِنْ کَانَ بِالْقِیَاسِ لِلْمُغَیِّرَۃ امتلا اگر بہ نسبت قوت مغیرہ کے ہو	لَمْ تَکُ شَھْوَۃُ الطَّعَامِ مُیَسَّرَۃ تو اشتہاے طعام اچھا نہو گا
وَلَمْ یَکُ فِی الْبَوْلِ نُضْجٌ بَیِّنٌ اور بول مین ظاہر نضج معلوم نہو	وَذٰلِکَ الْحِیْنُ الْبَرَازُ لَیِّنٌ اور اسوقت براز نرم ہو

امتلا جب بدن کی طبعی قوتون کا مقابلہ کرتا ہی تو اُنکے مخصوص فعلون کو ضعیف کر دیتا ہی۔ قوت مغیرہ وہ معدہ کی قوت ہی جو ماکولات مین تغیر ڈالتی ہے اور اُنکو کیلوس بنادیتی ہی سو جب وہ امتلاے کے ساتھ مقابلہ کرنے کی وجہ سے

مغلوب ہو جاتی ہی تو اُسکے ہضم مین ضعف آجاتا ہی۔ جس سے غذا متغیر ہو جاتی ہی اور براز نرمی کی حالت مین خارج ہو جاتا ہی کیونکہ ابھی اسمین پورا نضج نہین ہوتا ہی۔ اور نہ بول مین کچھ زیادہ نضج کے آثار ظاہر ہوتی ہین

أَوْ كَانَ بِالْقِيَاسِ لِلْمُحَرِّكَهْ ❊ رَأَيْتَهُ تَصْعُبُ عَلَيْهِ الْحَرَكَهْ

اور اگر امتلاء بقیاس قوت محرکہ کے ہووے ❊ تو دیکھے گا کہ اُس بدن پر حرکت دشوار ہوگی

جب امتلاء دماغ مین کسی بطن سے ہوتا ہی تو اُسکا مقابلہ قوت نفسانیہ سے ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے حس و حرکت ہی۔ سو جب بدن بوجھل ہو جاتا ہی تو چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا ہی

أَوْ كَانَ بِالْقِيَاسِ لِلنَّبْضِيَّهْ ❊ رَأَيْتَ كُلَّ نَبْضَةٍ رَخِيَّهْ

اور اگر امتلا بقیاس قوت نبضہ کے ہو ❊ تو ہر نبض کو نرم دیکھے گا

جب امتلا کسی مقام مین دل کے قریب ہو تو اُس سے مادہ خلطیہ کے نیچے دل کی حرارت دب جانے کی وجہ سے نبض ضعیف ہو جاتی ہی

إِنْ حَمَلَ الضَّعِيفُ مِنَ النُّفُوسِ ❊ مَا لَمْ يَكُنْ حِمْلًا مِنَ الْكَيْمُوسِ

بیشک روح ضعیف نے ❊ خلط کی کیموس کا وہ بوجھ اُٹھایا کہ لائق نہ تھا

وَضَاقَ عَنْ مَحْمَلِهِ اللَّطِيفُ ❊ وَلَمْ يَكُنْ بِمُمْتَلِي التَّجْوِيفِ

اور اس خلط کے اُٹھانے سے روح لطیف تنگ ہوگئی ❊ اور نہ عروق کی تجاویف مین امتلا تھا

یعنی منجملہ امتلاء کے ایک ایسا امتلا ہی جو عروق کی تجاویف مین نہین ہوتا اور نہ اسکا کیموس ناقص ہوتا ہی۔ بلکہ وہان بدن کی کوئی قوت (خواہ طبعی ہو یا نفسانی یا حیوانی) ضعیف ہوتی ہی جو اس خلط کے کیموس کا مقابلہ نہین

کر سکتی۔ اور دوسرے نسخہ مین بجاے اِنْ کے اِذْ اور بجاے بِمُتَّلِی کے بجملہٖ ہی جسکے یہ معنی ہین اسواسطے کہ روح ضعیف نے خلط کی کیموس کا وہ بوجھ اُٹھایا کہ لائق نہ تھا اور اس خلط کے اُٹھانے سے روح تنگ ہو گئی اور تجاویف بھی اُسے اُٹھا نہین سکتی

ذِکْرُ الْاِمْتِلَاءِ بِحَسْبِ التَّجَاوِیْفِ

ذکر ہے امتلا کا باعتبار تجاویف عروق کے

جسکو امتلاء بحسب الاوعیہ بھی کہتے ہین جو خلط اپنی مقدار سے زیادہ ہو کر رگون کی تجاویف کو پُر کر دیتی ہی اور اُسکا مخالف خلو ہے

وَغَیْرُہٗ بِحَسْبِ الْاَجْوَافِ	اِنْ کَانَ مَا یَمْلَؤُھُنَّ جَافٍ
اور دوسرا امتلا باعتبار اجواف کے ہے	جب وہ خلط جو اُنھین پُر کرتی ہی اُنپر غالب ہو

پہلا امتلا خلط کی ردائت اور قوت کے ضعف کے سبب سے تھا اور یہ تجاویف عروق کے تنگ ہو جانے سے ہوتا ہی جو کسی خلط سے بھر جاتی ہین کیونکہ خلط جسم رطب سیال ہی خلط غالب سے مراد خون ہی جسکے ساتھ خلط مخلوط ہو کر تمام بدن مین سرایت کر جاتی ہی

وَذَا مِنَ الْجِنْسِ امْتِلَاءٌ مِنْ دَمٍ	نَقِیٍّ اَوْ ذِیْ مِرَّۃٍ اَوْ بَلْغَمٍ
یہ جنس امتلاء خالص خون سے ہو گی	یا صفرا والے یا بلغم والے خون سے

اس قسم کا امتلاء چارون خلطونسی تجاویف کو پُر کر دیتا ہی خواہ اُسکے ساتھ فاسد خون ہو یا خالص

وَرُبَّمَا قَوِیَتِ النُّفُوْسُ	وَلَمْ یَکُنْ یَثْقُلُھَا الْکَیْمُوْسُ
اور بسا اوقات روح قوی ہوتی ہی	اور خلط اُنکو بوجھل معلوم نہین ہوتی

ذِكرُ عَلاماتِ غَلَبةِ الدَّمِ

غلبہ خون کی علامات کا ذکر ہے

اَنْ يَغْلِبُ الدَّمُ مِنَ الْاَخْلَاطِ	فَالنَّوْمُ وَالصُّدَاعُ فِي اِفْرَاطٍ
اگر خلطون مین سے خون غالب ہو	تو نیند اور درد سر بہت ہو گا
وَغِلَظُ الْعُرُوْقِ وَاحْمِرَارُ	وَرُبَّمَا تَعِبَتِ الْاَفْكَارُ
اور موٹا ہونا رگون کا اور سرخ ہونا	اور کبھی فکر بھی تھک جاتی ہی
وَثِقْلُ الرَّاسِ وَضُعْفُ الْحِسِّ	وَكَسَلٌ وَالْحَرُّ عِنْدَ اللَّمْسِ
اور گرانی سر اور ضعف حواس	اور سستی اور گرمی بوقت لمس کے
وَثِقْلُ الْاَكْتَافِ وَالتَّثَاؤُبِ	وَرُبَّمَا تَثْقُلَتِ الْجَوَانِبُ
اور گرانی شانون کی اور جمائی کا آنا	اور بسا اوقات سب پہلو گران ہوجاتے ہین

زیادہ نیند کا آنا خون کی رطوبت کے سبب سے ہی کیونکہ امتلا دموی سے تمام بدن پُر ہوجاتا ہی - اور درد سر کا ہونا بسبب کثرت بخارات کے ہی جو گرم خون کے انجرات سے دماغ کیطرف صعود کرتے ہین اور رگون کا موٹا اور سُرخ ہونا خون کی زیادتی اور اُسکی نرمی کی وجہ سے ہی اور قوت معدہ اسلیے تھک جاتی ہی کہ جب بخارات سے دماغ کو ایذا پہونچتی ہی قوت معدہ جو دماغ مین ہی وہ بھی متاذّی ہوتی ہے اور سر کا بھاری اور سستی کا ہونا خون کی رطوبتون کے سبب سے ہی اور لمس اسلیے گرم ہی کہ گرم خون تمام بدن مین منتشر ہی - اور فکر کے تھک جانے سے یہ مراد ہی کہ اُسکے باطنی افعال فکر - ذکر - خیال مکدّر ہوتے جاتے ہین اور جمائی اسلیے آتی ہی کہ اعضاء فکین مین امتلا زیادہ ہوتا ہی

وَيَظْهَرُ الرُّعَافُ وَالتَّمَطِّيُ	وَيُطْلَقُ الطَّبْعُ بِغَيْرِ خَرْطٍ
اور نکسیر اور انگڑائی بھی زیادہ ہوتی ہے	اور طبیعت کا اطلاق براز پر بہت نہیں ہوتا
وَالْخِصْبُ فِي الْعَيْشِ وَاَحْلَامُ فَرَحٍ	وَكَثْرَةُ الْاَلْوَانِ فِيهَا وَالْمَرَحِ
اور خوشباشی زندگی میں اور خواب میں خوشی کی	اور اُن خوابوں میں بہت ہونا رنگوں کا اور خوشی کا ہونا

خصب۔ رفاعۃ العیش۔ خوشباشی۔ آسایش۔ آرام۔ مرح۔ خوشی راحت۔ احلام جمع حلم۔ خواب میں خیال

وَحِكَّةٌ فِي مَوْضِعِ الْفِصَادَةِ	وَحُمْرَةُ الْعَيْنِ بِغَيْرِ عَادَةٍ
اور خارش کا ہونا فصد کی جگہ میں	اور بغیر عادت کے آنکھ کا سرخ ہونا
وَرَمَلٌ اَوْ بُثُورٌ فِي الْجِسْمِ	اَوْ حُلْوَةٌ يَأْكُلُهَا فِي الْحُلْمِ
اور پھوڑے یا پھنسیوں کا جسم میں ہونا	یا شیرین چیز خواب میں کھانا
اَوْ كَانَ طَعَامُ الْفَمِ ذَا حَلَاوَةٍ	وَمَا تَغَذَّى قَبْلُ بِالْحَلَاوَةِ
یا منھ کا ذائقہ شیرین ہونا	حالانکہ اس سے پہلے اُسنے کچھ شیرینی نہیں کھائی
اَوْ كَانَتِ الْاَمْرَاضُ فِي الرَّبِيعِ	اَوْ فِي الشَّبَابِ الْاَوَّلِ الْبَدِيعِ
یا یہ کہ امراض موسم بہار میں ہوویں	یا عالم ابتدا جوانی میں (جسکو عنفوان شباب کہتے ہیں
تَدُلُّنَا عَلَى الدَّمِي مِنْ عِلَلٍ	وَتَرَى بِهَا عِنْدَ بَادِيِ بِالْعَمَلِ
یہ سب علامات خونی بیماریوں پر دلالت کریگی	اور قریب ہے کہ تو عمل کے شروع کرتے وقت دیکھیگا

اور انگڑائی کا سبب یہ ہے کہ غلیظ خون رگوں کے اندر بند ہو جاتا ہے جو بدن کو بھاری کر دیتا ہے۔ اور طبیعت اسلیے نرم ہوتی ہے کہ خون بدن کو رطوبت پہونچاتا ہے بخلاف صفرا کے جو جذب کرتا ہے اور خوش گذاری کی یہ وجہ ہے

کہ زیادہ گرم تر غذائین کھائی جاتی ہین۔ اور خواب مین سرخی دیکھنے کی یہ وجہ
ہی۔ کہ قوت مخیلہ بدن کی مزاج کے تابع ہوتی ہی۔ جو چیز بدن پر اُسکے باطن مین سے
غالب ہوتی ہی اُسی کو قوت مخیلہ اپنے تصور مین لاتی ہی پس خون اپنی حرارت
کی وجہ سے درد سر اور سرخی آنکھون اور بدن کی اور گرمی لمس کی اور پیاس
لاتا ہی اور اپنی رطوبت سے سستی اور انگڑائی اور جمائیان اور نیند اور فکر مین تکان پیدا کرتا ہی

ذِكْرُ عَلَامَاتِ غَلَبَةِ الصَّفْرَاءِ

صفرا کے غلبہ کی علامات کا ذکر و بیان ہے

اِنْ يَغْلِبِ الْاَصْفَرُ اُذْ فِيْ مَرَارٍ
اگر مرّون مین زردی (یعنی صفرا) غالب ہووے

دَأَيْتَ لَوْنَ الْجِلْدِ ذَا اصْفِرَارٍ
تو تو جلد کا رنگ زردی والا دیکھے گا

وَضُعْفُ شَهْوَتِهٖ فِي الْمَطْعَمِ
اور کھانے کی رغبت اُسے ضعیف اور کم ہوتی ہی

مَعَ مَرَارَةٍ اُصِيْبُ فِي الْفَمِ
باوجود تلخی کے کہ مُنھ مین پائی جاتی ہی

وَلَدْغُ مِعْدَةٍ وَقَيُّ مِرَارٍ
اور خارش معدہ کی و صفرا کا قی کرنا

وَانْطَلَقُ الطَّبْعُ بِهَا بِمَرَّةٍ
اور ایک بار بھی صفرا کا اسہال کی راہ سے آنا

وَاَرَقٌ وَغَارَتِ الْعَيْنَانِ
اور بیداری اور گھسجانا آنکھون کا

وَيُبْسُ الْفَمِ مَعَ اللِّسَانِ
اور خشکی دہن اور خشکی زبان کی

اور جسم کے زرد ہونے کا یہ سبب ہی کہ صفرا کا رنگ زرد جو اپنی رقت کی وجہ
سے باہر نکلنا چاہتا ہی جس سے جسم مین زردی آجاتی ہی۔ اور کھانے کی
رغبت کا کم ہونا اور غذا کو نامرغوب سمجھنا اسلیے ہی کہ یہ خواہش برودت اور
خشکی دونون کے سبب سے ہوا کرتی ہی سو صفرا اپنی حرارت کی وجہ سے برودت کے

منافی ہی۔ اور اسہال آنے کی یہ وجہ ہی کہ صفرا اپنی شدت لذع اور جلائی کی وجہ سے امعا کو ایذا پہونچاتا ہی اور بیداری کا سبب یہ ہی کہ اُس سے بدن کی رطوبتین خشک اور جذب ہو جاتی ہین۔ اور مُنھ کی خشکی کا یہ سبب ہی کہ معدہ سے زیادہ خشک بخارات مُنھ کیطرف آتے ہین جو خشکی پیدا کرتے ہین

وَالبَوْلُ فِي خِلَالِ ذَا مُصْفَرٌّ
اور اس اثنا مین بول کا زرد ہونا

وَالكَرْبُ وَالعَطَشُ بَعْدَ الصَّوْمِ
اور اضطراب و پیاس بعد روزہ کے (یعنے مُنھ نہار)

وَرِقَّةُ النَّبْضِ وَحَرُّ البَدَنِ
اور باریک ہونا نبض کا اور گرمی بدن کی

وَمَا يُوَالِيهِ مِنَ الأَتْعَابِ
اور جو پیہم اُسکے ہونے مین تکان ہی کہ

وَإِنْ يُوَالِي الأَكْلَ مِنْ حِرِّيفٍ
اور تیز چیز کا کھانا پے در پے

وَالغَثْيُ وَالجِلْدَةُ تَقْشَعِرُّ
اور جی متلانا اور جلد پر رونگٹے کھڑے ہونے

وَرُؤْيَةُ النِّيرَانِ عِنْدَ النَّوْمِ
اور دیکھنا آگون کا نیند مین

وَكَثْرَةُ الحَمِّ بِمَاءٍ سَخِنٍ
اور بہت گرم ہو جانا گرم پانی سے

فِي البَلَدِ الجَنُوبِ وَالشَّبَابِ
پہاڑ کی جانب جنوب مین اور جوانی مین واقع ہووے

لَاسِيَّمَا إِنْ كَانَ فِي المَصِيفِ
خصوصاً گرمی کے موسم مین جبکہ ظاہر باطن مین زیادہ حرارت ہوگی

ذِكْرُ عَلَامَاتِ غَلَبَةِ السَّوْدَاءِ

غلبۂ سودا کی علامات کا بیان ہے

إِنْ غَلَبَ الجِسْمَ المِرَارُ الأَسْوَدُ
اگر مرارہ اسود (سوداء) بدن پر غالب ہووے

فَإِنَّ لَوْنَ الجِسْمِ مِنْهُ كَمِدٌ
تو بدن کا رنگ اُسکے سبب سے خاکستری ہوگا

وَفِکرَۃٌ وَشَھوَۃٌ فِی المَطعَمِ
اور فکر ہوگی اور غذا کی خواہش ہوگی

وَحُمضَۃٌ تُوجَدُ فِی طَعمِ الفَمِ
اور تلخی و نمکینی مُنھ کے ذائقہ مین پائی جائیگی

یعنی ذائقہ کسیلا ہوگا۔ خاکستری رنگ اسلیے کہ سودا کا رنگ خاکستری ہوتا ہے اور زیادہ بھوک کا یہ سبب ہی کہ سوداء اپنی عفوصت (کسیلاپن) کی وجہ سے بھوک پر معدہ کو متنبہ کرتا ہی۔ بشرطیکہ سودا مقدار مین زیادہ نہو۔ اور نہ کیفیت مین کچھ زیادہ ناقص ہو۔ سو جب زیادہ پایا جاتا ہی تو طبیعت اُسکے نکالنے کے درپے ہو جاتی ہی غذا کی طرف توجہ نہین کرتی۔ اور ذائقہ نمکین اس لیے ہوتا ہی کہ سودا کا ذائقہ کسیلا ہی جسمین کسیقدر نمکینی اور ترشی بھی ہو جاتی ہی اور اُسکا بلغم حامض ہوتا ہی جو معدہ مین آجاتی ہی

وَخُبثُ نَفسٍ مَعَہٗ قُطُوبُ
اور خبث نفس ہوگا جسکے ساتھ ترشروئی بھی ہی

وَالنَّبضُ فِی اِبطَائِہٖ صَلِیبُ
اور نبض کی آہستگی مین سختی ہووے گی

وَقَبضُ مِعدَۃٍ وَاَسوَدُ بَھَقٌ
اور معدہ کا قبض ہونا اور سیاہ داغ

وَجَزَعٌ وَسَھَرٌ بِلَا قَلَق
اور بیقراری اور بیداری بلا اضطراب کے

خبث نفس سے مراد نفس کا تنگ اور منقبض ہونا ہی جسکا کوئی ظاہری سبب پایا نہین جاتا۔ اور نفس سے مراد قوت نفسانیہ ہی جسکو دماغ کیطرف زیادہ سوداوی بخارات کے صعود کرنے سے ایذا پہونچتی ہی۔ جالینوس نے کہا ہی کہ سوداوی خلط سے روح کو اُسکی سیاہی کیوجہ سے وحشت ہوتی ہی چنانچہ ہم ظاہر دیکھتے ہین کہ نور اور روشنی کیطرف روح کو زیادہ رغبت ہوتی ہی اور سیاہی و ظلمت سے نفرت ہوتی ہی۔ اور نبض مین صلابت کی یہ وجہ ہی کہ خلط سوداوی کا

مزاج یابس ہوتا ہی اور سبھی یابس چیزین صلب و سخت ہوتی ہین اور معدہ مین قبض اسلیے ہوتا ہی کہ جب سودا معدہ مین آتا ہی تو اُسکی رطوبتون کو خشک کردیتا ہی اور بیخوابی کا بھی یہی سبب ہی اور ظاہر بدن کی طرف جاتا ہی تو بہق اور برص پیدا کرتا ہی اور بلا اضطراب اسلیے کہا ہی کہ بیقراری اور اضطراب کے بعض اسباب سے جو خوف و رجا مین نیند بالکل زائل ہوجاتی ہی

وَالْبَوْلُ اَبْيَضُ رَقِيْقٌ نِيٌّ	كَذَا الْبَرَازُ لَيْسَ فِيْهِ نُضْجُ
اور بول کسیقدر رقیق خام	ایسا ہی براز جسمین نضج نہین ہے

بول کے سفید کہنے مین غلطی ہی کیونکہ ایسی صورت مین بول خاکستری غلیظ ہوتا ہی چنانچہ قانون مین کہا ہی کہ جس شخص کے مزاج پر سوداوی خلط غالب ہوتی ہی اُسکا قارورہ خاکستری یا سیاہ رنگ کا ہوتا ہی جسکی شرح مین ابن نفیس نے لکھا ہی خاکستری رنگ سودا کی کثرت سے ہوتا ہی جسکا کوئی جزء مجری بول کیطرف چلاجاتا ہی اور غلیظ اسلیے ہوتا ہی کہ اسکی خلط غلیظ ہی اور جو ہمنے رقیق کہا ہی وہ اسلیے ہوتا ہی کہ وہان نضج کمل نہین ہوتا اور کبھی خاکستری سیاہ رنگ سرخی آمیز ہوتا ہی جبکہ سوداوی دموی ہو اور براز خام بے نضج اسلیے ہوتا ہی کہ خلط سوداوی مین نضج دشواری سے ہوتا ہی

مَعَ غِذَاءٍ يَابِسٍ وَهَمٍّ	وَجُبْنٍ مُتَوَاتِرٍ وَغَمٍّ
جو خشک غذاؤن سے ہوگا اور رنج	اور گھبراہٹ اور غم ہوگا

یہ سبھی اشیا سودا کو پیدا کرتی ہین اور بعض خشک غذا تو اپنی طبیعت کے زور سے سودا پیدا کرتی ہی جیسے کہ مسور اور پُرانا پنیر اور گوشت گاے اور بھیس اور جنگلی جانورون کا یا اپنی خاصیت کی وجہ سے جیسے بتادن اور سوکھا نمکین

گوشت - اور کبھی عوارض نفسانی سے بھی سودا پیدا ہوتا ہی جیسے زیادہ رنج کا پہونچنا - اور عرصہ تک گھبراہٹ کا رہنا - اور متواتر غم کا ہونا

وَ اِنْ یَرٰی ھَا لَکًا فِی حُلْمِہٖ	وَ کُلَّ مَا یَرَوْنَہٗ فِی نَوْمِہٖ
اور خواب مین خوفناک جگہ دیکھے گا	اور نیند مین جو ڈراوے سب کچھ دیکھے گا

کیونکہ سودا اپنی سیاہی سے دماغ کے بطون کو اندھیرا پہونچا دیتا ہی جس سے روح کے خیالی آئینہ مین خوفدار اور سیاہ اور قبیح اشیا کی تصویرین منطبع ومنقش ہوجاتی ہین

وَ السِّنُّ لِلْکُھُوْلِ وَ الْخَرِیْفِ	وَ الْبَلَدُ الشِّمَالُ وَ النَّحِیْفُ
اور عمر ادھکڑ دن کی اور موسم خریف کا	اور شہر شمالی اور پتلا دُبلا آدمی

ادھکڑون کے مزاج پر خشکی غالب ہوتی ہی جو طبعی رطوبت کو جذب کرلیتی ہی اور موسم خریف مین اکثر سودا پیدا ہوتا ہی اور شہر پہاڑ سے شمال کی جانب واقع ہووے اُنکے باشندون کے مزاج مین خشکی اور سردی زیادہ ہوتی ہی اسلیے وہان اکثر لوگ جذام مین مبتلا ہوجاتے ہین اور پتلے دُبلے بدن مین رطوبتین کم ہوتی ہین - یہ بھی سودا کی علامتین ہین -

ذِکْرُ عَلَامَاتِ الْبَلْغَمِ

بلغم کے غلبہ کی علامات کا ذکر ہے

اِنْ غَلَبَ الْبَلْغَمُ خَلْطَ الْجِسْمِ	فَثِقَلُ الرَّاْسِ وَ طُوْلُ النَّوْمِ
اگر بلغم بدن کی خلط پر غالب ہووے	تو گرانی سر کی ہوگی اور بڑی لمبی نیند ہوگی

کیونکہ سر کی طبیعت اصل مین مرطوب ہی جسکو جب زیادہ رطوبت پہونچتی ہی

تو اُس سے وہ زیادہ مرطوب ہو جاتا ہی جسکی وجہ سے سر بوجھل ہو جاتا ہے
اسیطرح زیادہ نیند دماغ کی رطوبت سے آتی ہی

وَ کَسَلٌ وَ قِلَّۃٌ فِی الشَّھْوَۃِ
اور سستی اور اشتہا کی کمی ہو گی

وَ الْاِمْتِلَاءُ بِقِیَاسِ الْقُوَّۃِ
اور امتلا باعتبار کسی قوت کے ہو گا

جیساکہ پہلے بیان ہو چکا ہی کہ باعتبار قوت مغیرہ و محرکہ و نبضیہ کے امتلا ہوتا ہی۔ کسل وہ سستی ہی جو اعضا مین حرکت کے وقت غلیظ رطوبتون کی وجہ سے عارض ہوتی ہی اور بلغم مین اشتہا کی یہ وجہ ہی کہ غذا کا تقاضا برودت اور یبس کے سبب سے ہوتا ہی اور بلغم مین اُسکے مخالف قوی رطوبت ہوتی ہی جو اشیاے غذا کے منافی پڑتی ہی اور قوت مشہیہ کو ضعیف کرتی ہی

وَ سَیَلَانُ الرِّیْقِ وَ التَّھَیُّجُ
اور جاری ہونا لعاب کا اور چہرہ پر ابھرن

وَ لَوْنُہٗ لَوْنُ بَیَاضٍ یُسْبَجِیٌّ
جسکا رنگ سفید سیاہی مائل ہو گا

وَ النَّبْضُ فِیْہِ غِلَظٌ بَطِیٌّ
اور نبض موٹی اور بطی ہو گی

وَ الْبَوْلُ خَاثِرٌ غَلِیْظٌ نَیٌّ
اور بول گاڑھا غلیظ خام ہو گا

لعاب کا زیادہ ہونا رطوبت رقیق بلغمی کی وجہ سے ہی اور کبھی اُسکا سبب کرم ہوتے ہین جنکو معدہ دفع کرنا چاہتا ہی۔ اور تہیج اس سبب سے ہی کہ بلغم کی مائیت خون کے ساتھ مخلوط ہو کر تمام بدن مین سرایت کر جاتی ہی جس سے جسم پھول جاتا ہی۔ اور نبض کے غلیظ اور بطی ہونے کا یہ سبب ہی کہ اسمین غلیظ بلغم ہی جو لزوجت دار اور سرد ہی۔ اور بول خاثر بلغم زجاجی کے غلبہ پر دلالت کرتا ہی جسکا بیان پہلے ہو چکا ہے

وَثِقْلٌ فِي الْمَشْيِ وَالْبَلَادَه — إِلَى رَخَاوَةٍ بِغَيْرِ عَادَه

اور چلنے مین ثقل اور کند ذہن ہو گا — جسکے چلنے پھرنے مین سستی بغیر عادت کے ہو

کیونکہ غلیظ بلغم بدن کو بوجھل کر دیتا ہی اور جب رطوبت اُسکے دماغ کے بطن کی جسمین قوت مصورہ رہتی ہی ہو تو اسکے تصور مین فرق آجاتا ہی جس سے ذہن کند ہو جاتا ہی

وَلَا يُصِيبُ عَطَشًا وَإِنْ يَكُنْ — فَبَلْغَمٌ مَالِحٌ أَوْ فِيهِ عَفَنٌ

اور نہین ہو پہنچتا تشنگی کو اور اگر ہو بھی — تو بلغم نمکین ہو گا یا اسمین عفونت ہو گی

سبھی نمکین اشیا بدن اور معدہ کی رطوبتون کو خشک کرنے کی وجہ سے تشنگی لاتی ہین اور قانون مین ہی کہ اطبا نے کہا ہی کہ خلط اگرچہ باردہی ہو جب اسمین عفونت آجاتی ہی تو اُسکے مزاج مین تغیر آجاتا ہی اور اسمین حرارت غریبہ داخل ہو جاتی ہی جسکے دھونے اور دور کرنے کے لیے طبیعت کو پانی کی ضرورت پڑتی ہی جس سے تشنگی پیدا ہوتی ہی۔

وَكُلُّ مَا يَبْرُدُ مِنْ رَطْبِ الْغِذَا — وَعُمُرِ الشَّيْخِ وَأَوْقَاتِ الشِّتَا

جو مرطوب غذا سے سرد ہو — اور عمر بوڑھے کی اور جاڑے کے اوقات

کیونکہ جو چیز سرد اور مرطوب ہوتی ہی وہ اپنی مشاکلت کی وجہ سے بلغم کو پیدا کرتی ہی جیسے تازی مچھلی اور کدو اور خرفہ اور بڑھاپا بھی جسمین حرارت غریزی ضعیف ہوتی ہی اور جاڑے کا موسم بھی جسمین سردی غالب ہوتی ہی

وَبِلَا رِيَاضَةٍ وَلَا حَمَّامِ — وَرُبَّمَا أَسْرَفَ فِي الطَّعَامِ

اور جو بلا ریاضت وحمام کے ہون — اور اکثر کثرت طعام سے بھی ہوتی ہی

حرکت کی کمی اور ریاضت نہ کرنے سے بلغم پیدا ہوتا ہی کیونکہ اسمین رطوبتین

زیادہ جمع ہوجاتی ہین جو کہ حرکت سے تحلیل پاسکتی تھین اور حمام مین غسل کرنے سے بھی بدن کے مسامات کھل جاتے ہین جس سے جسقدر اسکے اندر خلطون کے بخارات یا پسینہ بند ہوتا ہی نکل جاتے ہین۔ اور زیادہ کھانے سے طبیعت مغلوب ہوجاتی ہی جو غذا کو بخوبی ہضم ونضج نہین کرسکتی اور اس ناقص ہضم سے اکثر بلغم پیدا ہوتا ہی۔ اور امام احمد نے مقدام بن معدیکرب سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی۔ مَا مَلَأَ ابن آدم وعاء شرمن بطنٍ حسب ابن آدم لقیماتٌ یقمن صلبہ فَاِنْ کَانَ لا محالۃ فثلث طعامٌ وثلث شرابٌ وثلث نفس۔ یعنے انسان کبھی پیٹ سے بدتر کسی برتن کو پُر نہین کرپایا انسان کو کافی ہین چند لقمے طعام کے جن سے اسکی پیٹھ مضبوط رہے۔ سو اگر ضروری ہو تو ایک تہائی غذا کے لیے اور ایک تہائی پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس کے لیے ہو

وَالْبَلَدُ الرَّطْبُ مِنَ الْاَنْهَارِ	وَنَوْمُهٗ بِحُلْمٍ بِالْبِحَارِ
اور شہر مرطوب نہرون کے قریب سے	اور انکی نیند مین خواب دریاؤن کی ہو

ہر شہر مرطوب جو نہرون کے قریب ہی تولید بلغم کا سبب ہوتا ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ خواب مین پانی اور برف اور کشتی اور دریاؤن کی سواری کے سامان نظر آئینگے کیونکہ خواب خلطون کے تابع ہوتے ہین اور جو چیز قوت خیالی کی مطیع ہوتی ہی وہ خواب مین آدمی کو نظر آتی ہے

وَيَشْتَكِيْ فِيْ نَوْمِهٖ كَابُوْسًا	وَلَا يَجِيْدُ هَضْمُهُ الْكَيْمُوْسَا
اور نیند مین بیماری کی شکایت کریگا	اور ہضم اُسکا ہضم معدی کچھ اچھا نہو گا

مواد غلیظ کے بخارات جو یکبارگی دماغ کیطرف چڑھتے ہین تو اُس سے تمام جسم پر انبار اور بوجھ معلوم ہوتا ہی۔ اور اُسکو صرع نومی کہتے ہین اور آیندہ درد سر ہونے پر متنبہ کرتی ہی۔ کیلوس وہ طعام جسمین کسیقدر طبخ معدہ مین آجاتا ہی اور سردی ہضم کو مکمل نہین ہونے دیتی جو اپنی برودت کی وجہ سے معدہ کی حرارت کو ٹھنڈا کر دیتی ہی تو جیسے کہ صفراء سے ہضم مین فساد ہوتا ہی اسیطرح بلغم سے بھی ہضم پورا نہین ہوتا

وَاِنْ رَاَیْتَ لَازِمَ الْاَعْرَاضِ	مِنَ الضُّرُوْرِیَاتِ فِی الْاَمْرَاضِ
اور اگر اعراض کے لوازمات کو تو	امراض مین ضروریات سے دیکھے
قَدْ لَزِمَتْ فِیْ حَالَۃٍ صِحَاحًا	فَکُنْ عَلٰی زَوَالِہٖ مِلْحَاحًا
کہ تحقیق ایک حالت مین کسی صحیح جسم کو لازم ہو گئے مین	تو تو اُسکے دور ہونے پر مُصِرّ (طبیب سے) پوچھ

ذِکْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَۃِ فِی الْمَرَضِ

علامات مندرہ فی المرض کا ذکر ہے

پہلے اُن علامات واعراض کا بیان ہو چکا ہے جنکی دلالت تندرستیون کے حقیقی مرضون پر ہوتی تھی اب اُن علامات کا ذکر شروع کیا ہی جو بیمارونکی سلامتی یا اُنکی سختی پر دلالت کرتے ہین جنکے معلوم کرنیکی طرف طبیب کو دو وجہ سے ضرورت پڑتی ہی۔ (۱) جب طبیب کسی ایسے امر کو ظاہر کر دیگا تو اس سے اسکی فضیلت سمجھی جائیگی اور اسکے کلام پر مریض کا اعتقاد جم جائیگا جسپر خداوند تعالے اُسکو فائدہ اور آرام مرتب کر دیگا (۲) مریض کو یقیناً معلوم ہو جائیگا کہ یہ طبیب بیماری کو بخوبی سمجھکر اُسکا معالجہ بخوبی دوا اور غذا کے ذریعہ سے جیسا کچھ مناسب ہو گا کریگا

إِنَّ الدَّلِيلَ مِنْهُ مَا قَدْ يُنْذِرُ ۔ بِالْمَوْتِ اَوْ بِصِحَّةٍ يُبَشِّرُ

تحقیق دلیل کی ایک قسم ہی کہ موت کی خبر دیتی ہی ۔ یا صحت کی بشارت دیتی ہی

یعنی مرض کی بعضی علامتین سلامتی پر دلالت کرتی ہین اور بعضی اُسکی موت پر

وَهٰذِهِ لِصِفَتِهَا نَصِفُهُ ۔ فَاِنَّهَا تَقْدِمَةُ الْمَعْرِفَهْ

اور ہم اس وصف کی انکی تعریف سیلئے کرتے ہین ۔ کہ اُن سے پہلے ہی حال معلوم ہو جاتا ہی

يَرَى الطَّبِيبُ عِلْمَهَا مَنْ يَهْلِكُ ۔ فَهُوَ اِذَا عَنْ طِبِّ ذَاكَ يُمْسِكُ

انکے علم سے طبیب معلوم کرلے گا کہ فلانا مریگا ۔ تو وہ اسوقت اُسکے علاج سے رُک رہیگا

كَمَا يَرَى بِعِلْمِهَا مَنْ يَسْلَمُ ۔ فَهُوَ لِهٰذَا مُبَشِّرٌ وَمُعْلِمٌ

جیسا کہ وہ اُنکے علم سے جان جاتا ہی کہ فلانا بچیگا ۔ تو وہ اسکی بشارت دیتا ہی اور اطلاع دیتا

اَوَّلُ ذَاكَ الْعِلْمُ بِالْاَوْقَاتِ ۔ وَمَا يُرَى فِيهَا مِنَ الْآفَاتِ

انمین سے پہلے مرض کے وقتونکا پہچاننا ہی ۔ اور اُن آفات کا جو اُن اوقات مین دیکھی

وَالْعِلْمُ بِالطَّوِيلِ وَالْقَصِيرِ ۔ وَبِالْعَسِيرِ الصَّعْبِ وَالْيَسِيرِ

اور طویل اور قصیر مرض کا معلوم کرنا ۔ اور سخت مشکل مرض اور سہل العلاج کا جا

وہ علامتین بیماری کی درازی یا کمی یا خطرناک یا سلامتی پر دلالت کرتی ہین منجملہ اُنکے اوقات کا پہچاننا ہی اور وقت چار ہین (۱) ابتدا (۲) تزائد (۳) انتہاء (۴) انحطاط جسکی تفصیل عنقریب آگے آتی ہی - پھر اس امر کا دریافت کرنا کہ مرض طویل ہی یا قصیر اور اُسکا معالجہ مشکل ہی یا آسان (مشکل کی مثال فالج اور آسان تپ یومیہ) ہی جو کہ بیمار کی طبیعت سے سمجھی جا سکتی ہی سو جسقدر بیماری مین زیادہ تیزی ہوگی اُسیقدر اُسکو مدت کم ہوگی اور جسقدر بیماری کی

تیزی کم ہوگی اسیقدر اسکی قوت دراز ہوگی۔ اور دراز وہ امراض ہوتے ہین جنکا مادہ سرد اور خشک ہوتا ہی جیسے تپ چوتھیہ جو عرصہ دراز تک لازم رہتا ہی اور کمتر مدت کی وہ بیماریں ہوتی ہین جنکا مادہ مرطوب اور سرد ہوتا ہی اور مرض کے عوارضات سے معلوم ہوجاتا ہی کہ جسمین جلدی نضج آجاتا ہی وہ تھوڑے عرصہ مین زائل ہوجاتا ہی اور نیز اسکی سختی بجھائی دیتی ہے جیسے کہ قولنج اور ذات الجنب جو دونون ابتدا مین خوفناک ہوتے ہین

مِنْ مَرَضٍ وَالْحُكْمِ فِي الْأَزْمَانِ	بِمَا يَجِيءُ يُحْدِثُ مِنْ بُحْرَانٍ
کمی بیشی وغیرہ امراض مین وہ حکم اس بحران کا جاننا	جو اوقات مین پایا جاتا ہے

بحران لغت یونان مین کسی ایک کے حق مین فیصلہ کا نام ہی۔ اور عند الاطبا ایک تغیر عظیم ہی جو دفعۃً مرض مین پیدا ہوتا ہی جسکا نام صحت ہی یا موت۔ مرض کی کمی اور درازی اُسکے زمانہ اور بحران کے اعراض سے معلوم ہوتی ہی

ذِكْرُ الْعِلْمِ بِأَوْقَاتِ الْمَرَضِ

مرض کے اوقات کے علم کا ذکر و بیان ہے

مرض کے چار اوقات ہین جنسے معلوم ہوتا ہی کہ مرض لمبا ہوگا یا کم اور اسکا علاج آسان ہوگا یا مشکل

وَكُلُّ سُقْمٍ فَلَهُ أَوْقَاتُ	فِيمَا يَكُونُ الْمَوْتُ وَالْحَيَاتُ
اور ہر ایک بیماری کے اوقات ہین کہ	انہین موت اور زندگی ہوتی ہے
مِنِ ابْتِدَاءٍ وَصُعُودٍ وَانْتِهَا	وَالْمَوْتُ مُمْكِنٌ عَلَى جَمِيعِهَا
جو ابتدا، اور ترقی اور انتہا ہے	اور موت ان سب مین ہوسکتی ہے

امام فخر الدین رازی نے کہا ہی کہ مرض کے تینوں اوقات سخت ہین لیکن انتہا کا وقت سب سے خطرناک ہی خصوصًا امراض حادہ مین کیونکہ اکثر وہان قوت کم ہوجاتی ہی اسلیے طبیب کو وقت انتہاء کے پہچاننے کی زیادہ تر ضرورت ہی

وَ رَابِعٌ يُدْعَى بِالْاِنْحِطَاطِ — لَا مَوْتَ فِيْهِ مِنْ سِوَى الْاَغْلَاطِ

اور چوتھے وقت کو انحطاط کہتے ہین — اسمین بدون غلطی کرنے کے موت نہین ہے

اس انحطاط کے وقت مین مرض کے مادہ پر قوت غالب ہوجاتی ہی کیونکہ جب تک قوت نہین ظاہر ہوتی مرض مین انحطاط نہین آسکتا اسلیے اس جانب مین موت نہین آسکتی مگر جب کہ اُسکی تدبیر مین مریض یا اُسکے معالج یا خادم سے غلطی واقع ہوجاوے

وَ الْاِبْتِدَاءُ ضَرَرُ الْاَفْعَالِ — وَ ضُعْفُهَا عَنْ سَائِرِ الْاَشْغَالِ

اور ابتداء افعال کے ضرر کا وقت ہی — اور اُنکا اپنے سارے شغلون سے سُست ہوجانیکا زمانہ ہی

بیماری کی ابتدا کا وقت وہ ہی جبکہ بدن کے افعال طبعی نفسانی حیوانی مین تغیر آجاتا ہی۔ اور حادہ امراض مین ابتداء کا وقت نہایت قلیل ہوتا ہے

حَتّٰى تَرٰى بِهَا النُّضْجَ عَلَى الْاَثْقَالِ — فِي النَّفْثِ وَ الْبَرَازِ وَ الْاَبْوَالِ

یہانتک کہ تو نضج کے آثار ثفلون مین دیکھے — تھوکنے اور براز اور بول مین

اُبتدا مین نضج کے آثار ثفلون مین پائے جاتے ہین سو اگر مرض سینہ یا پہلو مین ہو تو نضج کے آثار کھنکھار مین معلوم ہونگے اور اگر معدہ یا ماساریقا مین ہو تو براز مین۔ اور اگر مرض تمام بدن مین عام ہو (جیسا کہ تپ مین ہوتا ہی) تو بول مین ہونگے۔

ثُمَّ تَرٰی الصُّعُوْدَ فِی الْاَطْوَالِ — مِنْ نُوَبِ الْحُمّٰی وَفِی الْاَفْعَالِ

پھر تو طویل مرضون مین بخار کی نوبتونکی ترقی — دیکھے گا اور اسکے افعال مین

اور نیز آمد کے وقت مین مرض ترقی پر ہوتا ہی اور قوت کمی مین اور بخار کی نوبتین دراز ہوتی ہین یعنی جسقدر عضو لمبا ہوگا اُسیقدر اُسکے اعراض کےاوقات دراز ہونگے - جیسے برودت اور تشنگی اور بیخوابی زیادہ ہوتی ہی -

وَالْاِنْتِهَاءُ بَعْدَ هٰذَا الْحَالِ — اِذَا رَاَیْتَ النُّضْجَ فِی الْاِکْمَالِ

اور انتہا ہی بعد اس حال کے — جب تو دیکھے گا نضج کو کہ پورا ہو گیا ہی

یہ انتہا تزائد کا آخری وقت ہی جسمین مریض کو زیادہ خطرہ ہوتا ہی یا تو مرض غالب آکر ہلاک کردیگا یا پورا نضج حاصل ہو جایگا

وَلَمْ تَزِدْ فِی النُّوَبِ الْاَمْرَاضِ — بَلِ اسْتَوَتْ فِی الْقَدْرِ الْاَعْرَاضِ

اور مرض اپنی نوبتون مین زیادہ نہووے — بلکہ اعراض اندازہ مین برابر ہے

وَیَاْخُذُ الْمَرَضُ فِی النُّقْصَانِ — وَرُبَّمَا انْقَضٰی عَلَی الْبُحْرَانِ

اور مرض نقصان مین شروع ہوتا ہی — اور کبھی بحران پر بالکل چلا جاتا ہی

انحطاط کے وقت مین پورا نضج حاصل ہو جاتا ہی اور مرض کے عوارضات کم ہو جاتے ہین - سو اگر حادہ امراض مین سے کوئی بیماری ہوتی ہے تو بحران سے زائل ہو جاتی ہے - اور جو اور بیماری ہوتی ہی تو وہ بھی تدریجا تحلیل سے دور ہو جاتی ہے

فَاِنْ رَاَیْتَ هٰذِهِ الْعَلَامَةَ — فَبَشِّرِ الْعَلِیْلَ بِالسَّلَامَةِ

سو اگر تو اس علامت کو دیکھے — تو بیمار کو سلامتی کی بشارت سنا دے

فَالْمَوْتُ لَا یُوْجَدُ فِی النُّزُوْلِ ۔ اِنْ لَمْ یُخْطَاءْ فِی الْعَلِیْلِ

سو موت نزول اور انحطاط کی حالتمین نہین پائی جاتی ۔ بشرطیکہ بیمار مین کوئی خطا نکی جاوے

اَوْ وَبَاءٌ فِی الْجَوِّ کَالْمِزَاجِ ۔ وَ کُلُّ ضَرٍّ یَعْتَرِیْ مِنْ خَارِجٍ

اور نہ ہوا مین کچھ مخلوط سی دیا ہو ۔ اور نہ کوئی نقصان ہو کہ خارج سے عارض ہوتا ہے

انحطاط کے وقت مین کبھی بیمار کو موت نہین آتی جسکی علامتین یہ ہین کہ تپ مین ہادی تی نہو اور نضج پایا جاوے۔ اور تمام اعراض ایسے متساوی ہون کہ کسی مین کمی بیشی نہو بلکہ اعراض دن بدن گھٹنے شروع ہو جاوین اور بحران کے بعد مریض کو خفت اور سبکی معلوم ہو تو اُسکو سلامتی اور تندرستی کی بشارت دینی چاہیے۔ مگر جب اُسکی خارجی تدبیر مین خطا واقع ہویا ہوا کا مزاج فساد کیطرف مستحیل ہو جاوے جس سے ارواح کو نقصان پہونچتا ہی یا اُسمین وبائی ہوا مخلوط ہو جاوے جس سے سمیت کی تاثیر سے اسکو ہلاک کردیتی ہی اور کبھی گرنے یا زہر پینے یا کسی اور خارجی سبب سے موت آجاتی ہی

وَعِلْمُنَا بِحَدِّ الْاِبْتِدَاءِ ۔ یَنْفَعُ فِی تَلَطُّفِ الْغِذَاءِ

اور چار ادرجہ ابتداے مرض کو جاننا ۔ تلطیف غذا مین نفع اور فائدہ پہونچاتا ہی

طبیب پر لازم ہی کہ ابتدا مین لطیف غذا کو تجویز کرے تاکہ کہین طبیعت غذا کے ہضم کرنے پر متوجہ ہو کر مرض کے مادہ کو نضج نہ دے سکے اور جسقدر مرض مین حدت اور تیزی ہو اُسیقدر زیادہ لطیف غذا کا دینا ضروری ہی

فَوَسِّطِ التَّلْطِیْفَ فِی الصُّعُوْدِ ۔ فَاِنَّهٗ عَوْنٌ مَعَ السُّعُوْدِ

پس تو صعود کی حالت مین تلطیف غذا درمیانہ رکھ ۔ کیونکہ یہ تلطیف درمیانہ مددگار ہی خوبی کے ساتھ

مرض کے صعود مین نہ تو زیادہ لطیف غذا دینی چاہیے جس سے زیادہ تجاوز نکر جاوے

اور نہ غلیظ تاکہ ہضم مین فساد نہ آوے

حَتّٰی اِذَا بَلَغَ النِّهَایَهٗ
یہانتک کہ جب مرض نہایت کو پہونچ جاوے

فَاقْصِدْ مِنَ التَّلْطِیْفِ نَحْوَ الْغَایَهْ
اور تو تلطیف غذا ایسا کیلئے اندازہ کا ارادہ کر تا ہیو

انتہا کے وقت مین زیادہ لطیف تدبیر کرنی چاہیے تاکہ غذا کے نضج دینے کیطرف طبیعت مشغول ہو کر مرض کے بقیہ مادہ کو دفع نکر سکیگی بشرطیکہ قوت ضعیف نہو اور نہ مرض طویل ہو

ذِکْرُ الْعِلْمِ بِطُوْلِ الْمَرَضِ وَقِصَرِهٖ

مرض کے طول اور کوتاہی کے علم کا بیان ہے

یہ علم حاصل ہوتا ہی مرض کے اوقات اور اُسکے اعراض اور نوبتوں اور بحران کے پہچاننے سے جسکا جاننا طبیب کو ضروری ہی تاکہ مرض کی انتہا معلوم کرکے اُسکی درازی اور کمی کے موافق غذا کا اندازہ کر سکے اور آئندہ جو کچھ حالت بیمار کی ہونے والی ہی اُسکا علم آجاوے تاکہ اُسکا قول قابل اعتبار کے سمجھا جاوے

وَکُلُّ سُقْمٍ یَنْقَضِیْ فِیْ مُدَّۃٍ
اور جو بیماری کہ عرصہ مین گذر جاوے

فَمِنْ قَصِیْرٍ اِسْمُهٗ ذُوْ حِدَّۃٍ
اسمین سے کوتاہ جسکا نام ذو حدہ (تیزی والی) ہی

یَقْتُلُ فِی الْقَلِیْلِ مِنْ زَمَانٍ
تھوڑے زمانہ مین قتل کر ڈالتی ہے

اَوْ یَنْقَضِیْ بِجَیِّدِ الْبُحْرَانِ
یا اچھے بحران کے ساتھ گذر جاتی ہی

جسقدر بیماری مین حدت ہوتی ہی اُسیقدر اُسکا زمانہ کم ہوتا ہی سو جسمین نہایت درجہکی حدت اور تیزی ہی وہ نہایت ہی قلیل اور تھوڑے زمانہ تک رہتی ہی جیسے تپ محرقہ اور غب خالص اور سونوخس اور ذات الریہ اور ذات الجنب اور سکتہ جو سبھی نہایت تیزی والی ہین جو بغیر بحران کے زائل نہین ہو سکتین اور اُسکا بحران

اکثر تیسرے یا چوتھے یا ساتوین روز واقع ہوتا ہی - اور کم ہی جو ساتوین دن سے تجاوز کر سکین مگر طرف تحلیل یا قوت کی اور مطلق حادہ امراض کا بحران بیسوین روز تک ہوتا ہی - اور جو اُنسے کمتر ہین اُنکا تیس تک اور جو اُنسے بھی کمتر ہین اُنکا چالیس تک ہوتا ہی - اور جنکا بحران چالیس روز تک واقع نہو وہ حادہ نہین ہین وہ اکثر بغیر بحران کے صرف تحلیل سے اچھی ہو جاتے ہین -

فَهُوَ سَرِيعُ النُّضْجِ وَالأَوْقَاتِ اور وہ جلد پختہ ہونیوالی ہی اور تھوڑے زمانہ والی ہی	فَهُوَ خَطِيرُ الحَالِ ذُو آفَاتِ اور وہ قسم بڑی حالت والی آفتون والی ہی

چونکہ حدت والے مرض کا مادہ رقیق ہوتا ہی جسکے ساتھ طبیعت کے سخت مقابلہ کرنے مین اُسمین جلدی نضج آجاتا ہی اسلیے وہ جلدی آرام بخشتی ہی یا موت آجاتی ہی - اور سخت اسلیے ہی کہ اُسکا بوجھ قوت پر گران گذرتا ہی اور اُسکے اعراض خطرناک ہوتے ہین - اور آفتون والی اسلیے کہ وہ سخت امراض کیطرف منتقل ہو جاتے ہین جیسے کہ ذات الجنب سے ذات الریہ ہو جاتا ہی

تَعْرِفُهُ مِنْ قِصَرِ ابْتِدَائِهِ تو اُسکو ابتدا کے چھوٹے وقت سے معلوم کرلے	فَتُحْسِنُ التَّدْبِيرَ فِي غِذَائِهِ تاکہ اُسکی غذا مین کسی تدبیر کو تجویز کر سکے

یعنی مریض کی قوت اور مرض کے اعتبار سے غذا کا اندازہ کیا جاوے

فَلَا كَثِيرٌ مُثْقِلٌ قُوَاهُ پس نہ بہت غذا جو اُسکی قوتون پر بھاری ہو	وَلَا الْقَلِيلُ عَادِمٌ غِذَاهُ اور نہ تھوڑی کہ اُسکی غذا ہی پوری نہو سکے

ہر مرض مین غذا کی تدبیر اسطرح کرنی چاہیے کہ نہ اُسکی مقدار زیادہ ہووے جسکو طبیعت ہضم نہ کر سکے یا ہضم مین مشغول ہو کر مرض کے مادہ کو

نضج نہ دے سکے اور نہ ایسی کم ہو کہ جس سے قوتیں ضعیف یا ساقط ہوں اور پہلے پُرانے طبیب جب معلوم کر لیتے تھے کہ بیماری چوتھے روز زائل ہو جائیگی اور قوت بھی قوی ہے تو اُسکی غذا بہت لطیف دیتے یا بالکل غذا نہیں دیتے اور اگر قوت کو ضعیف پاتے تو غذا لطیف دیتے اور جب جان لیتے کہ بیماری ساتوین روز دور ہو جانے والی ہے اور قوت بھی قوی ہے تو فقط جلاب (مصری کا پختہ شربت) پر اکتفا کرتے اور جو قوت ضعیف ہوتی تو ماء الشعیر شکر سفید کے ہمراہ یا ستو دیتے

فَتَسْقُطُ الْقُوَّةُ فِي ابْتِدَائِهِ	وَلَا تَحُوزُ قَبْلَ انْتِهَائِهِ
پس قوت ابتداء مرض مین ساقط ہو جاوے	اور قبل از انتہا اپنی حالت پر نہ ٹھیریگی

جب مریض کو باوجود احتیاج کے غذا نہ دیجاوے تو اُس سے اُسکی قوت انتہا سے پہلے ہی ساقط ہو جاتی ہے اور نہ زیادہ دیجاوے جس سے جب قوت مرض مادہ کو نضج نہیں دیتی تو قوت پر وہ مادہ غالب آجاتا ہے۔ اور نہ بالکل غذا بند کیجاوے جس سے مرض کے آخر مین ہونچنے سے پہلے قوت ضعیف ہو جاتی ہے

بَلِ الْغِذَاءُ مُحْكَمُ الْمَقَادِرِ	مُقَدَّرٌ كَالزَّادِ لِلْمُسَافِرِ
بلکہ غذا مضبوط اندازہ سے	اندازہ کی گئی ہے جیسے توشہ مسافر کا

کیونکہ مرض بمنزلہ سفر کے اور مریض بمنزلہ مسافر کے اور اُسکی قوت بمنزلہ توشہ کے ہے سو جب سفر کی مسافت دراز ہو تو وہاں زیادہ توشہ کی ضرورت ہوتی ہے اسیطرح جب مرض کی مدت طویل ہوتی ہے تو اسقدر غذا کی ضرورت پڑتی ہے جس سے مرض کے آخر اور انتہا تک مریض کی قوت محفوظ رہے اور اگر

مرض قصیر ہو تو اُسکا حال بیان ہو چکا ہے

وَاِنْ تَریٰ صَعْوبَۃَ الْاَعْلَامِ
اور اگر تو سخت نشانیان دیکھے
وَخَطَرَ الْاَوْصَابِ وَالْاٰلَامِ
اور بیماریون اور دردون کا خطر دیکھے

وَقُوَّۃً مَالَتْ اِلَی السُّقُوْطِ
اور قوت کو دیکھے کہ سقوط کیطرف مائل ہو رہی ہے
وَالْعَقْلَ فِیْ نَقْصٍ وَفِیْ تَخْلِیْطِ
اور عقل کو دیکھے کہ نقصان اور اختلاط مین ہے

وَالسُّقْمَ لَا تَحْمِلُہٗ قُوَاہُ
اور دیکھے تو بیماری کو کہ اُسکی قوتین برداشت نہین کرتین
اَنْذِرْ بِمَوْتٍ قَبْلَ مُنْتَہَاہُ
تب تو منتہا سے پہلے موت کی خبر سنا دے

حواس باطنی عقل و شعور مین نقصان آجاوے جس سے اُسکے کلام مین خبط آجاوے اور جو چیز حقیقت مین کچھ نہو اُسکو تصور مین موجود سمجھنے لگے۔ سو یہ سبھی امور دلالت کرتے ہین کہ دماغ کے حالات مین نقصان اور قوتون مین فساد آگیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مریض کو درجۂ انتہا سے پہلے موت لاحق ہو جاویگی

وَاعْرِضْہُ بِالرَّدِیِّ مِنْ اَعْرَاضِ
اور اس حالت کو بُری اعراض سے جان
وَفِی الْمَرَادِیِّ مِنَ الْاَمْرَاضِ
اور اُسکے صفراوی مرضون مین یقین کر

وَمِنْ طَوِیْلٍ وَھُوَ یُسَمّٰی مُزْمِنَا
اور دوسری قسم مرض طویل ہے جسکو مزمن کہتے ہین
بِسُرْعَۃٍ لَیْسَ یَحِلُّ الْبَدَنَا
جو جلدی بدن کو نہین گھلاتی یعنے نہین مارتی

لٰکِنَّہٗ یَقْتُلُ بِالذُّبُوْلِ
لیکن یہ امراض ذبول سے مار ڈالتے ہین
وَالنَّزْفِ وَالسِّلِّ وَالنُّحُوْلِ
اور نزف الدم سے اور سل سے اور لاغری سے بھی

مرض کی درازی کا سبب یا تو مادہ کی برودت یا اُسکی غلظت یا خشکی یا ایسا یبس ہے جو بدن پر غالب آجاوے پس اکثر سرد امراض زیادہ عرصہ تک رہا کرتے ہین

کیونکہ انکا مادہ غلیظ ہوتا ہی جو جلدی تحلیل نہین ہو سکتا سو ایسے امراض ابتدا مین خطرناک نہین ہوتے۔ کیونکہ انمین مریض کی قوت جلدی کم نہین ہوتی لیکن تدریجاً حرارت غریزیہ کے گھٹنے اور بدن مین ذبول۔ نحافت اضمحلال کے آنے سے ہلاکت آجاتی ہے۔ سل پھیپھڑے کا زخم ہی جو جلدی اچھا نہین ہوتا بلکہ عرصہ دراز مین قوت کو ضعیف کر دیتا ہی

أَوْ يَشْتَفِي فِي مَرَضٍ طَوِيلِ	وَيَنْقَضِي بِالنُّضْجِ وَالتَّحْلِيلِ
یا وہ (بدن) شفا پاتا ہی مرض طویل مین	اور وہ (مرض) نضج اور تحلیل کے سبب گھٹ جاتا ہی

یعنی مرض بارد یا مزمن کا مادہ زمانہ دراز مین تحلیل پاتا ہی جس سے مریض کی قوت مین تقویت آجاتی ہی

تَعْرِفُهَا بِخِفَّةِ الْأَعْرَاضِ	وَكُلُّ بَارِدٍ مِنَ الْأَمْرَاضِ
ان مرضون کے انقضاء کو تو اُسکے اعراض سے دریافت کرلے	اور ہر ایک سرد مرض کو بھی
لَا تَغْذُهُ بِمَطْعَمٍ قَلِيلِ	فَتَسْقُطُ الْقُوَى مِنَ الْعَلِيلِ
تو اُسکو تھوڑی غذا نہ دے	کہ بیمار کی سب قوتین ساقط ہوجائینگی

مزمنہ اور طویل امراض مین غذا کم دینے سے لطیف تدبیر نہ کرنی چاہیے جس سے مریض کی قوت انتہا سے پہلے ساقط ہوجاتی ہی

وَبَيْنَ هٰذَيْنِ سَقَامٌ مُعْتَدِلْ	لَمْ تَقْتَصِرْ أَوْقَاتُهُ وَلَمْ تَطُلْ
اور درمیان ان دونون مرضون کے بیماری معتدل ہی	کہ اُسکے اوقات نہ چھوٹے ہین نہ دراز
فَوَسِّطِ الْغِذَاءَ فِي تَلْطِيفِ	لَا بِقَوِيٍّ وَلَا الضَّعِيفِ
پس غذاے لطیف دینے مین درمیانہ رکھ	جو نہ بہت قوی ہووے اور نہ ضعیف

ذِكْرُ مَعْرِفَةِ الْبُحْرَانِ

معرفت بحران کا ذکر ہے

بحران تغیر عظیم ہی جو دفعتًا مریض کے تمام احوال میں واقع ہوتا ہی لیکن حادہ امراض میں اکثر ظاہر ہوتا ہی

وَاعْلَمْ بِاَنَّ الْحَدَّ فِي الْبُحْرَانِ	تَغَيُّرٌ بِسُرْعَةٍ فِي اٰنٍ
یقین کر کہ تعریف بحران کی یہ ہی کہ	وہ ایک تغیر ہی کہ جلدی ایک آن میں ہو

بحران تغیر عظیم ہی جو دفعتًا حادث ہوتا ہی جس سے مریض یا تو شفایاب ہو جاتا ہی یا مصیبتوں میں پھنس جاتا ہی - جالینوس نے کہا ہی کہ بحران ایک تغیر سریع ہی جو مریض کو سختی اعراض کے ساتھ لاحق ہوتا ہی جس سے آدمی ہلاکت یا صحت کو پہونچ جاتا ہی

يُحْدِثُ عَنْ صُعُوبَةٍ فِي الْعَرَضِ	وَمِنْ جِهَادِ النَّفْسِ عِنْدَ الْمَرَضِ
جو پیدا ہوتا ہی عوارضات کی سختی سے	اور مرض کے ساتھ نفس کے مقابلہ کرنے سے

اکثر بحران حادہ امراض میں ہوتا ہی کیونکہ سرد امراض کا بحران مخفی رہتا ہی جو اکثر تحلیل کے سبب سے زائل ہو جاتا ہی - اور بحران اسطرح واقع ہوتا ہی کہ طبیعت مرض کے مادہ کے ساتھ مقابلہ کرتی ہی اور طبیعت ایک قوت ہی جسکا فیضان نفس کیطرف سے ہوتا ہی جو خداوند تعالی کے اذن سے بدن پر سلطنت کرتی ہی اور اُس سے موذی چیزوں کو دفع کرتی ہی

يُفْضِي إِلَى الْمَوْتِ أَوِ الْحَيَاةِ	بِالْمَرْءِ فِي الْيَسِيرِ مِنْ أَوْقَاتِ
جو پہونچا دیتا ہی طرف موت کے یا حیات کے	ایک دفعہ تھوڑے وقت میں

جب قوت مغلوب اور ضعیف ہو جاتی ہی تو موت طاری ہو جاتی ہی - اور جب

اور

مرض مغلوب اور قوت غالب ہوتی ہی تو صحت ہو جاتی ہی

بَیْنَ الْقُوَی وَسُقْمِہَا مُغَالَبَۃٌ — فِی شِدَّۃٍ کَاَنَّہَا مُحَارَبَۃٌ
درمیان قوتون اور بیماری کے باہم زور آوری ہی — ایسی سختی مین کہ گویا یہ لڑائی اور جنگ ہی

اِنْ تَغْلِبِ الْقُوَّۃُ فَالْبُحْرَانُ — یَجُوْدُ وَالْحَیَاۃُ وَالْاَمَانُ
اگر قوت غالب آوے تو بحران — اچھا ہی اور زندگی ہی اور امن ہی

اَوْ یَغْلِبُ الْمَرَضُ فَالْوَفَاۃُ — حَلَّتْ عَلَی الْاِنْسَانِ وَالْمَمَاتُ
اور اگر مرض غالب ہووے تو وفات — اور موت انسان پر اُتر پڑتی ہی

مرض بمنزلہ دشمن باغی کے ہی جسنے طبیعت کے شہر پر چڑھائی کی ہی اور طبیعت بمنزلہ بادشاہ کے ہی اور بحران کے دن جنگ و جدال کے ایام ہین جسمین بادشاہ اپنے لشکر یعنی قوتون کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کرتا ہی - اگر دشمن پر بخوبی غلبہ نہ پایا اور اُسکی مدافعت اور بیخکنی کلی نکی تو وہ ناقص بحران ہی جسکے پیچھے ایک اور بھاری جنگ کی امید ہی اور جو طبیعت نے غلبہ دشمن سے اپنا ملک بچا لیا تو بیمار کو صحت اور شفا حاصل ہو جاتی ہی اور اگر دشمن نے اپنے زور اور قوت سے اُسکے شہر اور ملک کو چھین لیا تو وہ موت ہی اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ بادشاہ کسی ایک جہت مین جا چھپتا ہی تو ایسا ہی کبھی ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف بدن مین مادہ چلا جاتا ہی جسکو خالص کر دیتا ہی اور یونانی لوگ بحران کے دنون کو فیصلہ کا دن سمجھتے تھے جنمین یا تو قوت غالب آئے یا مرض

ذکر ضروب التغاییر

تغیر کی قسمون کا ذکر ہے

وَ لِلتغاییرِ ضُرُوبٌ سِتَّةٌ یُبطئُ فیہا الامرُ او ینبتُ

تغیر کی چھ قسمین ہین آیندہ حال انمین دیر تک ہے یا جلدی رہے

مِنَ انقلابِ الجسمِ فی اوقاتِ قَلِیلَةٌ لِلنحیسِ وَالحیوۃِ

انقلاب جسم کا تھوڑے وقتون مین بہتری اور زندگی کے واسطے ہوتا ہے

جن وقتون مین مرض کو تغیر آتا ہے کبھی انمین تغیر دیر تک رہتا ہے اور کبھی جلدی ہو جاتا ہے- اس تغیر سے وہی مراد ہے جسمین موت یا حیات ہوتی ہے-

یُنذِرُ فیہا قبلَہُ ما یُحمَدُ وَ ذالکَ بُحرانٌ صحیحٌ جیّدٌ

اور قبل اسکے علامات محمودہ انکی خبر دیتی ہین اور یہ بحران درست اور اچھا ہے

تغیر اول- بحران کے دن سے پہلے یوم الانذار کا ہونا ضروری ہے جو کہ بحران کے ہونے کی اطلاع دیتا ہے- سو اگر اُس یوم الانذار مین کوئی اچھی اور محمود علامت ظاہر ہووے تو سمجھنا چاہیے کہ بحران نیک اور اچھا ہوگا- مثلاً یوم الانذار مین قوت مین زیادتی پائی جاوے یا مرض کے اعراض ضعیف ہو جاوین یا اُس خلط مین جو مرض کا مادہ ہے نضج یا استفراغ پایا جاوے تو بحران محمود ہوگا

وَ غیرُہُ عن انقلابٍ مُسرِعٍ یُفضی اِلی المَوتِ وَ شرٍّ مُصرِعٍ

اور سوائے اُسکے دوسرا انقلاب کہ جلدی واقع ہووے موت کیطرف اور شر پچھاڑنے والے کیطرف پہونچاتا ہے

یُضیقُ فیہِ بِالطَّبیبِ المسالکُ ذالکَ بُحرانٌ رَدِیٌّ مُہلِکٌ

اسمین طبیب کا راستہ تنگ ہو جاتا ہے اور یہ بحران ردی اور ہلاک کرنے والا ہے

دوسرا تغیر جسمین مریض کو موت کیطرف قریب ہو جاتا ہی اور طبیب کو اُسکی مداوات کے لیے کوئی حیلہ نظر نہین آتا

وَ ثَالِثٌ مِنْ اِنْقِلَابٍ مُبْطِئٍ — يُفْضِي اِلَىٰ حَالٍ صَحِيحٍ مُيَسَّرِ
اور تیسرا انقلاب آہستہ آہستہ ہونیوالا ہی — جو حالت صحت اور تندرستی کیطرف پہونچاتا ہی
وَ لَيْسَ بِالْبُحْرَانِ بَلْ تَحْلِيلُ — يَأْتِي عَلَى الْقَلِيلِ فَالْقَلِيلُ
یہ بحران نہین ہی بلکہ تحلیل ہے — کہ تھوڑے مادہ پر آتی ہی تھوڑی تھوڑی

تیسرا تغیر جو مریض کو صحت کیطرف تدریجاً زیادہ عرصہ مین پہونچاتا ہی اور ایسا اُن امراض مین پایا جاتا ہی جنکا مادہ سرد یا خشک ہوتا ہے جو اکثر بغیر بحران کے تحلیل یا استفراغ غیر محسوس کے ذریعہ سے اچھے ہو جاتے ہین بشرطیکہ قوت قوی ہووے

وَ رَابِعٌ يُبْطِئُ فِي انْقِلَابٍ — يَدْخُلُ بِالْمَرِيضِ شَرَّ بَابٍ
اور چوتھا انقلاب مین دیر کرتا ہی — مریض کو بُرے دروازہ سے داخل کرتا ہی

چوتھا تغیر مریض کو تدریجاً عرصہ دراز مین موت تک پہونچا دیتا ہی۔ نہ تحلیل سے بلکہ اسطرح کہ آہستہ آہستہ مریض کی قوت کو گھٹا دیتا ہے جس سے اُسکی رطوبت غریزی جذب ہو جاتی اور ذبول اور اضمحلال ہو کر مریض مر جاتا ہی

وَ خَامِسٌ مِنْ اِنْقِلَابٍ وَسَطٍ — يُفْضِي اِلَى الْمَوْتِ وَشَرٍّ فَرَطٍ
اور پانچوان انقلاب اور میانہ ہی — جو پہونچاتا ہی موت اور بہت خرابی کیطرف

پانچوان تغیر درمیان اُن ہر دو تغیرون کے ہی جو موت کو جلدی یا دیر سے لاتے ہین اور یہ اسطرح ہوتا ہی کہ مریض کو دفعتاً اُسکی ایک حالت سے

دوسری حالت مین انقلاب ہوجاتا ہی ۔ پھر اُسکی قوت تدریجاً گھٹتے گھٹتے بالکل ساقط ہوجاتی ہی اور موت آجاتی ہی

وَسَادِسًا يُفْضِي اِلَى الْحَيَاتِ	فَهِيَ الْمُتَوَسِّطُ مِنَ الْاَوْقَاتِ
اور چھٹا ہی کہ حیات کیطرف پہونچاتا ہی	سو یہ متوسط الاوقات ہی

یہ تغیر پہلے کا مخالف ہی یعنی اسمین بیمار کی حالت دفعتاً تندرستی اور صحت کیطرف متبدل ہوجاتی ہی ۔ پھر تھوڑی تھوڑی بیماری دور ہوتے ہوتے زائل ہوجاتی ہی اور مادہ مرض کا بالکل دفع ہوجاتا ہے

وَذَانِ بُحْرَانِ يُدْعَيَانِ	مُرَكَّبَيْنِ وَهُمَا ضِدَّانِ
یہ دونون بحران مرکب کہلاتے ہین	اور یہ دونون باہم ضدین ہین

طبیبون کے نزدیک پانچویں اور چھٹی یہ دونون تغیرات کی قسمین مستقل نہین ہین بلکہ یہ دونون پہلی چار قسمون سے مرکب اور ماخوذ ہین کیونکہ ان دونون مین سے ہر ایک مرکب ہی انقلاب سے جو سرعت اور بطوء کے درمیان ہی اسلیے انکا نام مرکب ہی سو دونون محمودون سے مرکب محمود اور دونون ناقصون سے مرکب بھی ناقص ہی

وَجَيِّدُ الْبُحْرَانِ مَا فِي الْمُنْتَهَى	عِنْدَ كَمَالِ النُّضْجِ مَعَ فَرْطِ الْقُوَى
اور جید بحران وہ ہے کہ انتہا مین	کمال نضج کے وقت بہت قوتون کے ساتھ ہو
وَضِدُّهُ مَا كَانَ فِي التَّصَعُّدِ	وَهُوَ مِنَ الْبُحْرَانِ غَيْرُ جَيِّدِ
اور ضد اُسکا وہ ہی کہ تزائد کی حالت مین ہو	اور وہ بحران غیر جید ہے

جبکہ بحران انتہاے مرض مین عارض ہوتا ہی تو اسصورت مین جب مرض کے مادہ مین نضج آجاوے اور قوت بھی قوی ہو تو مادہ تحلیل ہوکر خارج ہوجاتا ہی

ہر اور اس بحران کا ضد وہ ہی جو عوارض مرض کے تزاید کی حالت مین واقع ہووے خصوصاً جبکہ قوت بھی ضعیف ہو تو اس صورت مین مادہ مین نضج حاصل نہین ہوتا - سو وہ نہایت ردی اور مذموم ہوتا ہے

ذِکرُ مَا یَحتَاجُ اِلیٰ عِلمِہٖ فِی البُحرَانِ

اس چیز کا ذکر ہی جسکا جاننا بحران مین ضروری ہی

وَ اَنتَ تَحتَاجُ مَعَ البُحرَانِ ... اِلیٰ ثَلٰثَةٍ مِنَ المَعَانِی

تجھے بحران مین تین چیزون کیطرف احتیاج پڑتی ہی

اَلعِلمُ بِالاَنذَارِ وَالاَیَّامِ ... وَ عِلمُ مَا یَدُلُّ مِن اَعلَامِ

علامت پہلے سے خبر دینے والی کا علم اور دنون کا علم اور حال مین علامت والے کا علم

بحران سے سمجھنے کے بعد اُسکی تین حالات کا جاننا ضروری ہی (۱) وہ ایام جو بحران کے ہونے کی اطلاع دیتے ہین - اور وہ عوارض جو مریض کو اُن ایام مین پیش آنے والے ہین (۲) بحران کا دن اور جو کچھ اسمین مریض کا حال ہوگا (۳) بحران کے بعد مریض کا کیا حال ہوگا - تندرست شفایاب ہو جائیگا یا مصائب مین مبتلا ہو جائیگا -

فَعِلمُنَا بِاَیِّ نَوعٍ یَنقَضِی ... اِذَا انقَضیٰ بُحرَانُ کُلِّ مَرَضٍ

پس علم ہر ایک قسم کا جو گذر جاتا ہی جب مرض کا بحران گذر جاوے

طبیب کو جاننا ضروری ہی کہ بحران کیونکر گذرا ہی اور کس قسم کے استفراغ سے منقضی ہوا ہے

ذِكْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَةِ بِالْبُحْرَانِ

پہلے سے بحران کی خبر دینے والی علامات کا ذکر ہے

وَكُلُّ بُحْرَانٍ آتٍ فَمُنْذِرُهُ اور جو بحران آئیگا تو اُسکا منذر (پہلے سے خبر دینے والا)	مِنْ شِدَّةِ الْأَعْرَاضِ مَا سَنَذْكُرُهُ شدت اعراض مین جسکو ہم بیان کرینگے

مرض کے عوارض بحران آنے کے وقت سخت اور قوی ہوجاتے ہین

كَخَلْطَةٍ فِي الْعَقْلِ وَالْإِحْسَاسِ جیسے اختلاط عقل مین اور حس مین	أَوْ وَجَعٍ فِي الْأُذُنِ أَوْ فِي الرَّأْسِ اور درد کانون مین یا سر مین

پہلے سے اُن اعراض کا جاننا جو بعد آنے بحران کے وقوع پذیر ہوتے ہین جنکو دماغ کے افعال سے ساتھ کسیقدر علاقہ ہوتا ہی اسیکو علم بالانذار کہتے ہین اور جسمین اختلاط اسطرح آجاتا ہی کہ حسکی قوت مین خبط ہوجاتا ہی جو ہر چیز کو واقع کے برخلاف سمجھنے لگتی ہی اور حواس مین تکدر اور خرابی آجاتی ہی جبکہ دماغ کیطرف فاسد بخارات صعود کرتے ہین اور قانون مین لکھا ہی کہ بحران مین فاسد مواد عضو رئیس سے دوسرے کیطرف مندفع ہوجاتے ہین اسطرح کہ دماغ کے سینہ اور گردن کیطرف اور دل کے بغلون کیطرف اور جگر کیطرف چلے جاتے ہین اُسکو بحران انتقالی کہتے ہین

وَسَيْلِ مَا يَجْرِي مِنَ الدُّمُوعِ اور کثرت آنسوؤن کی جو جاری ہودین	وَقَلَقٍ وَقِلَّةِ الْهُجُوعِ اور اضطراب اور کمی نیند کی

اضطراب ایسی حالت ہی جس سے آدمی ایک ہیئت پر آرام نہین کرسکتا

اَوْ اِضْطِرَابِ الْحَرَكَاتِ اَوْ اَرَقٍ
یا اضطراب حرکات کا یا بیداری
اَوْ اِنْتِبَاهٌ سَيِّئٌ مِنْ غَمْرَةٍ
یا بری بیداری سختی کے سبب

اَوْ وَجَعٌ فِي الصَّدْرِ اَوِ الْعُنُقِ
اور درد سینہ میں یا گردن میں
وَالْعَيْنُ فِيْهَا حَرَكَةٌ اَوْ حُمْرَةٌ
اور آنکھ میں حرکت ہو یا سرخی

غمر - گرداب اور مرگ کی سختی اور مطلق سختی کو کہتے ہیں

اَوِ الضِّرْسُ فِي الضَّرِّ اَوِ اصْطِكَاكٍ
اور داڑھ ہلنے میں اور پیسنے میں ہو

وَالْاَنْفُ فِي الْاَكَّالِ بِاحْتِكَاكٍ
اور ناک کھجلی کے سبب کھایا جاتا ہو

یہ سبھی افعال دماغ سے سرزد ہوتے ہیں جو قوتوں کی اضطرابی اور مادہ مرض کے ساتھ مقابلہ اور مجاہدہ کرنے کے سبب سے ایسے ہوتے ہیں اور اصطکاک کے یہ بھی معنی ہیں کہ ہر دو جبڑوں میں تشنج آجاوے جس سے منہ کا کھولنا دشوار ہو جاتا ہے

وَلِلشِّفَاهِ تَارَةً تَقَلُّصٌ
اور ہونٹوں کو گاہے تو کبھی درٹھ ہوتی ہے یعنی سکڑ جاتی ہیں
وَسُرْعَةُ التَّنَفُّسِ اَوِ اجْتِذَابٌ
اور تیزی سانس کی یا کھینچنا سرد ہوا کا
وَسُرْعَةُ النَّبْضِ مَعَ التَّوَاتُرِ
اور تیزی نبض کی تواتر کے ساتھ
وَخَفَقَانٌ دَائِمٌ وَغَشْيٌ
اور دل کا دھڑکنا ہمیشہ اور بیہوشی

وَتَارَةً يُرٰى لَهَا تَمَعُّصٌ
اور کبھی انکا تمعص (شکن) نظر آتا ہے
لِبَارِدِ الْهَوَاءِ وَاضْطِرَابٌ
اور اضطراب و بیقراری
وَسُعْلَةٌ تَنْسَابُ بِالْغَرَاغِرِ
اور کھانسی جو تیز چلتی ہے غرغروں کے ساتھ
وَنَهْضَةٌ مِنْ فَرْشِهٖ وَمَشْيٌ
اور اپنے بستر سے چلنا اور اٹھنا

یہ سبھی علامات دل کے افعال سے ماخوذ ہیں مگر لبوں کا حال کہ وہ دماغ سے تعلق رکھتا ہے

فَوَجَعٌ فِي الْحَلْقِ وَالْمَرِيءِ
اور حلق مین اور مری مین درد ہونا

وَالنَّخْسُ فِي الْأَجْنَابِ وَالْأَضْلَاعِ
اور پہلوون اور پسلیون مین چبھنا

وَوَجَعٌ مُتَوَاتِرٌ فِي الْمَعِدَةِ
اور پیہم معدہ مین درد کا ہونا

أَوْ وَجَعٌ فِي الْبَطْنِ أَوْ فِي الْعَانَةِ
اور شکم یا پیڑو مین درد کا ہونا

وَالْكَرْبُ إِنْ دَامَ بِفَرْطِ غَشْيٍ
اور بیقراری ہوتی ہی اگر بہت بیہوشی کے ساتھ دائم رہے

وَشِدَّةُ الْآلَامِ وَالْأَوْجَاعِ
اور سخت درد اور تکلیف ہونی

أَوْ يَشْتَكِي طِحَالَهُ أَوْ كَبِدَهُ
اور تلی یا جگر کی شکایت کرنی

كَذَاكَ فِي الْكُلَى وَفِي الْمَثَانَةِ
ایسا ہی گردون اور مثانہ مین درد ہونا

یہ بھی دلائل جیسا کہ دماغ اور دل کے افعال سے لیے جاتے ہین اسیطرح یہ اس امر پر دلالت کرتے ہین کہ غذا کے اعضا مین مادہ ہی جو جگر ہی سو اس سے بھی استدلال پکڑا جاتا ہی اور قوت طبعی کو تقویت دیجاتی ہی تاکہ اس مادہ کو خارج کر دیوے سو اسوجہ سے غذا کے اعضا مین بحران کی قوت و ضعف کے اعتبار سے اضطراب آجاتا ہے

وَمِثْلُ مَا يَحْدُثُ مِنْ فَرْطِ الْأَلَمِ
اور جیسے کہ پیدا ہوتا ہے بہت درد

أَوْ وَجَعٌ فِي سَائِرِ الْمَفَاصِلِ
یا درد سارے جوڑون مین

فِي دُبُرٍ أَوْ فِي قَضِيبٍ أَوْ فِي رَحِمٍ
مقعد مین یا قضیب مین یا رحم مین

أَوْ بَعْضِهَا مِنْ خَارِجٍ أَوْ دَاخِلٍ
یا بعض مین خارج سے یا داخل سے

اور کبھی لی جاتی ہین وہ علامتین جو بحران کی خبر دیتی ہین دماغ سے یا دل سے اور کبھی عام بدن یا اُسکے کسی خاص عضو سے بھی

وَهٰذِهٖ اِذَا تَرٰاهَا تَصْعَدُ	فِیْ یَوْمِ بُحْرَانٍ فَذَاكَ جَیِّدٌ
یہ حالتین جب تو دیکھے کہ بحران کے دن	ترقی پر ہین تو یہ بحران جید ہے
لَا سِیَّمَا اِنْ كَانَ نُضْجٌ قَدْ ظَهَرْ	اَوْ لَا فَبِالضِّدِّ تَرٰی هٰذَا الْخَبَرْ
خصوصًا اگر نضج ظاہر ہو چکا ہو	اور اگر ترقی پر نہو تو اسکے برخلاف تو حالت غیر جید دیکھیگا

جب طبیب کو معلوم ہو کہ بحران کے دن علامتین اور اعراض قوی ہین اور قوت بھی قوی ہی تو سمجھنا چاہیے کہ یہ بحران جید ہی اور اگر قوتین ضعیف ہون یا نضج نہ ظاہر ہو تو وہ ردی ہے

ذِكْرُ اَیَّامِ الْبُحْرَانِ

بحران کے دنون کا ذکر ہی جنکو ایام باحور یہ کہتے ہین

بحران کے ایام وہ ہین جنمین بحران کے واقع ہونے کی امید ہوتی ہی منجملہ انکے بعض ایام مین بحران جید ہوتا ہی اور بعض مین ردی اور بعض مین متوسط پس وہ ایام جنمین بحران واقع ہوتا ہی سولہ روز ہین تیسرا ۔ اور چوتھا ۔ اور پانچوان ۔ اور ساتوان ۔ اور آٹھوان ۔ اور نوان اور گیارھوان اور تیرھوان اور چودھوان اور پندرھوان اور ستائیسوان اور بیسوان اور اکتیسوان اور چونتیسوان اور سینتیسوان اور چالیسوان ۔ ایک جماعت اطبا کے نزدیک چالیس روز کے بعد بحران نہین ہوتا ۔ بلکہ بیماری نضج اور تحلیل کے ذریعہ سے زائل ہو جاتی ہی ۔ اور اکثر متاخرین کے نزدیک ساٹھوان اور اسیوان اور ایکسو بیسوان روز بھی بحران کا دن ہی کیونکہ وہ ہر چالیس کے بعد بیسوین روز کو بحران کا دن سمجھتے ہین اور پھر دو سو کے بعد چالیسوین روز کو بحران

خیال کرتے ہین اور اُنکے نزدیک کبھی بحران ساتوین مہینے اور ساتوین برس اور چودھوین برس اور اکیسوین برس ہوتا ہے۔ باعتبار انتقال کے ایک عمر سے دوسری عمر مین۔ ان بحران کے ایام مذکورہ کے علاوہ کسی اور دنون مین بحران نہین ہوسکتا۔ اور اگر ہو بھی تو وہ ردی ہوتا ہے وہ یہ ایام ہین۔ پہلا دوسرا۔ چھٹا۔ دسوان۔ سولھوان۔ اٹھارھوان۔ بائیسوان۔ تیئیسوان پچیسوان۔ چھبیسوان۔ اٹھائیسوان۔ انتیسوان۔ تیسوان۔ تینتیسوان انتالیسوان وہ ایام جو بحران کے آنے کی خبر دیتے ہین یہ ہین کہ چوتھا دن خبر دیتا ہے کہ ساتوین روز کو ہوگا۔ پھر ساتوان اور پانچوان دن خبر دیتا ہے کہ نوین یا گیارھوین روز ہوگا۔ اور نوان خبر دیتا ہے کہ چودھوین کو اور سترھوان بیسوین کو اور چوبیسوان ستائیسوین کو اور اکتیسوان چونتیسوین کو اور چونتیسوان چالیسوین کو

وَسَبَبُ الْبُحْرَانِ قَدْ صَحَّ الْخَبَرُ	بِأَنَّ فِي الْأَمْرَاضِ تَأْثِيرُ الْقَمَرِ
بحران کے سبب یہ خبر صحیح ہوچکی ہے	کہ مرضون مین قمر کی تاثیر ہے

نجومیون کے اقوال و حکایات و اخبار جو اس باب مین ہین کہ سیارہ نیرہ ساتون جو قمر۔ زحل۔ مریخ وغیرہ ہین یا غیر نیرہ ہون سب کو اس عالم مین دخل ہے یا اُنکے سبب سے تغیرات واقع ہوتے ہین جو شخص ان امور کا قائل و معتقد ہوگا وہ مسلمانون کے اجماع مین کافر و مردود سمجھا جائیگا۔ لیکن بحران ایک ایسا امر ہے جو خداوند تعالی کی عادت سے جاری ہوچکا ہے کیونکہ ہمکو تجربہ عادت استقراء سے معلوم ہے۔ امراض کے بعض حالات مین بہت سے تغیرات واقع ہوتی ہین

اور معلوم ہوتا ہی کہ قمر کو آسمان کے سطح مین ایسا درجہ حاصل ہی جسکے ذریعہ سے
اس عالم مین تغیرات واقع ہوتے ہین اور اسیطرح حیوان کی رطوبات مین
تغیر آجاتا ہی جس سے نضج وہضم وغیرہ ان رطوبتون مین ہوجاتا ہی کیونکہ ظاہر
معلوم ہی کہ قمر کے نور کی زیادتی مین ثمر اور پھلون مین نضج اور نمو آجاتا ہی

لِاَنَّهُ شَيْءٌ سَرِيْعُ الْحَرَكَةِ	يُقْطَعُ فِيْ مَهَلٍ قَلِيْلٍ فَلَكَهُ
کیونکہ قمر ایک چیز تیز چلنے والی ہی	تھوڑے عرصہ مین اپنے آسمان کو طی کرتا ہی
فَتَارَةً يَقْوٰى وَتَارَةً يَضْعُفُ	وَذَا بِصَنْعَةِ النُّجُوْمِ يُعْرَفُ
سو کبھی وہ تاثیر قوی ہوتی ہی اور گاہے ضعیف	اور یہ قوت وضعف علم نجوم سے معلوم ہوجاتا ہی

امراض مین قمر کی تاثیر کا یہ سبب ہی کہ وہ اس عالم مین جلدی حرکت کرتا ہی
کیونکہ جو چیز سریع الحرکت ہی اُسکی تاثیر بھی جلدی ہوتی ہی اسیواسطے جسقدر
اُسکا نور زیادہ ہوتا ہی اسیقدر رطوبتین مکمل اور پوری ہو جاتی ہین جس سے
انہار واثمار مین نمو اور زیادتی آجاتی ہی اور یہ بھی قول باطل ہی صحیح قول یہ ہی
کہ بحران حرکت عظیم ہی جو اوقات معلومہ مین نفس کی قوتون سے حادث ہوتا ہی
جسمین قوتین مرض کے مادہ کے ساتھ مقابلہ ومحاربہ کرتی ہین اور اُسکو دفع
اور دور کرنا چاہتی ہین خداوند تعالی کے اذن اور حکم سے

تَاثِيْرُهُ اِذْ لَيْسَ بِالْمَحْسُوْسِ	لَا فِيْ سُعُوْدِهٖ وَلَا النُّحُوْسِ
اسواسطے کہ تاثیر اسکی حواس سے نظر نہین آتی	نہ اُسکی نیکی مین نہ اُسکی بدی مین
حِيْنَ مُبَيِّنٌ شَكْلُهُ لِلْحِسِّ	مَا صَارَ فِيْهِ مِنْ ضِيَاءِ الشَّمْسِ
شکل اُسکی نظر مین تب ظاہر ہوتی ہی	کہ جب اُسمین آفتاب کی روشنی پڑے سے

قمر ایک جرم سیاہ مصقل ہی جسکو نور شمس سے مقابلہ کی حالت مین حاصل ہوتا ہی نہ اُسکی تاثیر منازل سعیدہ مین محسوس ہوتی ہی جبکہ کواکب سعیدہ شمس مشتری - زہرہ وغیرہ کے ساتھ مقارن ہو نہ منازل منحوسہ مین جبکہ کواکب منحوسہ مریخ وزحل کے ساتھ مقارن ہو

وَرُبعُہٗ یُنذِرُ فِی الاَربُوعِ	وَنِصفُہٗ یُضِیئُ فِی الاَسبُوعِ
قمر کی چوتھائی چوتھے روز روشن ہوتی ہی	اور نصف اُسکا ایک ہفتہ مین چمکدار ہوتا ہی

اسیطرح بحران بھی چوتھے اور ساتوین روز ہوتا ہی

وَالسُّقمُ لَا یَکُونُ دُونَ قَطعِ	یَضعُفُ فِیہِ سَعدُہٗ عَن طَبعِ
اور بیماری نہین آتی بدون طی کرنے کہ کچھ حصہ فلک کا طی کرنے	کہ اسمین نیکی اسکی اپنی طبع سے ضعیف ہوجاتی ہے

وہ بیماری مہلک ہوتی ہی جو حادث ہو اس صورت مین جبکہ قمر کواکب نحسہ کے ساتھ متصل ہوتا ہی

وَاِن تَمَادیٰ فِی السُّعُودِ القَمَرُ	عَاشَ العَلِیلُ وَاستَطَالَ العُمُرُ
اور اگر چاند نیکی مین چلا چلے	تو بیمار زندہ رہے گا اور عمر دراز ہوگی

اُس بیماری سے نجات پانے اور بیمار کے شفایاب ہونے کی امید ہی جو کہ لاحق ہو اس حالت مین جبکہ چاند کواکب سعیدہ کے قریب ہوتا ہی یہ قول ہر دو قابل اعتبار نہین ہی بدلیل اس آیت کے اِذَا جَاءَ اَجَلُھُم لَا یَستَأخِرُونَ سَاعَۃً وَّلَا یَستَقدِمُونَ یعنی جب لوگون کا وعدہ آپہونچا تو وہ اُس سے ایک ساعت پیچھے یا آگے نہین ٹل سکتے اور ان امور کو قانون مین بھی نہین ذکر کیا۔

وَاِنْ تَمَادیٰ فِی النُّحُوْسِ مَاتَا ۔۔۔ وَانْقَطَعَ الْعُمْرُ بِہٖ وَفَاتَا

اور اگر نحوست میں چلا جاوے تو مرجاویگا ۔۔۔ اور عمر اُسکی سب گھٹ جاویگی اور گذر جاویگی

اِذَا اَتَی الْبُحْرَانُ فِی الْاَرَابِعِ ۔۔۔ طَوْرًا وَطَوْرًا جَاءَ فِی الْاَسَابِعِ

جبکہ بحران کبھی چوتھے روز آوے ۔۔۔ اور کبھی ہفتہ ہفتہ مین آوے

وَهٰذِهِ الْبُحْرَانُ فِیْهَا جَیِّدَۃٌ ۔۔۔ یَصْحَبُ اِنْذَارًا وَنُضْجًا یَشْهَدُ

ان دونون مین بحران اچھا ہوتا ہی ۔۔۔ جو انذار اور نضج موجودہ کے ساتھ ہوتا ہے

اکثر بحران جو چوتھے یا ساتوین روز ہوتا ہی وہ محمود اور جید ہوتا ہی کیونکہ تجربہ سے ایسا ثابت ہو چکا ہی خصوصاً جبکہ روز بحران سے پہلے یوم الانذار (خبردہندہ) مین عمدہ علامتین (مثل نضج اور قوت وغیرہ کے) ظہور پذیر ہووین اور رار سجانس نے کہا ہی کہ جب بحران ساتوین روز واقع ہوتا ہی اُسکا یوم الانذار چوتھا روز ہوتا ہی- اور بقراط نے کہا ہی کہ جو بحران مفرد ایام مین واقع ہوتا ہی وہ اقوی اور اجود ہوتا ہی

وَهٰذِهٖ تَجْرِیْ عَلَی الْاَدْوَارِ ۔۔۔ لِاَنَّهَا مُحْکَمَۃُ الْاَقْدَارِ

اور یہ دن بحران کے دورون پر چلتے ہین ۔۔۔ کیونکہ یہ پختہ اندازہ والے ہین

ربوع وسبوع یعنی ہر چوتھے اور ہفتہ ہفتہ کا بحران دورون پر جاری رہتا ہی اور تجربہ سے معلوم ہی کہ انکا بحران جید اور محمود ہوتا ہی ان ایام کے بحرانون مین تبدل وتغیر نہین آتا مگر کسی مانع سے جو کبھی قوت مین ضعف ہوتا ہی یا مادہ سخت با زمان ہوتا ہی

وَغَیْرُ هٰذِهٖ فَلَا دَوْرَ لَهٗ ۔۔۔ لِاَمْرٍ اَغْمَاهُ بِمَا اَشْکَلَهٗ

اور سوا اُسکے بحرانون کا دورہ نہین ہی ۔۔۔ اور کبھی بباعث کسی امر پوشیدہ کے اُنکی ساتھ مشابہ ہوجاتا ہی

جیسا کہ چوتھے روز دن اور ہفتون کے بحرانون کے اوقات مین انتظام ہوتا ہی ویسا کسی دیگر ایام مین نہین ہوتا اور جو کبھی ایسا واقع ہو اور جید بھی ہووے تو وہ شاذ اور اتفاقیہ ہی اور بعض طبیبون نے کہا ہی کہ ہر چوتھے اور ساتوین روز جو بحران سے تغیرات واقع ہوتے ہین سو یہ ایسا امر ہی جسکو انسانون کی عقلین ادراک نہین کر سکتین بلکہ وہ خداوند تعالی کی ایک حکمت ہی جسکو اُسنے جاری اور مستمر کر دیا ہی - اور بعض نے کہا ہی کہ جب مرض بیس روز سے تجاوز کر جاوے تو حکم رابوع کا منقطع ہو جاتا ہی - یا مصرع ثانی کے یہ معنی ہین کہ بباعث کسی ایسے امر کے کہ اُسکو مشابہ سے پوشیدہ کر دیتا ہی

مَالَهَا نُضْجٌ وَلَا اِنْذَارٌ نہ اُسکے واسطے نضج ہوتا ہی اور نہ پہلے سے کوئی خبر دینے والا	بَلْ وَفِي اَعْرَاضِهَا اَخْطَارٌ بلکہ اُنکے اعراض مین بہت خطرے ہین
وَهٰذِهٖ لَيْسَتْ بِبَاحُوْرِيَّةٍ اور یہ دوسرے بحران طبعی نہین ہوتے ہین	اِلَّا بِمَا نَكْسَتُهُ رَدِيَّةٌ مگر بباعث عود کر لانے مادہ ردیہ کے اس مرض کو

یعنی ربوع و سابوع کے سواے دیگر ایام کے بحران ردی ہوتے ہین خصوصًا جبکہ اس سے پہلے کوئی منذر نہوا اور بحران کے اعراض بھی ردی ہون اور اکثر ایسے بحران سے مریض کو تکلیف اور تنگی پہونچتی ہی - فائدہ بحران جید کی نو علامتین ہین (۱) بحران سے پہلے مرض کے مادہ مین کسیقدر نضج پایا جاوے (۲) بحران کے دنون مین واقع ہووے کیونکہ اکثر عادت اور تجربہ سے معلوم ہو چکا ہی کہ مادہ کو انھین ایام مین حرکت حاصل ہوتی ہی (۳) بحران کے محمودہ ایام مین سے کسی مین ہو (۴) اس سے پہلے ایسا دن منذر ہو جو اُسکے لائق اور مناسب ہی

(ھ)

(۵) بحران استفراغ کے ذریعہ سے ہو نہ انتقالی (۶) بحران سے وہ خلط خارج ہووے جو بیماری کا اصلی باعث اور فاعل موثر ہی (۷) استفراغ مناسب جہت اور لائق طریقہ سے ہو جو خلط غلیظ ہی وہ اسہال کے ذریعہ سے خارج ہو جاوے اور رقیق پسینے سے اور صفراوی رقیق قی کی راہ سے (۸) بحران کی برداشت طبیعت بسہولت کر سکے (۹) بحران کے بعد مریض کو راحت اور آرام حاصل ہووے

ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى مَا يَنْقَضِي الْبُحْرَانُ

بحران کے گذر جانے پر دلیل کا ذکر ہے

فَاِنْ رَاَيْتَ مَرَضًا دَمَوِيًّا صَعْبًا شَدِيْدًا هَائِجًا رَدِيًّا

سو تو اگر مرض دموی بہت سخت ہیجان (جوش) والی ردی دیکھے

قَدْ بَدَأَتْ اَعْرَاضُهٗ فِي الرَّاْسِ وَاتَّبَعَتْهُ سَائِرُ الْحَوَاسِّ

کہ اسکے اعراض سر میں ظاہر ہوئے ہیں اور سارے حواس اسکے تابع ہو گئے ہیں

وَحُمْرَةٌ وَحِكَّةُ الْاَنْفِ فَاِنَّ ذَا الْبُحْرَانِ بِالرُّعَافِ

اور سرخی اور ناک کی کھجلی ظاہر ہو تو یہ بحران نکسیر کے ساتھ ہوگا

دموی بحران کی علامتیں جنسے اسکا آنا جانا معلوم ہوتا ہی دو قسم کی ہیں ایک وہ جو دماغ کے افعال سے ماخوذ ہوتی ہیں دوسرے وہ جو عام بدن سے لیجاتی ہیں دماغ کے افعال سے اسطرح استدلال کیا جاتا ہی کہ اسکے حواس مکدر اور دماغ یا کنپٹیوں میں ضربان (دھمک) اور سر ثقیل اور منھ پر زیادہ سرخی و ناک کا کھجلانا اور آنکھوں میں سرخی کے آثار نمودار ہوتے ہیں اور دیگر بدن سے اسکی علامتیں اسطرح لیجاتی ہیں کہ فصد کے مقام پر

گھلی اور بدن کی رگین زیادہ موٹی اور حرکات مین زیادہ ثقل اور جسم بوجھل اور عمر جوانی
اور مزاج گرم ہو تو اسصورت مین اس مرض کا بحران نکسیر سے ہو گا - اور شیخ نے کہا ہی
کہ بسا اوقات زیادہ نکسیر سے مرض دموی کی بحکنی ہو جاتی ہے

وَاِنْ تَكُنْ اَعْرَاضُهُ مِنْ اَسْفَلِ — بِوَجَعٍ فِي سُرَّةٍ مُتَّصِلِ

اور اگر اعراض اسکے نیچے سے ہون — چنانچہ ناف مین درد برابر ہووے

وَقَبْلُ كَانَ طَمْثُهَا فِي خُبْثٍ — فَاِنَّمَا بُحْرَانُهَا بِالطَّمْثِ

اور اس سے پہلے حیض کا خون خرابی مین تھا — پس معلوم ہوا کہ اس عورت کا بحران حیض کے ذریعہ سے ہوگا

اَوْ سَلِمَ الْاَعْلٰى مِنَ الْاَوْجَاعِ — وَكَانَ فِي السُّفْلٰى مِنَ الْاَضْلَاعِ

یا اوپر کی جانب دردون سے بچ رہے — لیکن نیچے کی پسلیون مین درد ہووے

وَكَانَ يَشْكُوْ ذَا الْعَلِيْلُ كَبِدَهُ — وَنَزَلَ الْوَجَعُ نَحْوَ الْمَقْعَدِ

اور وہ بیمار اپنے جگر کی شکایت کرتا ہو — اور درد مقعد کی طرف اُتر جاوے

فَلَسْتَ اِنْ اَنْذَرْتَهُ بِخَاسِرٍ — فَذَاكَ بُحْرَانٌ دَمِ الْبَوَاسِيْرِ

سو تو اگر اُسے خبر دیدیوے تو زیانکار نہوےگا — کہ وہ بحران دم (خون) بواسیر کا ہی

جس شخص کو پیٹ مین خصوصاً داہنی طرف درد محسوس ہو یا پیٹ کے نیچے جانب بے آرامی ہو
یا پہلے بواسیر یا کسی اور رگ سے خون جاری تھا جو اب بند ہو گیا ہی جس سے اس شخص کو
کوئی بیماری عارض ہو گئی ہی تو اُسکو بحران اس خون کے اجزا سے ہو گا خسارہ کے لفظ کے
کہنے مین اس امر کیطرف اشارہ ہی کہ خون کے جاری ہونے مین پورا یقین نہین صرف احتمال ہے

وَاِنْ يَكُنِ الْمَرَضُ مِنْ صَفْرَاءَ — وَكَانَ فِي اَوْقَاتِ الْاِنْتِهَاءِ

اور اگر مرض صفراوی ہو — اور اوقات انتہا مین ہو

جوان

وَكَانَ فِي بَرْسَامِهِ اسْتِيلَاءٌ اور اُسکے برسام مین غلبہ ہو	وَكَثُرَ الصُّدَاعُ وَالْبَلَاءُ اور درد سر اور غم بہت ہو

برسام مرکب از لفظ فارسی و یونانی ہی ایک ورم کا نام ہی کہ حجاب حاجز مابین قلب اور معدہ مین ہوتا ہی اور حجاب حاجز بین الکبد والمعدہ طبری کا مذہب ہی میرے گمان مین یہ لفظ برسام کا یہان تصحیف سرسام کی ہے جسپر لفظ کثرۃ الصداع (درد سر) دلالت کرتا ہی کیونکہ درد سر سرسام کی علامت ہی نہ برسام کی اور نیز چونکہ سرسام صفراوی نام ورم دماغ کا ہی جسکا بحران نکسیر سے ہوتا ہی اور بعض نسخون مین سرسام کا لفظ موجود ہی جسکے غلبہ سے یہ مراد ہی کہ اسکے اعراض اختلاط ذہن اور ہذیان وغیرہ ظہور پذیر ہووین

فَلَا تَكُنْ مِنْ ذَاكَ فِي مَخَافِ سو تو اس سے خوف مین نہو کہ	فَإِنَّ ذَا الْبُحْرَانَ بِالرُّعَافِ یہ بحران رُعاف (نکسیر) سے ہوگا
وَإِنْ تَكُنْ أَعْرَاضُهُ فِي الْمَعِدَةْ اور اگر اعراض معدہ مین ہون	وَكَانَ يَشْكُو قَبْلَ ذَا كَبِدَهْ اور اس سے پہلے اپنے جگر کی شکایت کرتا تھا
وَكَانَ فِي كَرْبٍ وَفَرْطِ غَشْيٍ اور بیقراری اور بہت بیہوشی مین ہو	فَإِنَّمَا بُحْرَانُهُ بِالْقَيْءِ تو بحران اُسکا قے کے ساتھ ہوگا

تہوع اور بیقراری معدہ مین اور جگر کے دہنی جانب مین درد اور اپھری وغیرہ آثار پائے جاوین تو اُسکا بحران قے کے ذریعہ سے ہوگا

أَوْ سَلِمَ الرَّأْسُ مِنَ الصُّدَاعِ یا سر درد سے بچا رہے	وَكَانَ يَشْكُو الْبَطْنَ مِنْ أَوْجَاعٍ اور دردون سے پیٹ کی شکایت کرتا تھا

اَوْ ظَهَرَتْ سُرَّتُهُ حِذَاءَ يَعَهُ
یا ظاہر ہووے اُسکی ناف کا نصف (ایک حصہ)

وَاعْتُقِلَتْ مِنْ قَبْلِ ذَا الطَّبِيْعَةُ
اور اس سے پہلے طبیعت بھی بند تھی

فَكُنْ فِي الْاَمْرِ عَلَى الْاِحْرَازِ
پس تو اُس مرض کی حفاظت پر ہو اور یقین کر

بِاَنَّ ذَا الْبُحْرَانِ بِالْبَرَازِ
کہ یہ بحران براز کے ساتھ ہوگا

اَوْ سَلِمَ الْبَطْنُ مِنَ الْاِلْتِوَاءِ
یا اگر پیٹ پیچ و تاب سے سالم ہو

وَلَمْ يَكُنِ الْمَرِيْضُ ذَا بَلَاءٍ
اور مریض میں بھی کوئی آفت نہو

بَلْ كَانَ فِيْ كَرْبٍ قَلِيْلٍ وَاَرَقٍ
بلکہ تھوڑی سی بیقراری اور بیداری میں ہووے

وَلَمْ يَكُنْ اَعْرَاضُهُ فِيْهَا عَرَقٌ
اور اُسکے اعراض میں پسینا نہووے

وَكَانَ فِيْ اَمْرَاضِهِ لِيَانَهُ
اور اُسکے امراض میں نرمی نہو

وَكَانَتِ الْاَوْجَاعُ تَحْتَ الْعَانَةِ
اور درد پیڑو کے نیچے ہوں

فَخُذْ بِذَا الْاَمْرِ صَحِيْحَ قَوْلِيْ
پس اس بات سے میرے درست قول کا اعتبار کر

بِاَنَّ بُحْرَانَ الْفَتٰى بِالْبَوْلِ
کہ بحران اُس جوان کا بول کے ساتھ ہوگا

یعنی جب سر اور پیٹ میں اعراض نہ پائے جاویں جنکا بیان پہلے ہو چکا ہی اور بیماری بھی کچھ زیادہ حاد (تیز) نہووے اور پیٹ سے نیچے درد یا پیڑو میں درد محسوس ہووے اور پسینا بدن میں اجتماع رطوبتوں کے سبب سے تھوڑا تھوڑا آتا ہو تو یقینا جاننا چاہیے کہ اُسکا بحران کثرت بول سے ہوگا جو تمام بحرانوں سے زیادہ ترضعیف ہوگا

اَوْ سَلِمَ الْبَوْلُ مِنِ امْتِسَاكِهِ
یا بول سالم ہو رُک جانے سے

وَلَمْ يَكُنْ فِيْ عَانَةٍ تَشَاكِيْهِ
اور پیڑو میں بھی کچھ درد نہو

وَكَانَ ذَا مُنْفَتِحَ الْمَسَامِ	وَلَمْ يَكُنْ فَرْطٌ مِنَ الْآلَامِ
اور ہو وہ شخص کھلے مسامات والا	اور اسمین بہت درد نہون
وَلَمْ يَكُنْ بِيُبْسٍ شَدِيدٍ وَأَرَقٍ	فَإِنَّمَا بُحْرَانُ هٰذَا بِالْعَرَقِ
اور سخت خشکی اور بیداری نہو	تو اُسکا بحران پسینے کے ساتھ ہوگا
وَإِنْ يَكُنْ فِي غُدَدِهِ الْآلَامُ	فَإِنَّمَا بُحْرَانُهُ أَوْرَامُ
اور اگر غدّدون مین دردین ہون	تو اُسکا بحران ورمون سے ہوگا

غدّدون کی تفصیل اعضاء کی بحث مین مرقوم ہو چکی ہی جب بحران کسی مادہ کو غدّدون کیطرف دفع کریگا تو اُنمین ورم اور دنبل ہو جاتے ہین اُسکو بحران انتقالی کہتے ہین اور کبھی بعض امراض کے لیے دو بحران ہوتے ہین جیسے کہ جب تپ محرقہ والے کو نکسیر ہو جس سے بخوبی بیماری سے نجات نہو وے

تو دوبارہ اُسکا بحران پسینے کے ذریعہ سے ہوگا

وَاسْتَعْمِلِ التَّدَابِيرَ بِالْعَلَامَةِ	دَلَّ عَلَى الْمَوْتِ أَوِ السَّلَامَةِ
اور اُسی علامت سے تدبیر کر	جو موت پر یا سلامتی پر دلالت کرتی ہی

جسطرح کی علامتین مریض مین پائی جاوین اُنکے موافق تدبیر اور معالجہ کرنا چاہیے یعنی اگر علامتون سے معلوم ہو کہ گرم بیماری ہی تو سرد دوایات سے معالجہ کرنا چاہیے اور اگر سرد ہو تو گرم سے تدبیر کرنی چاہیے خواہ بیماری خوفناک ہو یا نہ

ذِكْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَةِ بِالْمَوْتِ وَأَوَّلًا فِي الْعَلَامَاتِ الرَّدِيَّةِ الْمَأْخُوذَةِ مِنَ الْأَفْعَالِ

موت کی خبر دینے والی علامتوں کا ذکر ہی جنمین سے پہلے اُن ردی علامتوں کا بیان ہی جو اعضاء کے افعال سے لیجاتی ہین

جب بحران گذر جاتا ہی تو اُس سے یا تو قوے کو تقویت حاصل ہو جاتی ہی جو مادہ پر غالب

اُسکو خارج کر دیتی ہی اور یا مرض غالب آ کر قوت کو ضعیف کر دیتا ہی۔ ردی علامتین نمودار ہو جاتی ہین جس سے بیمار ہلاک ہو جاتا ہی

كَرَاهَةُ الضَّوْءِ وَدَمْعٌ جَارٍ روشنی کو مکروہ جاننا اور آنسو جاری ہوئے	لِشِدَّةِ التَّحَرُّكِ وَاذْدِرَادٍ سخت حرکت اور کجی سے

علامتون کی تین قسمین ہین (۱) ردی (۲) جو حرکت پر دلالت کرین (۳) سلامتی کو ظاہر کرین جنکا بیان آگے بالتفصیل آتا ہی۔ منجملہ ردی علامات کے روشنی کو مکروہ جاننا جو اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ مریض کے دماغ مین کوئی آفت ہی جسنے روح نفسانی کو ضعیف کر دیا ہی۔ اسیطرح جب اندھیرے کو اختیار کری اور آنکھون سے خواہ ایک یا دونون سے آنسوون کا جاری ہونا حرارت غریزی کے ضعف پر دلالت کرتا ہی۔ بقراط کا مقولہ ہی کہ حادہ (تیز) امراض مین آنسوون کا جاری ہونا ردی علامت ہی۔ ازدراسے یہ مراد ہی کہ غضبناک ہیئت سے دیکھنا جیسے کہ یہ تینون امور دماغ کے ضعف افعال پر دلالت کرتے ہین اسیطرح یہ بھی ظاہر کرتے ہین کہ دماغ کے کسی عضلہ کو یا اُس عضلہ کے کسی حصہ کو تشنج ہو گیا ہی

وَصِغَرٌ فِي الْعَيْنِ فَرْحُ جَانِبٍ اور آنکھون مین چھوٹا پن اور پھیرنا پہلو کا	وَنُفْتَحُ الْفَمُ بِلَا تَثَاؤُبٍ اور بدون جمائی کے مریض مُنھ کھولا کری

کیونکہ حادہ (تیز) امراض مین آنکھون کا چھوٹا ہونا ردی (مذموم) ہی جو تشنج پر دلالت کرتا ہی اور ایسا ہی مُنھ کا کھولنا۔ اور جب تشنج تمام مین پھیل جاتا ہی تو آدمی مرجاتا ہی کیونکہ موت کامل تشنج ہی اور کبھی مُنھ کا کھولنا عضلہ یا عضو کے تشنج پر دلالت کرتا ہی جسکے ذریعہ سے مُنھ کھلتا ہی

وَالْمَرْءُ يَسْتَلْقِيْ عَلٰى قَفَاهُ	قَدْ اِنْ تَحَتَ يَدَاهُ اَوْ رِجْلَاهُ
اور مریض آدمی اپنی گُدی پر چت لیٹے	ایسا کہ اُسکے دونوں ہاتھ پاؤں سُست اور ڈھیلے ہوگئے ہوں

اور ایسا ہی پیٹ پر بغیر عادت کے سونا یا کھولنا پردہ دار عضو کا جو سبھی اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ بدن کی قوتیں تحلیل ہو کر گھٹ گئی ہیں

وَاِنْ بَدَا اَيَنْزِلُ عَنْ مَرْقَدِهٖ	وَكَاشِفًا عَنْ يَدِهٖ وَرِجْلِهٖ
اور اگر ظاہر ہووے کہ مریض اپنے بستر سے اُترتا ہے	ایسی حالت میں کہ اپنے ہاتھ اور پیر کے کپڑے اُتارتا ہے

کیونکہ قوت مرض کی برداشت سے عاجز آگئی ہے اور قوت خیالی فاسد اور ناقص ہوگئی ہے

اَوْ اِنْ تَشَكَّلَ بِشَكْلٍ مُنْكَرٍ	وَقَدْ بَدَا يَعْنِيْ بِنَتْفِ الزَّبَدِيْ
یا بُری شکل بنجاوے	اور ظاہر ہو کہ تنکے اور کھیڑنے کا قصد کرتا ہے

بُری شکل میں اسطرح متشکل ہوجاوے کہ اُسکے بدن کا رنگ سیاہ یا سبز ہوجاوے یا اُسکے افعال میں خرابی آجاوے یا مردہ اشخاص کا نام لیکر بیہودہ گوئی کرے یہ سبھی باتیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ دماغ کی کوئی خلط جل گئی ہے اور کپڑوں اور لکڑیوں میں سے چھوٹے تنکوں کا اُٹھانا اکثر ظاہر کرتا ہے کہ اُسکے دماغ میں ورم ہوگیا ہے جسنے اُسکی قوت خیالی کو فاسد کر دیا ہے یا بخارات ردی اسکے دماغ کیطرف صعود کرتے ہیں جس سے اُسکی قوت خیالی میں خرابی آگئی ہے

اَوْ ثَقُلَتْ اَطْرَافُهٗ فِي الْمُنْتَهٰى	اَوْ قَدْ بَدَا مُتَعَلِّقًا بِمَا يَرٰى
یا انتہائے مرض میں اُسکے اطراف (ہاتھ پاؤں) بھاری ہوجاتے	یا جس چیز کو دیکھتا ہے اُسی سے اُلجھنے لگے

کیونکہ ایسی حالت میں جسم کا بھاری ہونا حرارت غریزیہ کے ضعف پر دلالت کرتا ہے جس سے وہ قوت بھی جو اعضا کو حرکت دیتی ہے تحلیل اور فانی ہوگئی ہے اور ایسا ہی

ہر کسی سے اُلجھنا اور ہاتھ زیادہ ڈالنے جو طبعی فعل کے مخالف ہے کیونکہ انتہا مرض میں طبعی فعل یہ ہے کہ بیمار ساکن اور چپ رہا کرے

وَصَرِيرُ الْأَسْنَانِ دُونَ عَادَةٍ	وَوَلْعُ الْيَدَيْنِ بِالْوِسَادَةِ
اور دانت پیسنے بدون عادت کے	اور ہاتھ تکیہ پر ڈالنے
أَوْ أَنْ تُخَيَّلَ غُلَامًا أَسْوَدَهُ	يُرِيدُ أَنْ تَقْتُلَهُ إِذَا بَدَا
یا یہ خیال کرے کہ سیاہ لڑکا	اُسکے قتل کا ارادہ رکھتا ہے جب ظاہر ہو

کیونکہ یہ دلالت کرتا ہے کہ بدن میں مرہ سودا احتراق پا گیا ہے جس سے محترق سوداوی بخارات دماغ کیطرف صعود کرتے ہیں اور ایسا ہی جب شیر یا اور درندہ یا سانپ کے کاٹنے کا خیال کرکے ڈرے

أَوْ إِنْ يَكُنْ فِي مَرَضٍ ذِي حِدَّةٍ	فَمَوْتُهُ يَقْرُبُ مِنْهُ الْمُدَّةُ
یا یہ کہ مرض حاد (تیز) میں ہو	سو اُسکی موت کی مدت اس سے قریب ہے

مرض حادہ میں یہ سبھی اُمور خلط کے زیادہ احتراق اور دماغ کے فساد اور حرارت غریزی کے ضعف پر دلالت کرتے ہیں

وَإِنْ بَدَا سِكِّيتًا فِي هَذَابِ	وَإِنْ تَرَى حَلِيمَنَا فِي ضَجَرٍ
اور اگر بیمار بڑا خاموش بکواس کرنے میں ظاہر ہو	اور تو ہمارے بردباری کو تنگی و خفگی میں دیکھے
أَوْ إِنْ تَشْتَكِي بِالْعَمَى وَالصَّمَمِ	أَوْ سَقَطَتْ قُوَّتُهُ عَنْ أَلَمٍ
یا اگر شکایت کرے نابینائی اور بہراپن کی	یا قوت درد کے سبب سے ساقط ہو جاوے

جب بیمار نہ سن سکے اور نہ دیکھ سکے یا ایسی اشیا کو دیکھے جنکی کچھ حقیقت واقع میں نہیں ہے یا آوازوں کا سننا پسند نہ کرے یا خوشبوؤں کو ناپسند سمجھے سو یہ سبھی

امور قوت نفسانی کے ضعف یا اُسکے بطلان پر دلالت کرتے ہین اور ایسا ہی جب
زیادہ درد ہووے جس سے قوت تحلیل ہو کر بالکل ساقط ہو جاتی ہی جیسا کہ قولنج مین ہوتا ہی

اَوْ اِنْ يَّرٰى فِي الْمُنْتَهٰى فِيْ نَوْمِهٖ ؛ ثَلْجًا بَدَا يَنْزِلُ فَوْقَ جِسْمِهٖ

یا مرض کی انتہا مین خواب دیکھے ؛ کہ برف اُسکے جسم پر نازل ہوتی ہی

جس سے معلوم ہوتا ہی کہ باطن بدن پر برودت غالب آگئی ہی جسنے حرارت
غریزیہ کو بجھا دیا ہی جیسا کہ کزاز مین ہوتا ہے

وَنَفَسٌ مُّضْطَرِبٌ ذُوْ بَارِدٍ ؛ عَالٍ فَاِنَّ ذَاكَ شَيْءٌ مُّرْدٍ

اور نفس بیقرار ہے سردی والا ؛ بلند آتا ہی سو یہ امر تو مہلک (ہلاک کرنیوالا) ہی

جو حرارت غریزیہ کے معدوم اور برودت کے غلبہ پر دلالت کرتا ہی

وَسَهَرُ اللَّيْلِ وَنَوْمُ الْيَوْمِ ؛ اَوْ عَدِمَ الْمَرِيْضُ كُلَّ النَّوْمِ

اور بیداری رات مین اور سونا دن مین ؛ یا بیمار بالکل نیند مفقود کرے

جو دماغ کے یبس اور اُسکے افعال کے خلل پر دلالت کرتا ہی

اَوْ سَاءَتِ الْحَالُ بِذَا الْمَنَامِ ؛ سُوْءً وَّ كَانَتْ عِلَّةُ الْاٰلَامِ

یا اُس نیند مین حالت بہت بری ہو جاوے ؛ اور بیماری بھی دردون کی ہو

چونکہ خواب بدن کی قوتون کے لیے موجب راحت و آرام کا ہی تو جب اُس سے
بے چینی اور بیقراری یا اُسمین زیادہ تکلیف اور بے آرامی حاصل ہو جو طبعی
حالت کے منافی ہی تو سمجھنا چاہیے کہ اُسکی حالت نہایت ردی اور ناقص ہی
اور بقراط نے کہا ہی کہ جب نیند کی حالت مین بیمار کو زیادہ درد محسوس ہو
تو وہ اُسکی حالت کی برائی پر دلالت کرتا ہی کیونکہ نیند مین حرارت غریزی

بدن کے اندر کیطرف چلی جاتی ہے تاکہ غذا کو ہضم کرے اور اخلاط اور مرض و درد کے مادون کو نضج دیکر خارج کر دیوے اور جب اُسکے خلاف پایا جاتا ہے تو وہ حرارت غریزیہ کے ضعف پر دلالت کرتا ہے

اَوْ اِنْ اَتیٰ طَبِیْبُهٗ الْقَانُوْنَا یا یہ کہ اُنکا طبیب علاج باقاعدہ کرے	وَ لَا یُرِیْ بِفِعْلِهٖ مُبِیْنَا اور اپنے کام کا اثر ظاہر نہ دیکھے

جس سے مریض کو کچھ آرام اور خفت حاصل ہووے بلکہ اُسکے حال میں بیقراری و اضطرابی زیادہ ہوتی جاوے یا ایک حالت سے دوسری حالت میں متبدل ہوتا رہے سو اس سے اُسکے بدن کی قوتوں کا ضعیف ہونا ثابت ہوتا ہے

ذِكْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَةِ بِالْمَوْتِ الْمَاخُوْذَةِ مِنْ حَالَاتِ الْبَدَنِ

ان علامات منذرہ بالموت کا ذکر ہے جو بدن کے حالات سے کی جاتی ہے

وَالْوَجْهُ مَا اَشْبَهَ وَجْهَ الْمَیِّتِ اور چہرہ بہت مشابہ ہو جاوے میت کے چہرے سے	وَلَطِیَ الصُّدْغُ مِنَ الْمَشَقَّةِ اور تکلیف کے باعث کنپٹی لگ جاوے

اسطرح کہ اُسکی آنکھیں گہری ہو جاویں اور اُسکا رنگ خاکستری یا غبار آلودہ ہو جاوے اور کان کی لوین الٹی ہو جاویں سو جب ان علامتوں میں سے کوئی علامت پائی جاوے اور مریض کو نہ بیخوابی نہ استفراغ نہ کوئی زیادہ غم یا تکلیف لاحق ہو تو اُس سے اُسکی موت پر قوی دلیل ہے کیونکہ ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی حرارت غریزیہ کم ہو گئی ہے اور اگر ایسی حالت طویل مرض کے آخر میں ظاہر ہو تو وہ کچھ ایسی مذموم و ناقص نہیں ہے

وَانْقَبَضَتْ مِنْ بَرْدِهَا الْاُذْنَانِ اور دونوں کان سردی کے سبب گھٹ جاویں	وَانْقَلَبَتْ وَ غَارَتِ الْعَیْنَانِ اور آنکھیں پلٹ کر پست ہو جاویں

جو خشکی کی زیادتی اور سردی کے غلبہ پر دلالت کرتے ہین

وَحُمْرَةُ العَيْنَانِ اَوْسَوَادُهَا
اور آنکھون کی سرخی یا اُنکی سیاہی

اَوْ اَنْ نَتَتْ وَاِنْ بَدَا كَمَادُهَا
یا یہ کہ ابھر آوین اگرچہ ظاہر ہووے سیاہی انکی

اسمین چار علامتین ہین (۱) آنکھون کی سرخی زیادہ مدت تک قائم رہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دماغ مین ورم یا کوئی اور آفت ہے (۲) آنکھین اُبھر جاوین اور اُنکی سیاہی عرصہ تک اونچی رہے جب کسی چیز کیطرف نگاہ کرے تو اُس سے نظر کو نہ پھیر سکے ۔ (۳) آنکھون کی سفیدی سیاہ یا خاکستری رنگ کے ساتھ تبدیل ہو جاوے جو بدن کی اصلی رطوبتون کے خالی ہونے پر دلالت کرتا ہے (۴) آنکھ پر خاکستری رنگ طاری ہو جاوے اور نسج عنکبوت کیطرح اُسپر نظر آوے

اَوْ سَكَنَتْ اَوْ شَخَصَتْ اَوْ بَرَدَتْ
یا ٹھہر جاوین یا کھلی رہجاوین یا سرد ہوجاوین

اَوْ كَانَتِ الْاَجْفَانُ مِنْهَا التوت
اور پلکین اُنسے کبھی جاوین

وَامْتَلَا اَنْفٌ وَالْتَوىٰ بِجَبْهَةٍ
اور ناک بھر جاوے اور پیشانی سی لگجاوے

وَبِاَنْ تَقَلُّصٌ بِجَنْبِ شَفَتِهٖ
اور کھچاوٹ لب کی کسی جانب مین ظاہر ہووے

فَالْبَرْدُ فِي الْاَطْرَافِ مِنَ الْاِنْسَانِ
اور آدمی کے ہاتھ پانون مین سردی ہوتی ہے

وَالْقَرْحُ وَالسَّوَادُ فِي اللِّسَانِ
اور زخم اور سیاہی زبان مین

مَعَ اضْطِرَابٍ وَاُمُوْرٍ مُقْلِقَةٍ
باوجود بیقراری اور اُمور بے آرام کرنیوالے کے

فَاِنَّهَا رَدِيَّةٌ فِي الْمُحْرِقَةِ
کہ یہ سب تپ محرقہ مین بُری علامتین ہین

جبکہ حادہ (تیز) امراض تپ محرقہ غب خالصہ وغیرہ مین ہاتھ پانون کان ناک سرد ہو جاوین تو معلوم ہوتا ہے کہ اعضاے باطنی مین ایسا ورم ہے جسنے اپنی حرارت سے

ذریعہ سے تمام بدن کے خون کو اپنی طرف کھینچ لیا ہی جس سے بدن کے اطراف کی جانب برودت پہونچ گئی ہی اور بھی یہ سردی حرارت غریزیہ کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہی بقراط نے کہا ہی کہ حادہ تپون مین ہاتھ پانون کا سرد ہونا اچھا نہین ہے قرح (زخم) اسمر اد سیاہ پھنسیین ہین جو سیاہ چنون کے برابر زبان پر ہو جاتی ہین اور زبان پر سیاہی مع بیقراری کے شدت احتراق کے سبب سے ہوتی ہی اور اُس سبب سے بھی کہ مرض کے مادہ کے ساتھ طبیعت مقابلہ و مجادلہ کرتی ہی اور ایسا ہی جب سخت تپ کی حالت مین سرد پسینہ آوے جس سے کچھ مریض کو خفت اور آرام نہ حاصل ہووے - حمی محرقہ تپ صفراوی ہی جسکا مادہ داخل عروق مین قلب اور کبد کے قریب ہوتا ہی

اَوْ حُمْرَۃٌ وَ خُضْرَۃُ الْاَظْفَارِ	وَ اَخْضَرُّ مَا فِی الْجِسْمِ مِنَ الْاٰثَارِ
اور سرخی اور سبزی ناخنون کی	اور سبز ہوجانا سب نشانیون کا جو بدن مین ہین

ایسا ہی جب سیاہی یا خاکستری رنگ ناخنون پر آجاوے جو بھی امور حرارت غریزیہ کے فنا اور اخلاط کے احتراق پر دلالت کرتے ہین

وَ یَرَقَانٌ قَبْلَ سَابِعٍ اَتَی	اِلَی ھُزَالٍ فِی الشَّرَاسِیْفِ بَدَا
اور یرقان قبل از ہفتہ کے جو آوے	پسلیون مین لاغری کیطرف میلان ہووے

یرقان مادہ غلیظ ہی جسکو طبیعت ظاہر بدن کیطرف نکالنا چاہتی ہی تو جب ہفتہ سے پہلے خارج ہو تو سمجھنا چاہیے کہ وہ بغیر بحران کے نضج سے پہلے خارج ہوا ہی جو طبیعت کے عجز و مغلوبی پر دلالت کرتا ہی اور کبھی آفت پر دلالت کرتا ہی جو جگر مین حاصل ہوتی ہی - اور پسلیون کی لاغری اسطرح ہوتی ہے کہ اُنکا

پھر سخت خشکی سے ہڈیون پر چمٹ جاتا ہی جو بدن کے اصلی رطوبات کے زوال پر دلالت کرتا ہی

وَالْبَرْدُ اِنْ بَدَا عَلٰى سَطْحِ الْبَدَنِ	فَالْحَرُّ فِيْ دَاخِلِهٖ قَدْ مَكَنَ
اور اگر سردی ظاہر بدن پر نمودار ہووے	تو گرمی اسکے اندر قائم اور ساکن ہے
لَاسِيَّمَا اِنْ كَانَ ذَا بَقَاءٍ	عَلٰى رَئِيْسَةٍ مِنَ الْاَعْضَاءِ
خصوصًا اگر وہ ہمیشہ رہتی ہی	اعضاء مین سے کسی عضو رئیس پر

اگر بدن مین باوجود زیادہ حرارت ہونے کے بدن کا ظاہری سطح سرد ہو اور کتنی مدت تک ایسا ہی حال سے ہے اور حرارت کسی عضو رئیس جگر یا دل یا طحال کے قریب ہی تو سمجھنا چاہیے کہ کسی اندرونی عضو مین ورم ہی یا اندر جسم کے کچھ زیادہ احتراق واقع ہوا ہی

تَهَيُّجُ الْوَجْهِ مَعَ الْاَطْرَافِ	مِنْ قَبْلِ اُسْبُوْعَيْنِ اَمْرٌ كَافٍ
بھربھراہت چہرہ کی اور ہاتھ پاؤن کی	قبل از چاردہ روز کے پورا پورا نشان ہی
اَوْ تَسْكُنُ الْحُمّٰى بِلَا انْفِرَاجٍ	اَوْ اَنْ تَرٰى تَشْتَدُّ فِي الْاَزْوَاجِ
یا یہ کہ تپ بغیر کھلنے اور بحران کے ٹھہر جاویگی	یا تو دیکھے کہ تپ ازواج مین (دوسرے دوسرے دن) سخت ہووے
فَاِنَّ ذَا الْمَرْءِ سَرِيْعُ الْحَيْنِ	فَلَا يُرٰى يَبْلُغُ اُسْبُوْعَيْنِ
سو یہ شخص قریب الہلاک ہے	جو نظر نہین آتا کہ دو ہفتہ تک پہونچے

ذِكْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَةِ بِالْمَوْتِ الْمَاْخُوْذَةِ مِمَّا يَبْرُزُ مِنَ الْبَدَنِ

موت کی خبر دینے والی اُن علامات کا ذکر کہ جو بدن سے نکلنے والی چیز سے معلوم ہوتی ہین

اِنَّ الْبَرَازَ اَسْوَدَ اَوْ اَخْضَرَا	اَوْ مُنْتِنًا دَسِمًا وَاَحْمَرَا
تحقیق براز سیاہ ہووے یا سبز ہووے	یا بدبو دار ہووے اور چکنا اور سرخ

وَمِثْلُ مَاءٍ وَبَرَازٍ زَبَدِيٍّ ۔ وَأَبْيَضٍ جَمِيعُهَا أَمَارَاتُ رَدِي

اور پانی کیطرح اور براز جھاگ والی کیطرح ۔ اور سپید یہ سب برے نشان ہین

براز سیاہ اور سبز دلالت کرتا ہی کہ شدت احتراق سے بدن کی رطوبتین معدوم ہو گئی ہین اور بدبودار اخلاط کی زیادہ عفونت پر اور چکنا اصلی اعضا کے پگھلنے پر اور سرخ صفرا کے جلنے پر دلالت کرتا ہی اور کبھی سرخ جگر کی قوت ماسکہ کے فساد کیوجہ سے ہوتا ہی اور جو براز پانی کے مشابہ ہو وہ جگر اور قوت ہاضمہ کے زیادہ ضعف اور طبخ کے فساد پر دلالت کرتا ہی

وَإِنْ بَدَا مُخْتَلِفُ الْأَلْوَانِ ۔ فَالْمَوْتُ إِنْ لَمْ يَكُ عَنْ بُحْرَانِ

اور اگر مختلف رنگون والا ظاہر ہووے ۔ تو موت ہی بشرطیکہ بحران سے یہ اختلاف نہو

اگر بحران سے ایسا ہوگا تو وہ قوت کے قوی ہونے پر دلالت کرتا ہی جسنے یہ موذی اخلاط کو خارج کر دیا ہی

وَإِنْ رَأَيْتَ شَهْوَةً فِي ضُعْفِ ۔ وَنَحْوُ ذَاكَ مِنْ مِرَارٍ صِرْفِ

اور اگر تو اشتہا کو ضعف مین دیکھے تو بھی ایسا ہی ہی ۔ اور ایسا ہی جو خالص صفرا و سودا سے ہو

وَقَطْعُ الدَّمِ الْعَتِيقِ فِيهِ ۔ وَقَطْعُ اللَّحْمِ إِذَا تَلِيهِ

اور بند ہونا پرانے خون کا اسمین ۔ اور گوشت کا کاٹنا جب اسکے بعد ہو جاوے ایسا ہی ہی

جب اشتہاء غذا کا ضعف معدہ مین زیادہ صفرا کے گرنے کے سبب سے ہو اسطرح کہ براز مین صرف مرہ صفرا ہوتا ہی اُسمین کوئی اور چیز مخلوط نظر نہین آتی تو اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ معدہ مین فاسد خلط نے زیادہ غلبہ پالیا ہی جسنے قوت طبعی کو مقہور اور مغلوب کر دیا ہی اور دیگر سبھی خلطین اسی کیطرف مستحیل ہو جاتی ہین اور خون بدون درد یا زخم امعا کے نہین نکل سکتا۔ سو جب بغیر کسی سبب کے خارج ہو تو معلوم ہوتا ہی کہ امعا کو کسی موذی نے کھالیا ہی جس سے نقصان

تمام امعا کے جرم مین پہونچ گیا ہی سو یہ سبھی باتین ہلاکت اور موت پر دلالت کرتی ہین

وَاَنْ تَرَی الدَّمَوِی بَعْدَ الْمِرَّۃِ	لَہٗ مِثْلُ اَنْ تَلْذَعَ کُلَّ مَرَّۃٍ
اور یہ کہ تو دیکھے خونی بعد صفرا کے	جو نہ کاٹتا ہو ہر بار

صفراوی اسہال کے بعد خونی اسہال شروع ہو تو معلوم ہوتا ہی کہ بدن سے صفرا خارج ہو گیا ہی اور بجاے اُسکے خون جگر سے تحلیل ہو کر آیا ہی سو اگر باوجود اسکے تپ بھی ہو تو جاننا چاہیے کہ امعا مین ورم ہی جس سے دلکو ایذا اور تکلیف پہونچتی ہے

وَاِنْ بَدَا بَرَازُہٗ سَوْدَائِیُّ	بَعْدَ نُحُوْلِ جِسْمِہٖ بِدَاءٍ
اور اگر بیماری کے سبب لاغری بدن کے اُسکا براز سیاہ	اور سوداوی ظاہر ہووے (تو بھی ویسا ہی ہی)

بقراط نے کہا ہی کہ جس شخص کو بیماری کی تکلیف سے مرہ سودا خارج ہووے تو وہ ضرور دوسرے روز تک مرجائیگا

وَاعْتَقَلَتْ طَبِیْعَۃٌ فِی الْمُحْرِقَۃِ	فَاِنَّ تِلْکَ لِلدِّمَاغِ مُقْلِقَۃٌ
اور اگر طبیعت تپ محرقہ مین بند ہووے	پس یہ دماغ کو بیقرار کرنے والی ہی

کیونکہ اس صورت مین دماغ کیطرف بخارات جا کر اُسکی روح نفسانی کو ایذا دینگے اور کبھی ورم بھی پیدا کر دینگے

وَاِنْ بَدَا اَمْصُوِّتًا وَھُوَ خَفِیٌّ	وَلَمْ یَکُنْ عَنْ عَادَۃٍ فَھُوَ رَدِیٌّ
اور اگر خفی آواز کرتا ہوا ظاہر ہووے	اور بلا عادت ہو تو وہ ردی ہے

جبکہ مریض حیادار ہو اور اُسکا براز ایسی حالت مین آواز کے ساتھ خارج ہووے تو اُسکے دماغ کے فساد اور عقل کے تغیر اور احتشا کے درد غیر محتملہ پر دلالت کرتا ہے

بَوْلٌ رَقِيقٌ اَسْوَدٌ قَلِيلٌ	مَوْتٌ اِذَا يَبُوْلُهُ الْعَلِيْلُ
بول پتلا سیاہ تھوڑا ہووے	تو موت ہی جب کوئی بیمار ایسا بول کرے

بول کا رقیق ہونا دلالت کرتا ہی کہ اسمین نضج اور ہضم نہین ہی اور جگر کی قوت ممیزہ ضعیف ہی اور اسکی سیاہی شدت احتراق کو ظاہر کرتی ہی اور تھوڑا ہونا طاقت کے زوال پر دلالت کرتا ہی اور ان سبھی امور کا اجتماع موت کے قریب کو بتلاتا ہی

وَهِذْيَانٌ مَعَ رَقِيقِ بَوْلِ	اَعْظَمُ مَا يُصِيْبُهُ مِنْ هَوْلِ
اور بڑ بڑانا اور پتلا بول ہونا	یہ بڑی خوف کی بات ہی جو اسے ہو پہنچیگی

جو قوت کے ضعف اور دماغ کے فساد پر دلالت کرتے ہین۔

وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ فِي سَوَادِ	وَفِي نُتُوْنَةٍ فَمِنْ فَسَادِ
اور قی اور نکسیر سیاہ ہو	اور متعفن ہو تو یہ فساد سے ہی

قی سیاہ یا زنگاری یا کراثی یا سلقی یا شرخی وغیرہ جو معتاد رنگ کے مخالف ہو اعضای باطنی معدہ یا جگر یا امعا مین یا دہ احتراق واقع ہونے پر دلالت کرتی ہی اور ایسی ہی سیاہ نکسیر خون کے فساد کو یا دماغ کے ورم کو ظاہر کرتی ہی اور سیاہ نکسیر بحران کے دن آنے سے یا تو وہ شخص فی الفور مر جائیگا یا بعد اٹھانے تکلیف کے عرصہ کے بعد کئی بحرانوں کے آنے سے شفایاب ہو جائیگا

تَوَاتُرٌ وَقِلَّةٌ فِي النَّفْثِ	مِنْ مَرَضِ السِّلِّ دَلِيْلُ خُبْثٍ
پے درپے ہونا اور کم ہونا خون تھوکے ہوے مین	سل کی بیماری سے تو یہ دلیل مرض کے خباثت کی ہی

جو مادہ کی غلظت اور قوت کے عجز وضعف پر دلالت کرتا ہے

وَالنَّفْثُ ذُوالْاَلْوَانِ وَالصُّعُوْبَةْ	وَسُعْلَةٌ عَنْ مِيْتَةٍ قَرِيْبَةْ
اور زنگار رنگ کا خون تھوکنا اور سختی	اور کھانسی (یہ سب) موت سے قریب کرتی ہین

تھوک کا سبز یا زرد یا سرخ یا گندہ مع سختی کے ہونا پھیپھڑے کے طبعی فعال کے خلاف اور اصلی حرارت کے زوال اور موت کے قرب پر دلالت کرتا ہے

وَعَرَقٌ يَخْتَصُّ بِالدِّمَاغِ ... وَلَا يُرِيحُ بَعْدَ الِاسْتِفْرَاغِ

اور پسینہ خالص دماغ سے ہو ... اور بعد استفراغ کے آرام نہ پاوے

صرف دماغ یا پیشانی کا پسینا دلالت کرتا ہے کہ قوت مقابلہ کرتی ہے نہایت تکلیف میں ہے اور اعضائے باطنی مادہ مرض کے دور کرنے سے عاجز اور ضعیف ہو گئے ہیں اور اسیطرح جب پسینے کے بعد مریض کو کچھ آرام نہ حاصل ہووے تو معلوم ہوتا ہے کہ بدن میں تحلل ہو گیا ہے جو رطوبتوں کے روکنے سے عاجز آگیا ہے اور جو پسینا سرد اور خصوصاً بحرانوں کے ایام میں ہو وہ نہایت ہی ردی و ناقص ہے جو حارہ حادہ امراض میں موت کی جلدی پر دلالت کرتا ہے فائدہ جس مریض کو اسہال یا نکسیر یا پسینے کے بعد آرام نہووے اسکی علامت بدی ہے

ذِكْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَةِ بِالسَّلَامَةِ

اُن علامتوں کا بیان ہے جو سلامتی کی بشارت دیتی ہیں

اَلْوَجْهُ اِنْ بَدَا كَمَا قَدْ كَانَا ... فِي صِحَّتِهِ قَبْرِيهِ اسْتَبَانَا

چہرہ اگر ظاہر ہوا جیسا کہ تھا ... صحت میں تو اچھا ہونا اُسکا ظاہر ہو گیا

جب مریض کا چہرہ ایام صحت کے مشابہ ہو تو وہ دلالت کرتا ہے کہ قوت مادہ پر غالب ہے اور اسکو بدن میں پھیلنے سے روکتی ہے اور نیز احشا (انتڑیون) کی سلامتی کو ظاہر کرتا ہے

وَالْمُحْرُ اِنْ بَدَا عَلَى اعْتِدَالِ ... وَلَمْ يَكُ لِلسُّرْشُوْقِ مِنْهُ الْهُزَالِ

اور سامنے کا چہرہ اگر با اعتدال ظاہر ہووے ... اور پسلیوں میں لاغری نہووے

جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حرارت غریزیہ بدن مین قوی اور عام ہے

وَيَرْقَانُهٗ بَعْدَ سَابِعٍ بَدَا
اور یرقان ساتوین دن کے بعد ہوا ہو

وَالذِّهْنُ فِيهِ سَالِمٌ بِلَا رَدَا
اور ذہن بھی اسمین سلامت ہو بغیر نقصان کے

ساتوین روز کے بحران ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ مادہ مین پورا نضج ہو گیا ہے جسکو طبیعت نے بحران سے روز بھی یا بعد بحران تام کے ظاہر جلد کی طرف خارج کردیا ہے اور ذہن کی سلامتی افعال دماغ کی تندرستی پر دلالت کرتی ہے

وَقُوَّةٌ لِلْحِسِّ وَفِي الْحَرَكَهْ
اور قوت حس مین اور حرکت مین

وَخِفَّةٌ لِبَدَنِهٖ مُشْتَرَكَهْ
اور سبکی (یہ سب) اسکی صحت کے واسطے شریک ہین

وَإِنْ بَدَا مُضْطَجِعًا كَالْعَادَهْ
اور اگر پہلو پر لیٹے ہوئے عادت کیطرح لیٹا

وَأَخَذَهٗ فِي لَيْلِهٖ رُقَادُهْ
اور اسی رات اُسے نیند آگئی ہو

اور حس وحرکت کی قوت سے ظاہر ہوتا ہے کہ دماغ مین قوت نفسانی قوی ہے اور اسیطرح جب بدن کے تمام اعضا ثقل وخفت مین برابر ہووین۔

وَلَمْ يَنَمْ فِي أَكْثَرِ النَّهَارِ
اور وہ نیند اکثر دن مین پوری نہوی ہو

وَكَانَ بَعْدَ النَّوْمِ ذَا قَرَارِ
اور خواب کے بعد قرار والا بھی ہا ہو یعنی خفت درد ہم حاصل ہو

وَكُلُّ نَوْمٍ أَزَالَ مِنَ الْأَلَمْ
اور جو نیند کہ درد کو دور کر دیوے

وَهٰذِهٖ يَأْنِ انْزَاحَ مِنْ سَقَمْ
اور یکو اس کی بیماری کو ٹال دیوے

جب نیند سے درد کو تسکین ہو جاوے تو سمجھنا چاہیئے کہ مرض کے مادہ پر طبیعت غالب آگئی ہے کیونکہ حرارت غریزی نیند کی حالت مین غذا کو ہضم کرتی اور مرض کے مادہ کی نضج دیتی ہے اور موذی کو نکال دیتی ہے اور جب درد کو کچھ آرام ہوتا

اس سے قوت کا ضعف ثابت ہوتا ہی اور جب نیند سے اختلاط عقل ہوتا ہے
تو وہ بھی نیک علامت ہی اور اگر نیند سے کچھ تخفیف ہو تو وہ بری علامت
ہی اور نیند سے بکواس کا دور ہونا دماغ کی سلامتی کی دلیل ہی اور مصرع ثانی کے
یہ بھی معنی ہو سکتے ہین کہ جو نیند بکواس کی بیماری کو شامل ہووے

مَرَضُ الْحِجَابِ وَ الْاَعْضَاءِ — تُشَارِكُ الدِّمَاغَ فِی الْاَدْوَاءِ
اور مرض پردون اور اعضا کی — جو درد مین دماغ کے مشارک ہوتی ہی
اِنْ سَلِمَتْ مِنْ هٰذَیَانٍ دَائِمٍ — فَاِنَّ ذَا الْمَرِیضِ جِدًّا سَالِمٌ
وہ جب دائم بکواس کی بیماریون سے بچ رہین — تو یہ مریض قطعًا بچ رہے گا

جن اعضا کو دماغ کے ساتھ مشارکت ہی جیسا کہ رحم اور پھیپھڑا اور حجب دماغ اور
معدہ وغیرہ جب انہین سے کسی ایک کو سوء مزاج یا کوئی مرض لاحق ہو تو اگر اس سے
دماغ کے کسی فعل مین فتور نہ آوے تو ظاہر ہوتا ہی کہ دماغ اور اسکی روح نفسانی
قوی ہی اور کبھی پردون سے مراد دماغ کے پردے ہوتے ہین سو وہ آفت جو
دماغ کے تمام پردون کو شامل ہووے عمدہ اور اسلم ہوتی ہی بہ نسبت اسکے جو کسی
ایک خاص پردہ کے ساتھ مخصوص ہووے جسکی تائید مین دوسرا شعر ان سلمت ہی
یعنی بیہودہ گوئی و بکواس بطون دماغ کے فساد پر دلالت کرتا ہی اور اس سے سلامتی
اسکی صحت پر ہی بقراط نے کہا ہی کہ ہر بیماری مین ذہن کی سلامتی اچھی علامت ہی

وَاِنْ بَدَا الْعُطَاسُ فِی الْبِرْسَامِ — فَهُوَ عَلَی الْبُرْءِ مِنَ الْاَعْلَامِ
اور اگر چھینک برسام مین ظاہر ہووے — تو وہ صحت پر علامت ہے

برسام بیماری ہی جسمین ہذیان ہوتا ہی اور سرسام ورم دماغی ہی بہر صورت چھینک

جب اس بیماری کی انتہاء مین بیمار کو چھینک آوے تو وہ نہایت اچھی دلیل ہی
اور اگر انتہا سے پہلے ظاہر ہووے تو بھی نیک ہی بشرطیکہ قوت قوی ہووے
جو دلالت کرے کہ دماغ کے افعال قوی ہین جو مرض کے مادہ کو دفع کر رہی ہین
اور جو اسکے مخالف ہو وہ ردی ہی - جب ابتدا مین چھینک آوے یا قوت
ضعیف ہووے کیونکہ چھینک حرکت قوی ہے اور مادہ مین ہنوز نضج نہین
آیا - جالینوس نے کہا ہی کہ جب چھینک بدون زکام کے آوے تو وہ
نہایت ہی مفید ہی کیونکہ وہ بخار کو جس سے دماغ پر ہو رہا ہی خارج کرتی ہی

وَكُلُّ رُعَافٍ وَدَمٍ مِنْ اُذُنٍ فِیْ مَرَضِ الرَّاسِ شِفَاءُ الْبَدَانِ

جو نکسیر اور خون کہ کان سے آوے سر کی بیماری مین وہ بدن کی شفا ہی

کیونکہ اس صورت مین مادہ کو نزدیک موضع سے دماغ کی قوت خارج کر دیتی ہی جو قوی ہی

وَنَفَسٌ بِلَا تَوَاتُرٍ یُرٰی وَلَا تَفَاوُتٍ فَخَیْرٌ جَارِیْ

اور سانس جو بغیر تواتر کے دیکھی جاوے اور بلا تفاوت ہو سو اچھی سانس چلی ہی

نفس متواتر وہ تیز سانس ہی جو نکلتے وقت کم و بیش ہو کبھی قوی ہو کبھی ضعیف
جو حادہ امراض مین بری علامت ہی ایسا ہی متفاوت ہی کیونکہ یہ دونون
دل کی زیادہ حرارت اور قوتون کے فعل کے اختلاف پر دلالت کرتی ہین
اور کبھی نفس متفاوت اختلاط عقل اور متواتر سینہ کے ورم پر دلالت کرتے ہین

وَلَا انْقِطَاعًا وَلَا انْتِصَابًا وَلَیْسَ یَنْفُخُ بِمَا اَصَابَا

اور نہ سانس مین انقطاع ہو اور نہ انتصاب اور نہ پھونکے جو اُسے پہونچے

اور نفس منقطع وہ ہی جو کبھی سانس آوے اور کبھی بند ہو جاوے یا ٹھہر جاوے

اور یہ حرارت کے ضعف پر دلالت کرتا ہی اور جسمین انتصاب بھی پایا جاوے وہ دلالت کرتا ہی کہ پھیپھڑے کے فعل مین خرابی آگئی ہی اور اسمین بسبب ورم یا خشکی یا سدہ کے ضعف آگیا ہی

وَنَبْضُهٗ فِيْ قُوَّةٍ وَلَمْ يَضِقْ اور اُسکی نبض قوت میں ہووے اور ضیق نہووے		وَلَا بَدَا نَفَسُهٗ كَالْمُحْتَرِقِ اور نہ سانس اُسکی محترق کیطرح ظاہر ہووے

نبض قوی روح حیوانی اور حرارت غریزیہ کی قوت پر دلالت کرتی ہی اور ضیق اُسکے ضعف پر اور سانس محترق وہ ہی جسمین سے دھوان جیسا نکلے اور بظاہر اُسکی حرارت محسوس ہو جیسا کہ محرقہ تپ والون کو ہوتا ہی۔ اور دل کی شعلہ دار حرارت پر دلالت کرتا ہی

وَشَهْوَةٌ وَقُوَّةٌ انْهِضَامِ اور طعام کی خواہش اور ہضم قوی ہووے		وَنَجْوَةٌ مُعْتَدِلُ الْقِوَامِ اور براز کا قوام معتدل ہووے

جو طبعی قوت اور جگر کے افعال کی سلامتی کی علامتین ہین اور جو شخص تھوڑی غذا کی خواہش کرے وہ اچھا ہی بہ نسبت اُسکے جو زیادہ آرزو کرے۔ اور رقیق براز ہضم کے ضعف پر اور غلیظ احتراق پر اور دونون کا اعتدال توسط پر دلالت کرتا ہی

وَلَوْنُهٗ مُعْتَدِلٌ فِي الصُّفْرَةِ اور رنگ براز کا زردی مین معتدل ہووے		بِلَا سَوَادٍ مُحْرِقٍ اَوْ خُضْرَةٍ بدون سیاہی جلی ہوی اور سبزی کے
اَوْ خَرَجَ الْخِلْطُ مَعَ الْحَيَّاتِ یا خلط کیڑون کے ہمراہ نکلے		فِيْ يَوْمِ بُحْرَانٍ فَمِنْ خَيْرَاتٍ بحران کے روز تو یہ علامت اچھی ہی

مادہ کو خارج کرنا اور موذیون کو نکالنا قوت کے قوی ہونے کی علامت ہی۔

وَكَانَ ذَالِكَ الْخِلْطُ مِنْهُ الْمَرَضْ	فَذَالِكَ مِنْ زَوَالِ ذَالِكَ الْعَرَضْ
حالانکہ اس خلط سے وہ مرض آیا ہو	تو اس خلط کا آنا اس عارضہ کے زوال سے ہے

مثلاً جب مرض کا مادہ صفراوی ہو تو اگر کرمون کے ساتھ صفراوی مادہ خارج ہو تو وہ اچھی علامت ہی اور جو اُسکے خلاف نکلے اسطرح کہ مادہ بلغمی نکلے تو وہ ناقص ہی جو قوت ماسکہ کے ضعف پر دلالت کرتا ہی اور اگر باوجود صفراوی مادہ خارج ہونے کے تپ کے عوارض سے تخفیف حاصل نہو تو وہ بھی اچھا نہین ہی جس سے ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ مرض کے مادہ نے قوت کو مغلوب کردیا ہی

اِنْ تَخْرُجِ الْمِرَّةُ زَالَ الصَّمَمْ	وَزَالَ فِي سَقَمِ الدِّمَاغِ اَلَمْ
اگر وہ صفرا نکلے تو بہرا پن جاتا رہے	اور دماغ کی بیماری مین درد زائل ہو جاوے

بشرطیکہ بہرا پن ہونے کا سبب مرہ صفراوی ہووے

دَمُ الْبَوَاسِيرِ مِنَ الطِّحَالِ	وَمَالِيخُولِيَا صَلَاحُ الْحَالِ
بواسیر کا خون بیماری تلی سے مفید ہی	اور مالیخولیا سے بھی صلاحیت حال کی کرتا ہی

چونکہ طحال اور مالیخولیا کا مادہ سوداوی ہوتا ہی اسلیے بواسیر کے سوداوی خون نکلنے سے آرام حاصل ہو جاتا ہے

وَذَرَبُ الْمَاءِ وَخِلْطِ بَلْغَمِ	فِي حَبَنٍ يُزِيلُ ذَالِكَ السَّقَمِ
اور جاری ہونا پانی کا اور خلط بلغمی کا	استسقا کی بیماری مین دور کردیتا ہی مرض کو

استسقا مین رطوبت مائی خون کے ساتھ مخلوط ہوتی ہی جسکا نکلنا عین بیماری کی علت کا خارج ہو جانا ہی جو بدن کی قوت کی علامت ہے

وَمِرَّةٌ اِنْ خَرَجَتْ فِي الرَّمَدِ	فَذَالِكَ عَنْ بُرْءٍ سَرِيعِ الْاَمَدِ
اور صفرا اگر ورم چشم کی بیماری مین نکلے	تو یہ تھوڑی دیر مین اچھا ہو جانیکی خبر دیتا ہی

اکثر درد چشم اور آنکھون کی بھی بیماریون کا سبب یہی صفرا ہوتا ہی جسکا نکلنا صحت کی علامت ہی

وَاِنْ رَاَیْتَ الْبَوْلَ اُتْرُجِّیًا — وَابْیَضَّ الثُّفْلُ بِهٖ سِفْلِیًّا

اور اگر تونے بول اترجی دیکھا — اور سفید تہ والا جب اسمین سفلی مرض کی

تندرستون کا ایسا ہی قارورہ ہوتا ہی جسکا بیان پہلے ہو چکا ہی

وَاِنْ رَاَیْتَ مِنْ مَرِیْضٍ عَرَقَهْ — مُعْتَدِلَ الْاَمْرِ بِحُمَّى مُطْبِقَهْ

اور اگر تونے مریض کا پسینا — معتدل حال مین دیکھا حمی مطبقہ کی حالت مین

حمی مطبقہ تپ صفراوی ہوتا ہی جب اُسکا پسینا کمی دبیشی اور گرمی اور سردی وغیرہ سبھی اوصاف مین اعتدال ہو تو وہ نہایت عمدہ اور جید علامت ہی

وَاِنْ رَاَیْتَ وَرَمًا فِی الذُّبَحَهْ — مِنْ خَارِجِ الصَّدْرِ فَتِلْكَ مَصْلَحَهْ

اور اگر تونے بیماری ذبحہ مین ورم — خارج صدر سے دیکھا تو یہ مصلحت ہی

ذبحہ حلق مین ورم ہوتا ہی جو اکثر ہلاک کر دیتا ہی یا حنجرہ کے کسی داخلی عضلہ کو عارض ہوتا ہی یا گرہ ورم ہی جو حلق کے سامنے ایک کان سے دوسرے کان تک طوق کیطرح ہوتا ہی اور اُسکی ایک قسم ہی جو فقرات اندر کیطرف ملجاتے ہین اور بقراط نے کہا ہی کہ خارج حلقوم کے ورم کا نمودار ہونا محمود ہی اور ایسا ہی سینے کے نرم ہونے سے جو ظاہر کرتا ہی کہ مادہ مجاور عضو کی طرف مندفع ہو گیا ہی

وَوَرَمُ الْاُنْثَیَیْنِ بُرْءُ الْبَدَنِ — اِذْ تَرَاهُ فِی السُّعَالِ الْمُزْمِنِ

اور ورم انثیین کا صحت بدن کی ہی — جب تو اُسے کھانسی پرانی مین دیکھے

جس مین کھانسی کا مادہ غلیظ لزوجت دار ہو جو سینے اور پھیپھڑے کے کسی مشارک اعضا مین جم گیا ہی جسکو قوت جب قوی ہوتی تو خصیتین کیطرف دفع کر دیتی ہی جسکے سبب سے کھانسی زائل ہو جاتی ہی

وَوَرَمُ الرِّجْلِ بِذَاتِ الرِّيَةِ	وَوَرَمٌ يَنْزِلُ فِي الْأُرْبِيَةِ
اور ورم ٹانگ کا بیماری ذات الریہ مین	اور ورم اُترتا ہوا کنج ران مین

ذات الریہ کی بیماری مین کسی ایک ٹانگ پر ورم ہونے سے معلوم ہوتا ہی کہ قوت نے بعید عضو کیطرف مادہ کو دفع کر دیا ہی اسیطرح کنج ران کے متورم ہونے سے امراض ریہ سے آرام ہو جاتا ہی

وَالقَرْحُ فِي المِنْخَرِ اَوْ فِي الشَّفَةِ	فِي الغِبِّ شَيْءٌ مُخْبِرٌ بِالصِّحَّةِ
اور زخم نتھنے مین یا لب مین ہونا	تپ غب (تپ تیہ) مین ایسی چیز ہی کہ صحت کی خبر دیگی
وَبَعْدَ دَاءِ الثَّعْلَبِ الدَّوَالِي	فَبُرْءُ مَا فِي الْبَطْنِ وَالطِّحَالِ
اور بیماری دوالی سے اچھا ہو جانا داء الثعلب کا ہی	بعدہ اچھا ہونا شکم کی بیماری کا اور تلی کا

دوالی ایک مرض ہی جسمین پیر بڑے ہو جاتے ہین اور اُسکا مادہ سوداوی ہوتا ہی جسکے ہونے سے تمام دیگر سوداوی امراض سے صحت ہو جاتی ہی اور بقراط نے کہا ہی کہ جس جنون والے کی پیر کی رگین وسیع ہو جاوین یا اُسکو بواسیر ہو جاوے تو جنون سے آرام ہو جاتا ہی - اور اسیطرح جب لب پر کوئی پھنسی ظاہر ہو-

كَذَا الْجُشَاءُ الْحَامِضُ فِي الزَّلَقِ	مِنَ الْمِعَاءِ مُمْسِكٌ لِلرَّمَقِ
ایسا ہی ڈکار کھٹی زلق الامعا کی بیماری مین	بقیہ حیات کو روک لیتی اور محفوظ رکھتی ہی

زلق الامعا یہ ہی کہ جب آدمی غذا کھاتا ہی تو بغیر ہضم اور تغیر رنگ و قوام و بو کے اسی اصلی ہیئت پر خارج ہو جاتا ہی ایسے شخص کو ترش ڈکار آنے سے معلوم ہوتا ہی کہ اُسکی قوت ماسکہ قوی ہو گئی ہی جسنے طعام کو روک رکھا ہی جو اُسکی صحت کی قوی علامت ہی

وَاِنْ بَدَتْ حُمَّى عَلَى التَّشَنُّجِ	اَوْ صَرْعٌ فَذَالِكَ مِنْ تَفْرِيْجِ
اور اگر تشنج کی حالت مین تپ ظاہر ہووے	یا مرگی ظاہر ہووے تو یہ سدے کے کھلجانے سے ہی

یہان تشنج سے امتلاء مراد ہی جو غلیظ مادہ لزوجت دار سے حادث ہوتا ہی سو اس مادہ کو تپ تحلیل کر کے خارج کر دیتی ہی۔ اور بقراط نے کہا ہی کہ جس متشنج کو تپ ہو جاوے اسکو تشنج سے صحت ہو جاتی ہی اور یہ بھی کہا ہی کہ تشنج کے بعد تپ کا آنا بہتر ہی تشنج کے جو بعد تپ کے ہو جاوے پھر تپ مرگی کے مادہ کو بھی جو نہایت غلیظ ہوتا ہی تحلیل کر دیتی ہی اور جو تشنج کثرت اسہال یا تعب کے بعد عارض ہوتا ہی وہ تپ سے اور زیادہ ہو جاتا ہی

فَاِنْ رَاَيْتَ بِامْرِءٍ فُوَاقًا	وَجَاۤئَهُ الْعُطَاسُ قَدْ اَفَاقَا
اور اگر تو کسی آدمی مین ہچکی دیکھے	اور چھینک اُسے آجاوے تو اسکو افاقہ ہو گیا ہی

یہان فواق سے مراد وہ ہچکی ہی جو غلیظ رطوبتون سے معدہ کے پر ہونے کے سبب سے آتی ہی سو وہ رطوبتین چھینک سے تحلیل ہو جاتی ہین اور جس ہچکی کا سبب استفراغ قوی یا کوئی مرض حادہ ہو تو وہ ایک قسم کا تشنج ہی جسکا سبب خشکی ہی فائدہ حکما کا مقولہ ہی کہ جب اعضائے رئیسہ (دل دماغ جگر) کے افعال اپنے طبعی طریقہ پر جاری ہین تو وہ صحت کی علامت ہی کیونکہ ذہن کا درست ہونا دماغ کی سلامتی پر دلالت کرتا ہی اور نبض کی درستی دل کی سلامتی پر اور اشتہا کا معاون ہونا جگر کی صحت پر دلالت کرتا ہی

ذِكْرُ وُجُوْهِ الْحُكْمِ بِالْاَدِلَّةِ

دلیلون سے حکم کرنے کے طریقون کا ذکر ہے

وَالْتَزِمِ الْقِيَاسَ فِي الْعَلِيْلِ	اِذَا اَرَدْتَ الْحُكْمَ بِالدَّلِيْلِ
اور تو بیمار مین قیاس کا التزام کر	جب تو چاہے کہ حکم بدلیل کرے

مثلاً نبض تو قوت کے قوی ہونے پر دلالت کرتی ہے اور دماغ کی علامتیں اُسکے مخالف ضعف ظاہر کر رہی ہین - تو اس صورت مین دونون دلیلون اور علامتون مین اپنے قیاس اور عقل کی تیزی سے مقابلہ کرنا چاہیے جو دلیل راجح اور قوی ہو اُسکے مطابق حکم کرنا چاہیے

فَفِی الدَّلِیلِ صَادِقٌ قُوَاہُ
پس ایک دلیل مین تو اُس حکم کی قوتین بھی ہین

وَ غَیْرُہُ یُکَذِّبُہُ سِوَاہُ
اور سوا ے اُن دلیل کے جو ہو اُسکی دوسری علامت تکذیب کرتی ہے

دلیل کی دو قسمین ہین ایک وہ جو دلالت مین بلا تردد ایک دوسری کے باہم مصدق ہووے جیساکہ سیاہ قارورہ اور سیاہ پسینے کے آنے اور تشنج زخم کے سبب ہونے مین حدوث موت پر قطعی دلالت ہے اور ایسا ہی دماغ کے افعال اور اُسکے ظاہری و باطنی حواس سے جو علامتین لیجاتی ہین انہین بھی کبھی خطا نہین ہوتی سو بدن کی جب کوئی علامت اُسکے مخالف معلوم ہو تو اُسکی طرف التفات نہین کرنا چاہیے کیونکہ دماغ کی علامت اُسکی تکذیب کر رہی ہے

اَمَّا الَّذِی یَصْدُقُ فِی الْاَنْبَاءِ
اب وہ چیز کہ خبر دینے مین سچی ہے

فَحَادِثُ الرَّاسِ مِنَ الْاَعْضَاءِ
سو سر مین پیدا ہونیوالی حالت خبر دیتی ہے اعضا سے

وَاِنْ تَرَی الصَّادِقَ مِنْہَا شَاھِدًا
اور اگر تو ان دلائل سے شاہد صادق دیکھے

وَمِثْلُہُ فِی بَدَنٍ یُضَادُّ
اور ایسا ہی بدن مین جو اُسکے مخالف ہووے

لٰکِنْ مَا یُبْدِی عَلٰی تَضَادٍ
لیکن جو مخالف نظر آتا ہے

فِی الْبَدَنِ الضَّعِیفِ مِنْ شَوَاھِدٍ
ضعیف بدن مین دلائل و شواہد سے

جب ضعیف بدن مین ایسی متضاد علامتین پائی جاوین جو اُنمین سے کوئی

طبیب کو قوی معلوم نہو سکے اور نہ وہان کسی رئیس عضو کا فعل بخوبی ظاہر ہو سکے جس سے ایک جانب کو ترجیح دیجاوے تو اُسکے لیے کہا ہی

فَكُلُّ مَا يُضَادِدُ الْعَلَامَةْ ۔ يُصَدَّقُ فِي الشِّفَاءِ بِالسَّلَامَةْ

پس جو مخالف اس علامت کے ہووے ۔ تو وہ شفا مین سلامتی کی خبر دیتا ہی

یعنی جب ان ہر دو علامات کے سوا کوئی اور تیسری دلیل پائی جاوے تو بموجب اُسکے تصدیق کا حکم کرنا چاہیے

وَكُلُّ مَا يُخَالِفُ الْأَنْبَاءَ ۔ يُصَدَّقُ فِي الْمَوْتِ بِلَا بَقَاءِ

اور جو مخالف خبر دیتا ہے ۔ تو موت مین بمعن بقا کے سچی خبر دیتا ہی

جب ردی اور ناقص علامتین اچھی اور نیک علامتون کے ایسی مخالف اور متضاد ہون کہ ایک بدن مین انکا اجتماع محال ہو تو وہان موت کی خبر کی تصدیق کرنی چاہیے

فَإِنْ تَضَادَدَتْ تِلْكَ الْعَلَائِمُ ۔ ضَعِيفَةً فَذَاكَ شَكٌّ دَائِمُ

پس اگر یہ علامتین بحالت ضعیفی متضاد ہووین ۔ تو یہ ہمیشہ کا شک ہے

وَقِفْ إِذَا تَعَادَلَتْ فِي مَذْهَبٍ ۔ وَاقْضِ إِذَا تَرَجَّحَتْ بِالْأَغْلَبِ

اور تو ٹھہر رہ جب وے ایک راستہ مین برابر ہون ۔ اور جب غالب ہووین تو اغلب کا حکم کر

کوئی طبیب کسی بیمار کی صحت یا موت پر یقینی حکم نہین لگا سکتا جبکہ اُسکی دونون دلیلون اور علامتون مین تعارض اور مساوات ہو کیونکہ اسصورت مین انکا اعتبار ساقط ہو جاتا ہی بشرطیکہ وہ علامتین عدد اور قوت اور درجہ مین برابر ہووین اور اگر برابر نہون مثلاً اسطرح کہ تین علامتین کسی ایک درجہ مین پائی جاوین جنمین سے ایک تو صحت پر دلالت کرتی ہی اور دوسری دونون دوسرے درجہ مین موت پر دلالت

کرتی ہین جس سے موت پر حکم کیا جائیگا سو اگر ایک اور علامت ظاہر ہو جاوے جو دوسرے درجہ مین سلامتی پر دلالت کرتی ہے اور ایک اور علامت جو اسی درجہ مین ہلاکت پر دلالت کرتی ہے تو ایسی صورت مین یقینی حکم کرنے سے رُک جانا چاہیے جبتک کسی اور ترجیح دینے والے سے یقینی حال نہ معلوم ہووے فائدہ دلیلون اور علامتون مین وقتون اور شہرون اور مکانون کے اعتبار سے اختلاف نہین آسکتا بخلاف مزاجونکے کہ انمین اختلاف آجاتا ہے

فَقِفْ عَنِ الْاَحْکَامِ وَالْقَضَاءِ	وَکُنْ مِنَ الْاَمْرِ عَلٰی رَجَاءٖ
سو تو حکم کرنے اور فیصلہ سے ٹھہر جا	اور اس کام کی امید پر رہ

یعنی کسی بیماری کے سرد یا گرم ہونے پر حکم نہین کرنا چاہیے جبتک کسی ایک جانب کی ترجیح کی دلیل نہ معلوم ہووے مثلاً کسی شخص کو قولنج ہو جاوے اور اُسکی سردی اور گرمی کی علامتین باہم متضاد اور مخالف ہون تو وہان توقف چاہیے جبتک کوئی غلبہ کی دلیل نہ ظاہر ہووے اسیطرح جب کسی تپ مرض مین جیّد اور ردی علامتین پائی جاوین اور سبھی ضعیف ہون جنسے کچھ ترجیح نہ معلوم سکے تو وہان مریض کی صحت یا موت پر کچھ حکم نکرنا چاہیے اور ایسا ہی جب ساری علامتین قوی ہون۔ اور اسمین شرط یہ ہے کہ قوت اور ضعف ایک درجہ کا ہونا چاہیے سو شک کیصورت مین قطعی حکم لگانا مناسب نہین ہے ایسا اشکال ان امراض مین پڑتا ہے جو حادہ (تیز) ہوتے ہین لیکن سرد امراض مین کچھ ایسا اشکال نہین ہوتا بقراط نے کہا ہے کہ حارہ امراض مین موت یا صحت کا حکم کرنا نہایت مشکل ہے کیونکہ انمین مریض ایک حال سے دوسرے حال کیطرف جلدی متبدل ہو جاتا ہے۔ اور مرض بھی ایک حالت سے دوسری حالت مین نہایت سرعت سے منتقل ہو جاتا ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین و الصلوٰۃ والسلام علی جمیع الانبیاء والمرسلین

بعدازین یہ ارجوزہ کے دوسرے حصہ کی شرح ہی جسکے بیے شیخ الرئیس نے کہا ہی انہ الجزء العملی من الارجوزۃ یعنی کتاب ارجوزہ کا یہ دوسرا حصہ ہی عمل کے بیان مین چونکہ علمی حصہ کی شرح پہلے لکھی گئی ہی اسلیے اب دوسرے حصہ عملی کی شرح شروع کی جاتی ہی اور پہلے حصہ مین جسقدر مجھے مناسب معلوم ہوا حیز تحریر مین لاکر ظاہر کردیا اسیطرح یہان بھی جیسا کچھ ضروری معلوم ہوتا ہی زیادہ کیا جاتا ہی جو کسی ایک کتاب مین مجتمع نہین ہی۔ خصوصًا ابتدا مین چند ضروری امور کا اضافہ کیا جاتا ہی جنکا بیان کرنا خالی از فائدہ نہین ہی۔ فصل اول انسان کی پیدایش کے حال مین۔ جالینوس نے بیان کیا ہی کہ بعض فلاسفہ کا مقولہ ہی کہ جنین یعنی بچہ صرف مرد کی منی سے متکون ہوتا ہی۔ اور عورتون مین منی بالکل ہوتی ہی نہین جسکی تردید مین جالینوس نے بہت مبالغہ کے بعد کہا ہی کہ اس بارہ مین بہت تفحص اور جستجو سے عرصۂ دراز مین مجھے دریافت ہوا ہی کہ عورتون کی منی کے ظرف مین ایک قسم کی رطوبت پُر ہوتی ہی جو لزوجیت دار سفید زردی مائل ہوتی ہی۔ اور پھر کہا ہی کہ ہم بظاہر

دیکھتے ہین کہ بعض عورتین جنکو جماع کا اتفاق سے زیادہ عرصہ گذر جاتا ہی مرگی یا کسی اور بیماری مین مبتلا ہو جاتی ہین جنکے ساتھ جب جماع واقع ہوتا ہی تو جلد صحت یاب ہو جاتی ہین جسکو ہم بارہا تجربہ سے دیکھ چکے ہین اور اگر عورتون مین منی نہوتی تو اولاد کو اُنکے ساتھ کیونکر مشابہت ہوتی اور عورتون کو کیون احتلام ہوتا غرضکہ اس بحث کو جالینوس نے بہت طول طویل تقریر مین بیان کیا ہی جسکی پوری تفصیل بیان کرنے کی یہان کچھ ضرورت نہین ہی۔ کیونکہ قطعی صحیح دلیلون سے جو اس بارہ مین وارد ہین یہ امر ثابت اور متحقق ہو چکا ہی۔ چنانچہ آیا ہی فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ خُلِقَ مِنْ مَاءٍ دَافِقٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ چاہیے آدمی کو کہ اپنی پیدایش کیطرف نظر کرے کہ کس چیز سے پیدا ہوا ہی اُسکی پیدایش تو اس پانی سے ہی جو کہ پیٹھ اور چھاتیون کے درمیان سے نکلتا ہی یعنی مرد کی پیٹھ اور عورت کی چھاتیون یا سینہ مین سے خارج ہوتا ہی۔ اور امام بخاری اور مسلم نے ام سلیم سے روایت کی ہی جسنے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیا عورت پر غسل ضروری ہی جب اُسکو احتلام ہووے۔ فرمایا آپنے بیشک ہان جب اُسے کچھ پانی (منی) نظر آوے پھر کسی نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا عورت مین بھی منی ہوتی ہی فرمایا ہان اور کیونکر اُسکے ساتھ اولاد مشابہ ہوتی ہی۔ اور امام مسلم نے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب عورت کے پانی (منی) پر مرد کا پانی غالب ہوتا ہی تو اولاد چچون کے مشابہ ہوتی ہی۔ اور جب مرد پر عورت کا پانی غالب آتا ہی تو اولاد ماموں کے مشابہ ہوتی ہی۔ اور انس بن مالک سے مروی ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کا پانی سفید غلیظ ہوتا ہی اور عورت کا زرد رقیق سو ان دونون مین سے جسکا پانی

غالب ہوتا ہی اُسیکے مشابہ اولاد ہوتی ہی۔ اور ابن سنی اور ابن جوزی نے روایت
کی ہی کہ ایک یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا کہ انسان کی
پیدایش کس چیز سے ہوتی ہی۔ آپ نے فرمایا مرد اور عورت کے نطفہ سی سو جب مرد کا
پانی زیادہ اور قوی ہوتا ہی تو اولاد باپ کے مشابہ ہوتی ہی۔ اور جب عورت کا پانی
زیادہ اور غالب ہوتا ہی تو اولاد کو ماں کے ساتھ مشابہت ہوتی ہی پس ان
تمام دلائل سے ثابت ہوا کہ عورتون مین بھی منی کا مادہ موجود ہی۔ پھر بقراط نے
بیان کیا ہی کہ مرد اور عورتون دونون کی منی کا مادہ دماغ سے نکلتا ہی۔ اور دیگر
اطبا نے کہا ہی کہ منی رطوبات سے ہی جو قریب الانعقاد اور بدن انسان کے جز
بننے کے لیے زیادہ قابلیت رکھتی ہی۔ اور وہ چوتھے ہضم سے پیدا ہوتی ہی۔ اور شیخ الفلاسفہ
ارسطو اور بقراط نے کہا ہی کہ منی تمام بدن سے نکلتی ہی۔ گوشت سے جو نکلتی ہی وہ گوشت
کے ساتھ مشابہ ہوجاتی ہی۔ اور دیگر جس عضو اور جس جوڑ سے جو خارج ہوتی ہی وہ
اُسکے ساتھ مشابہت رکھتی ہی اور تندرست سے تندرست اور بیمار سے بیمار نکلتی ہی جسکے
ثبوت مین حدیث وارد ہی جو ابوداؤد مین مروی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہی۔ جاننا چاہیے کہ مرد اور عورت
دونون کی منی مین قوت عاقدہ اور منعقدہ موجود ہی جسپر سب کا اتفاق ہی
بجز ایک فرقہ کے جو عورت کی منی کا بالکل قائل نہین ہی انکے نزدیک صرف
مرد ہی کی منی مین قوت عاقدہ اور منعقدہ ہوتی ہی جو بالکل غلط اور واقع کے
برخلاف ہی بلکہ مرد کی منی مین قوت عاقدہ زیادہ ہوتی ہے اور عورت
مین منعقدہ زیادہ ہوتی ہی جسکی تمثیل جالینوس نے اسطرح بیان کی ہی کہ

پنیر دودھ اور انفحہ (ہندی پیوسی) سے بنتا ہی سو مبدء عقد کا انفحہ (پیوسی) مین ہوتا ہی اور انعقاد کا دودھ مین - لیکن ان دونون مین سے ہر ایک مین غیر کی جزء موجود ہوتی ہی - اکثر حکما کا مقولہ ہی کہ جب مرد و عورت دونون کی منی رحم مین جمع ہوتی ہی تو اسپر تین نقطہ خون کے ظاہر ہو جاتے ہین ایک درمیان مین جو دل کا مقام ہی دوسرا کنارہ پر جو دماغ کی جگہ ہی - تیسرا ایک پہلو پر جو جگر کا مقام ہی - پھر یہ نقطے باہم ایک دوسرے سے تدریجاً بعید ہوتے جاتے ہین جنمین دو تغیر پیش آتے ہین (۱) وہ دونون جھاگ کے مانند ہو جاتے ہین جو اسی حال پر بلا استمداد رحم کے سات روز تک رہتے ہین پھر رحم کیطرف سے ۱۵ یوم تک امداد ملتی ہی جہانسے سرخ رنگ کی رطوبت اس جھاگ مین داخل ہو کر اسکو خون کیطرح سرخ کر دیتی ہی جو ایک خون کا لوتھڑا سا ہو جاتا ہی جسمین سے اعضا متمیز اور متمکن ہو جاتے ہین - سب سے پہلے دل بنتا ہی پھر دماغ پھر جگر - اور بقراط نے کہا ہی کہ سب اعضا سے پہلے دماغ متکون ہوتا ہی کیونکہ وہی حس و حرکت کا مبدء ہی جو نہایت ضروری ہی - اور ابوبکر رازی کے نزدیک پہلے جگر ظاہر ہوتا ہی جسکی اطبا کی ایک جماعت نے نہایت تضعیف و تردید کی ہے پھر جب تمام اعضا بن چکتے ہین اور ایک دوسرے سے متمیز پائے جاتے ہین تو سر کندہون سے الگ ہو جاتا ہی اور پیٹ پسلیون سے اور تمام سوراخ اور مسامات اپنے اپنے موقع پر پنجاتے ہین سو سب سے اول قوت خداوند تعالی کے اذن سے حرارت غریزیہ کے بامہ مین عمل اور تاثیر کرتی ہی - اور وہ چالیس روز تک اسی حال پر رہتا ہی جسکی وجہ تسمیہ کی یہ وجہ ہی کہ علقہ کے معنی چمٹ جانے کے ہین اور چونکہ اسمین کثرت رطوبت کی وجہ سے

چمٹ جانے کی استعداد ہوتی ہی اسلیے اسکو اس اسم سے نامزد کیا جاتا ہی اور جب
اسپر اسی دن گذر جاتے ہین تو وہ مضغہ یعنی ایک مختصر سا گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہی
جسمین کسیقدر آدمی کی صورت کی مشابہت پائی جاتی ہی۔ اسکی وجہ تسمیہ کی
یہ وجہ ہی کہ مضغ دانتون سے چابنے کو کہتے ہین اور چونکہ وہ گوشت کا ٹکڑا بقدر
لقمہ کے ہوتا ہی جو منھ مین آسکتا ہی اسلیے اسکو اس نام سے نامزد کیا جاتا ہی۔ پھر
استخوان اور اعصاب اور تمام اصلی اعضا مرد کی منی سے بنتے ہین اور گوشت
چمڑا وغیرہ عورت کی منی سے۔ اور صحیح بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے
مروی ہی کہ تم مین سے ہر ایک کی پیدایش اپنی ماں کے پیٹ مین اسطرح ہوتی ہی
کہ خون چالیس روز تک اسیطرح جمع رہتا ہی۔ پھر چالیس روز مین خون کا لوتھڑا
بنجاتا ہی۔ پھر دیگر چالیس روز تک گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہی۔ پھر اُسمین فرشتہ آکر
روح پھونک دیتا ہی۔ اور یہی مراد ہی۔ خداوند تعالی کے اس قول سے ثُمَّ
اَنْشَاْنَاہُ خَلْقًا اٰخَرَ یعنی پھر ہم اُسکی اور پیدایش کو ظاہر کر دیتے ہین۔ اور جب
جنین مین روح آجاتی ہی تو اُسکو بعد روح آنے کے دو غشائین محیط ہو جاتی ہین
ایک وہ جسکو مشیمہ کہتے ہین جو کہ جنین کی ناف کے ساتھ متصل ہوتی ہی جسکے ذریعہ
سے غذا پہونچتی ہی۔ دوسری وہ جو قبول کر لیتی ہی ان رطوبتون اور میل کچیل کو
جو جنین سے خارج ہوتی ہین یا اُس سے تحلیل پاتی ہین۔ ان حالات مین بھی اسکو
کئی قسم کا تغیر آتا رہتا ہی۔ اور یہی مراد ہی خداوند تعالی کے اس قول سے یَخْلُقُکُمْ
فِیْ بُطُوْنِ اُمَّھَاتِکُمْ خَلْقًا بَعْدَ خَلْقٍ ہم تمکو ماؤن کے پیٹون مین ایک
پیدایش سے دوسری پیدایش مین لاتے ہین۔ جب اُسکو نکلنے کا حکم ہوتا ہی تو یہ

پردہ پھوٹ جاتا ہی جس سے درد اور تکلیف ہوتی ہی - اور خون کا نکلنا محسوس ہوتا ہی - ابو معشر بلخی اور اُسکے شاگرد نجومیون نے بیان کیا ہی کہ مان کے پیٹ مین جنین کو پہلے مہینہ مین عطارد تدبیر کرتا ہی جسکو بہت سے تغیرات لاحق ہوتے ہین - دوسرے مہینہ مین چاند تیسرے مین زہرہ چوتھے مین مشتری پانچوین مین شمس - چھٹے مین مریخ - ساتوین مین زحل - آٹھوین مین عطارد اسیواسطے یہان بھی بہت سے تغیرات عارض ہوتے ہین - اس موقع پر انسان کے پیدایش کی کسیقدر زیادہ تشریح بیان کیجاتی ہی - چنانچہ خداوند تعالی نے فرمایا ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ہمنے انسان کو اچھی اور نیک صورت مین پیدا کیا ہی - اور صحیح مسلم مین وارد ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ انسان کی پیدائش تین سَو ساٹھ جوڑون پر ہی اور یہان جوڑون سے مراد استخوان ہین جسکی تصریح مین وہ حدیث وارد ہی جو کہ ابو نعیم نے اپنی کتاب طب نبوی مین ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ بنی آدم (انسان) مین تین سو ساٹھ استخوان ہین اور ہر استخوان پر ہر روز صدقہ ضروری ہی جنکی تعداد پر جالینوس اور اُسکے متبعین کا اتفاق ہی جسمین سے دوسو بیسٹھ تو ظاہری حس سے محسوس ہوتی ہین - چونکہ یہ استخوانین خود مستقل قائم نہین رہ سکتین اسلیے خداوند تعالی نے انکیلیے ایسے اجسام کو پیدا کردیا ہی جنسے انکی مضبوطی اور باہم رابطہ ہوجاوے ان اجسام کو وتر کہتے ہین جنکی تعداد بخوبی معلوم نہین ہی - پھر خداوند تعالی نے انسان کی بقا کے لیے تین اضطراری اعضا کو پیدا کردیا ہی (۱) دماغ جس سے نخاع اور عصب (پٹھے)

پیدا ہوتے ہین جنکی حس و حرکت مین ضرورت پڑتی ہے - اور وہی اعصاب
عضلون کے ذریعہ سے جسم مین حرکت پیدا کرتے ہین - اور اعصاب تعداد
مین چونتیس ۳۴ زوج اور ایک فرد ہے - اور عضلون کی تعداد جالینوس وغیرہ کے
نزدیک پانچسو تا چھ سو ہین (۲) اول جس سے شریانین پیدا ہوتی ہین جنکے ذریعہ سے
تمام اعضا مین روح پہونچتی ہے - شریانون کی تعداد کچھ محصور نہین ہے - (۳) جگر
جس سے دیگر تمام رگین جو ساکن مین پیدا ہوئی ہین جنکے ذریعہ سے تمام بدن مین
خون پہونچتا ہے - سو یہ تینون اعضا رئیس ہین اور باقی انھین کی تابع اور
خادم ہین جو کہ انھین سے امر مفید کو حاصل کرتی ہین اور مضر غیر مفید کو دور کرتے ہین

فصل دوم موت کی ضرورت اور اُسکے اسباب کے بیان مین - تمام معتمد
حکماء اس امر پر متفق ہین کہ تمام اجسام کو اسلیے موت کا لاحق ہونا ضروری ہے
کہ وہ مختلف اور متضاد نسبتون سے مرکب ہین جنمین ہر ایک عنصر کی قوت دوسرے
عنصر کی قوت کے مخالف تاثیر کرتی ہے جسکے سبب سے جسمون مین تحلیل ہوتے ہوتے
وہ بالکل فانی ہو جاتے ہین - امام رازی نے بیان کیا ہے کہ تمام حکماء کا اسپر اتفاق ہے
کہ موت خواہ طبعی ہو یا غیر طبعی اسکی تحقق کے لیے بجز فساد حرارت غریزیہ کے
کوئی اور سبب نظر نہین آتا - اور حرارت غریزیہ مین فساد ان ہر سہ اعضا (دل
دماغ - جگر) مین سے کسی ایک کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے جسکے ہم اسباب
جسقدر بیان کرینگے انکا اصول انھین تینون کی طرف رجوع ہوتا ہے - کیونکہ سبب
یا تو خارجی ہو جیسے گرنا یا ضرب کا پہونچنا یا چھری چاقو تلوار سے کٹ جانا - یا زہر کا
پینا - یا حیوان وغیرہ کا کاٹنا - اور انھین کے حکم مین وہ ادویات داخل ہین

جو کہ اپنی حرارت سے ہلاک کر دیتی ہین جیسا کہ خربزون کا کھانا حرارت غریزیہ کو تحلیل کر دیتا ہی۔ یا سرد ادویات (مانند افیون کے) کا تناول کرنا جو حرارت غریزیہ کو منجمد کر دیتی ہین یا قوت کا سبب بد نما ہو اسطرح سے کہ ان ہر سہ اعضا مین سے کسی ایک مین فساد آجاوے جسکا سبب یا تو خلط ردی ہوتی ہی جو اپنی خرابی اور فساد کی وجہ سے عضوون کے مزاج کی طرف مستحیل ہو کر اسکے مزاج کو بگاڑ دیتی ہی یا اس خلط مین زیادہ تیز حرارت ہی جسکے سبب سے حرارت غریزیہ زائل ہو جاتی ہی جیسا کہ تپ محرقہ و سرسام مین ہوتا ہی۔ اور بعضے ایسے اسباب ہین جنکو خارجی اور بادی بھی کہ سکتے ہین۔ منجملہ اُنکے زیادہ بھوک اور پیاس ہی جو اصلی رطوبتون کو دور کر دیتی ہین۔ اور ایسا ہی مفرط سیر شکمی ہی جس کے سبب سے بول کیطرف ہوا آنے کے راستے بند ہو جاتے ہین جس سے حرارت غریزیہ محبوس ہو جاتی ہی جیسا کہ جب کسی برتن مین جلتے ہوئے چراغ کو بند کر دیا جاتا ہی تو وہ گُل ہو جاتا ہی منجملہ اُنکے طاعون ہی جسکو اسباب خارجی و بدنی بھی کہ سکتے ہین جو ہوائی روح کا مادہ یا اُسکی ممد ہی۔ بیرونی ہوا سے خرابی اور فساد آنے کی وجہ سے وہ بھی بگڑ جاتی ہی۔ جوہری نے اپنی صحاح مین لکھا ہی۔ طاعون وبائی موت ہی اور قاضی عیاض نے کہا ہی کہ طاعون ایک قسم کی پھنسیین ہین جو جسم مین ظاہر ہوتی ہین۔ اور وبا عام مرض ہی جو ہلاکت مین اسکے مشابہ ہوتی ہی اس صورت مین تمام طاعون وبائی بیماری ہی اور نہ ہر بیماری طاعون ہے اور بعض فلاسفہ و حکماے متاخرین نے کہا ہی کہ وبا اور طاعون مین یہ فرق ہی کہ وبا تو ایک عام مرض ہی جو بعض لوگون مین یا کسی ملک کے ایک حصہ مین

ہوتی ہی

پھیل جاتی ہے۔عادت کے برخلاف جو ایک ہی جسم کی بیماری ہوتی ہے اور طاعون
گرم ورم ہے جو اکثر نرم گوشت میں کانون کے پیچھے اور تہیگاہ اور بغلون میں پیدا
ہوتی ہے جسمین نہایت سوزش اور جلن زہردار ہوتی ہے جسکی بدی کیفیت
دل تک پہونچ جاتی ہے۔ اور کبھی اسمین سے پیپ خون آلودہ خارج ہوتی ہے
فائدہ جاننا چاہیے کہ دل حرارت غریزیہ کا چشمہ اور مبدء ہے سو جب دلمین
کسی قسم کا ورم یا فساد یا سوء مزاج ہو جاتا ہے تو اُس سے دل کے مزاج میں
خرابی آجاتی ہے اور ہوا کھینچنے کے مجری (راہ) بند ہو جاتے ہیں جس سے دل کی
طرف ہوا بالکل نہیں آسکتی یا باہر کی طرف سے کوئی بیرونی سبب خنق (گلا گھٹنا)
اور غرق پہونچ جاوے اور کبھی موت حرارت غریزیہ کے خود بخود بگڑ جانے کے
سبب سے آجاتی ہے اسطرح سے کہ اسکا مادہ جو طبعی رطوبت ہے ضعیف ہو جاوے
جیسے تیل جب کم ہو جاتا ہے تو چراغ کی تیزی میں فرق آجاتا ہے۔ اور جسطرح تیل
چراغ کے روشنی کے لیے معاون ہے اسیطرح حرارت غریزیہ بھی حیات کی مددگار ہے
کبھی زیادہ استفراغ یا بھوک کی وجہ سے رطوبت میں کمی آجاتی ہے اور کبھی حرارت
مین فساد بیرونی سے خرابی آجاتی ہے جیسے زیادہ سردی پہونچنے سے حرارت بجھ جاتی ہے
یا زیادہ فزع اور گھبراہٹ کے سبب سے دل کی حرارت دفعۃً اندر کی طرف جاکر مختنق اور محبوس
ہو جاتی ہے۔ اور کبھی حرارت غریزیہ میں خرابی اس عضو کے فساد کی وجہ سے آجاتی ہے جو اسکا
مبدء اور مادہ ہے جیسے جگر خون کو پیدا کرتا ہے جو روح اور حرارت غریزیہ کا مادہ ہے
اور کبھی اسمین خرابی کسی عضو مین آفت کے سبب سے آجاتی ہے جیسے پھیپھڑا جسکی حرکت
طبعی مین جب نقص آجاتا ہے تو اُس سے ہوا سے بخار مین خرابی آجاتی ہے جس سے

و خانی فصلی بند ہو جاتے ہین جو پھیپھڑی کی حرکت کے ذریعہ سے پہلے خارج ہوا کرتے تھی

اَلجزءُ الثَّانِی مِنَ الاُرجُوزَةِ وَهُوَ العَمَلِیُّ

یہ ارجوزہ کا دوسرا حصہ ہے جسمین عمل کا بیان ہے

وَاِنْ نَظَمْتُ فِی کِتَابِ العِلْمِ — فِی الطِّبِّ مَا سَمِعْتَهُ مِنْ نَظْمِ

بیشک مین باب علم طب مین نظم کر چکا ہون — جو نظم تو نے سن لی ہے

وَکَانَ اِنْ اَنْظِمَهُ فِی اَمَلِی — فَهَا اَنَا مُبْتَدِئٌ بِالعَمَلِ

اور اسکو منظوم کرنا مدت سے میری آرزو تھی — پس سُن کہ مین عمل مین شروع کرتا ہون

وَقَدْ قُلْتُ فِی مُبْتَدَاِ الکِتَابِ — مَا احْتَجْتُ اَنْ اَذْکُرَ فِی ذَا البَابِ

تحقیق مین ابتداء کتاب مین کہہ چکا ہون — جس جس بات کا تذکرہ جس باب مین کرنا ضروری تھا

وَعَمَلُ الطِّبِّ عَلٰی ضَرْبَیْنِ — فَوَاحِدٌ یُعْمَلُ بِالیَدَیْنِ

طب کا عمل دو قسم پر ہے — سو ایک تو ہاتھون سے کیا جاتا ہے

وَغَیْرُهُ یُعْمَلُ بِالدَّوَاءِ — وَمَا نُقَدِّرُهُ مِنَ الغِذَاءِ

اور دوسرا کیا جاتا ہے دوا سے — اور اُس غذا سے جسکا ہم اندازہ کر دیوین

اَمَّا الَّذِی یُعْمَلُ بِالتَّدْبِیْرِ — فَذَالِکَ اَمْرٌ لَیْسَ بِالحَقِیْرِ

اب جو کچھ تدبیر مین کیا جاتا ہے — سو وہ امر کچھ حقیر نہین ہے

وَهُوَ عَلٰی ضَرْبَیْنِ عِنْدَ القِسْمَةِ — فَوَاحِدٌ یُدْعٰی بِحِفْظِ الصِّحَّةِ

اب وہ تقسیم کے وقت دو قسم پر ہے — سو ایک کو حفظ الصحت کہتے ہین

وَجُزْءُهُ الآخَرُ بُرْءُ العِلَّةِ — وَهُوَ لَعَمْرِی غَایَةُ الاَطِبَّةِ

اور طب کی دوسری جزء برء العلت ہے — مجھے قسم ہے اپنی عمر کی وہی غرض ہے طبیبون کی

شروع کتاب میں پہلے بیان ہوچکا ہے کہ طب کی دو قسمیں ہیں ایک علمی جو صرف اعتقاد کو مفید ہوتی ہے دوسرے عملی جس سے عمل مدنظر ہوتا ہے پھر عمل کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جس سے صحت کی حفاظت مطلوب ہوتی ہے دوسری وہ جس سے بیماری کا زائل کرنا منظور ہوتا ہے

وَالحِفظُ لِلصِّحَّةِ فِي الصَّحِيحِ

اور لفظ حفظ صحت کا صحیح المزاج شخص میں مستعمل ہوتا ہے

مِنَّا بِقَولٍ مُطلَقٍ صَرِيحِ

ہمسے مطلق صریح قول میں

وَلِلَّذِي صِحَّتُهُ لَم تَكمُلِ

اور اس شخص کے واسطے کہ جسکی صحت پوری نہیں ہوئی

وَهُوَ عَلَى ضَربَينِ عِندَ العَمَلِ

اور یہ عمل کے وقت دو قسم پر ہے

مَا ضُعفُهُ يَشِيبُ بِكُلِّ ذَاتِهِ

ایک وہ شخص ہے کہ جسکے کل جسم میں ضعف ملا ہوا ہے

وَكُلَّ وَقتٍ كَانَ مِن أَوقَاتِهِ

اور وہ ہر وقت میں موجود ہے

وَالشَّيخُ وَالنَّاقِهُ أَو كَالطِّفلِ

اور بڈھا اور نقیہ (بیماری سے اچھا ہونیوالا) اور لڑکا

فَضُعفُهُم مُختَلِطٌ بِالكُلِّ

جنکا ضعف سارے جسم میں مخلوط ہوتا ہے

عدم صحت کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ اسمیں نہ کمل صحت ہو نہ پورا ضعف جیسے بڈھے اور لڑکے اور نقیہ میں ہوتا ہے۔

مَن يَرَى فِي جِسمِهِ دَلِيلَا

وہ شخص کہ اپنے جسم میں ایسی علامت دیکھتا ہے

يُخَافُ مِنهُ أَن يُرَى عَلِيلَا

کہ جس سے ڈرتا ہے کہ بیمار ہو جاوے

وَمَن يُرَى الضُّعفُ بِبَعضِ جِسمِهِ

اور وہ شخص کہ ضعف اسکے بعض جسم میں نظر آوے

فِي جِلدِهِ أَو لَحمِهِ أَو عَظمِهِ

جلد میں یا گوشت میں یا استخوان میں

كَمَن تُرَى مِعدَتُهُ ضَعِيفَهْ

مثل اس شخص کے کہ جسکا معدہ ضعیف یا ردی معلوم ہو

بَارِدَةً بِطَبعِهَا سَخِيفَهْ

اور اسکے معدہ کی طبیعت کمزور ہو

عدم صحت کی دوسری قسم یہ ہے کہ ایک عضو مین عدم صحت (بیماری) ہو اور دوسری مین صحت (تندرستی) جیسے بہرے اور اندھے مین انکا ایک عضو بیمار ہوتا ہے۔ اور باقی تمام جسم مین تندرستی ہوتی ہے اسیطرح وہ شخص جسکے کسی ایک عضو مین ایسی علامت پائی جاوے جو بیماری کے آنے پر دلالت کرے جیسے اختلاج وجہ لقوہ پر دلالت کرتا ہے۔

وَمِنْهُ مَا آفَتُهُ فِي الرَّحِمِ ۔ كَاِصْبَعٍ سَادِسَةٍ اَوْ وَرَمْ

اور منجملہ اسکے وہ ہے کہ جسکی آفت رحم مین ہو ۔ جیسے اُنگلی چھٹی اور ورم

وَمَا تَوَىٰ بِحَسَبِ الْاَسْنَانِ ۔ وَفِي زَمَانٍ دُونَ زَمَانِ

اور وہ مرض کہ باعتبار عمر و سن کے نظر آوے ۔ اور ایک وقت مین ہو نہ دوسرے وقت مین

كَلِيْنِ الْمِزَاجِ فِي صِبَاهُ ۔ ضُعْفٌ وَفِي كِبَرِهٖ قُوَاهُ

جیسے نرم مزاج کہ اُسکے لڑکپن مین ضعف ہوتا ہے ۔ اور اُسکے کبر اور بڈھا ہونے مین اُسکی قوت ہوجاتی ہے

وَيَابِسٍ يَضْعُفُ فِي الْخَرِيْفِ ۔ وَلَيْسَ فِي الرَّبِيْعِ بِالضَّعِيْفِ

اور جیسے خشک مزاج کہ موسم خریف مین ضعیف ہوجاتا ہے ۔ اور موسم ربیع مین ضعیف نہین ہوتا

یہ سبھی دوسری قسم کی تمثیلین ہین جہان نہ صحت پوری ہوتی ہے اور نہ بیماری اور اُسکے حکم مین وہ ہے جو کہ خلقت کے اعتبار سے صحیح اور مقدار کے اعتبار سے مریض یا مزاج کے اعتبار سے تندرست اور ترکیب کے اعتبار سے بیمار ہے پھر یہ تمام تفصیل جالینوس کے مذہب پر مبنی ہے کہ اسکے نزدیک بدن انسان کے حالات تین قسم پر ہین۔ ایک کمل صحت دوسرے بیماری تیسرے حالت متوسط جسکو نہ صحت کہ سکین نہ مرض

تَدْبِیْرُ الصَّحِیْحِ بِقَوْلٍ مُّطْلَقٍ فِیْ هَوَائِهٖ جُمْلَتُهٗ خَاصَّةً فِیْ صِنْفِهٖ

تدبیر صحیح کی بقول مطلق اسکی ہوا ہے کے باعتبار مجملاً اور باعتبار قسم ہوا کے خصوصاً

لِلْحِفْظِ فِی الصِّحَّةِ جِنْسٌ مُّشْتَمِلٌ ۔ مِنْ عَمَلِ الطِّبِّ عَلٰی ضَرْبَیْ عَمَلٍ

حفظ صحت کی ایک جنس ہے جو کہ طب عملی کے دونوں ۔ عمل کی قسموں پر مشتمل ہے

اِنَّ الْمِزَاجَ اَنْ تُرِدْ بَقَاءَهٗ ۔ بِحَالِهٖ شَبِّهْ بِهٖ غِذَاءَهٗ

تحقیق مزاج کی بقا اگر تو اسکی حالت پر چاہے ۔ تو اسکی غذا اسکے مشابہ کر تارہ

جب کسی مزاج کا اسکی اصلی حالت پر قائم اور ثابت رکھنا منظور ہو تو چاہیے کہ اسکو غذائیں اسکے مناسب دیجائیں کیونکہ ہر چیز اپنے مشابہ اپنی جنس سے محفوظ رہتی ہے سو گرم مزاج کو گرم اور سرد کو سرد دینی چاہیے۔ امام رازی نے بیان کیا ہے کہ ایسا ہی جالینوس نے کہا ہے لیکن میرے نزدیک یہ نہایت عجیب ہے کیونکہ جب گرم مزاج والے کو گرم غذا دیجائیگی تو اسکے اخلاط میں احتراق واقع ہو جائیگا جس سے حادہ امراض کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ ایسا ہی گرم مزاج والے کو سرد غذا کے دینے سے سرد امراض کے حدوث کا ڈر ہے

وَالْجِسْمُ اِنْ تَعْزِمْ عَلٰی اِخْرَاجِهٖ ۔ عَنْ طَبْعِهٖ فَالضِّدُّ مِنْ مِزَاجِهٖ

اور اگر تو جسم کو اسکی طبیعت سے نکالنے کا ارادہ کرے ۔ تو اسکے مزاج کے مخالف اور ضد سے نکال

جب کسی جسم کو عمدہ اور اچھے مزاج کی طرف نقل کرنے کا ارادہ ہو تو اسکے مخالف اور جس مزاج کیطرف لے جانے کا ارادہ ہو اسکے موافق غذا پانی لباس وغیرہ کی تدبیر کرنی ہے

وَدَبِّرِ الصَّحِیْحَ بِالْاِطْلَاقِ ۔ كَمَا يَجْرِىْ عَلَى الصَّلَاحِ بَاقِ

اور صحیح کی تدبیر اسہال سے کر ۔ تاکہ باقی صلاحیت پر نظر آوے

اور اطلاق سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ مطلق تدبیر کرنی چاہیے جو معتدل اور متوسط تدبیر ہو نہ زیادہ گرم ہو نہ زیادہ سرد اور نہ ہمیشہ ایک ہی تدبیر پر عمل درآمد ہو اور زیادہ پرہیز میں مبالغہ ہو جس سے آدمی دُبلا ہو جاتا ہے کیونکہ بقراط نے کہا ہے کہ صحت میں پرہیز ایسا ہی جیسے بیماری میں بدپرہیزی

أَسْكُنْ بِلَادَ الرَّابِعِ الْأَقَالِمِ	مَا كَانَ ذَا بِحَارٍ سَالِمِ
سکونت اختیار کر چوتھی اقلیم کے شہروں میں	اُس شہر میں جو دریاؤں اور آفتوں سے بچا ہوا ہو

جب صحت کی حفاظت اور مزاج کا اعتدال مطلوب ہو تو چوتھی اقلیم کے شہروں میں سکونت اختیار کرنی چاہیے جسکا بیان پہلے گذر چکا ہے نہ وہ جہاں کوئی دریا ہو نہ ایسی جسکے قریب شور یا نمکین پانی ہوں جس سے جسموں میں خشکی سرایت کر جاتی ہے۔ نہ وہاں عفونت دار پانیوں کے ردی اور ناقص ابخرات ہوں

وَمَا عَلَى الصَّحْرَاءِ مِنْهَا يُشْرِفُ	وَاعْتَمِدِ الشَّرْقِيَّ فَهُوَ أَلْطَفُ
اور وہ شہر جو جنگل صحرا ان میں اونچا ہو	اور پہاڑ سے مشرق کی جانب کا اعتبار کر کہ وہ بہت لطیف ہوتا ہے

چونکہ اکثر مکانات میں ہوا کے مزاج میں بند رہنے کے سبب سے تعفن آجاتی ہے اور میدان کی ہوا جو ہر طرف خصوصاً مشرق کی جانب سے کھلی رہتی ہے لطیف ہوتی ہے کیونکہ ہوا جو مشرق کی جانب چلتی ہے وہ زیادہ لطیف ہوتی ہے

وَمِلْ لَدَى الْقَيْظِ إِلَى الْجِبَالِ	وَالْبَلَدِ الْمَفْتُوحِ لِلشَّمَالِ
اور تو رغبت کر گرمیوں میں پہاڑوں کی جانب	اور اُس شہر کی طرف جو شمالی ہوا کے واسطے کھلا ہو
وَاللَّيْلُ فِي الْعَالِي مِنَ الْمَجَالِسِ	وَبِالنَّهَارِ فَانْزِلِ الدَّهَالِسِ
اور رات کے وقت اونچی جگہ کی رغبت کر	اور دن میں نرم زمین میں اُتر آ

گرمیون مین آفتاب کی حرارت سے تیز بخارات ہوامین مخلوط ہوکر سانس کے ذریعہ سے جسم کو ضرر پہونچاتے ہین اسلیے ایسے وقت مین پہاڑون کی رہایش مناسب ہی اور شمالی ہوا اکثر عفونت سے محفوظ رہتی ہی جو سردی اور خشکی کی جانب مائل ہوتی ہی۔ اور اونچے مکانات پر جو ہوا چلتی ہی جو زمین کے بخارات سے دور ہونے کی وجہ سے غلیظ نہین ہوتی اور دہانس جمع دہس زمین ہموار جہان ریت مٹی نہو جسمین کسیقدر پانی کا چھڑکا ؤ ہو

وَاعْدِلْ عَنِ الْاَصْوَافِ وَالْاَقْطَانِ
اور ہرٹ آ اونی اور روئی کے کپڑون سے

وَمِلْ اِلَی الْخَفِیْفِ مِنَ الْکِتَّانِ
اور ہلکے ہلکے السی کے کپڑے کیطرف رغبت کر

اُونی اور روئی دار کپڑے گرم ہوتے ہین جو موسم کی گرمی کے ساتھ ملکر اور زیادہ گرمی پیدا کرتے ہین اور خفیف السی کے کپڑے کو چند بار دھونے سے اُسکی خشکی زائل ہوجاتی ہی

وَاسْتَعْمِلِ الْبَارِدَ مِنْ رَیْحَانِ
اور سرد پھولون کو استعمال مین لا

وَمِثْلُ دُھْنِ الْوَرْدِ مِنْ اَدْھَانِ
اور روغن گل جیسے تیلون کا استعمال کر

گل آس اور بید مشک اور نیلوفر اور وہ پھول جنپر پانی چھڑکا جاوے سرد ہوتے ہین جو روح کے جوہر کو تقویت بخشتے ہین جو سانس کے ذریعہ سے اندر جسم کے جاتے ہین اور ایسا ہی سرد روغنون کا استعمال کرنا چاہیے

وَاحْفَظْ عَلٰی عَیْنَیْکَ مِنْ غُبَارِ
اور اپنی انکھون کو غبار سے

وَمِنْ دُخَانٍ وَمِنْ بُخَارٍ
اور دھوون اور بخار سے بچاؤ کر

وَمِنْ شُعَاعِ الشَّمْسِ فِی السُّمُوْمِ
اور آفتاب کی شعاع سے اور گرم ہوا سے

وَمِنْ لِقَاءِ الْوَھْجِ مِنْ حَمِیْمِ
اور گرم پانی کی گرمی کے ملنے سے

تمام طبیب اسپر متفق ہین کہ آفتاب کی شعاع اور گرد و غبار اور دھوان اور ناقص بخارات یا گرم وقتون مین چلنا آنکھون کو نقصان اور ضعف پہونچاتا ہی جو آنکھون کی روح کے مزاج کے مخالف ہی۔ جالینوس نے کہا ہی کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا جسکی آنکھون مین گرہن کے وقت آفتاب کی طرف دیکھنے سے ضعف آگیا تھا کہ مرتے دم تک وہ اچھا نہو سکا۔ حمیم سے مراد زیادہ حرارت ہی خواہ آفتاب سے ہو یا آگ سے

وَلَا تُطِلْ قِرَاءَةَ الدَّقِيقِ	نَقْشٍ وَخَطٍّ مُلْمِجِ التَّعْلِيقِ
اور تو باریک ایسے خط کو زیادہ پڑھا نہ کر	جسکے حرف کی سیاہی و سفیدی برابر ہو اور قلم خفی سی لکھا ہو

تَدْبِيرُ الْمَآكِلِ بِالْجُمْلَةِ وَخَاصَّةً بِالصَّيْفِ

مطلق کھانے کی تدبیر خصوصا گرمی مین

اصل مین اکثر بیماریان کھانے پینے کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہین چنانچہ مروی ہی کہ ہر بیماری کی اصل برودت یعنی بدپرہیزی ہی جو معدہ کی حرارت کو سرد کر دیتی ہی اور حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا ہی اِیَّاکُمْ وَالْبِطْنَةَ فِی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَاِنَّهَا مُفْسِدَةٌ لِلْجَسَدِ مُوْرِثَةٌ لِلسُّقْمِ۔ اپنے پیٹون کو کھانے پینے کی زیادتی سے بچاؤ جو جسم کو فاسد اور بیماری کو پیدا کرتی ہی۔ اور بقراط نے کہا ہی کہ ریاضت اور کھانے پینے کے امتلا نہونے سے ہمیشہ تندرستی قائم رہتی ہی۔ اور بعض فلسفہ کا مقولہ ہی کہ سیر شکمی بیماریون کو بلاتی ہی۔ اور بیمار مین موت کو۔ اور لقمان نے اپنے فرزند کو وصیت مین کہا تھا کہ پیٹ بھر کر کبھی نہ کھائیو۔ ثابت بن قرہ نے کہا ہی رَاحَةُ الْجِسْمِ فِی قِلَّةِ الطَّعَامِ

والشراب یعنی تھوڑے کھانے پینے سے جسم کو راحت پہونچتی ہے اور زیادتی سے تنگی اور تکلیف۔ ابن جوزی نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص سے جسکی عمر ایکسو پچاس برس کی تھی پوچھا گیا کہ اسقدر درازی عمر کا کیا سبب ہے اُسنے جواب مین کہا کہ مین نے کبھی اپنے پیٹ مین دو مختلف غذائین جمع نہین کین اور نہ بغیر صفائی معدہ کے کبھی غذا کیطرف رغبت کی ہے۔ ایک شخص کا کیا ہی خوب مقولہ ہے کہ طب کا دار و مدار پرہیز ہی ہے۔ اور ابن سینا نے کہا ہے

اجعل طعامك كل يوم مرة
ہر روز اپنی غذا ایک بار مقرر کر

واحذر طعامك قبل هضم طعام
اور طعام کے ہضم ہونے سے پہلے اور کھانے سے پرہیز کر

اياك نلزم اكل شئ واحد
لازم پکڑ صرف ایک چیز کا کھانا

فتقود بذلك للاذى بزمام
جس سے بیماری کی رسی کھینچ دے گا

اقل ما ياكل في النهار
کم سے کم جو دن رات مین کھایا جاوے

والليل مرة من مرام
تو ایک دفعہ سے کم نہو

واكثر الاكلات مرتين
اور بہت سے بہت دو دفعہ کا کھانا ہے

والاوسط الثلث في يومين
اور اوسط دو دن مین تین بار ہے

یہ حالت معتدل جسمون کی ہے۔ اور جو گرم معدہ ہین اُنکی غذا جلد ہضم ہو جاتی ہے سو اگر انمین اور غذا حاصل نہووے تو احتراق واقع ہو جاتا ہے اور جالینوس نے کہا ہے کہ جس شخص کی بھوک پیاس زیادہ ہوتی ہے اسکا انجام ہزال اور دق کی طرف ہوتا ہے اور جسقدر علما اور نیک لوگ تمام مذاہب اور ملتون کے گذرے ہین وہ کھانے پینے مین نہایت کمی کرتے ہین

اَطِلْ زَمَانَ الْاَکْلِ تَسْتَتِمَّہٗ	وَدِقِّقِ الْمَضْمُوْغَ تَسْتَهْضِمَہٗ
عین کھانے کا وقت دراز کرتا کہ تو اسکو پورا کرے	اور خوب طرح لقمہ کو باریک چبانے کہ پورا ہضم کرے

موٹے اجزا کا ہضم کرنا معدہ پر دشوار ہوتا ہے اور کھانے کی حالت مین معتاد وقت تک دیر لگانی چاہیے نہ اسقدر زیادہ کہ پہلی غذا کا ہضم شروع ہو جاوے

وَکُلُّ مَا یَاتِیْ عَلَیْکَ قَضْمُہٗ	فَاِنَّہٗ صَعْبٌ عَلَیْکَ ھَضْمُہٗ
اور جس چیز کا کاٹنا تجھپر گران ہو	تو اُسکا ہضم کرنا بھی تجھپر سخت ہی
وَکُلُّ مَا تَخْتَارُ مِنْ دَنِیِّ	یُکْرَہُ اَنْ تَغْتَذِیْ بِہٖ دَنِیّ
اور جو ایسی مرغوب ادنی چیز کو تو پسند کرے	کہ تجھے کھانا اُسکا مکروہ ہے
فَاقْصِدْ بِحِکْمَۃٍ اِلٰی عِلَاجِہٖ	بِضِدِّہٖ الْمُصْلِحِ مِنْ مِزَاجِہٖ
پس علاج مین حکمت اور تدبیر سے تو	اُسکے ضد کیطرف قصد کر جو اسکے مزاج کی مصلح ہو

جب ناقص اور مکروہ غذا کی طرف طبیعت کو رغبت ہو تو وہان اُسکی اصلاح اسکی مخالف غذا یا دوا سے کر لینی چاہیے تاکہ اُسکا ضرر جاتا رہے - اور بقراط نے بیان کیا ہے کہ ردی غذائین جو طبیعت کو مرغوب ہین ایک دو دفعہ کھانے سے کچھ ضرر نہین پہونچاتین جیسے گاے اور بھینس کا گوشت اور چھان کی روٹی اور جب کسی مریض کو ردی غذا کی طرف خواہش ہو تو اسمین سے اسکو تھوڑی سی دینی چاہیے اور آئندہ زیادہ دینے کا وعدہ دینا چاہیے - سو اگر وہ غذا غلیظ ہو تو اسکے ساتھ قرفہ (دارچینی) اور سیاہ مرچین اور سونٹھ ملا دینی چاہیے جس سے غذا اسے لطیف بنجاوے اور اگر غذا سرد ہو تو اسمین گرم مصالحون کو ڈالنا چاہیے جو اسکی سردی کا مکافات کردیوین اور صحیح مسلم اور بخاری مین

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَہَاہُ اَکَلَہٗ وَاِلَّا تَرَکَہٗ کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی طعام کو معیوب نہین کہا اگر انکو خوش معلوم ہوئی تو کھا لیا ورنہ چھوڑ دیا

وَرُبَّ مِزَاجٍ لَیْسَ بِالسَّوَاءِ	یُصْلِحُ بِالرَّدِیِّ مِنْ غِذَاءٖ
اکثر مزاج جو مستقیم اور معتدل نہون	ردی (ناقص) غذا سے اسکی اصلاح کیجاتی ہے

بعض اشخاص جنکے مزاج غلیظ ہوتے ہین وہ اکثر غلیظ غذائین کھایا کرتے ہین جیسے بعض پہاڑون کے باشندے بھینس کے گوشت کو موافق پاتے ہین اور بکری اور مرغے کے گوشت کو ناموافق کیونکہ اُنکے معدہ مین لطیف غذائین جلد جل جاتی ہین اور غلیظ دیر تک قائم رہ سکتی ہین۔ جیسے کہ جب تیز آگ مین نرم اور چھوٹے چھوٹے لکڑی کے ٹکڑے ڈالے جاتے ہین تو وہ نہایت جلد جلکر خاکستر ہو جاتے ہین اور جب موٹی موٹی اور سخت لکڑیان ڈالی جاتی ہین تو انپر تاثیر دیر مین ہوتی ہے

وَعَادَۃُ الْاِنْسَانِ مِثْلُ الْقُوَّۃِ	فَلَا تُضَیِّعْہُ مِنْ مَکَانِ الشَّہْوَۃِ
اور انسان کی عادت قوت کی طرح ہے	پس چاہیے کہ رغبت و اشتہا کی جگہ سے نہ بگاڑی جاوے

یعنی عادت کا فعل قوت کی طرح ہوتا ہے اور جس چیز کے کھانے کی عادت کیجاتی ہے گو ناقص اور ردی کیون نہو وہ ضرر کم کرتی ہے۔ ہم دیکھتے ہین کہ اکثر بدو لوگ ہمیشہ خشک گوشت کھاتے ہین اور انکو کچھ نقصان نہین معلوم ہوتا

وَکُلُّ عَادَۃٍ تَضُرُّ اَہْلَہَا	فَاقْطَعْ بِتَدْرِیْجِ الزَّمَانِ اَصْلَہَا
اور جو عادت کہ اسکے اہل کو مضر ہے	سو تو اسکی جڑ کو آہستہ آہستہ کاٹ

جس کام کو عادت بنا لیا جاتا ہی خواہ وہ عمدہ ہو یا ناقص اُسکے ترک کرنے سے نقصان پہونچتا ہی اسلیے اُسکو دفعۃً نہین چھوڑنا چاہیے بلکہ تدریجاً اسطور سے ترک کرنا چاہیے جس سے طبیعت پر ناگوار نہ گذرے اور متروک بھی ہوجاوے کیونکہ وہ بدن کو مالوف ہو کر مثل طبیعت کے ہو چکا ہی

وَقَدِّمِ الرَّطْبَ وَاَخِّرْ قَابِضًا	وَامْزُجْ بِطَعْمِ الْحُلْوِ طَعْمًا حَامِضًا
اور تر کھانا مقدم کر اور قابض موخر	اور شیرین سے ترش مزہ کو ملایا کر

تر کھانا جو جلدی ہضم ہو جیسے آڑو۔ انگور۔ اور شوربا پہلے تناول کرنا چاہیے اور قابض پیچھے جو بخارات کو دماغ کیطرف صعود کرنے سے باز رکھتی ہی جیسے بہی امرود وغیرہ

وَاَصْلِحِ الْيَابِسَ بِالدُّهُوْنَهْ	وَاَصْلِحِ الْبَارِدَ بِالسُّخُوْنَهْ
اور خشک کی اصلاح تری سے کر	اور سرد کی اصلاح گرمی سے کر
وَاِنْ يَكُنْ سُخْنًا فَشُبْ بِالْبَرْدِ	وَاِنْ يَكُنْ رَطْبًا فَشُبْ بِالضِّدِّ
اور اگر گرم ہو تو سردی سے ملا	اور اگر تر ہو تو اُسکی ضد (خشک) سے ملا

غذاے نرم سے مراد تیل یا گھی ہی یعنی جب غذا کی طبیعت خشک ہو تو اسکو روغن کے ذریعہ سے نرمی پہونچانی چاہیے جیسے بتاون جو تیل سے اصلاح پذیر ہوجاتی ہین اور ایسا ہی جب گرم ہو تو اُسکی اصلاح سردے سے کر لینی چاہیے چنانچہ صحیح بخاری اور مسلم مین مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ککڑیکو تازی کھجور سے ملا کر کھایا کرتے تھے۔ اور تازی مچھلی کی اصلاح گرم مصالحون اور مرچون سے ہوجاتی ہی

وَاِنْ تَخَفْ وَخَامَةَ السَّمِيْنِ	وَمَا يُسِيْءُ الْهَضْمَ مِنْ دُهْنٍ
اور اگر تو فربہ کی سُستی معدہ سے خوف کرے	اور اُس چکنائی سے جو ہضم کو برا کر دیتی ہی

فَشَبِّهْ بِالْمَالِحِ اَوِ الْحِرِّيفِ	اِنَّهُمَا عَوْنٌ عَلَى التَّلْطِيفِ
پس نمکین یا تیز چرپٹی چیز اس سے ملاوے	کہ یہ دونون تلطیف پر بڑی مددگار ہین

یعنی فربہ معدہ کی نفرت ایسے غذا سے جو اکثر چکنائی اور روغن دار اشیا کے تناول سے ہو جاتی ہی جس سے ہضم مین خرابی آجاتی ہی پس اسکی درستی و اصلاح کے لیے نمکین اور تیز اشیا کھانا چاہیے

بَعْدَ الرِّيَاضَاتِ يَكُوْنُ الْاَكْلُ	وَبَعْدَ مَا يَخْرُجُ مِنْكَ الثِّقْلُ
ریاضت کے بعد کھانا چاہیے	اور بعد نکل جانے ثقل (پاخانہ وغیرہ (فضلات) کے

کیونکہ معتدل ریاضت حرارت غریزی کو قوت پہونچاتی اور بدن کے فضلون کو نکلنے کی طرف برانگیختہ کرتی ہی اور صحت کو محفوظ رکھتی ہی اور قوی ریاضت طعام کو معدہ مین ٹھہرنے نہین دیتی جس سے ہضم مین خرابی آجاتی ہی

فَاطْلُبْ لِاَكْلِكَ مَكَانَ الرَّاحَةِ	وَفِيْ مَكَانٍ بَارِدٍ رِيَاحَةٌ
اور تو اپنے کھانے کے وقت راحت کا مکان طلب کر	اور ہوادار سرد مکان مین کھانا کھا

کیونکہ غذا کو حرکت معدہ مین ٹھہرنے نہین دیتی جس سے ہضم مین خرابی آجاتی ہی۔ اور کبھی حرکت سے سُدّے بھی پیدا ہو جاتے ہین اور گرم مکان اندرونی حرارت کو باہر کی طرف لا کر تحلیل کرتا ہی جس سے معدہ کی حرارت مین تقلیل اور ہضم مین ضعف آجاتا ہی

وَاجْعَلْ لِذَلِكَ زَمَانًا بَارِدًا	وَكُنْ لِذَا التَّدْبِيرِ فِيهِ قَاصِدًا
اور اس کھانے کے واسطے وقت سرد مقرر کر	اور تو اس تدبیر سے کھانیکا قصد کیا کر

تدبیر الاکل فی الصیف

گرمی مین کھانے کی تدبیر

وَ قَلِّلِ الغِذَاءَ فِی المصیف	وَمِلْ بِمَا تَغَذُّو اِلَی التَّلطِیفِ
اور گرمی مین غذا کو تھوڑا کر	اور جو غذا کہ تو کھاوے اسکو لطافت کیطرف مائل کر

کیونکہ گرمیون مین بسبب حرارت کے تحلیل کیوجہ سے اور اندرونی حرارت جو ہضم پر مددگار ہے باہر کی طرف آجاتی ہے جس سے ہضم مین ضعف آجاتا ہے۔ بقراط نے کہا ہے کہ غذا کی تکلیف کو بدن گرمیونکے موسم مین کم اٹھاسکتے ہین

وَاجتَنِبِ الغَلِیظَ مِنَ اللُّحمَانِ	وَمِلْ اِلَی البُقُولِ وَالاَلبَانِ
اور غلیظ گوشتون سے پرہیز کر	اور ساگ اور دودھون کیطرف رغبت کر

غلیظ گوشتون کا حال تو پہلے معلوم ہوچکا ہے اور سرد ترکاریان اسلیے کہ وہ اندرونی حرارت کو کسی طرح کی تحریک نہین کرسکتین جیسے کدو اور خرفہ وغیرہ

وَالسَّمَکُ الطَّرِیُّ وَالجِدَایَانِ	وَوَسَطُ السِّنِّ مِنَ الحُملَانِ
اور تازہ مچھلی اور بکری کے بچون	اور بھیڑ کے درمیانی بچون کی خواہش کر

تازہ مچھلی اگرچہ سرد ہے مگر بطی الہضم ہے اسلیے وہ میرے نزدیک کسی صورت مین بکری یا بھیڑ کے بچون کے برابر نہین ہوسکتی درمیانی سے مراد وہ ہے جنکی عمر چھ مہینے کی ہو

وَمِن فِرَاخٍ وَمِن دَجَاجٍ	وَلَحمِ طَیهُوجٍ وَمِن دُرَّاجٍ
اور مرغی کے بچون اور مرغیون سے	اور لوے کے گوشت اور تیتر سے غذا کر

یعنی ان غذاؤن کا استعمال چاہیے جو سریع الہضم ہون اور چوزون اور مرغی کا گوشت باوجود سریع الہضم کے بدن کو تری پہونچاتا ہے۔ امام رازی نے بیان

کیا ہی کہ ایک وقت مین معدہ مین مرغی کا گوشت اور دہی جمع نکرنا چاہیے کیونکہ اس سے قولنج عارض ہوتا ہی اور چکور کی حرارت بھی زیادہ تیز نہین ہوتی اسلیے وہ بھی تیتر کے گوشت کے حکم مین ہے۔

وَمِنْ كُزْبُرِيَّةٍ وَمِنْ سِكْبَاجٍ
کشنیز والی غذا اور سکباج سے

وَحِصْرِمِيَّةٍ وَزِيرْبَاجٍ
اور خام انگور والی اور شوربائی زیرہ والی سے

کزبریہ وہ غذا ہی جسمین گوشت کے ساتھ سبز کشنیز پکایا جاتا ہی۔ اور سکباج وہ غذا ہی جسمین گوشت اور سرکہ اور گرم مصلح ہون

وَجَنِّبِ الْحَلْوٰى إِلَى الْخَبِيصِ
اور پرہیز کر حلوا سے کہ میلان کرے خبیص کیطرف

وَعُجَّةِ الْكُرَّاثِ وَالْقُصُوصِ
اور خاگینہ کیطرف کہ گندنا اور قصوص سے بنایا ہو

کیونکہ تمام قسم کی شیرین غذا حرارت کو حرکت مین لاتی ہی اور ایسا ہی جو گندنا اور خاگینہ وغیرہ سے ہو خبیص حلوا ہی جو اسطرح بنایا جاتا ہی کہ ایک رطل شیرہ کنجد کو جوش دیکر برابر وزن کا اسمین میدہ ڈالا جاوے تاکہ اُسمین خوشبو آجاوے پھر سپید قند یا شہد یا نبات اسپر ڈالی جاوے یا انکا پانی عجہ (خاگینہ) ہی جو بیضہ مرغ سے بنایا جاتا ہی۔ قصوص وہ غذا ہی جسمین اخروٹ اور بندق وغیرہ ڈالی جاوین قصوص جمع قص کی ہی مفاصل اعضا کو بھی کہتے ہین اور تودمسن کو بھی۔

وَمِلْ إِلَى الْحُلَّامِ وَالْقَرِيصِ
اور حلام اور قریص کی طرف مائل ہو

وَكُلْ مِنَ التَّفْشِيلِ وَالْمَصُوصِ
اور تفشیل اور مصوص سے کھا

حلام بچھڑے یا بھیڑ کے بچہ کا گوشت ہی جو پانی اور نمک مین پختہ کر کے کسی لطیف چیز پر ڈالکر اُسکا پانی خشک کر کے پھر بقولات ضروری اور مناسب

سرکہ مین جوش دیکر اسمین یہ گوشت مع مصالح اور ابازیر کے ڈالا جاوے قریص لحم مطبوخ بالخل والا بازیر والبقول تغشیش عدس مقشر جو سرکہ مین پکائی جاوین قصوص قریب قریص کے ہی جسمین کرفس ڈالکر تیل گنجد مین جوش دیتے ہین جبکہ کسیقدر پختہ ہوجاتا ہی تو اُسمین دارچینی اور خشک کشنیز ڈالکر بقدر ضرورت سرکہ اور زعفران اور نمک ڈالکر برتن کا مُنھ بند کردیتے ہین اور بعض کے نزدیک کبوتر کے بچون سے بنایا جاتا ہی۔ اور اکثر اسکے اندر بھوم اور سداب بھردیتے ہین۔ یا کبوترون کے بچون اور تیترون سے بناتے ہین اور بعضے کبک مسلوق کو کہتے ہین کہ سرکہ مین بقول حارہ اور حالبسہ ملاکر پختہ کرین

تَدْبِيرُ الْمَشْرُوبِ كَيْفَ يَجِبُ

مشروب کی تدبیر کس طرح واجب ہی

سب سے عمدہ پینے کی چیز مطلق پانی ہی جو بدن کی اصلی رطوبت کو محفوظ رکھتی ہی جسکے حق مین خَيْرُ الشَّرَابِ يَاسَيِّدُ الشَّرَابِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وارد ہی

اِنْ شِئْتَ اَنْ تَنْجُوَا مِنَ الْبَثَاثِ	فَالْجَوْفُ قَسِّمْهُ عَلَى اَثْلَاثٍ
اگر تو چاہے کہ سخت رنج سے نجات پاوے	تو پیٹ کو تین حصون پر تقسیم کر
لِلنَّفَسِ الثُّلُثُ وَ لِلْغِذَاءِ	ثُلُثٌ وَ بَاقِيهِ مَكَانُ الْمَاءِ
سانس کا ثلث اور غذا کا	ثلث اور باقی پانی کی جگھ

جب امراض اور تکالیف جسمانی سے محفوظ رہنا چاہو تو اپنے معدہ کو تین حصون مین منقسم کرو ایک حصہ غذا کے لیے اور ایک حصہ پانی کے لیے اور ایک حصہ سانس کے لیے۔ کیونکہ جب معدہ پُر ہوجاتا ہی تو اُسمین غذا کو پوری

حرکت نہیں آسکتی جس سے ہضم مین خرابی آجاتی ہی۔ اگر کہا جاوے کہ سانس کا
مقام پھیپھڑا ہی نہ کہ معدہ تو اُسکا جواب یہ ہی کہ حقیقت مین اگرچہ ایسا ہی ہی
لیکن جب معدہ پُر ہو جاتا ہی تو اندرونی تمام اعضا کی جگہ تنگ ہو جاتی ہی اسلیے
معدہ کی امتلاء کے سبب سے اُنکے مجاری بند ہو جاتے ہین جس سے سانس
کے آنے جانے مین تکلیف ہوتی ہے

قَلِیْلُ مَاءٍ بَارِدٍ یُبْرِدِیْکَا
تھوڑا سا سرد پانی تجھے سیراب کر دیگا

وَکَثِیْرُہٗ الْفَاتِرُ لَا تَشْفِیْکَا
اور نیم گرم زیادہ پانی تجھے تسکین نہ دیگا

یعنی سرد پانی تھوڑا استعمال مین لانا چاہیے جس سے معدہ کی حرارت کی تیزی
فرو ہو جاوے اور تشنگی کو تسکین ہو جاوے اور نیم گرم پانی معدہ کو رطوبات
سے پاک و صاف کرتا ہی لیکن تسکین نہین دیتا۔ غرضکہ زیادہ پانی پینے سے معدہ
مین فساد اور اُسکی حرارت مین ضعف آجاتا ہی

وَالثَّلْجُ لَا تُکْثِرْ ہٗ فِی الشَّرَابِ
اور تو پانی مین برف کو زیادہ مت ڈال

فَاِنَّہٗ یُضِرُّ بِالْاَعْصَابِ
کیونکہ یہ پٹھون کو مضر ہے

لَا تَسْقِ ثَلْجًا لِسِوَی السَّمِیْنِ
تو سواے فربہ اور دموی اللحم

اَلدَّمَوِیِّ اللَّحْمِ وَالْمَتِیْنِ
اور مضبوط گوشت والے کے کسی کو برف مت پلا

جب پانی مین برف یا پالا ڈالا جاوے اُسکا استعمال پٹھون کو بالخاصیت ضرر پہونچاتا ہی اور
اُنکی برودت کو زیادہ بڑھاتا ہی جسکی برداشت دشوار ہی مگر جو فربہ اور جسکا گوشت بہت خون والا
ہو کیونکہ دموی مین حرارت زیادہ ہوتی ہی جو برف کی برودت کے مقابل ہو جاتی ہی
اور فربہ مین رطوبت بہت ہوتی ہی اسلیے دبلے پتلے آدمیون کو نہایت ضرر پہونچاتا ہی

حِرْصَكَ لَا تَشْرَبْ عَلَى الْخُوَانِ	اِنْ لَمْ يَكُنْ يَشْرَقُ لِلْاِنْسَانِ
تو اپنی حرص سے دسترخوان پر کسیکو پانی مت پلا	جبکہ کسی آدمی کے حلق میں کچھ پھنس نگیا ہو

کھانے کے درمیان پانی پینا نہ چاہیے کیونکہ اسوقت میں پانی پینے سے معدہ میں غذا نہیں ٹھہر سکتی جس سے ہضم ناتمام رہتا ہی کیونکہ پانی معدہ کو تمام غذا پر حاوی ہونے سے روک رکھتا ہی۔ مگر جب حلق میں کچھ پھنسنے کا ڈر ہو

لَا تَأْخُذِ الْمَاءَ عَلَى الطَّعَامِ	وَلَا عَلَى الْخُرُوْجِ مِنْ حَمَّامِ
کھانے پر پانی مت پی	اور نہ حمام سے نکلنے پر

کیونکہ ان ہر دو اوقات میں پانی پینے سے جگر کے مزاج میں خرابی آجاتی ہی اور کبھی اس سے جلودر کی بیماری بھی عارض ہو جاتی ہی لیکن اگر حمام کے نکلنے سے پہلے پانی پیا جاوے تو اسقدر مضر معلوم نہیں ہوتا

وَلَا عَلَى الرِّيَاضَةِ الْقَوِيَّةِ	اَوِ الْجِمَاعِ اِنَّهُ بَلِيَّةٌ
اور نہ قوی ریاضت پر	نہ جماع پر کہ یہ بڑی بلا ہی

کیونکہ ریاضت قوی سے بدن میں تخلخل آجاتا ہی اور اُسکے مجاری کھل جاتے ہیں جنمیں پانی سرایت کر جانے سے اعضا کی حرارت کو نقصان اور جگر کو ضرر پہونچتا ہی اور بڑی بلا سے مراد یہی ہی کہ اس سے طرح طرح کے امراض اور تکلیف عارض ہوتی ہی

فَاِنْ دَعَتْ لِذَلِكَ الضَّرُوْرَةُ	مِنْ قِلَّةِ الصَّبْرِ فَخُذْ يَسِيْرَهُ
اور اگر کم صبری سے ضرورت پڑے	تو تھوڑا سا ہی لے

جسے زیادتی پیاس کا تقاضا ہو یا لقمہ حلق سے نیچے نہ گذر سکے جس سے غذا کا تناول دشوار ہو جاوے تو اسصورت میں کسیقدر پانی پی لینا چاہیے

جس سے پیاس زائل ہو جاوے اور غذا کی خواہش متقاضی رہے

حَتّٰى إِذَا مَا مِلْتَ بِالطَّعَامِ — فِي أَسْفَلِ الْجَوْفِ إِلَى انْهِضَامِ

یہانتک کہ جب طعام — تہ معدہ میں ہضم کیطرف مائل ہو جاوے

فَخُذْ مِنَ الْمَاءِ الَّذِي يُرْوِيكَا — أَوْ مِنَ الشَّرَابِ مَا يَكْفِيكَا

پس اسقدر پانی پی جو تجھے سیراب کر دیوے — یا اتنا شربت پی جو تجھے کفایت کرے

یعنی جب طعام کمس طور پر ہضم ہو جاوے اور معدہ کی تہ میں بخوبی قرار پا جاوے
تو اسوقت میں پانی پینا چاہیے تاکہ غذا سے بالا بالا ہی زائل ہو جاوے

حَتّٰى إِذَا أَخَذْتَ مِنْهُ رِيَّكَ — عَنْ شِبَعٍ أَوْ عَنْ شَرَابٍ سُكْرِكَ

حتی کہ جب تو لے پانی سے سیری کے بعد سیرابی کرنی — یا بعد شراب کے مستی اپنی پی لی

وَجَاءَكَ الْعَطَشُ فَلْتُجَانِبْ — فَإِنَّ هٰذَا الْعَطَشَ أَثَرٌ كَاذِبٌ

اور پیاس تجھے آ لگے تو پرہیز کر — کہ یہ پیاس ایک جھوٹی بات ہے

یعنی طعام معدہ میں قرار پا کر ہضم ہو چکے اور اسکے بعد کسیقدر پانی پی لیا جاوے
جس سے پیاس زائل ہو جاوے اور سیرابی کے لیے کفایت کرے پھر اسکے
بعد اگر اور پیاس معلوم ہو وے تو اسکو کاذب پیاس سمجھنا چاہیے جو
تھوڑی دیر میں صبر کرنے سے زائل ہو جاوے گی

تدبیر النبیذ وشبهه

شیرہ انگور و کھجور اور اسکے شبہہ کی تدبیر

چونکہ انگور کا شیرہ وغیرہ سے ہو کر شراب ہوتی ہے جو شریعت میں نہایت ممنوع ہے جسکی مذمت
میں بہت سی احادیث وارد ہیں اسلیے ہم اس مقام پر حضرت اصل کتاب سے

ترجمہ پر کفایت کرتے ہین

فی الشراب لا تقصد الی التکثیر — واقنع من النبیذ بالیسیر

تو پینے مین زیادتی کا قصد مت کر — اور تھوڑے سے شیرہ پر قناعت کر

لا تدمن النبیذ کل یوم — ولا تکن تشرب بعد الصوم

اور ہر روز شیرہ کی مداومت نکر — اور نہ بعد افطار روزہ کے پی

ولا علی الطعام ذی اللطافہ — ولا علی الغذاء ذی الحرافہ

اور نہ لطیف طعام پر پی — اور نہ تیز غذا پر

ایاک ان تسکر طول الدہر — ان لم یکن فمرۃ فی الشہر

خبردار ہمیشہ کی مستی سے دور رہنا — اگر ممکن نہو تو ایک ماہ مین صرف ایکبار

ومن یکن یصدعہ العقار — ویعتریہ الحر والخمار

اور جس شخص کو شراب دردسر پیدا کرے — اور گرمی اور خمار اسکو عارض ہووے

فاسقہ شراب بیض الریحان — ولینتقل بحامض الرمان

پس تو اسکو شراب سفید ریحان کی پلا — اور چاہیے کہ وہ ترش انار کا نقل کرے

وبالسفرجل وبالخیار — وامزج لہ الماء مع العقار

اور بہی اور کھیرے کے ساتھ نقل کرے — اور تو اسکے واسطے شراب مین پانی ملا دے

ومن شکا فی الراح بالریاح — فی جوفہ فاسقہ صرف الراح

اور جو شخص شراب سے اپنے پیٹ مین ریاح کی شکایت کرے — تو تو اسکو خالص شراب پلا

الاصفر القوی فہو الصالح — لذالک والنقل لہ موالح

کہ زرد ہو قوی جو اس شخص کے واسطے مناسب ہے — اور نقل اسکا نمکین چیزین ہون

وَالْاَبْيَضَ الْمَائِيَّ فِي الْمَصِيْفِ	فَاِنَّهٗ اَشْبَهُهُ بِاللَّطِيْفِ
اور سفید شراب پانی آمیز گرمی کے موسم مین پلا	جو کہ لطیف مزاج کے لیے مناسب ہے
وَامْزِجْهُ بِالْمَاءِ وَنُقْلٌ حَامِضٌ	وَاَكُلْ عَلَيْهِ اِنْ اَكَلْتَ قَابِضٌ
اور تو اسمین پانی ملا اور نقل ترش	قابض اسپر کھا اگر تجھے کھانا منظور ہو

تدبیر النوم

نیند کی تدبیر کے بیان مین جسکا حال کسیقدر ضروریات کی بحث مین مذکور ہوچکا ہے

لَا تُطِلِ النَّوْمَ فَتُؤْذِي النَّفْسَا	وَلَا تُكْثِرْ فِيْهَا فَتُزْرِي الْحِسَّا
تو نیند زیادہ مت کر کہ جان کو دکھ دیویگی	اور بہت بیدار بھی مت رہ کہ حس کو کمزور کریگی
لَا تُطَوِّلِ النَّوْمَ بِغَيْرِ الْهَضْمِ	عَلَى الطَّعَامِ اَوْ عَلَى اِثْرِ التُّخَمِ
اور تو غیر منہضم طعام پر نیند دراز کر	اور بعد بدہضمی کے بھی بہت سو

معتدل نیند وہ ہے جسکی مقدار آٹھ گھنٹون سے زیادہ نہو اور جب اسقدر سے زیادہ سو جاوے تو اس سے دماغ کی قوت نفسانیہ کو ضرر پہونچتا ہے کیونکہ اسصورت مین دماغ کیطرف زیادہ بخارات صعود کرتے ہین۔ اور نیز زیادہ خواب سے حرارت غریزی فرو ہو جاتی ہے جیسا کہ آگ کسی برتن مین بند کردینے سے بجھ جاتی ہے اور بیداری کی حالت مین انسان کو نیند مطلوب ہوتی ہے جو اُسکو میسر نہین آتی جس سے دماغ کو ضرر پہونچتا ہے اور چونکہ بیداری اصلی رطوبتون کو جذب اور خشک کرلیتی ہے اسلیے قوت حسی کو جسکا فیضان دماغ سے ہوتا ہے نقصان پہونچتا ہے اور نیز اخلاط مین احتراق واقع ہو کر اُسکے بخارات دماغ کی طرف صعود کرتے ہین اور اکثر بیداری بدہضمی یا فکر یا خوف کی وجہ سے ہوتی ہے

وَلَا تُطِلْ نَوْمًا بِوَقْتِ الْجُوْعِ		يُبَخِّرُ الرَّاسَ مِنَ الرَّجِيْعِ
اور تو گرسنگی کے وقت نیند دراز مت کر		کہ یہ پا خانہ سے سر کو بخارات چڑھادیگی

کیونکہ نیند کی حالت مین حرارت واسطے ہضم غذا کے اندرونی بدن کی طرف راجع ہوتی ہی۔ سو جب اُسکو عمل کرنے کے لیے غذا نہین ملتی تو بدن کی خلطونپر عمل کر کے اُنکو جلادیتی ہی جس سے بخارات دماغ کیطرف صعود کرتے ہین

ثُمَّ بِاسْتِنَادٍ اِثْرَ الطَّعَامِ		حَتّٰى يَحِلَّ مَوْضِعَ الْاِنْهِضَامِ
اور بعد غذا کے تکیہ لگا کر سو تا رہ		یہانتک کہ طعام ہضم کی جگہ اُتر جاوے

کیونکہ سر کا کسیقدر اونچا رہنا غذا کے ہضم پر معین ہی اور نیز لطیف حرکت سے غذا جلد ہضم ہوتی ہی۔ جالینوس نے کہا ہی کہ کھانے کے بعد آہستہ چند قدم چلنا چاہیے تاکہ طعام فم معدہ سے نیچے ہو جاوے اور ہضم کے لیے نیند اور بیداری دونون ضروری ہین کیونکہ نیند سے ہضم کو تقویت پہونچتی ہی اور بیداری مین دماغ بخارات سے کم ممتلی ہوتا ہے۔

تَدْبِيْرُ الْحَرَكَةِ
حرکت کی تدبیر

سنۃ ضروریہ کی بحث مین حرکت کا بیان ہو چکا ہی

لَا تَرْتَضِ الرِّيَاضَةَ الْقَوِيَّةَ		وَلَا تَوَدَّعْ بَلْ عَلَى السَّوِيَّةِ
تو ریاضت قوی مت کر		اور نہ آرام طلب بلکہ برابر طور پر رہا کر

قانون مین ہی کہ صحت کی بڑی تدبیر ریاضت ہی جس سے بدن کو زیادہ تقویت حاصل ہوتی ہی اور آرام طلبی سے بدن مین زیادہ فضلے جمع ہو جاتے ہین اور

حرارت غریزیہ ضعیف ہوجاتی ہے

وَرَضِّ مِنَ الاعْضَاءِ کُلَّ تُعْبِنَا	مَا خِفْتَ اِنْ تَجْمَعَ خِلْطًا دُوْنًا
اور اعضا کو ریاضت مین کہ تاکہ مدد دیوین	جبتک تو ڈرے کہ وہ ردی خلطہ کو جمع کردیوین

ہر عضو کی علیحدہ علیحدہ ریاضت ہے جو اس عضو کی قوت کو تقویت ہوتی ہے سو اگر اس عضو مین فضلے ہون تو اُنکو تحلیل کرنے سے تقویت ہوتی ہے اور اگر کوئی خلط نہو تو خاص کو قوت بخشتی ہے۔ جسکی تفصیل پہلے حصہ مین ہوچکی ہے

بِالْمَشْیِ اِنْ شِئْتَ اَوِ الصِّرَاعِ	حَتّٰی تَرٰی النَّفَسَ فِی السِّرَاعِ
چلنے سے اگر جی چاہے یا کشتی مین	یہانتک کہ سانس تیزی مین آجاوے
وَلَا تَرِضْ مَنْ کَانَ ذَا نُحُوْلٍ	کَیْ لَا تَزِیْدُ مِنْهُ فِیْ تَحْلِیْلٍ
اور مت چلا اسکو جو لاغر ہووے	تاکہ تو اسکی تحلیل مین زیادتی نہ کرے

کیونکہ ریاضت اگرچہ قوی کیون نہو لاغر اور نقیہ اور خشک مزاج والون کو نقصان پہونچاتی ہے اور کبھی زیادہ رطوبتون کے تحلیل کی وجہ سے دق اور ذبول کی طرف موذی ہوتی ہے

وَرَضِّ کَثِیْرَ الشَّحْمِ وَالسَّمِیْنَا	وَ نُطْفَةً اِنْ یَکُنْ بَطِیْنَا
اور بہت چربی والے اور موٹے کو تو ریاضت کرا	اور اگر بڑے پیٹ والا ہو تو اُسکی کمر پٹکا بندھوا

چونکہ موٹے آدمیون اور بہت چربی والون مین زیادہ رطوبت ہوتی ہے اسلیے اُنکو زیادہ تحلیل کی ضرورت پڑتی ہے

وَانْقُصْ مِنَ التَّعَبِ فِی الْمَصِیْفِ	وَ اَثْخِنْ بِالْعَرَقِ فِیْ تَلْطِیْفِ
اور گرمی کے موسم مین تکان کم کر	اور تلطیف کرنے کی خاطر پسینا نکال

وَقَدْ ذَكَرْتُ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ
اور مین کتاب العلم مین ذکر کرچکا ہون
مِنْ فَرْغِ مَا يَفْصِلُ وَمِنْ جِنْسِ
فصلون کے نکالنے اور بند کرنے سے

تَدْبِيرُ مَا تَحْتَاجُهُ فِي الْجِسْمِ
جس جس تدبیر کی جسم مین حاجت پڑتی ہی
وَمَا تُرِيدُ مِنْ مَعَانِي النَّفْسِ
اور نفس ان چیزون سے جنکا توارادہ کرتا ہی

تَدْبِيرٌ ثَانٍ فِي فُصُولِ الْعَامِ

سال کی فصلون کی دوسری تدبیر

مصنف نے تدبیر کو دو قسمون پر منقسم کیا ہی- ایک وہ جو ضروریات کی بحث مین فقط صحت کی تدبیر کا اجمالاً ذکر ہو چکا ہی- دوسری تدبیر جسکا فصلون اور موسم کے اعتبار سے مفصلاً بیان ذیل مین آتا ہی

وَكُلُّ مَا ذَكَرْتُهُ فِي الصَّيْفِ
جو کچھ مینے گرمی کی بابت ذکر کیا ہی
فَافْعَلْهُ فِي الْمَحْرُورِ وَالشُّبَّانِ
سو اُسکو گرم مزاج والے اور جوانون مین

مِمَّا أَنَا دَبَّرْتُهُ فِي الْكَيْفِ
جو کچھ اُسکی کیفیت مین تدبیر مینے بتلائی ہی
وَفِي الْجُنُوبِ مِنَ الْبُلْدَانِ
اور پہاڑ سے بجانب جنوب واقع ہونیوالے شہرونمین جاری کر

یعنی جو کچھ طعام اور پانی اور لباس کی بابت موسم گرما کے مناسب تدبیر کا ذکر ہو چکا ہی وہی گرم مزاج والون اور جوانون کے لیے تدبیر جاری کرنی چاہیے کیونکہ انکا مزاج گرم ہی جو موسم گرما کے ساتھ زیادہ مناسبت رکھتا ہی اسیطرح جو اشخاص پہاڑ سے جنوب کیطرف آباد ہین اُنکی ہوا مین زیادہ گرمی اور طپش ہوتی ہی

وَفِي الشِّتَاءِ فَامْتَثِلْ بِضِدِّهِ
اور جاڑے دن مین اُسکی ضد کو بجالا

كَيْمَا يُغَاوِرُ مَا لَهُ لَوْ بَرْدِهِ
تاکہ درد اُسکے رد کرنے مین برابری نکرے

موسم گرما کے مناسب جس تدبیر کا پہلے ذکر ہو چکا ہے سردی مین اسکے مخالف تدبیر کو عمل مین لانا چاہیے تاکہ صحت کی حفاظت رہے لیکن یہ اکثر جسمون کا حال ہے۔ لیکن بوڑھون اور پتلے دبلون مین بہر صورت تمام موسمون مین ترطیب ضروری ہے

وَامْضِ عَلَى الرَّبِيعِ وَالْخَرِيفِ	بَيْنَ الشِّتَاءِ مِنْكَ وَالْمَصِيفِ
اور موسم بہار اور خریف مین	سردی اور گرمیون کے درمیان چل
وَجَفِّفِ الرَّبِيعَ وَالْخَرِيفَا	رَطِّبْهُ بَلْ جَنِّبْ بِهَا التَّجْفِيفَا
اور ربیع مین خشکی اور خریف مین تری پہونچا	بلکہ اسمین خشکی سے پرہیز کر

یعنی بہار کی موسم مین اُن اُمور کا استعمال کرنا چاہیے جس سے بدنون مین خشکی حاصل ہووے اور خریف مین وہ جنسے تری پہونچے کیونکہ اس موسم مین بدنون پر خشکی غالب ہوتی ہے اسیواسطے یہ موسم پتلے دبلے اشخاص اور گرم ملک کے رہنے والون کو مضر ہوتا ہے

بَاقِي الرَّبِيعِ وَابْتِدَاءُ الْخَرِيفِ	دَبِّرْهُمَا كَالْحَالِ فِي الْمَصِيفِ
ربیع کے اخیر اور خریف کی ابتدا مین	ایسی تدبیر چاہیے جیسے کہ گرمی کی حالت مین کرتی ہے

کیونکہ ہر موسم کا اخیر اپنے مابعد کے موسم کی ابتدا کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے اور ایسا ہی ہر موسم کی ابتدا اپنے ماقبل کے موسم کے اخیر کے ساتھ مناسب ہوتا ہے اسلیے موسم سرما کا اخیر موسم بہار کے مناسب اور اُسکی ابتدا خریف کے مشابہ ہوتی ہے اور موسم خریف کی ابتدا موسم گرما کے مناسب اور اُسکا اخیر موسم سرما کے مشابہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اُسکی طرف خود مصنف نے اشارہ کیا ہے

وَاَوَّلُ الرَّبِيعِ فِي التَّدَابِيرِ
اور اول موسم ربیع کے تدبیر مین
دَبِّرْهُمَا كَالْحَالِ فِي الشِّتَاءِ
انہین ایسی تدبیر کر جیسے کہ سردی مین
هٰذَا الَّذِي يُفْعَلُ فِي حَالِ الْحَضَرِ
یہ وہ ہی جو گھر مین کیا جاتا ہی

كَمِثْلِ الْخَرِيفِ فِي الْاَخِيرِ
مثل اخیر خریف کے ہی
اَعْنِي بِمَا يُسَخِّنُ مِنْ غِذَاءِ
یعنی غذا سے گرم کے ساتھ تدبیر کر
وَمَنْ يُسَافِرْ فَاعْتَمِدْهُ فِي السَّفَرِ
اور جو مسافر ہو اُسکا حال سفر پر قیاس کر

جو تدابیر ہم پہلے بیان کر چکے ہین وہ تو ان اشخاص کے لیے ہین جو کہ اپنے گھرونمین ہائش تدبیر ہین اور جو مسافر ہین اُنکے لیے خاص تدابیر اور ہین جنکا آگے بیان آتا ہی

تَدْبِيرُ الْمُسَافِرِ خَاصَّةً فِي الْبَحْرِ
مسافر کی تدبیر خصوصًا دریا کے سفر مین

بعض حکما نے کہا ہی کہ مسافر کو چاہیے کہ سفر کی حالت مین اپنی ہمیشہ کی ہائش کی خاک مین سے کسیقدر اپنے ہمراہ رکھے تاکہ ہر وقت اسکو اپنے پینے کے پانی مین ڈالدیا کرے جس سے پانی کا تغیر کا ضرر زائل ہو جاتا ہے

مَنْ كَانَ مِنْهُمْ رَاكِبًا فِي الْبَحْرِ
جو شخص کہ سمندر مین سوار ہو
اَمْنَعْهُمُ الرُّكُوبَ فِي الشِّتَاءِ
تو انکو سردی مین سمندر مین سوار ہونے سے منع کر
وَمَنْ يُلَجِّجْ زِدْ لَهُ فِي الْمَاءِ
اور جو شخص بڑے گہرے سمندر کے پانی مین جانے لگے تو اُسکے لیے

اَوْ كَانَ يَوْمًا ذَاهِبًا فِي الْبَرِّ
یا کسی روز جنگل مین جاوے
فِي الْبَحْرِ وَالْمَسِيرِ فِي الْاَنْوَاءِ
اور برسات مین چلنے سے روک دے
وَاخْتَرْ لَهُ الصَّالِحَ مِنْ دُعَاءِ
پانی زیادہ دے اور دعا سے خیر اُسکے لیے پسند کر

وَزِدْہُ بِالرَّطْبِ مِنَ الْغِذَاءِ
اور زیادہ دے اسکو تر غذا

وَمُطْلِقُ الطَّبْعِ مِنَ الدَّوَاءِ
اور دوا جو اسہال لاوے

شیرین دریا مین سفر کرنے کے وقت تر غذا کا استعمال ضروری ہی لیکن شور اور نمکین دریا مین چونکہ قی اور متلی ہوتی ہی جسمین تر غذا سے زیادتی کا احتمال ہی اسلیے وہان اکثر اطبا نے کہا ہی کہ انگور اور بہی اور چوکٹ غیرہ ترش میوہ جات کا مربی کھانا چاہیے اور غذا وہ جسمین سرکہ ملا ہوا ہو- اور اسہال اور دوا کے استعمال سے مراد یہ ہی کہ سوار ہونے سے پہلے بدن کو بذریعہ اسہال کے خلطون سے پاک صاف کر لینا چاہیے تاکہ جہاز یا آگ بوٹ کی غیر طبعی چال سے مواد حرکت اور جنبش مین آ جاوین

وَاِنْ تَخَفْ مِنْ مَدَّةٍ اَسْهَلَہٗ
اور اگر تو ڈرے مادہ سے جو حرکت کرادے

فَاِنْ فَعَلْتَ بَعْدَ ذَا اَدْخَلَہٗ
تو تو اُسکے بعد یہ دوا دیوے تو بہت مفید ہوگا

وَاجْعَلْ لَہٗ مِنْ رُبُوبِ الْحَامِضَہْ
اور اُسکے خاطر ترش ربوب تیار کر

وَامْزُجْ لَہٗ مِنْ مِیَاہٍ قَابِضَہْ
اور اسمین عرق قابض ملا

جنسے قی اور متلی اور اسہال دور ہو جائین

وَحِمْہُ فِیْھَا مِنَ الْاَوْضَارِ
اور تو اُنکو میل اور چکنائی سے پرہیز مین رکھ

اَعْدِدْ لَہٗ التَّطْفِیْفَ مِنَ الْاَطْمَارِ
اور صاف چادر اسکے لیے تیار کر

وَمَنْ عَلَاہُ الْقَمْلُ مِنْ مُسَافِرٍ
اور جس مسافر مین جوئین زیادہ ہو جاوین

وَلَمْ یَکُنْ فِیْ قَتْلِھَا بِقَادِرٍ
اور وہ اُسکے مارنے پر قادر نہو

فَالصُّوْفَ خُذْ وَافْتِلْ حَبْلًا مِنْہُ
پس پشم لیکر اسکی ایک رسی بٹ

وَاقْتُلْ بِدُھْنِ زِیْبَقًا وَادْھُنْہُ
اور پارہ کو تیل مین مار کر اُسکو چکنا کر

وَبَیْنَ ثَوْبَیْہِ فَقِلْدُنْہُ	حَتّٰی تَرَی الْقَمْلَ سَقَطْنَ عَنْہُ
اور درمیان دو کپڑون کے اسکو باندھ دے	یہانتک کہ تجھے معلوم ہو کہ جوئین اسسے گر پڑی ہین

یہ تدبیر مسافر اور مقیم اور مریض سبکی جوؤن مارنے کے لیے کافی ہی

تَدْبِیْرُ الْمُسَافِرِیْنَ فِی الْبَرِّ خُصُوْصًا فِی الْبَرْدِ

تدبیر جنگل کے مسافرون کی خصوصاً سردی مین

وَمَنْ یَکُنْ مُسَافِرًا فِی الْبَرِّ	فَاعْمَلْ عَلٰی عِلَاجِہٖ فِی السَّفَرِ
جو شخص خشکی اور جنگل مین مسافر ہو	تو تو اُسکے علاج کے واسطے پردہ مین یہ کام کر

دریاے سفر مین اسقدر سردی نہین معلوم ہوتی جیسے کہ خشکی کے سفر مین ہوتی ہی کیونکہ اس صورت مین مسافر کے ہاتھ پانون وغیرہ تمام اعضاے ظاہر کھلے رہتے ہین جس سے تمام بدن کو سرد ہوا پہونچتی ہی

حَذِّرْہُ اَنْ یُصِیْبُ ذَاکَ الثَّلْجُ	فَاِنَّہٗ مِنَ الْجُمُوْدِ یَنْجُوْ
کہ اسکو ڈرا اس سے کہ اسے برف پہونچے	کیونکہ وہ اونچاو کی حالت مین جمود سے نجات پاویگا

جمود ایک مرض کا نام ہی کہ جب آدمی کو عارض ہوتا ہی جو جس حالت پر ہوتا ہی اسی حالت مین سُن ہو کر جم جاتا ہی۔ اور کبھی جمود سے مراد کزاز ہوتا ہی جسمین بدن کے تمام طبعی افعال بے حس و حرکت ہو جاتے ہین اور کبھی کزاز صرف اسی تمدد پر بولا جاتا ہی جسکا سبب زیادہ سردی سے ہوتا ہی۔ اور ہمنے کئی آدمیون کو دیکھا ہی کہ برف کے گرنے سے اُنکے ہاتھ پانون جھڑ گئے ہین

اَطْعِمْہُ مَا یُشْبِعُ مِنْ طَعَامٍ	کَیْلَا یُصِیْبَ الْجُوْعُ بِالْحِمَامِ
اُسکو وہ طعام کھلا جس سے سیر ہو جاوے	تاکہ گرسنگی اُسے ہلاکت کو نہ پہونچا دیوے

شکم پُری کی حالت میں اندرونی حرارت قوی ہوتی ہی جس سے بدن کو زیادہ گرمی پہونچتی ہی۔ اور بھوک کی حالت مین حرارت تحلیل ہو کر فرو ہو جاتی ہی اسلیے انہین سردی زیادہ غلبہ پالیتی ہی اور کبھی بھوک سے حرارت غریبہ عارض ہو جاتی ہی تو تپ کا باعث بنتی ہی۔ غذا بہتر وہ ہی جسمین تھوم اور اکھروٹ اور رائی اور گھی اور گرم مصالح ڈالے جاوین جو سردی کا مقابلہ کرسکین

اَدْخِلْهُ اِنْ يَسَّرَدَ اِلَى الْحَمَّامِ	اَلْصِقْ بِهِ الْخِصْبَ مِنْ اَجْسَامِ
اگر بدن مین زیادہ سردی ٹھہر جاوے تو اُسکو گرم پانی کے حمام مین داخل کرو	اور تر و تازہ چیزین اُسکے جسم پر لپیٹ

برف یا سردی مین چلنے سے جب آدمی کے بدن مین زیادہ سردی ٹھہر جاوے جس سے ہلاکت اعضا کے فساد کا ڈر ہو تو اُسکو گرم پانی کے حمام مین داخل کرنا چاہیے اگر ہو سکے ورنہ صرف گرم پانی مین ڈبونا چاہیے اور روغن گرم جیسے کُٹھ اور فربیون اور زیتون کہ جسمین چند بیدستر ڈالکر جوش دیا گیا ہو وغیرہ گرم تیلونکی مالش کرنی چاہیے اور حقیقت مین روغن قطران سے بڑھکر کوئی زیادہ مفید نہین ہی

اَنْ يَقْصِرِ الْجَلِيدُ مِنْ عَيْنَيْهِ	اَلْقِ خِمَارًا اَسْوَدَ عَلَيْهِ
اگر یخ اُسکی دونون آنکھونکو تھرادیوے	تو تو سیاہ اوڑھنی اُسپر ڈالدے
وَكَثُرَ السَّوَادُ فِي يَدَيْهِ	كَيْمَا يُطِيلُ نَظَرًا اِلَيْهِ
اور اُسکے ہاتھون مین سیاہی بہت رکھ	کہ وہ اُسکی طرف بہت دیر تک دیکھتا رہے

سپیدی کی طرف زیادہ نظر کرنے سے آنکھونمین ضعف آجاتا ہی اور اسکے نورانی اجزا پھیل یا پھٹ جاتے ہین اور سیاہی کی طرف دیکھنے سے آنکھ کے نورانی اجزا مجتمع ہو کر تقویت پاتے ہین جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہی

وَاحْتَفِظْ مِنَ الْبَرْدِ عَلَى اَطْرَافِهٖ
اور اسکے ہاتھ پانون پر سردی پڑہنے سے احتیاط کر

وَاغْمِسْ بِدُهْنِ النِّفْطِ مِنْ لِفَافِهٖ
اور پارچہ کو نفط کے تیل مین تر رکھ

نفط تیل ہی جسکو ایک کنوئین سے نکالتے ہین تیسرے درجہ مین گرم خشک ہی لفافہ جو چیز پیر یا کسی اور عضو پر لپیٹا جاوے۔ یعنی موزہ۔ جرّاب پٹی وغیرہ

كَرِّرْ عَلَى الرِّجْلَيْنِ مِنْ تَلْفَافِهٖ
دونون پیرون پر بہت اُسکو لپیٹ رکھ

مِنْ قَبْلِ اَنْ تُدْخِلَ فِي خِفَافِهٖ
پہلے اُس سے کہ تو موزون مین داخل کرے

کیونکہ زیادہ سردی سے ہاتھ پانون مین فساد آجاتا ہی جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہی دوسرے نسخہ مین بجاے روغن نفط کے روغن قسط واقع ہی وہ بھی گرم خشک ہی اور اسیکے حکم مین تمام مسخنات کو سمجھنا چاہیے سو جہان یہ روغن نہ ملین وہان تخم اور زیتون کا تیل استعمال مین لانا چاہیے اور پٹی باندھنے مین ایسی مضبوطی نہ چاہیے جس سے عضو حرکت نہ کر سکے۔ کیونکہ زیادہ باندھے ہوے عضو مین سردی کی زیادہ اور جلدی تاثیر ہوتی ہی

اِنْ لَمْ يُصِبْ بَعْدَ الْاَذٰى وَجَعُهَا
اگر اُنکو تکلیف کے بعد درد محسوس نہو

فَاعْلَمْ بِاَنَّ الْبَرْدَ قَدْ قَطَعَهَا
تو یقین کر کہ سردی نے اُنکے ہاتھ پانوںکو کاٹ دیا ہی

حِيْنَئِذٍ فَخَلِّ ذَاكَ عَنْهَا
اسوقت پس وہ لفافہ انسے اُتار دے

وَالْتَزِمْ عَلَيْهَا الدَّلْكَ وَاسْخُنْهَا
اور ملنے اور گرم کرنے کا اُنپر التزام کر

بِسُخْنِ دُهْنِ خَرْدَلٍ فَادْهُنْهَا
گرما گرم تیل مین رائی کے ساتھ اُنکو تر کر

وَلُفَّهَا مِنْ بَعْدِ ذَا وَصُنْهَا
اسکے بعد اُنکو باندھ کر بحفاظت رکھ

جب کہ سردی سے کسی ظاہری عضو کی حس جاتی رہے تو اسکی پٹی کو اُتار کر گرم تیل مین

مالش کرنی اور گرم کپڑون سے گرمی پہونچانی چاہیے کیونکہ سردی نے حرارت کو
دور کرکے عضو کو بیجان کر دیا ہی سو اگر اس سے بھی کچھ فائدہ نہو تو پچھنے لگا کر
خون نکالا جاوے جو کہ سردی پہونچنے سے فاسد ہو گیا ہی تاکہ اسکی جگہ اور
صحیح خون پیدا ہو جاوے جسمین حرارت ہووے

وَاِنْ یَکُنْ سَوْدَاً فَشَرِّطْهَا
اور اگر سیاہ ہو گئے ہون تو انکو پچھنے لگاؤ
وَاِنْ تَعَفَّنَتْ فَتَنَقَّیْهَا
اور اگر متعفن ہو گئے ہون تو انکا تنقیہ کرو
وَاِنْ تَتَاشَرَتْ فَقَطِّعْهَا
اور اگر بیماری سے مردہ ہو جاوے تو انکو کاٹ دو
اَعْنِی الَّذِی قَدِ اسْتَمَاتَ مِنْهَا
یعنی اس عضو کو جو اُنسے مر گیا ہو

جبکہ عضو کا رنگ سیاہ ہو جاوے تو اُس سے سمجھنا چاہیے کہ اُسکے خون مین
خرابی آگئی ہی جسکا نکالنا ضروری ہی سو جب عضو کے گوشت مین عفونت پائی جاوے
تو اُس عفونت کو کسی ذریعہ سے دور کر دینا چاہیے تاکہ دوسرے عضو کی طرف
سرایت نکر جاوے اور جب عفونت اسقدر زیادہ ہو جاوے کہ اس عضو کا
گوشت مردہ ہو جاوے تو اسصورت مین متعفن عضو کو آری یا کسی اور آلہ سے
کاٹ ڈالنا چاہیے تاکہ تمام جسم مین خرابی پھیل کر ہلاکت یا فساد کا باعث ہو جاوے

وَدَاوِ مَنْ اَصَابَ بِالْاِعْیَاءِ
اور دوا کر اسکی جو تھک گیا ہو
بِالدُّهْنِ وَاللَّطِیْفِ مِنْ غِذَاءٍ
تیل سے اور لطیف غذا سے
وَالدَّلْكِ وَالتَّغْمِیْرِ فِی الْحَمَّامِ
اور ملنے اور گرم پانی مین بٹھانے سے علاج کر
وَلْیَسْتَرِحْ مِنْ بَعْدُ فِی اَیَّامٍ
اور چاہیے کہ بعد اسکے چند روز آرام کرے

جو آدمی تھک جاوے اگر سفر مین ہو تو اُسکو راحت پہونچانی اور آہستہ آہستہ

مالش کرنی اور گرم حمام مین غسل دینا اور لطیف کم غذا کھلانا چاہیے اور اگر حضر مین ہو تو استفراغ کرنا چاہیے کیونکہ بے سبب تھکان سے معلوم ہوتا ہی کہ بدن مین ردی خلطین زیادہ ہو گئی ہین جنکا برداشت کرنا جسم پر بوجھل ہو گیا ہی جس سے تپ وغیرہ دیگر امراض کے عارض ہونے کا احتمال ہی اور تھکاوٹ کی حالت مین زیادہ گرم غذاؤن اور شربتون اور افیون کا استعمال نہ چاہیے بلکہ اکثر غذا چوزے مرغی کے اور پینے کے لیے سکنجبین عسلی کافی ہی

تَدْبِيْرُ الْمُسَافِرِيْنَ فِي الْحَرِّ

گرمی اور دھوپ مین چلنے والون کی تدبیر

وَمَنْ يُسَافِرُ مِنْهُمْ فِي الْحَرِّ

جو شخص انمین سے گرمی کے ایام مین سفر کرے

دَبِّرْهُ فِي ذِهَابِهِ وَالْكَرِّ

اسکے جانے اور آنے مین تدبیر کر

اَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِهِ السَّمُومَا

تو اسکو گرم لوہ مین جانے سے منع کر

كَيْلَا يُرَىٰ مِنْ حَرِّهِ مَحْمُومَا

تاکہ اسکی گرمی سے تپ بخار والا ہو کر نہ دیکھا جاوے

سموم نہایت درجہ کی گرمی کو کہتے ہین ایسی گرمی مین سفر کرنے سے تپ عارض ہو جاتی ہی اسلیے مسافر کو چاہیے کہ ایسی گرمی مین سفر نہ کرے اور اگر ضرورت آپڑے تو سر پر کپڑا اوڑھ کر چلے اور منھ مین اسبغول کا لعاب رکھے اور اسمین سے یا خرفہ مین سے کسیقدر پی لیا کرے تو اس تدبیر سے امید ہی کہ گرمی اسکے اندر کیطرف سرایت نکریگی

وَافْصِدْ وَاَخْرِجْ صَالِحًا مِنَ الدَّمِ

فصد کر کے مناسب صالح خون نکال

يَسْلَمْ بِافْصَادِكَ لَهُ مِنْ وَرَمِ

کہ تیری فصد کرنے سے وہ ورم کرنے سے محفوظ رہیگا

قوی یا زیادہ حرکت سے خلطین جنبش مین آجاتی ہین اور کبھی خون بھی حرکت مین

اگر تحلیل ہو جاتی ہین اسلیے بعض طبیبون نے کہا ہی کہ مسافر کو چاہیے کہ نہ تو برف کو
استعمال مین لادی اور نہ پانی سے رک رہی کیونکہ ان دونون صورتون مین زیادہ تشنگی عارض ہوتی ہی

وَالْتَزِمِ السُّکُونَ مَا اسْتَطَعْنَا	وَلَا تُرَی غَضْبَانَ مَاقَدَرْتَہَا
اور جہانتک ہو سکے ارام کا التزام کر	اور نہ دیکھ تو غضبناک جبتک کہ تو قدرت رکھتا ہی

کیونکہ حرکت اور غصہ دونون بدن کی اندرونی حرارت کو حرکت مین لاتی ہین

وَاسْتَعْمِلِ الظِّلَالَ وَاللِّثَامَا	وَقَلِّلِ الصِّیَاحَ وَالْکَلَامَا
اور سایون اور نقاب کا استعمال کر	اور شور و غل اور کلام کم کر
وَاطْرَحِ النِّظَارَ وَالْخِصَامَا	وَلَا تُطِلْ فِی الْوَهَجِ الْمَقَامَا
اور مناظرہ اور جھگڑا ترک کر	اور آگ جلنے مین بہت قیام نکر

دھوپ اور شور اور مناظرہ وغیرہ سبھی روح کے مزاج کو گرم کردیتے ہین

وَاشْرَبْ عَصِیرَ بَقْلَةِ الْحَمْقَاءِ	مَعَ شَرَابِ الْحِصْرِمِ وَمَاءٍ
اور خرفہ کا نچوڑا ہوا پانی	ساتھ شراب اور پانی کے ملاکر پی

جبکہ کافور کے قرصون کو استعمال مین نہ لایا جاوے تو خرفہ کے قرصون کو
استعمال کرنا چاہیے ایسا ہی خرفہ کے بیجونکو سرکہ مین بھگو کر انگور کا شربت اور
پانی ملاکر نوش کرنا معدہ کے التہاب اور تشنگی کو زائل کردیتا ہی

اَمْسِكْ بِفِیكَ سَاعَةَ الْهَجِیرِ	اِنْ نَالَكَ الْعُطَاشُ فِی الْمَسِیرِ
اپنے منھ مین دوپہر کے وقت رکھ	اگر تجھے تشنگی سفر مین آ لگے
حَبًّا کَشَکْلِ تُرْمُسِ الصَّغِیرِ	یُعْمَلُ مِنْ اَقْرِصَةِ الْکَافُورِ
ایک گولی ترمس صغیر جیسے	کہ بنائی گئی ہو قرص کافور سے

وَاِنْ تَخَفْ فِی الْوَجْہِ مِنْ تَاثِیْرِ	لِلشَّمْسِ اَنْ تَشِیْنَ بِالتَّبْشِیْرِ
اور اگر تو خوف کرے چہرہ مین آفتاب کی تاثیر سے	کہ بشرہ کی بشاشت کو عیب لگا دیگا
فَاَضِفِ الدُّھْنَ لَدَی التَّدْبِیْرِ	تَدْ یِقْہٗ بِالشَّمْعِ الْمَقْصُوْرِ
پس تیل کو ملنے کے وقت بجائیکہ موم سفید سے	تو تر کر لیوے اضافہ کر

کبھی سفر اور دھوپ مین چلنے سے مُنھ پر چھائین پڑ جاتی ہی جسکے دفعیہ کے لیے وہ روغن مُنھ پر لگانا چاہیے جو کہ روغن گل اور موم سے بنایا گیا ہو ایسا ہی اگر اسپغول گلاب مین تر کرکے لگایا جاے

تدبیر الطفل واوّلاً فی بطن اُمّہ
بچے کی تدبیر خصوصا اُسکے مان کے پیٹ مین

مصنف نے سہو سے جنین کو طفل کہدیا ہی لیکن چونکہ مصنف نے جنین اور طفل دونون کی تدبیر کا یہان پر بیان کیا ہی اسلیے تغلیباً طفل کہا گیا ہی۔ اور جاننا چاہیے کہ عربی کی اصطلاح مین بچے کو ولادت سے پہلے جنین کہتے ہین اور بعد مین طفل

الطفل قد یحفظ ببطن اُمّہ	کیلا تصیب آفۃٌ فی جسمہ
بچہ اپنی مان کے پیٹ مین حفاظت کیا جاتا ہی	تاکہ اسکے جسم مین کوئی آفت نہ پہونچے

جسکی تدبیر یہ ہی کہ عورتون کو حمل کی حالت مین روغن دار شوربا دیا جاوے اور شیر خشت اور ترنجبین کے ذریعہ سے انکی طبیعت کو نرم رکھا جاوے اور زیادہ حرکت اور ردی غذائین کھانے سے روکا جاوے اور انار اور بہی اور سیب اور امرود وغیرہ دیے جاوین اور یاقوت یا موتیون کی معجونین دیجاوین جنسے اُنکے دلون کو تقویت پہونچے اور جو چیز معدہ کو مضر یا اُسکو نقصان ہووے

نہ دیجاوے - اور شہد کی سکنجبین اور انگوروں کا عسلی شربت پلایا جاوے جو نہایت مفید ہی - اور زیرہ کی جوارش جو سرکہ مین بھگو کر جوش دیجاوے اُنکی ریاح کے دور کرنے مین نہایت پر تاثیر ہی

وَالظِّئْرَ اَنْ تُطْعِمَهٗ اَوْ تَسْقِيَهٗ	فَاخْتَرْ لَهٗ مُدَّةَ سِنِّ التَّرْبِيَةِ
اور دائی واسطے کھلانے اور پلانے کے	اُس لڑکے کی خاطر تربیت کے ایام تک پسند کر
وَاحْتَطْ عَلَى الْحَامِلِ فِيْ مَعِدَتِهَا	كَيْ لَا تَرَى الْفَسَادَ فِيْ شَهْوَتِهَا
حاملہ کے معدہ کی بابت اسپر احتیاط رکھ	تاکہ تو اُسکی اشتہا مین فساد نہ دیکھے

کیونکہ معدہ تمام بیماریون کی جڑ ہی جب اسمین خرابی آتی ہی تو اندر بچے کو تکلیف پہونچتی ہی - اسلیے حاملہ کے معدہ کی اصلاح ضروری ہی اسطور سے کہ اسکو غذاے لطیف نمکین اور بادام اور اخروٹ اور مناسب جوارشین اور بہی وغیرہ کھانے کے لیے دیجاوین

وَيُصْلِحُ الدَّمَ وَيُنَقِّي الْفَضَلَ	ذَاكَ الَّذِيْ يَكُوْنُ مِنْهُ الطِّفْلُ
اور خون کی اصلاح کیجاوے اور فضلہ کا تنقیہ کیا جاوے	یہ فضلہ وہ ہی جس سے لڑکا پرورش پاتا ہی

بچے کو نمو اسی خون اور فضلہ سے حاصل ہوتا ہی لیکن اُسکا تکون منی سے ہی اسلیے جو حیض کا خون بچے کی غذا بنتا ہی اُسکی اصلاح غذاؤن کے ذریعہ سے کرنی چاہیے جنکا کیموس عمدہ اور اچھا ہو - اور اُنکے بدنون کو تلین کے ذریعہ سے ردی کیموسات سے تنقیہ کرنا چاہیے

اِنْ هَاجَ بِهَا دَمٌ فَلَا تَفْصِدْهَا	بَلْ بِالْمُبَرِّدِ وَالتَّلْطِيْفِ اقْصِدْهَا
اگر خون اسپر جوش مارے تو اُسکی فصد مت کر	بلکہ تبریدون اور تلطیفون سے اسکا قصد کر

تمام طبیبون کا اسپر اتفاق ہی کہ حاملہ کا خون فصد سے نہ نکالنا چاہیے کیونکہ اسکا خون بچہ کے لیے غذا ہوتا ہی خون کے نکلنے کی حالت مین غذا مین کمی آجانے گی جس سے بچہ ضعیف ہو جائیگا بلکہ اشیا وادویہ ترش اور قابضہ وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیے جنسے خون کا جوش فرو ہو جاوے

اَوْهَاجَهَا خِلْطٌ فَلَا تُسْهِلْهَا	بَلْ بِتَلْطِيْفٍ لَهَا عَامِلْهَا
یا اسپر کوئی خلط جوش مارے تو کبھی اسکا مسہل مت کر	بلکہ اسکی تلطیف مین کوشش کر

یہان مسہل سے مراد وہ ہی جو کہ اپنی قوت سے اسہال لاوے جیسے کہ تربد اور ہلیلہ وغیرہ جو ادویہ تزلیق اور پھسلا کر اسہال لاتی ہین جیسا کہ بنفشہ آلو بخارا اور املتاس وہ حاملہ کے لیے کچھ مضر نہین ہین۔ اور تلطیف کی تدبیر کا پہلے بیان ہو چکا ہی کہ سکنجبین اور سونٹھ کا مربی یا اصول کا عرق موافق جوش خلط کے دیوین

فَاِنْ دَنَا وَقْتُ بِوَضْعِ حَمْلِهَا	فَسِتَّةُ اُمُوْرٍ وَضْعَهَا يُسَهِّلُهَا
سو اگر وقت اسکے وضع حمل کا قریب ہو جاوے	تو چھ چیزین اسکے وضع حمل کو آسان کر دیتی ہین
اَلدَّلْكُ فِى الْحَمَّامِ لِلْاَخْصَارِ	وَمَا يَلِى الْحَمْلَ مِنَ الْاَقْطَارِ
حمام مین جاکر اطراف کمر کو ملنا	اور آس پاس حمل کے ساری جوانب کو
بِالدُّهْنِ كَيْمَا يَسْتَلِيْنُ الْعَصَبُ	وَلَا يَكُوْنُ عِنْدَ وَضْعٍ تَعَبُ
تیل سے ملنا تاکہ پٹھے نرم ہو جاوین	اور وقت وضع حمل کے تکلیف نہووے

جبکہ ولادت کا وقت قریب آپہونچے تو اسوقت مین ان امور کا استعمال کیا جاوے جنسے ولادت کو سہولت ہووے جیسے حمام مین زیادہ غسل کرنا اور گرم پانی کا ڈالنا اور تہیگاہ اور اسکے آس پاس کے اعضا کو ملنا اور جس موضع سے

بچے کا پیدا ہونا ہی وہاں تیل کی مالش کرنا جس سے نرمی حاصل ہو جاوے
جیسے بابونہ اور چنبیلی کا تیل جسکو اس امر مین زیادہ خصوصیت ہے

وَاجعَل غذاها مِنَ السَّمِین	وحسّها من مرق دهین
اور تو اسکی غذا چربی سے کر	اور شوربا مرغن اسکو پلا یا کر

کیونکہ اس قسم کی غذاؤن مین تزلیق ہوتی ہی جو لیونت (نرمی) اور اخراج پیدا کرتی ہین

وَاحذِر علیها صیحة او وثبة	او روعة او عصر خنقاً وضربة
اور ڈر اسپر یعنی بچا اسکو چلانے اور کودنے	اور خوف زدہ ہونے اور بھینچنے اور مارنے سے

یہ تدبیر درحقیقت رجوع ہوتی ہی اس امر کی طرف کہ حمل کی حالت مین انکا لحاظ چاہیے نہ عین ولادت کے وقت مین

واسقها فی وضعها من شدة	طبیخ تمر فیه ماء حلبة
اور تو اسکو وضع حمل کیوقت مین واسطے رفع سختی کے	مطبوخ تمر جسمین حلبہ کا پانی ہو پلا

اور دردزہ کے وقت مین عورت کو تمر اور حلبہ کا جوشاندہ پلانا بچہ کی ولادت اور وضع حمل مین اعانت دیتا ہی اور قانون مین ہی کہ جب دردزہ والی عورت کو چھلکے املتاس کے بقدر چار مثقال کے پلائے جاوین تو فوراً اُسیوقت بچہ پیدا ہو جاتا ہی - اور بعض تجربہ کارون نے لکھا ہی کہ عورت کی دہنی ران پر سمندر جھاگ (زبد البحر) کا باندھنا اور ایسا ہی مدات کا پلانا تسہیل ولادت مین نہایت مفید ہی

وَاجعَل لها قابلةً ذا فطنة	تمدُّ رِجلیها بغیرِ جنة
اور تو اسکی خاطر ایک دانا دائی مقرر کر	کہ اسکے دونون پیر بڑی ہوشیاری سے دراز کرے

ثُمَّ اِذَا تَقِیْمُهَا فِیْ مَرَّةٍ	عَاصِرَةً لِبَطْنِهَا بِحِکْمَةٍ
بعدہ جب ایک دفعہ اسکو ایستادہ کرے	بڑی تدبیر کے ساتھ اسکا پیٹ مسلتی ہوئی

طبیبون نے بیان کیا ہے کہ وہ دائی چاہیے جو کہ دانا عقلمند ہوشیار زیرک چالاک واقف کار ہو بچہ کے پکڑنے اور سدون کے توڑنے اور پیٹ کے چھوٹا کرنے مین خوب مہارت اور واقفیت رکھتی ہو تاکہ عورت کے فضلات جو رہ گئے ہون زائل ہو جادین جسقدر ممکن ہو

اِنْ سَالَ مِنْهَا زَائِدًا مِنَ الدَّمِ	فَاسْقِهَا اَقْرَاصَهُ مِنْ کَهْرُبَا
اگراس عورت سے زیادہ خون جاری ہووے	تو اُسکو کہربا کے قرص پلا

چونکہ دودہ کا مادہ خون ہے اسلیے اُسکی کمی سے دودھ گھٹ جاتا ہے

اَوْلَمْ یَسِئْلُ مِنْهَا دَمٌ مِنْ ضُرٍّ	فَاسْقِهَا اَقْرَاصَهً مِنْ مُرٍّ
اور اگراس سے کسی بیماری کے سبب خون جاری نہین ہوا	تو تو اسکو مر (لاکھ بول) کے قرص کھلا
وَاِنْ مَشِیْمَةٌ بِهَا لَمْ تَنْزِلْ	فَاسْتَعْمِلِ التَّبْخِیْرَ بِالْمُحَلِّلِ
اور اگر بچہ دان اس سے نہ اُترے	تو تو محللات کے ساتھ تبخیر کا استعمال کر

مر (بول) کے قرص جب نفاس والی عورت کو دیے جاتے ہین تو اس سے اُسکے خون کی غلظت زائل ہو جاتی ہے اور سدے کھلجاتے ہین کیونکہ نفاس کا خون دودھ مین ملکر اسکو خراب کر دیتا ہے

کَالْمُرِّ وَالْقِطْرَانِ اَوْ کَالْاَبْهَلِ	وَمِثْلِ کِبْرِیْتٍ وَمِثْلِ الْحَنْظَلِ
جیسا بول اور رال اور ہو بیر	اور جیسے گندھک اور اندرائن کا پھل

ان اشیا کی دھونی ولادت کے بعد نہ کرنی چاہیے کیونکہ انکا دھواں بچے کو مار ڈالتا ہے

اختیار الظئر

دائی کا اختیار کرنا

یہان دائی سے مراد جنانے والی نہین بلکہ وہ جو بچہ کی پرورش کرے اور اُسکو دودھ پلاوے

وَاخْتَرْ لَهُ الْمُرْضِعَ مِنْ فتنات — فِيْ سِنِّهَا مِنْ مُتَوَسِّطَات

پسند کر اسکے واسطے دودھ دینے والی جوانون مین سے — کہ اپنی عمر مین متوسطون سے ہو

لَحِيْمَةً لَيْسَ لَهَا مِنْ رهل — مِزَاجُهَا يَقْرُبُ مِنْ معتدل

ایسی پر گوشت کہ ڈھیلا پن اسمین نہو — مزاج اسکا اعتدال کے قریب ہو

جسیمہ عظیمۃ الثديين — نقیه الراس مع العینین

موٹی بڑی بڑی پستانون والی — سر اور آنکھین اُسکی صاف ہون

سالمۃ من کل ضرر داخلِ — صحیحۃ الاعضاء والمفاصل

ہر بیماری اندرونی سے محفوظ ہو — اعضا اور جوڑ اسکے سب تندرست ہون

جسیم سے مراد وہ ہی جو کہ فربہی مین معتدل ہو اور اُسکا گوشت کسیقدر سخت ہو کیونکہ جسکا گوشت ڈھیلا اور نرم ہوتا ہی اُسکے مزاج مین سردی اور رطوبت زیادہ ہوتی ہی جسکے سبب سے بچے مین زیادہ ریح کے پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہی اور جوان وہ ہوتی ہی جسکی عمر بیس سے پینتیس سال کے درمیان ہو کیونکہ یہی سن نمو کا ہی اور اس عمر مین عورتون مین حرارت غریزی زیادہ ہوتی ہے۔ اور بڑی پستانون سے بھی حقیقی فربہی اور عظم مطلوب نہین ہی بلکہ اعتدال مقصود ہی کیونکہ بہت چھوٹی پستانون مین دودھ کم ہوتا ہی اور زیادہ موٹی بچے پر بھاری اور بوجھل ہوتی ہین اور اُسکا سر نزلہ اور زکام و کھانسی وغیرہ امراض سے پاک صاف ہو

اور آنکھین خارش وغیرہ بیماریون سے مبرّا ہون کیونکہ بعض بیماریین متعدی ہوتی ہین۔ جو دودھ کی تاثیر سے بچہ مین سرایت کرجانیکا ڈر رکھتی ہین

ذَاتَ لِبَانٍ لَيْسَ بِاللَّطِيفِ	فِي رِقَّةٍ وَلَيْسَ بِالْكَثِيفِ
ایسی دودھ والی کہ لطیف بہت پتلا بھی نہو	اور نہ کثیف زیادہ گاڑھا ہو
أَبْيَضُ لَوْنٍ حُلْوُ طَعْمٍ طِيبَا	لَا مُتَعَفِّنٍ مُتَّصِلٍ اَنْ يُسْكَبَا
سفید رنگ کا شیرین ذائقہ خوشبودار	نہ بدبودار قریب اسکے کہ گرایا جاوے

سپید اسلیئے کہ خاکستری دودھ کا مزاج سوداوی ہوتا ہی اور جو شیرین نہو وہ بھی اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ جس خون سے یہ دودھ متکون ہوا (بنا) ہی وہ ناقص ہی کیونکہ دودھ دراصل خون ہی سے مستحیل ہوکر بنتا ہی۔ اسیطرح جو ذائقہ شیرین کے مخالف ہو وہ خون کے فساد پر گواہی دیتا ہی۔ اور دودھ کثیف مزاج کی غلظت پر اور رقیق سوء مزاج پر اور بدبودار خرابی پر دلالت کرتا ہی متصل سے مراد یہ ہی کہ پستانون سے اُسکا نکلنا اعتدال کے طور پر ہو نہ منقطع ہو اور نہ زیادہ ہو پس عمدہ اور اچھا وہ ہی جسمین یہ تمام شرطین پائی جاوین۔ غرضکہ صاف سفید بے بو نرمی اور سختی مین ایسا معتدل ہو کہ جب ناخن پر دوہا جاوے تو نہ جمجا دے اور نہ جلد بہہ جاوے اور نہ خودبخود بغیر دودھ پینے بچے کے نکلنا شروع ہوجاوے

وَغِذَاهَا بِالْحُلْوِ وَالْأَدْهَانِ	وَالسَّمَكِ الرَّطْبِ مَعَ السَّمِينِ
اور غذا دے اسکو شیرین وچرب	اور مچھلی تازہ اور موٹی

کیونکہ غذاے مرغن اور شیرین اور مچھلی تر (جسمین کسیقدر حلاوت ہوتی ہی) عمدہ اور صاف خون کو پیدا کرتی ہی۔ اور خون مین کسیطرح احتراق نہین ہونے دیتی

تَدْبِيرُ الطِّفْلِ فِي خَاصَّةٍ

لڑکے کی خاص باتون کی تدبیر

اسکے ولادت کے وقت سے اس زمانہ تک جبکہ اسکے اعضا مین سختی اور صلابت آجاوے

اُدْهُنه بِالقابضِ عِنْدَ شَدِّهِ	حَتّٰى تَرٰى صَلَابَةً فِي جِلْدِهِ
اسکے اعضا کے باندھنے وقت قابض تیل سے	اسکو چرب کر حتی کہ تو اسکی جلد مین سختی دیکھے
وحمه تُنَظِّفُه مِنْ اَخْلَاطِهِ	وَوَسِّطِ الشَّدَّ عَلٰى قِمَاطِهِ
اور قصد کر کہ اسکو اخلاط سے پاک کرے	اور پٹی پر باندھنا متوسط رکھ

زیادہ مضبوط باندھنے سے اعضا اندر کی طرف ترچھے ہو جاتے ہین اور ڈھیلے رکھنے سے باہر کیطرف آجاتے ہین - اسلیے درمیانہ باندھنا چاہیے - اور گرم پانی کے ساتھ غسل دینا چاہیے تاکہ مسامات کھُلے رہین اور رحم کی غذا کے جو فضلے اُسکے جسم مین ابتک باقی ہین وہ خارج ہو جاوین

وَلَا تُرْضِعْهُ كَثِيرًا يَتَّخِمُ	وَلَا تُمَانِعْهُ زَمَانًا يَنْفَخِمُ
اور اسکو اتنا بہت دودھ نہ پلا کہ بدہضمی ہو جاوے	اور نہ زیادہ دیر تک اُسکو روک رکھا کر

کیونکہ زیادہ دودھ سے امتلا ہو جاتا ہی جس سے پیٹ مین تمدد یا نفخ عارض ہو جاتا ہی - اور تیز دودھ سے ریح پیدا ہوتی ہی - اسلیے شیخ نے قانون مین کہا ہی کہ مناسب یہ ہی کہ اول شہد چٹا کر پیچھے دودھ پلانا چاہیے اور نہ روکنا اسلیے کہ روکنے سے مزاج مین فساد اور حلق مین خرابی آجاتی ہی اور کبھی بخار اور تپ بھی ہو جاتی ہی - اور نہ آہستہ آہستہ رونے سے بند کرنا چاہیے کیونکہ قانون مین لکھا ہی

کہ آہستہ رونے سے رضاعت کی حالت میں بچے کے مسامات کھل کر وسیع ہو جاتے ہیں

وَلَا تُقَابِلْهُ بِشَيْءٍ يُقْلِقُهُ	يَمْنَعُهُ الْمَنَامَ اَيْ يُؤَرِّقُهُ
اور ایسی چیز کے ساتھ پیش آ کہ اسکو اضطراب میں ڈالے	کہ نیند سے اسکو منع کرے یا بیدار رکھے
اَلْزِمْهُ اِنْ اَرَدْتَ اَنْ يَنَامَا	مَهْدًا وَطِيًّا يُرِي الظَّلَامَا
اگر تو چاہے کہ وہ سو جاوے تو لازم پکڑ اسکے لیے	ایک نرم بچھونا جہاں سیاہی نظر آوے

بچون کو نیند آنے کے واسطے زیادہ تر مفید ہے کہ انکے لیے نرم گدیلا بچھایا جاوے اور مچھرون اور پسوون سے دور رکھا جاوے اور انکی نظر کے سامنے سیاہ چیز لٹکا دیجاوے یا اندھیرے میں سلایا جاوے کیونکہ سیاہی آنکھون کو قوت دیتی اور اُنکے نور کو اکٹھا رکھتی ہے اور روشنی آنکھونکے نور کو ضعیف اور نیند زائل کرتی ہے

وَامْزِجْ لَهُ الْخَشْخَاشَ بِالطَّعَامِ	اِنْ مَنَعَ الضُّرُّ مِنَ الْمَنَامِ
اور اسکے لیے خشخاش طعام میں ملا	اگر دُکھ نیند سے اسکو منع کرے

کیونکہ خشخاش مخدر ہوتی ہے نیند لاتی ہے اور چاہیے کہ خشخاش کے ساتھ کوئی میوہ یا پھل دیا جاوے جوز مصری یا کھانڈ کے ساتھ شیرین کیا جاوے اور انکے بستر کے نیچے کسیقدر افیون رکھی جاوے تاکہ اسکی ہوا اور بو پہونچنے سے اسکو نیند آوے

اَلْزِمْهُ فِيْ يَقْظَتِهِ الضِّيَاءَ	كَيْمَا يَرَى النُّجُوْمَ وَالسَّمَاءَ
لازم رکھ اسکے لیے بیداری میں روشنی	تاکہ ستارے اور آسمان دیکھے
كَشِّفْ لَهُ الْاَلْوَانَ بِالنَّهَارِ	لِكَيْ لَا تَضُرَّ بِهِ عَلَى الْاَبْصَارِ
اور دن میں رنگ کی خاطر ... کھول دے	تاکہ اسکی بصارت کو وہ روشنی کچھ ضرر نہ دے

کیونکہ ان امور سے آنکھوں کو راحت حاصل ہوتی ہے

ج ۲

ناغیه بالاصوات فی تعلیمه	کیما تضر به علی التکلیم
اور تعلیم مین کئی ایک آوازونسے اسکو پاس ٹہرا	تاکہ کلام کرنے مین وہ تکلیف نہ پاوے

یعنی مختلف محاورات سے جدا جدا الفاظ اُسکے سامنے بولنے چاہیین تاکہ گفتگو اور بولنے مین قدرت حاصل ہو جاوے

لعقه من عسل او حنکه	وامسح به لسانه وادلکه
اسکو شہد چٹا یا اسکے تالو سے مل	اور اسکی زبان پر لگا کر خوب مل
واجعل قلیل رب سوس فیه	وکن ملحا ادخله فی فیه
اور تھوڑا سا رب السوس	اور نمک بھی ملا کر اُسکے مُنھ مین داخل کر

کیونکہ اس تدبیر سے مسوڑے نرم ہوتے ہین جس سے دانتون کے نکلنے مین زیادہ سہولت ہوتی ہی اور نیز رب السوس دانتون کے زخمون کو مفید ہی جو کہ زبان لگنے سے ایذا پہونچاتے ہین

واسعطه من هذا الی تشفیه	من سدة فی الانف او تصفیه
اور تو انمین سے اسکو سونگھنا بھی تاکہ ناک کے سدہ سے	اسکو شفا حاصل ہو یا صفائی ہو جاوے

اگر زیتون کا تیل اور روغن بنفشہ ناک مین ڈالا جاوے تو اس سے ناک کے سدے کھل جاتے ہین اور دماغ کو تقویت [illegible] ہوتی ہی جس سے حس اور حرکت کے الات (اعضا) کو [illegible] ہوتی ہی جیسے کہ حلق کی ماش اور اور گردھی سے پھیپھڑے کے [illegible] اور سانس کو سہولت ہوتی ہی

لان هذا مصلح احساسه	وصوته ومطلق انفاسه
کیونکہ یہ اسکی حس اور آواز کا اصلاح کرنے والا ہی	اور اسکے سانسون کا کھولنے والا ہی

وَامنعهُ اَنْ يُفْصَدَ اَوْ اَنْ يُسْهِلَا حَتّٰى يَرىٰ نفعه قد اعتدلا

اور منع اسکو فصد اور مسہل سے کر یہانتک کہ تو اسکو دیکھے کہ اسکا فصد اور مسہل کا نفع بہ اعتدال ہو گیا ہے

وَمَا اعترى من ورم او حب فلا تقابِلهُ له بجذب

اور جو کچھ عارض ہووے ورم یا دانہ سے تو تو اُسکا مقابلہ جذب کے ساتھ نہ کرنا

لڑکے اور بچے کی نہ فصد کی جاوے اور نہ مسہل دیا جاوے جبتک چودہ برس کی عمر کو نہ پہونچ جاوین - اور اگر مسہل کی ضرورت آپڑے تو طلینات شربت بنفشہ اور آلو بخارے کا جوشاندہ اور کسم کے بیج نیمکوب وغیرہ دیے جاوین اور ملین فتیلون اور بتیون کا استعمال کیا جاوے جالینوس نے کہا ہی کہ بچے کی گردن مین عود صلیب کا لٹکانا ڈر اور مرگی سے محفوظ رکھتا ہی اور جب لڑکون کو کوئی ورم یا دنبل ہو جاوے تو وہان صرف جاذب ادویہ کو نہ لگانا چاہیے کیونکہ اُنمین رطوبت زیادہ ہوتی ہی - کبھی مادہ ایک طرف سے جذب ہو کر دوسری جانب کو چلا جاتا ہی - بلکہ جاذب کے ساتھ رداد عات کو ملاکر استعمال کیا جاوے

تَدبِیرُ النَّاقہ

نقیہ یعنے ناتوان کی تدبیر

نقیہ وہ آدمی ہی جسکو مرض سے تو نجات ہو گئی ہی مگر اُسکے عوارض کی تاثیر ابتک اُسکے بدن مین باقی ہے

والناقهون هم صحاح ضعفت جسومهم مثل رسوم قد عفت

اور ناقہین وہ تندرست ہین جنکے بدن ضعیف ہو گئے ہین جیسے مکانون کے نشانات کہ بوسیدہ ہو گئے ہون

قَدْ بَقِيَتْ نُفُوْسُهُمْ ذَمَاءً — وَعَدِمَتْ اَجْسَامُهَا الدِّمَاءَ

تحقیق رہ گئے اُنکے نفوس حرکت سے — اور اُنکے بدن خون سے خالی ہو گئے

اصل مین اُنکی حالت متوسط ہی نہ زیادہ بیمار اور نہ بالکل تندرست ہین

فَانْظُرْ فَاِنْ اُصِيْبَ بِالنُّحُوْلِ — جِسْمُهُمْ فِيْ زَمَنٍ طَوِيْلِ

سو دیکھ کہ اگر انکا جسم بہت مدت سے — لاغری کے سبب آفت زدہ ہو رہا ہو

فَزِدْهُ بِالْقَلِيْلِ فَالْقَلِيْلِ — وَلَا تَمِلْ فِيْهِمْ اِلَى التَّعْجِيْلِ

پس زیادہ دے اُنکو تھوڑی تھوڑی غذا — اور اسمین جلدی کرنے کی طرف مائل نہ ہو

ناقہین کی دو قسمین ہین ایک وہ جو کہ زیادہ بیمار رہکر بہت عرصہ کی دراز بیماری سے نجات پائی ہو جیسے تپ چوتھیا اور تپ بلغمی اور شطر الغب مین ہوتا ہی سو اُنکو زیادہ غذا ہرگز نہ دینی چاہیے۔ کیونکہ زیادہ بیماری سے انکی قوتین ضعیف ہو گئی ہین اور انکی غذا کے تمام آلات مین نقصان آگیا ہی جنکو اگر زیادہ غذا دیجاوے تو ہضم مین خرابی آکر مرض کے دوبارہ عود کر آنے کا ڈر ہی۔ دوسری قسم کا حال آگے بیان ہوتا ہے

اَوْ نَحَلَتْ فِيْ زَمَنٍ قَصِيْرِ — فَزِدْهُ بِالْكَثِيْرِ فَالْكَثِيْرِ

یا لاغر ہووے تھوڑے عرصہ مین — سو انکو زیادہ بہت بہت غذا دے

لٰكِنْ تَلَطَّفْ وَعَلٰى تَدْبِيْرِ — حَتّٰى تَرَى الْجُسُوْمَ فِيْ تَفْرِيْجِ

لیکن نرمی کر اور لطیف غذا دے اور تدبیر — تاکہ بدنون کو کشایش مین دیکھے

اَعْطِهِمُ الْقَلِيْلَ مِنْ غِذَاءٍ — ذَا قُوَّةٍ فِيْهِمْ وَذَا بَقَاءٍ

دے انکو تھوڑی غذا کہ انمین — قوت کرے اور دیر تک رہے

ناقہین کی دوسری قسم وہ ہی جو کہ تھوڑی بیماری سے صحت یاب ہوئے ہون سوانکو پہلون کی نسبت سے زیادہ غذا دینی چاہیے بشرطیکہ اُنکا معدہ یکبارگی پُر نہو جاوے بلکہ تدریجاً چند دفعات مین غذا دیجاوے جسکی مقدار کم اور کیفیت زیادہ ہووے جیسے بیضون نیمبرشت کی زردی اور ماء اللحم وغیرہ

الزمھم الدعة والسکونا	فان فی الاعصاب فیھم لینا
لازم کر اُنپر ارام اور سکون	کیونکہ انکے پٹھون مین نرمی ہی

کیونکہ بیماری نے انکی قوتونکو تحلیل کردیا ہی اور حرکت کرنے سے زیادہ تحلیل ہوتی ہی

ومل الی العلاج فی النفوس	بطیب الندیم والجلیس
اور تو مائل ہو بطرف علاج روحانی کے	ساتھ اچھے اچھے مصاحبون اور یارون کے

دوسرے نسخہ مین بجاے ندیم کے حدیث کا لفظ ہی یعنی اچھی باتون اور خوش آوازون اور عمدہ کلامون کے سُننے سے ارواح کو قوت پہنچتی ہی

اعطھم الطیب من الروائح	وکل زھر بالعطیر فائح
دے انکو اچھی خوشبو کے قسم	اور خوشبودار پھول اچھی اچھی خوشبو دینے والے

کیونکہ عمدہ خوشبو روح کی غذا ہی جس سے روح کو زیادہ قوت حاصل ہوتی ہی مکحول نے کہا ہی کہ جس شخص کے بدن مین سے اچھی خوشبو آوے اُسکی عقل زیادہ ہوتی ہی

اعطھم الافراح والغناء	وامنعھم الافکار والعناء
مباح کر دے انکے لیے خوشیان اور راگ	اور دور کر انسے سب فکر اور رنج و کلفت
ادخلھم الابزن والحماما	ولا تطل لھم فیہ مقاما
داخل کر انکو آبزن اور حمام مین	اور بہت دیر تک انکو اسمین مت رکھ

حمام مین زیادہ ٹھہرنے سے بدن کی قوتین زیادہ تحلیل ہو جاتی ہین اور آبزن سے مراد وہ بڑا حوض ہی جہان اسقدر گرم پانی ہو جسمین آدمی بیٹھ سکے

اَجلِسهُم هُنَيئَةً فِي المَاءِ	وَأَرسِلِ الدُّهنَ عَلَى الأَعضَاءِ
بٹھا انکو سہتے سہتے نیمگرم پانی مین	اور تیل انکے اعضا پر بہادے

کیونکہ اس تدبیر سے انکے اعضا مین نرمی آجائیگی جنکو مرض سے خشکی اور یبوست عارض ہو گئی ہی

وَلَا تَرُض وَلَا تَشُدَّ الدَّلكَا	فَإِنَّ ذَا يُحدِثُ فِيهِم وَعكَا
اور نہ ریاضت کرا اور نہ سخت باندھ	کہ یہ انہین تپ اور گرمی پیدا کریگا

زیادہ مالش کرنا جو منجملہ قوی ریاضت کے بدنونکو گرم اور انکی قوتونکو تحلیل کر دیتا ہی

تَدَابِيرُ الصِّحَّةِ فِي الشُّيُوخِ

بوڑھون مین صحت کی تدبیر

إِنَّ الشُّيُوخَ فِي قُوَاهُم نَكَصٌ	لِحَالِهِم فِي كُلِّ يَومٍ نَقَصٌ
تحقیق بڈھون کی قوتون مین رجعت ہی	اور ہر روز انکے حالات مین نقصان ہے

نکص کے معنی اصلی حالت کی طرف رجوع ہونا سو بوڑھون کی قوتین ہمیشہ کم ہوتی رہتی ہین اور انکے اعضا مین ضعف اور ہضم مین نقصان آجاتا ہی اور انکے مزاج پر سردی اور خشکی غالب آجاتی ہے

أَعطِهِم القَوِيَّ مِنَ الغِذَاءِ	قَلِيلَهُ لَا مُثقِلَ الأَعضَاءِ
دے انکو قوی غذا سے تھوڑا تھوڑا	نہ اتنا کہ اعضا پر بھاری ہو جاوے

انکو غذاے گرم نرم دینی چاہیے جسمین ترطیب پائی جاوے اور جسکی مقدار کم

اور قوت زیادہ ہو وہ بھی نہ دفعۃً بلکہ تدریجاً تاکہ ہضم ہو جاوے

اَنْ یُسْہِلُوا لا تُسْہِلِ الصفراء	دعہا تکن فی جسمہم داء
اگر اسہال کریں تو تو صفرا کا اسہال نکرنا	اس صفرا کو چھوڑ دے کہ اُنکے بدن میں دوا بنے گا

اگر بوڑھوں میں اسہال کی ضرورت آپڑے تو انکو صفرا کا اسہال نہ دینا چاہیے کیونکہ ان اسہالوں سے انکی قوتیں ضعیف ہو جاینگی - اور انمیں خشکی اور سردی غلبہ پالیوےگی - اور صفرا کو دوا کہنے سے یہی مطلب ہے کہ وہ انکے مزاج کی سردیکو کسیقدر گرمی اور سخونت پہونچاتا ہے - لیکن اُنکی قبض کو دور کرنا اور طبیعت کا نرم رکھنا اُنکی صحت کو محفوظ رکھتا ہے اور اگر اسہال کی زیادہ ضرورت آپڑے تو وہاں سودا یا بلغم کے اسہال دیے جادیں

وَاِنْ تَکُنْ تَعَوَّدُوا الفصادۃ	فلا تَکُنْ مقطعاً للعادۃ
اگر وہ فصد کرنے کے عادی ہو گئے ہوں	تو تو اُنکی عادت کو مت کاٹ

کیونکہ عادت دوسری طبیعت یا بمنزلہ طبیعت کے ہوتی ہے لیکن اسمیں شرط یہ ہے کہ خون میں بہت زیادتی ہووے یا اُسکی کیفیت ناقص ہووے

لکن من قد بلغ السِّتِّینا	وَکان ضخماً متینا
لیکن جو شخص کہ ساٹھ برس کو پہنچ جاوے	اور جسیم پختہ ہووے
فافصدہ فِی السَّنَۃِ مرتین	وَلا تجز فِیہ عَنِ الفصلَیْن
پس اسکی فصد کر سال میں دو دفعہ	اور اسمیں دو فصلوں سے تجاوز مت کر
وامنعہ ان یفصد فی العیقال	وَکُنْ مِنَ الامر علی الاختقال
اور منع کر اسکو کہ فصد کرے سرادوں میں	اور تو اسبابت پر جمارہ

وانت

وَاِنْ بَلَغَ السَّبعِیْنَ فافصدہ مَرَّۃً	وَلَا تَزِدْ فِیْہِ عَلٰی ذِی الکرۃ
اگر ستر کو پہونچے تو اسکی ایک دفعہ فصد کر	اور فصد کرنے مین اسپر زیادتی نہ کر
وامنعہ ان تفصدہ فی الاکحل	ورایت جسمہ کالمُمتَلِی
اور منع کر اسکو کہ ہفت اندام کی فصد کرے	اگرچہ بدن اُسکا ممتلی کیطرح تجھے معلوم ہو
وَاِنْ یَزِدْ خمسًا فَفِی عَامَیْنِ	فِی لباسلیقِ افصدہ مَرَّتَیْنِ
اور اگر اور زیادہ ہوئے پانچ سال تو دو سال مین	باسلیق رگ کی فصد دو دفعہ کر
وامنعہ بَعْدَ ذالک کل فصد	فَاِنْ ذالکَ فِی الشیوخِ مُردِی
اور منع کر بعد اسکے ہر ایک فصد سے	کہ یہ فصد کرنا بڈھون مین مہلک ہی

کیونکہ انکی طبیعت پر خشکی غالب ہوتی ہی - اور خون اُسکو تری پہونچاتا ہی

لا تَرْدِع الاورام فی اجسامِہِم	وَلَا تقوِ الجذب من اورامِہِم
انکے بدنون مین ورمون کا ردع نہ کر	اور نہ انکے ورمون سے جذب قوی ہی

کیونکہ رداد عات سرد ہوا کرتے ہین سو، مزاج کی سردی کے ساتھ دوا کی سردی ملجانے سے کبھی ورم سخت اور متحجر ہو جاتا ہی جو کسی طرح سے تحلیل نہین ہو سکتا - اور اُنپر زیادہ جاذب دوا لگائی جاوے جس سے اُنکی قوتین یا اُس عضو کی قوتین تحلیل ہو جائینگی - بلکہ جاذب کے ساتھ قابضات ملا کر استعمال کرنا چاہیے

نظفھم بالدلک وَالتَّعْرِیق	اعطھم الادھان فی تفریق
صاف کر انکو ملنے اور پسینے سے	دے انکو تیل چند دفعات مین

آہستہ ملنا اُنکے لیے ریاضت ہی جو اُنکے مسامات کھول دیتا ہی اور اُنکے بدن کے

زیادہ تحلیل نہیں کرنا چاہیے۔ اور تیل کا استعمال کرنا انکی خشکی کو زائل کرکے رطوبت اور تری پہونچاتا ہے۔ لیکن شیرون کا دینا مناسب ہے

وَنَقِّهِمْ بِلِيْنِ الْغِذَاءِ	اِيَّاكَ اَنْ تَهْجَمَ بِالدَّوَاءِ
اور تو انکو نرم غذا کے ذریعہ سے پاک و صاف کر	خبردار کہ دوا کے ساتھ انپر ہجوم نہ کرنا

تدبیر من نقضت صحته فی عضو دون عضو او فی وقت دون وقت

تدبیر اس شخص کی کہ جسکی صحت ایک خاص عضو کی یا کسی ایک وقت خاص مین درہم برہم ہو گئی ہو

یہ طب کے تیسری قسم حالت متوسطہ کا ذکر ہے جسکو نہ صحت کہہ سکتے ہین اور نہ مرض اور جالینوس کے نزدیک یہ کوئی علیحدہ قسم نہیں ہے

مَنْ كَانَ يَشْكُوْ فِى الزَّمَانِ حِيْنًا	فَدَاوِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّجِيْنَا
جو شخص کسی ایک وقت مین بیمار ہوتا ہو	تو اُسکا علاج وقت آنے سے پہلے کر
بِضِدِّ مَا يَخْشٰى بِذَالِكَ الْاٰنِ	وَامْزُجْ لَهُ الزَّمَانَ بِالزَّمَانِ
ساتھ مخالف اس مرض کے جسکا خوف ہے اسوقت مین	اور ملا اسکے واسطے زمانہ زمانہ سے

جو شخص کسی ایک موسم مین کسی طرح کی بیماری یا درد کی شکایت کرتا ہو تو اس موسم کے آنے سے پہلے کوئی ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے اُسکی صحت محفوظ رہ سکے مثلاً جو شخص گرمیون مین کسی گرم یا حاد بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہو تو گرمی آنے سے پہلے موسم ربیع (بہار) مین فصد یا اسہال کے ذریعہ سے اسکا علاج کر دینا چاہیے جو گرمی سے کے مخالف یا متضاد ہو یعنی اگر مرض گرم ہو تو سرد اور سرد ہو تو گرم ادویہ و تدابیر سے اُسکا علاج کرنا چاہیے جیسا کہ عام دستور ہے اور زمانہ کے ملانے سے مراد یہ ہے کہ بیماری کے موسم موجودہ اور گذشتہ مین

کچھ فرق اور تمیز نہیں ہی۔ چنانچہ کسی ایک موسم مین درد کا علاج کیا جاوے جسکو ہنوز افاقہ اور صحت حاصل نہیں ہوئی کہ دوسرا موسم آگیا ہی تو اسصورت مین پہلے علاج کو بدستور جاری رکھنا چاہیے اسمین کسی طرح کا تغیر کرنا ضروری نہیں ہی

ومن شکا الواحد من اعضائہ — من ضعفہ فاعمل علی دوائہ

اور جو شخص ایک عضو کے ضعف کی شکایت کری — سو تو اسکی دوا کی تدبیر کر

مما ذکرت من علاج المرض — حتی تراہ خالیا عن عرض

اس مرض کے علاج سے کہ مین نے ذکر کیا ہی — یہانتک کہ تو اسکو بیماری سے خالی دیکھے

یعنی کسی خاص عضو کی تدبیر وہی ہی جو کسی خاص وقت کی بیماری کے علاج مین مذکور ہی

ومن تری علامۃ مترقی جسمہ — لمرض فاحتل لہ فی حسمہ

اور تو جس شخص کے بدن مین کوئی مرض کی علامت دیکھے — تو اسکے دور کرنے مین حیلہ کر

یعنی جس شخص کو اپنے جسم مین کوئی بیماری کی علامت نظر آوے تو بیماری آنے سے پہلے اسکا علاج کرنا چاہیے۔ مثلاً جس آدمی کو آنکھوں کے سامنے کچھ خیالات معلوم ہووین سو نزول الماء سے پہلے اسکی تدبیر کرنی چاہیے

لانہ فی جسمہ مکنون — فاحتل لہ من قبل ان تبین

کیونکہ وہ مرض اسکے بدن مین پوشیدہ ہی — پس تو اسکے پیدا ہونے سے پہلے حیلہ کرے

یعنی وہ خلط جو اس بیماری کا سبب ہی اسکے بدن مین پوشیدہ موجود ہی جو کہ بیماری مرض کے ظاہر کرنے کو برانگیختہ کرنے والی ہی

وقد ذکرت ما یدل من عرض — علی الذی تخاف من مرض

اور مین ذکر کر چکا ہون جو علامت کہ دلالت کرتی ہی — اس مرض پر جسکا تجھے خوف ہی

فاعمل علی دوائه من بابه | بحسم ما ذکرت من اسبابه

پس اسی باب سے اسکی دوا پر کار بند ہو | ساتھ دور کرنے اُن کے جو مینے اسکے اسباب سے بیان کیا ہے

یعنی اعراض اور اسباب اور امراض جو کہ اس کتاب کے حصہ علمی مین بیان ہو چکے ہین وہان سے معلوم کر لینا چاہیے

الجزء الثانی وهو العمل فی رد الصحة علی المرضی بالغذاء والدواء

یہ دوسرا حصہ کتاب کا ہے جسمین مریضون پر غذا اور دوا سے صحت رد کرنے مین عمل کرنے کا ذکر ہے

کتاب کے شروع مین پہلے بیان ہو چکا ہے کہ عمل کی دو قسمین ہین ایک صحت کی حفاظت جسکی پوری تفصیل مذکور ہو چکی ہے۔ دوسرے بیماری کا زائل کرنا جسکے تین طریقے ہین۔ ایک ہاتھ سے دوسرے دوا سے تیسرے غذا سے تدبیر کیجاتی ہے

واذ انظمت جنس حفظ الصحة | فالآن ابتدء ببرء العلة

جب مین نظم کر چکا حفظ صحت کی جنس کو | تو اب مرض کے دور کرنے مین آغاز کرتا ہون

وهو من الاعمال جنس واحد | یقابل الشیء بما یضاده

اور وہ ایک جنس ہے اعمال سے | کہ شئ اپنی ضد کے ساتھ مقابلہ کیجاے

یعنی صحت موجودہ کا محفوظ رکھنا ایک ایسی جنس ہے جسمین مخالف کے ساتھ مقابلہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً جب گرم مزاج والے آدمی کی صحت زائل ہو جاوے تو اُسکا معالجہ سرد ادویہ کے ساتھ کرنا چاہیے۔ اور جب سرد مزاج والے کی صحت دور ہو جاوے تو اُسکو گرم اشیاء دی جاوین۔ بقراط نے کہا ہے صحت کے حفاظت کی تدبیر یہ ہے کہ اُسکے مشابہ اور مشاکل اشیا اُسکو دیجاوین اور بیماری کا دور کرنا یہ ہے کہ اُسکے مخالف اشیا کا استعمال کیا جاوے

اِنْ کانَ مِنْ حرارۃ فبالبرد او کانَ مِنْ برودۃ فبِالضِّدِّ

اگر گرمی سے ہو تو سردی کے ساتھ اور اگر سردی سے ہو تو اسکے مخالف گرمی کے ساتھ

او کان باللّین فبالجفاف او کان من یبس فبالخلاف

یا تری سے ہو تو خشکی کے ساتھ یا خشکی سے ہو تو اُسکے خلاف تری کے ساتھ

وَ اِلٰہ مِنَ امتلاء داو بالا فراغ من سائر الاعضاء والدِّماغ

اور امتلاء کی دوا سارے اعضا اور دماغ کے استفراغ کے ساتھ کر

امتلا یہ ہی کہ بدن کے تمام تجاویف (سوراخ) چارون خلطوںمین سے کسی خلط کے ساتھ بھر جاوین۔ اور فراغ یہ ہی کہ زیادہ خون کو فصد کے ذریعہ سے اور دیگر خلط غالب کو اسہال کے ذریعہ سے نکال دینا دماغ کے استفراغ کو اُسکے دیگر اعضا کے ساتھ مشترک کردیا ہی کہ متقدمین کی ایک جماعت کے نزدیک تمام بیماریوں کا اصل نزلہ ہی جو کہ دماغ سے گرتا ہی سو جب کسی عضو مین کوئی بیماری پیدا ہووے اور تمکو اُس عضو سے مادہ نکالنا مطلوب ہو تو اُسکے استفراغ مین دماغ کو بھی شامل کر لینا چاہیے کیونکہ اصل بیماری کا سبب وہی تھا

والفتح فی متعلق مِنْ سُدَدِ و النقص فی زیادۃ من عدد

اور بند سدوں مین تفتیح (کھولنا) کے ساتھ اور عدد کی زیادتی مین نقصان (کمی) کے ساتھ علاج کر

جیسے کہ پہلے مذکور ہوچکا ہی کہ علاج بالضد چاہیے۔ پس جب جگر یا طحال وغیرہ بدن کے مجاری مین سدہ ہو جاوین تو وہاں سکنجبین بزوری وغیرہ سے سدونکو کھول دینا چاہیے

والسدّ من متعلق اذا انفتح حتّٰی تری فاسدہ قد انصلح

اور ساتھ بندش کے جو کہ بند کھل جاوے یہانتک کہ تو دیکھے کہ وہ فاسد اچھا ہوگیا ہی

یہ اول کا مخالف ہی یعنی جس عضو کا اکثر حالات مین بند رہنا ضروری ہی جیسے کہ امعا مین جب وہ کھل جاوے اور اس سے اسہال جاری ہو جاوین تو اسکو قوابضات کے ذریعہ سے بند کردینا چاہیے

وخشن الاملس یوذی البدنا	وملس ماکان منه خشنا
اور خشن کر املس کو جو بدن کو ایذا دیتا ہی	اور املس کر اُسکو جو اس سے خشن ہو جاوے

اعضا مین سے قصبہ ریہ جسکا املس ہونا ضروری ہی جب اسمین خشونت آجاتی ہی تو اُس سے کھانسی وغیرہ عارض ہو جاتی ہی اور معدہ کے خمل جسکا خشونت دار ہونا ضروری ہی انمین تلاسف اور صفائی آجانے سے معدہ مین ضعف ہو جاتا ہی جس سے غذا اُسمین ٹھہر نہین سکتی

ذکر اصناف الادویة

دواؤن کی قسمون کا ذکر ہے

وها انا اذکر من عقار	ما یخرج الاخلاط بالاحدار
سنو مین ذکر کرتا ہون وہ وہ دوا	جو اخلاط کو بطور اسہال کے نکالے
وما تراه غالب المزاج	وما له فی الخلط من اخراج
اور جس دوا کا مزاج تجھے غالب معلوم ہو	اور اسکو خلط کے نکالنے مین کچھ دخل ہو
وما به تفتح او تلیین	وما به تقیح او تعفن
اور وہ کہ جسمین تفتیح یا تلیین ہو	اور وہ جو کہ پیپ دار یا عفونت والی ہو
وما به تنضج او تصلب	وما یسد فتحا او ما یجذب
اور وہ کہ جسمین پختگی یا سختی ہو	اور وہ کہ جو مفتوح کو بند یا جذب کرے

مابه يجلو او ما تحلل
اور وہ کہ جس سے جلا کرتا ہی اور جس سے تحلیل ہو
وتنبت اللحم به او تدمل
اور جس سے کہ گوشت پیدا ہو یا اندمال پاوے

وشبه ذلك من قوى ثوان
اور انکی مانند دوسری قوتین
ومن ثوالث مثلا توان
اور تیسری بھی سوا اسے سستی کے

ذكر اصناف الادوية المسهلة واولا فيما يسهل الصفراء

ذکر ہی مسہل دواؤن کے اقسام کا جنمین سے پہلے شروع کرتے ہین انکا بیان جو مسہل صفرا ہین

المرة الصفراء فالمحمودة
پس مرہ صفرا کو سقمونیا
تخرجها بقوة مثلا بداه
خاص قوت سے نکال لاتی ہی

چونکہ سقمونیا اسہال لانے مین عمدہ ہوتی ہی اسلیے اُسکو محمودہ کہتے ہین اور قوت سے صفرا کو نکالنے کا یہ مطلب ہی کہ اپنی خاصیت سے صفرا کو خارج کرتی ہی کیونکہ کسی امر کی خاصیت کی تاثیر اُسکے طبعی فعل سے زیادہ قوی ہوتی ہی اور سقمونیا اسہال صفراوی کے باب مین زیادہ مشہور اور بالاتفاق نہایت قوی پر تاثیر ہوتی ہی - اور عمدہ قسم وہ ہی جسکا رنگ زردی آمیز ہو اور ناخن سے جلدی کھرچی جاوے - اور زبان کو کچھ ایسی خشونت اور حدت نہ پہونچاوے

تشرب من ثلث الى قيراط
تو اسکو ثلث سے ایک قیراط تک پی لے
وهي لها الصولة في الاخلاط
اور اسکو اخلاط مین دبدبہ ہی

اصلاحها كي لا تضر بالمعدة
اسکی اصلاح اس غرض سے کہ معدہ کو ضرر نہ دیوے
سفرجل ولا تضر بالكبد
اور نہ جگر کو ضرر پہونچاوے بہی ہی

مصنف نے سقمونیا کا قدر شربت وہ بیان کیا ہی جو کہ عمدہ قسم کی خالص سقمونیا مین

اسکے زمانہ مین مروج اور معمول تھا لیکن ہمارے اس زمانہ مین جبکہ خالص سقمونیا کا میسر آنا دشوار ہی نصف درہم (۱۰ ماشہ) بیان کیا جاتا ہی اور اُسکی اصلاح کی عمدہ تدبیر یہ ہی کہ اسکے ساتھ ہموزن مصطگی کوٹی جاوے - اور سیب مین بھونی جاوے اور پھر نکال کر استعمال مین لائی جاوے - اور معدہ کو ضرر اُسکا یہ ہی کہ بھوک کو زائل کر دیتی ہی اور تشنگی اور بیقراری پیدا کرتی ہی اور اسکی برودت سونٹھ اور عود اور مصطگی یا انیسون (اجوائن خراسانی) سے دور ہو جاتی ہی - اور بقراط انکی اصلاح انیسون سے کیا کرتا تھا اور اُسکی حرارت کو گلاب کا نچوڑہ - یا کثیرا - یا رب السوس - یا رب سفرجل زائل کر دیتی ہی اور جگر کو نقصان اسطرح پہونچتا ہی کہ وہ اپنی حرارت کی تیزی سے جو کہ جگر کی رطوبت کو مٹاتی ہی زیادہ گرمی اور خشکی پیدا کر دیتی ہی - اور سمجھنا چاہیے کہ جب سیب مین سقمونیا کو بھونا جاوے تو اُس سے اُسکا ضرر زائل ہو جاتا ہی اور نفع کی تاثیر مین کچھ خلل نہین آتا ہے

والصبر يسقى منه من دينار	ضعفه ان محتاج بالعقار
اور صبر (ایلوا) مین سے ایک دینار پلایا جاتا ہی	اُسکو دو چند کر اگر دوا کے ساتھ ضرورت پڑی
اصلحه ان سقيته كثيرا	بالصمغ والمقل والكثيرا
اگر پلاتو تو اسکی اصلاح کرے بہت سی	کیکر کا گوند اور گوگل اور کتیرہ کے ساتھ

صبر کی تین قسمین ہین ایک سقوطری جسکے رنگ مین زردی غالب ہوتی ہی اور جلدی ٹوٹ جاتا ہی اور اسمین چمک اور رونق پائی جاتی ہے اور دوسرا قسم عربی جو جمیع اوصاف مین اول سے کمتر ہوتا ہی تیسرے سیاہ خشونت دار ہی

جو سب سے ناقص اور ردی ہوتا ہی - جالینوس نے کہا ہی کہ مصبر نہایت عمدہ اور سفید دوا ہی - معدہ کی اُن بیماریون کے لیے جنکا سبب مرہ صفرا کا انصباب ہوتا ہی اور نیز امام رازی نے جالینوس سے نقل کیا ہی کہ مصبر کا کھانا صفرا کو معدہ سے کھینچکر نکال لاتا ہی - اور پھر اُسکے استعمال اور خوراک کی مقدار مصنف کے نزدیک ایک درہم (۳ ماشہ) سے ڈیڑھ درہم تک ہی اور امام رازی کے نزدیک ایک مثقال (۴ ماشہ) سے دو مثقال تک ہی اور ابن شرابیون نے کہا ہی کہ اکثر مصبر کے خوراک کی مقدار دو درہم ہی - اور وہ معدہ کو مضر ہی اور اگر اُسکے ساتھ کتیرا اور گوگل اور مصطگی اور گل سرخ ملا دیے جاوین تو اُسکے نقصان کی اصلاح کر دیتے ہین اور اُسکے اصلاح کی نہایت عمدہ تدبیر جس سے اسکے اسہال کی قوت قوی ہو جاتی ہی یہ ہی کہ اُسکے ساتھ وہ مصالح ملا دیے جاوین جو کہ ایارج فیقرا مین پڑتے ہین

واسقہا اوقیة من الھلیلج		الاصفر وکذالک من بنفسج
اور پلا اُسکو ایک اوقیہ ہلیلہ زرد		اور اُسیقدر بنفشہ

ہلیلہ چار قسمون کی ہوتی ہی اُنمین سے زرد صفرا کو بذریعہ اسہال کے نکالتی اور معدہ کو دباغت دیتی ہی اور اُسکی خوراک کی مقدار پانچ درہم سے دس تک ہی اور اوقیہ سے یہی مراد ہی اور اسکی اصلاح یہ ہی کہ اُسکے پوست کو جو کوب کر کے روغن بادام سے مل لیوین اور اُسکے ہم وزن شکر تری یا ترنجبین یا کوئی اور شیرینی ملا لیوین اور اُسکی گٹھلی کو کسی صورت مین استعمال نہ کرنا چاہیے اور بنفشہ کی تاثیر ہلیلہ کی نسبت سے کمتر ہی اور وہ صفرا کو معدہ اور امعا سے خارج کر دیتا ہی

کذاک من لب الخیار شنبر	والتمر ہندی ولا تکثر
اور اسیقدر گودا املتاس کا	اور املی اور زیادہ نہ کر

یعنی بقدر دس درہم کے املتاس کے گودے کو پینا چاہیے جو کہ اسہال کے بارہ مین بنفشہ سے کئی درجہ قوی عمل (تاثیر) کرتی ہے۔ اور وہ گرمی اور سردی مین معتدل ہے۔ لیکن حرارت کی طرف کسیقدر مائل ہے اور جن اشخاص کے امعا ضعیف ہوتے ہین انکو اسکے استعمال سے مغص (مروڑ) ہو جاتی ہے اسلیے اُسکے ضرر کے دفعیہ کے لیے شیرین بادامون کے روغن مین چرب کرنا کافی ہے اور تمر ہندی کو زیادہ استعمال کرنے سے سحج (پیچش) ہو جاتی ہے اور اسیوجہ سے اسکو صرف پانی مین بھگو کر صاف کرنے کے بعد شکر تری یا مصری یا کوئی اور شربت ملا کر استعمال کیا جاتا ہے

ذِکرُ مَا یُخرِجُ البلغم

اس دوا کا ذکر جو بلغم کو نکالتی ہے

یشربُ من نقی شحم الحنظل	من دانقین مصلحا بالمقل
پیا جاوے صاف شحم حنظل (اندراین) سے	دو دانگ گوگل کے ساتھ اصلاح کرکے
کذاک فثاء الحمار مثلُہٗ	اصلاحہٗ ووزنہ وفعلہ
اسیقدر کریلا اسیطرح	اسکی اصلاح اور وزن اور فعل

شحم حنظل بلغم کے نکالنے مین نہایت قوی التاثیر ہے جسکے برابر کوئی اور دوا نہین ہے۔ اور اُسکی خوراک قوی شخص کے لیے نصف درہم بیان کی گئی تھی اور اسکے ساتھ برابر اسکے کتیرا یا کیکر کا گوند ملا کر روغن بادام مین مل لینا چاہیے

اور کریلا اہلی ہو خواہ جنگلی دونوں بلغم خام غلیظ کو نکالتے ہین اور معدہ اور جگر کو
سقمونیا کیطرح مضر ہین

وبورق والملح نصف درہم		فہذہ تخرج کل بلغم
اور بورہ ارمنی اور نمک نصف درہم		یہ سب سارے بلغم کو نکالتی ہین

اور بورہ کی چند قسمین ہین۔ جو کہ زمین کان مین پیدا ہوتا ہی سب سے عمدہ ارمنی ہی خصوصاً جسکا رنگ سفید ہو اور اسمین سوراخ اسفنج کیطرح نظر آوین اور وہ جلا دیتا اور غلیظ خلطون کو نرم کرتا اور بلغم اور ریح کو نکالتا ہی جبکہ گرم پانی اور شہد کے ساتھ پیا جاوے اور نمک کی تاثیر اُس سے کمتر ہی

واسق من التربد درہمین		وفی المطابیخ اسق مثقالین
اور تربد سے دو درم پلا		اور مطبوخون مین دو مثقال پلا

تربد بالطبع بلغم کو بذریعہ اسہال کے خارج کرتی ہی اور عمدہ قسم کی سفید ہوتی ہی اور اطبائے بیان کیا ہی کہ وہ رقیق بلغم کو معدہ سے نکالتی ہی اور اگر اسکو سونٹھ کے ساتھ قوی کیا جاوے تو غلیظ اور خام بلغم کو بھی خارج کر دیتی ہی اور اسکی اصلاح یہ ہی کہ باہر سے اسکا بیرونی چھلکا چھیل دیا جاوے اور پھر باریک کوٹ چھانکر روغن بادام کے ساتھ چرب کیا جاوے۔ اور اسکی خوراک کی مقدار دو درہم ہی۔ اور جوشاندون مین تین درم

والغاریقون اسق علی العلیل		من درہم کذلک حب النیل
اور غاریقون بیمار کو پلا		ایک درہم ایسا ہی وسمہ کے بیج

غاریقون محلل اور ملطف ہی اور سدون کو کھولتا اور گرمی پہونچاتا ہی اور غلیظ

خلطون سودا اور بلغم کو اسہال کی راہ نکالتا ہی اور بدن کے اطراف سے جذب کرتا ہی اور سر درد ہر دن سے نفع دیتا اور دلکو قوت پہونچاتا ہی اور اسکے شربت اور خوراک کی مقدار کم سے کم ایک درم زیادہ سے زیادہ دو درہم ہی اور وسمہ کے بیج جب اکیلے پیے جاوین تو غشی اور بیقراری لاتے ہین۔ اور زیادہ مناسب یہہ ہی کہ انکے ساتھ تربد اور سقمونیا ملائی جاوین اور شیخ الرئیس نے کہا ہی کہ حب النیل بلغم اور سودا کو نکالتا اور دود (کیڑون) کو قتل (مار) دیتا ہی

ذکر ما یخرج الماء الاصفر

اس دوا کا ذکر ہی جو زرد پانی کو نکالتی ہے

جس پانی سے استسقاء زقی پیدا ہوا کرتا ہے

شرب دانقین ماذریون — پی تو ماذریون دو دانگ

و دانقا حدیث فربیون — اور ایک دانگ نئی فرفیون

ماذریون پتے ہوتے ہین آس کے مانند لیکن آس سے زیادہ لمبے چوڑے اور وہ چوتھے درجہ مین گرم خشک ہی جو جگر کے مزاج کو فاسد کرتا ہی اور غم اور بیقراری لاتا ہی اور خون کو نکالتا ہی اور گرم طبیعت والے آدمی کو نہایت مضر ہی اسکے استعمال کی مقدار تین درم تک ہی۔ اور ماذریون کو بغیر اصلاح کے استعمال مین نہ لانا چاہیے اور اُسکے اصلاح کی تدبیر یہہ ہی کہ اول اسکو گاڑھے سرکہ مین بھگو دیا جاوے پھر نکالکر بخوبی دھویا جاوے اسیطرح تین بار کرنیکے بعد اچھی طرح خشک کرلین پھر کوٹ چھانکر روغن بادام سے چرب کرلیوین اور فرفیون ماذریون کا گوند ہی جسمین نہایت گرمی اور تیزی اور احتراق اور تاکل پایا جاتا ہی اسلیے تنہا اُسکا کھانا زہر کا اثر رکھتا ہی۔ اور زرد پانی کے خارج کرنیمین

وہ نہایت پُرتاثیر ہی - لیکن پینے سے غم اور بیقراری اور قے اور معدہ کے مُنھ پر انقباض پیدا کرتا ہی - اور اسکے استعمال کی مقدار دو دانگ سے چار دانگ یا چار درم تک ہے

ودانقا من شبرم ملابنّ	بمثل ما دبّرت ام الصبر
اور ایک دانگ شبرم مدبر سے	تدبیر اسکی ان چیزوں سے کر جیسے تو نے صبر کو مدبر کیا ہے

شبرم شیر دار بوٹی ہی - اسکے پتے طرخون کی پتیوں کی طرح ہوتے ہیں اور طرخون عاقر قرحا کی جڑ کو کہتے ہیں - اور قوی شبرم نہایت نقصان دہ ہی کیونکہ اسمیں ایک قسم کا دودھ ہوتا ہی جو عروق کے مُنھ کو کھول دیتا ہی اور اُسکے کھانے سے تپ اور زیادہ حرارت لاحق ہوتی ہی اور وہ قبض اور حدت سے اسہال لاتا ہی - اور متقدمین نے اسکے استعمال کو چھوڑ دیا ہی - چنانچہ ترمذی اور ابن ماجہ میں اسماء سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تم اپنے بچوں کو کس چیز کی گھٹی دیا کرتی ہو اُسنے کہا شبرم سے آپ نے فرمایا وہ تو نہایت گرم ہی اُسکو صبر کیطرح مدبر کرنے سے یہ مطلب نہیں ہی کہ گرم ادویہ سے اُسکی تدبیر کیجاوے بلکہ یہ مقصود ہی کہ کتیرا اور گوگل سے تدبیر کیجاوے جسکی تفصیل یہ ہی کہ شبرم کو تازہ دودھ میں ایک دن رات بھگو دیا جاوے پھر نکالکر بخوبی دھو کر دوبارہ دوسرے تازہ دودھ میں ایک دن رات بھگو رکھیں اسیطرح تین چار کرین پھر نکال کر دھو کر خشک کر لیویں اور باریک پیسکر روغن بادام سے چرب کر کے اُسکے مصلحات انیسون اور تربد اور ہلیلہ اسمیں مخلوط کر دیویں

واسق من القنطوریون درهما	فهذه عقاقیر تخرج ماءً
اور پلا قنطوریون کا ایک درم	سو یہ تمام دوائیں پانی زرد کو نکالتی ہیں

تسطوریون سے مراد رقیق ہی جو غلیظ کیموسات اور زرد پانی اور صفراء غلیظ اور خام کو نکال دیتا ہی اور اُسکے استعمال کی مقدار اُسکے خفیف پنچڑ سے (عصارہ) سے ایک درم سے دو درم تک ہی

ذِکرُ مایُخرِجُ السَّوداء
ان دواؤن کا ذکر ہے جو سودا نکالتی ہین

وَاسْقِ مِنَ السَّنَا وَالبِسفَایِجِ
اور پلا تو سنا سے اور بسفایج
اسود دہ واسق من الشاہترج
سیاہ سے اور پلا تو شاہترہ
مَاشِئتَ ان تُخرِجَ مِن سَوداءِ
جسقدر کہ تو سودا کا نکالنا چاہے
وَنصفُ دِرهمٍ من لازوردِ
اور نصف درہم لاجورد سے
وَمثله من حجرِ ارمنی
اور اسیقدر حجر ارمنی

وَالافتیمُونِ وقِحا هلیلَجِ
اور افتیمون اور پوست ہلیلہ
وَمن لسانِ الثورِ شیئاً یُخرِجُ
اور گاؤزبان سے اسقدر کہ کچھ سوداکی نکالے
نصف اوقیه عَلَی السّواءِ
نیم اوقیہ کی برابر پلا
فذالکَ مخصُوصٌ لها بطردِ
کہ یہ سودا کے واسطے مختص ہی مدام
فهو عَلَی اِخراجها قوی
کہ یہ سودا کے نکالنے پر زیادہ طاقت رکھتی ہی

سنا تو محرق سودا اور صفرا کو نکالتی ہی اسلیے استعمال کی مقدار اسکے جرم سے تین درم ہین اور جو مصنف نے نصف اوقیہ جسکے پانچ درہم ہوتے ہین لکھا ہی وہ بہت زیادہ ہین اور اُسکو کوٹ کر روغن بادام سے چرب کر کے استعمال مین لانا چاہیے۔ بسفایج سودا کے مسہلات مین سے مشہور ہے

جو بلغم کو بھی اسہال کی راہ سے خارج کرتی ہے - اور بسفائج عمدہ قسم کی وہ ہے جو
خوش رنگ اور اچھی خوشبودار ہو - اور اُسکے پینے سے گرم مزاج والون کو بیقراری
اور تشنگی لاحق ہوتی ہے - امام رازی نے کہا ہے کہ اُسکے استعمال کی مقدار دو درم مین سے
چار درم سے چھ درم تک ہے - اور جوشاندون مین پانچ درم سے دس درم تک بیان
کی جاتی ہے - اور روغن بادام سے چرب کرنا اسکی اصلاح ہے - اور اسکے استعمال کی
عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ماء الجبن کے ساتھ پیا جاوے - سیاہ ہلیلہ جسکو ہلیلہ کابلی بھی
کہتے ہین - اور ہلیلہ زرد جسکو ہلیلہ ہندی کہتے ہین دونون کی قوتین بسفائج کی
قوت سے کمتر ہین اور سوداء کو نکالتی ہین جو کہ صفرا کے احتراق سے حادث ہوتا ہے
اور سوداء کو اسہال کی راہ سے بالقبض خارج کرتی ہے یا بالخاصیت مثل لاجورد
کے اور ہر دو ہلیلہ کے استعمال کی مقدار تین درم سے پانچ درم تک ہے اور
مطبوخات اور جوشاندون مین دس درم تک شاہترہ خارش کھجلی کے لیے
دیا جاتا ہے جو کہ ملین و مدر ہے - اور بعضون کے نزدیک اسہال بھی لاتا ہے - اسکی خوراک
کی مقدار اُسکے نچوڑے مین سے چالیس درم سے اسّی تک اور اُسکے جرم سے دس درم تک ہے
گاؤزبان دل کو فرحت اور قوت دیتی ہے اور خوف خفقان کو مفید ہے اور سوداوی بیماریون سے
رہائی بخشتی ہے - جالینوس نے کہا ہے کہ وہ پیٹ کو نرم رکھتی ہے اور محترق خلطون کے
نکالنے مین امداد دیتی ہے - اور ابن ماسویہ نے کہا ہے کہ وہ اسہال بھی لاتی ہے
اُسکی خوراک کی مقدار تین درم سے پانچ تک ہے - حجر ارمنی زرد رنگ کا پتھر ہوتا ہے
جسمین کسیقدر لاجوردیت پائی جاتی ہے کیونکہ وہ لاجورد کی کان (معدن) مین سے
نکلا کرتا ہے گویا کہ وہ ناقص لاجورد ہے جسکا قوام پختہ نہین ہوا اور وہ وزن مین خبیث

خفیف ہوتا ہی جب وہ توڑا جاوے تو اندر کی طرف سے ردی کی طرح
نظر آتا ہی اور بغیر دھونے کے اسکا پینا متلی اور قے لاتا ہی اسکے شربت کی مقدار
نصف درم ہی لاجورد زرد رنگ پتھر ہوتا ہی جسمین زرد زرد رگین معلوم ہوتی
ہین جو دیکھنے مین سونے کی طرح ہوتا ہی اُسکو دھو کر استعمال مین لانا چاہیے
اور ارمنی عمدہ اور اچھا ہوتا ہی اسکی خوراک کی مقدار نصف درم ہی

ذِکرُ ترکیبِ الادویہ

دوادون کی ترکیب کا ذکر ہے

دواؤن کے استعمال مین اصل مفرد دوائین ہین کیونکہ متقدمین مرکب مسہل سے
نہایت خوف کیا کرتے تھے بلکہ صرف مفرد دواؤن کو استعمال مین لاتے تھے
چنانچہ شیخ الرئیس کا مقولہ ہی۔ الدواء المجرّب خیرٌ من غیر المجرّب و قلیل
المفردات خیر من کثیرھا یعنی مجرب دوا غیر مجرب سے نہایت عمدہ ہی
تھوڑی مفرد دوائین بہتون سے نہایت بہتر ہین

واصل ما یسقے الدواء مفردًا
اصل پینے کی دوا مفرد ہونی چاہیے
حتّی ترٰی افعالہ فی کلّ داءٍ
تاکہ اُسکے افعال ہر مرض مین تجھے نظر آوین
وانّما دعا الی المرکب
اور ترکیب کا باعث وہ وہ ہے
ما انا ذاکرٌ لہ من سبب
جسکا سبب مین بیان کرتا ہون

اصل دوا مفرد ہے جسکی قوتین اور افعال کا معلوم کرنا منظور ہو
تو اُسکو مختلف سرد گرم بیمار یون مین پلایا جاوے تو اُسکے مزاج کا حال
بخوبی ظاہر ہوجاتا ہے

وما تُحلّیہ من الغذاءِ	ترکیبُ امراضٍ واصلاحِ دواءٍ
اور وہ کہ جس سے تو غذا کو شیرین کرے	مرکب ہونا امراض کا اور اصلاح دوا کی

اطبا کو جو دواؤن کے مرکب کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ سو اسکے کئی اسباب ہین جنمین سے اول تین اسباب بیان کیے گئے ہین ایک یہ کہ مرض مرکب ہو جیسے شطر الغب جو بلغم اور صفرا سے مرکب ہوتا ہے۔ اسلیے ان دونون خلطون کے لحاظ سے دوا کو مرکب دیا جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ دوا کا ذائقہ مکروہ ہو جیسے تربد جسمین خوش ذائقہ کرنے کے لیے شہد ملایا جاتا ہے۔ یا بو ناپسند ہو جیسے املتاس کہ اسکی اصلاح کے لیے روغن بادام یا عرق بادیان ملایا جاتا ہے تیسرے یہ ہے کہ دوا کی اصلاح مطلوب ہو جیسے مصبر جبکہ گوگل کے ساتھ مخلوط کر کے استعمال مین ملایا جاے

اذا کان عاجزاً عن النفوذِ	وما یعین الشیٔ بالتنفیذ
جبکہ وہ خود نفوذ سے عاجز ہووے	اور جو کسی چیز کی تنفیذ مین اعانت کرے

اور ترکیب کا ایک سبب یہ ہے کہ عضو ماؤف جسکو دوا کا پہونچانا مقصود ہے نہایت بعید اور دور ہووے جیسے مثانہ کہ وہان تک مدر دوا نہین پہونچ سکتی جبتک مخلوط ہو کر اسکا فعل باطل نہو جاوے اسلیے اسکی قوت کے محفوظ رکھنے کے لیے آلو بخارا کا گوند یا کوئی اور ایسی دوا جو اس عضو تک جلدی پہونچا دیوے جیسے ذراریح مخلوط کی جاتی ہے تاکہ جاے مقصود تک تاثیر پہونچ جاوے

وما یعین فی انطلاق الطبع	وما یھیئہ لحین البلعِ
اور وہ طبیعت کے اسہال مین اعانت کرے	اور وہ جو تیار کرے دوا کو نگلتے وقت

مصنف نے دوا اور سبب ترکیب کے بیان کیے ہین ایک یہ کہ دوا کے کھانے اور

نگلنے مین اعانت کرے کیونکہ بعض دوائین طبیعت کو ناپسند ہوتی ہین جیسا کہ
وہ گولیان (حبوب) جنمین شحم حنظل (اندراین) ڈالا جاوے اسلیے انمین کتیرا
یا کیکر کا گوند ملا دینا چاہیے تاکہ انکے کھانے مین طبیعت کو سہولت ہو دوسرا
سبب یہ ہی کہ اگر دوا کی تاثیر اور اُسکے فعل کو تیز کرنا مطلوب ہو جیسے سقمونیا کے
ساتھ حب النیل (وسمہ کے بیج) کے ساتھ سقمونیا ملایا جاوے کیونکہ جب حب النیل
تنہا پیا جاتا ہی تو وہ امعا مین زیادہ دیر تک ٹھہرا رہتا ہی سو اسکے ساتھ سقمونیا
ملا دینے سے وہ جلد باہر نکل جاتا ہی شیخ نے دیگر کتابون مین کئی اور اسباب بھی
بیان کیے ہین ایک یہ کہ بعض اوقات دوا قوی ہوتی ہی جسکی قوت کے توڑنے
کے لیے اور دوا کے ملانے کی ضرورت پڑتی ہی جیسے سقمونیا کے ساتھ نشاستہ کا
ملانا اُسکی تیزی اور حدت کم کر دیتا ہی دوسرے یہ کہ جب دوا نہایت گرم
ہوتی ہی تو اسکی گرمی کے توڑنے کے لیے اُسکے ساتھ سرد دوا ملا دیتے ہین جیسے
فرفیون کے ساتھ کافور کا ملانا اسکی گرمی کو کم کر دیتا ہی تیسرے یہ کہ جب دوا نہایت
سرد ہوتی ہی تو اسکی سردی کے کم کرنے کے لیے کوئی اور دوا اسکے ساتھ مخلوط
کی جاتی ہی چوتھے یہ کہ جس عضو مین دوا پہونچانا مطلوب ہی وہان دوا کو پہونچا کر زیادہ
عرصہ تک ٹھہرا رکھے تاکہ دوا کی بخوبی تاثیر ظاہر ہو جاوے جیسے کہ آلو بخارے
کے گوند کا ادویہ مدرہ مین مخلوط کرنے کا حال ہم پہلے بیان کر چکے ہین اور وہ
دوائین جنمین تیل پڑتا ہی جبکہ وہ تیل کی وجہ سے عضو مطلوب پر نہین ٹھہر سکتین
تو وہان اس دوا کے ملانے کی ضرورت پڑتی ہی جو کہ کسیقدر عرصہ تک اس
عضو پر دوا کو ٹھہرا رکھے تاکہ اسکی تاثیر کمل ہو جاوے جیسے موم جو اسی غرض سے

اکثر دواؤن مین ڈالا جاتا ہے - اور بعض دوائین اسلیے ملائی جاتی ہین تاکہ مرکبات کی قوت کو استعمال مین لانے کے وقت تک زائل ہونے سے محفوظ رکھے جیسے مرکبات مین افیون کا داخل کرنا -

فانت ان علمت بالمرکب	اولی فبالدستور فیہ ترکیب
اور تو اگر مرکب کو بہتر جانے	تو دستور معمول سے ترکیب دے

جب معلوم ہوا کہ مفرد دوا کی قوت بیماری کے مقابلہ سے نہایت قاصر اور عاجز ہے تو وہان چند دواؤن کا مرکب دینا ضروری ہے اور مرکب کرنا ترکیب کے طریق اور دستور پر ہونا چاہیے جسکے حکم کا آگے بیان آتا ہے

خذ شربة من کل شئ مسهل	وعدّها فانها لا تمهل
لے تو ایک شربت ہر ایک مسہل دوا سے	اور اُس شربت کا شمار کر رکھ کہ وہ نہ چھوڑا جائیگا
وامزج بها ما شئت من حجاب	وجمّع الاوزان بالحساب
اور تو ملا اسمین جو چاہے مانع اور مصلح کو	اور جمع کر وزنون کو باحساب
ثم اقسم الاوزان علی الشّربات	کذالک تعمل المرکّبات
پھر وزن کو سب شربتون پر تقسیم کر	ایسا ہی عمل کر مرکبات مین
فما اتی بشربة من عدّه	فاسقه اوقیة لعدّه
پس جو آوے ایک ایک شربت کو شمار مین	سو اُسکو پلا ایک وزن دوا کا

جب ارادہ ہو کہ ایسی مرکب دوا بنائی جاوے جو بلغم کو خارج کرے تو ہر ایک مفرد بلغم کی مسہل دوا سے ایک پوری مقدار لیجاوے مثلاً اغاریقون دو درم اور حب النیل دو درم اور تربد دو درم اور شحم حنظل نصف درم سبکو اُنکے مصلح کے ساتھ ایک جگہ

اکٹھا کیا جاوے چونکہ شمار مین دوائین چار تھین اسلیے انکا مصلح ایک چوتھائی ہونا چاہیے۔ اور اگر چھ ہوتین تو انکا چھٹا حصہ مصلح ملایا جاتا ہے۔ حجاب سے مراد یہ ہے کہ مفرد دوا کو اُسکے مصلح کے ساتھ پیس لیا جاوے جیسے تخم حنظل کو گوگل اور کتیرا کے ساتھ کوٹا جاوے اور سقمونیا کو جو ہی کے جوف مین بھونی جاوے نکال کر مصطگی اور کتیرا اور مغز پستہ کے ساتھ پیسا جاوے اور تربد کو خوب باریک کرکے روغن بادام کے ساتھ چرب کیا جاوے

واضح رہے کہ مرکبات مین جو مفرد دوائین ہین وہی انکا اصل اور رکن ہین سو جب کوئی مفرد دوا مرکب مین سے نکالی جاوے یا نہ ڈالی جاوے تو اُس سے مرکب کا عمل باطل اور اسکی تاثیر معدوم ہو جاتی ہے جیسے ایارج فیقرا مین صبر کا نہ ڈالنا اسکی تاثیر کو زائل کر دیتا ہے اور بعض ایسی دوائین ہین کہ اُنکے نہ ڈالنے سے کچھ نقصان نہین ہوتا جیسے تریاق کبیر مین جلے پھل کے نہ ڈالنے سے کچھ حرج نہین ہوتا

ذکرُ القُوی الاوائل

ذکر ہے پہلی قوتون کا

وَلِلعقاقِیرِ قوی اَوائِل
اور دوائیون کی قوتین پہلی ہین

وَمِثلها ثانیة عَوامل
اور انکی طرح قوتین دوسری بھی عمل کرتی ہین

وَلِلعقاقیرِ قوی ثَوالِث
اور دوائیون کی تیسری قوتین بھی ہین

تَصدُرُ عنها ان بدت حوادث
کہ صادر ہوتی ہین اُنسے جب حادثے ظاہر ہو دین

فَالقوة الاولی هی السخونة
پس انکی پہلی قوت گرمی

والبرد والیبس مع اللدونة
اور سردی اور خشکی اور تری ہے

یعنی تمام مفرد دوائیوں میں تین قوتیں ہوتی ہیں جنسے مختلف افعال صادر ہوتے ہیں - انمیں سے پہلی قوت صرف گرمی یا سردی یا تری یا خشکی ہی اور دوسری قوت وہ فعل جو گرمی یا سردی یا تری یا خشکی سے صادر ہوتا ہی جیسے سدونکی تفتیح اور غلیظ خلطوں کی تقطیع وغیرہ اور تیسری قوت وہ ہی جو کہ اُنسے حاصل اعضا کے فعل کے سبب سے سرزد ہوتا ہی جیسے دوائیں جو دودھ کو اور یا منی کو پیدا کرتی ہیں

ذکر ما یبرّدُ و یقبضُ حین یحتاجُ الی قبض

ذکر اُن دوائیوں کا جو سردی لاتی ہیں اور قبض کرتی ہیں جبکہ قبض کی حاجت پڑتی ہی

وھا انا مبتدئ و مُورِدٌ	من العقاقیر بما یُبرّدُ
سنو میں شرح کرتا ہوں اور لاتا ہوں	دوائیوں سے وہ جو سرد کرتی ہیں
الآسُ والسُّمّاقُ والبلیلجُ	وخبثُ الحدیدِ والہلیلجُ
موڑسے اور تترے اور بہیڑے	اور لوہ چون اور ہڑین
واقاقیا و بُسّدٌ وآملجُ	والطین الارمنیۃ والعوسجُ
اور کیکر کا رس اور مونگا اور آملہ	اور گل ارمنی اور عناب

آس (موڑہ) دو جوہروں سے مرکب ہی ایک ارضی جوہر جو قابض ہی اور دوسرا ہوائی جوہر جو سرد ہی - اسلیے ضرور ہی کہ اسکی سردی (برودت) غالب ہو اور سردی کی نسبت سے اسمیں خشکی ویبس زیادہ ہو پس وہ دوسرے درجہ کے شروع میں سرد ہی اور اسکے اخیر میں خشک ہی - اور اسمیں ایک قسم کی لطیف حرارت پائی جاتی ہی جو نہایت خشکی پیدا کرتی ہی - اور شیخ الرئیس نے بیان کیا ہی کہ موڑوں کا مزاج ایسا مستحکم نہیں ہی کہ انکی طبیعتیں ایک قوت کی طرف آسکیں

سماق۔ (تنتریے) جسکو سماق الدباغین بھی کہتے ہیں بقول جالینوس قابض اور مجفف اور اسہالون کو بند کرتا ہے۔ بہیڑے سرد خشک ہین دوسرے درجہ مین اور انمین دو قوتین پائی جاتی ہین۔ ایک قوت ملطفہ دوسری قابضہ اور کبھی پیٹ مین قبض پیدا کرتی ہے اور بقول حبیش پیٹ کو نرمی پہونچاتے ہین اور بعض طبیبون نے کہا ہے کہ بہیڑے تمام دواؤن کے سردار ہین اور لوہ چون سرد خشک ہے جو نہایت سخت خشکی لاتا ہے اسکو بغیر مدبر کرنے کے استعمال مین نہین لانا چاہیے اور اسکے مدبر کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ نہایت باریک پیسکر سرکہ مین تین دن تک بھگویا جاوے اور ہر روز نکالکر پانی سے دھویا کرین۔ پھر اور سرکہ ڈالکر بھگو دین یہانتک کہ اخیر سرکہ سے نکالکر بخوبی دھولیوین اور اپنے استعمال مین لاوین ہلیلہ کا یہان قابض دواؤن کے بیان مین ذکر کرنا نہایت عجیب ہے کیونکہ خود مصنف نے اسکو مسہل دواؤن مین لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ صفرا کو اسہال کی راہ سے نکالتا ہے اقاقیا جو کیکر کا رس اور اسکا نچوڑا ہے۔ سرد خشک ہے پیٹ مین قبض پیدا کرتا ہے اور آملہ اول درجہ مین سرد اور دوسرے مین خشک ہے اور مصنف نے اپنی کتاب مین دل کی دوائیون کی بحث مین کہا ہے کہ وہ قبض پیدا کرتا ہے۔ طین (مٹی) کی بہت سی قسمین ہین سب سے عمدہ اور بہت اچھی گل مختوم ہے پھر گل ارمنی جو اول درجہ مین سرد خشک ہے۔ پھر ارمنی مین سے خالص اور اچھی وہ ہے کہ جسکا رنگ زردی آمیز ہو اور قانون مین مصنف نے کہا ہے کہ وہ نہایت درجہ کی خشکی لاتی ہے اور خون کو بند کرتی اور دنبلون اور پھنسیون کو پینے اور ملنے سے مفید ہے اور اسہال امعا کے زخمون سے آرام بخشتی ہے۔ عفص مشہور دوا ہے جو ملک شام وغیرہ کے اطراف سے

آتی ہی اور وہ اول درجہ مین سرد اور دوسرے مین خشک ہی۔ مسیح نے فارس اور ہند کے طبیبون سے نقل کیا ہی کہ جب عوسج کے پتون کو بھگو کر شربت بنایا جاوے اسمین سے ساٹھ درم پینے سے چار پانچ اسہال ایسے آتے ہین جنسے محترق سودا نکل جاتا ہی

وَالجُفتُ وَالشبان مِثلُ الرامِكِ — والسّك والطرثوث ای مُمسِكُ

اور جفت بلوط اور دم الاخوین اور رامک — اور آملہ کا رس اور طرثوث نہایت ممسک ہی

وَالجُلنارُ شِيبَ بِالطّباشِيرِ — وَفوفَلٌ وَيابِسٌ من كزبرِ

اور گل انار کہ طباشیر سے ملایا جاوے — اور سپاری اور خشک دھنیا

وَسَاذِجٌ من لِسانِ الحَمَلِ — وَهٰذِهٖ تقبض عند العَمَلِ

اور شادنہ اور بارتنگ — یہ سب عمل کے وقت قبض کرتے ہین

وَالعَفصُ وَالحماض والريباسُ — والنبر باریس بارد حابسُ

اور مازو اور چوکا اور ریباس — اور زرشک سرد حابس ہین

جفت بلوط تین قسمون کا ہوتا ہی۔ ایک مستدیر جسکو بہش بھی کہتے ہین دوسرا مستطیل کڑوا اخیر ماکول تیسرا مستطیل لذیذ جسکو شاہ بلوط کہتے ہین اور بلوط نہایت قابض ہی جو پرانے اسہالون کو بند کرتا ہی جو اول درجہ مین سرد اور دوسرے مین خشک ہی اور نفث الدم اور معدہ کی رطوبت اور امعا کے زخمون اور سحج اور تقطیر البول اور سیلان رحم کو مفید ہی اور مثانہ کو مضر ہی جسکا مصلح قند یا کوئی اور شیرینی ہی اسکے شرب کی مقدار دو درم سے تین درم تک ہی شبان یا تو پھٹکری ہی یا دم الاخوین جو ایک گوند قابض اور سرد خشک ہی اسکو ہندی مین ہیرادوکھی کہتے ہین۔ یا کسی بوٹی کا نچوڑا ہی جسکا نام مشہور نہین ہی

اور یہ زخمون کو مندمل کرتا ہی اور نئے گوشت کو اُگاتا ہی اور پیچش کو حقنہ سے دور
کرتا ہی - یا اگر بقدر نصف درم کے بیضہ نیمبرشت مین کھایا جاوے اور جاری
خون کو بند کرتا ہی - اور شقاق مقعد کو طلاءً مفید ہی اسکی خوراک کی مقدار
نصف درم سے ایک مثقال تک ہی - رامک سرد خشک ہی مجفف اور
عاقل البطن ہی - اور مازو اور پوست انار اور زاک سیاہ اور صمغ عربی وغیرہ سے
بنایا جاتا ہی - اسہالون کو مفید اور مقوی معدہ ہی اسکی استعمال کی مقدار
دو مثقال تک ہی اور مثانہ کو مضر - اسکا مصلح شہد ہی سُک ایک قسم کا
ست مصنوعی ہوتا ہی جسکو بعضی مازو سے اور کوئی آملہ سے اور کوئی کھجور کے
نچوڑے سے بناتا ہی - جو اول درجہ مین سرد خشک ہی اور پیٹ کو بند رکھتا ہے
اور قی اور غثیان کو دور کرتا اور احشا کو قوت دیتا اور باہ کو زیادہ کرتا اور جگر
کے سدون کو کھولتا اور جاری خون کو بند کرتا ہی - یہ رامک ایک قسم ہی طراثیث
جسکو طرثوث بھی کہتے ہین سرد خشک ہی پیٹ مین قبض پیدا کرتا ہی اور خون روکتا ہی
مقوی جگر و معدہ حابس شکم اور نزف دم کو مفید ہی اسکی خوراک کی مقدار
دو درم تک ہی جلنار جنگلی انار کی کلی ہی - جو سرد خشک ہی پیٹ مین قبض لاتا ہی
اور قروح امعا کو مفید ہی - مسوڑے اور دانتون کو قوت دیتا اور نفث الدم
اور پیچش کو مفید اور زخم و قروح کہنہ کو مندمل کرتا ہی - اور منھ کے جوش کو بھی
مفید ہی جبکہ سرکہ مین جوش دیکر غرغرہ کیا جاوے اسکی خوراک دو درم تک ہی
طباشیر کی اصل مین اختلاف ہی لیکن عمدہ وہ ہی جسکا رنگ شفاف سفید ہو جو
سرد خشک ہی اسکا پینا قوت باہ کو زائل کرتا اور دل کو قوت پہونچاتا اور تشنگی کو

دور کرتا اور طبیعت مین قبض پیدا کرتا ہی اور گرم خفقان اور صفراوی غشی و قے
اور معدہ کی سوزش اور بیقراری اور تپ حارہ اور مُنھ کے زخم اور بثور و قلاع
کو مفید ہی اور اسکی خوراک ایک درم سے دو تک ہی- سپاری تیسرے درجہ
مین خشک ہی اور طبیعت مین قبض پیدا کرتی ہی اور ٹھون کو مضبوط اور مُنھ کو
خوشبودار کرتی اور دل کو قوت دیتی اور آنکھ کی خارش کو مفید ہی اور
جاری خون کو بند کرتی اور خماری سے آرام دیتی ہی- اسکی خوراک ایک درم
سے دو درم تک ہی کشنیز خشک دوسرے درجہ مین خشک اور قابض ہی خفقان
اور بدہضمی کو مفید و مقوی معدہ ہی- اور زیادہ استعمال کرنے سے آنکھونکی بینائی
مین فرق آجاتا ہی- اور قوت باہ کو زائل کرتا اور منی کو خشک کردیتا ہی اور تر کشنیز کا پانی
آرد جو کے ساتھ ضماد کرنے سے خنازیر کو تحلیل کردیتا ہی سادنہ محرالدم ہے جسکو شادنہ
بھی کہتے ہین- اسکی قوت ان ادویہ کے قریب قریب ہی جو خشکی اور سردی پیدا کرتی
ہین اور نہایت غلطی کی ہی جسنے گرم کہا ہی اور وہ سیلان خون کو دور کرتا اور بینائی کو قوت
دیتا ہی اور دھو کر انڈے کی سپیدی کے ساتھ آنکھ مین ڈالنے سے اُسکے زخم کو اچھا کردیتا
ہی اور پلکون کی خشونت اور ورم اور سوزش کو مفید ہی لسان الحمل جسکو اذن جدی
بھی کہتے ہین بارتنگ ہی اور وہ دو قسم کی ہوتی ہی ایک چھوٹی ایک بڑی ہر صورت
سردی اور خشکی پیدا کرتی ہی اور اسمین قبض کی تاثیر بھی ہی کیونکہ اسکا مزاج مرکب ہی
مائیت سے جو سرد ہی اور ارضیت سے جسکے سبب سے قابض اور مجفف اور پیٹ کو بند
کرتی ہی اور امعا کے زخمون اور اسہال کو مفید ہی- خون کو روکتی اور آگ کی جلن اور شری
اور حمرہ اور قروح خبیثہ اور آتشک کو مفید ہی اور ریہ و طحال کو مضر ہی اسکا مصلح

شہد اور مصطگی ہے۔ اسکی خوراک کی مقدار دس مثقال سے ایک رطل تک ہے
مازو۔ سرد خشک ہے۔ عمدہ وہ ہے جو سبز اور وزن دار ہے اور جالینوس نے کہا ہے کہ
اسمین نہایت قبضیت پائی جاتی ہے۔ اسکا پینا اسہال کو روکتا ہے اور بعض طبیبون
نے کہا ہے کہ اسکو بعضون نیمبرشت کی زردی کے ساتھ پینا چاہیے
حماض۔ جسکو سلق بری کہتے ہین چوکا ہے سرد خشک جسکا پینا اسہالون کو
بند کرتا ہے۔ اور صفراوی قے اور غثیان کو تسکین دیتا اور یرقان کو مفید اور گردہ
اور طحال اور باہ کو مضر ہے اسکا مصلح سونف قند وغیرہ ہے اسکی خوراک دو
درم ہے ریباس۔ سرد خشک ہے۔ دوسرے یا تیسرے درجہ مین جو اسہالون کو
روکتا اور دل کو قوت پہونچاتا ہے اور خفقان کو مفید ہے اور صفرا کو زائل کرتا ہے
اور حرارت کو تسکین دیتا ہے اور آنکھ کی بینائی کو تیزی بخشتا ہے جبکہ اسکا نچوڑا
آنکھ مین ڈالا جاوے۔ انبر باریس۔ جسکو زرشک کہتے ہین سرد خشک ہے
دوسرے یا تیسرے درجہ مین اور وہ پیٹ مین نہایت قبض لاتی ہے اور
صفرا کو بخوبی نکالتی ہے اور تشنگی کو زائل کرتی ہے۔

ذکر ما یسخن من الدواء المفرد ولا یسہل

اُس مفرد دوا کا ذکر ہے جو گرم کرے اور مسہل نہین ہے

واعلم بان مسخن الاعقار	مثل الذی جرب باختیار
جان تو کہ گرم دوا اس دوا	جیسی جو مجرب اور پسندیدہ ہے

یہ وہ مفرد دوائین ہین جو تجربہ مین آچکی ہین۔ اور اُنکے افعال پسند اور
اختیار کیے گئے ہین

من کُندُشٍ وکُندُرٍ وفِلفِلٍ	وقرو مانیجے و دار فلفل
کندش اور کندر اور سیاہ مرچ	اور زیرہ کوہی اور دار فلفل

کندش (نکچھکنی) گرم خشک ہی چوتھے درجہ کے شروع مین اور وہ سیاہ کندش
مین ہوتی ہی جو اندر سے زرد نکلتی ہے جسمین نہایت درجہ کی گرمی ہوتی ہے اور
اسکا پینا نہایت خطرناک ہی- اور اسکے سونگھنے اور ناک مین پھونکنے سے بخوبی چھینکین
آجاتی ہین- اور بعض کے نزدیک وہ قتالہ اور بقول رازی مسہل ہی اور جالینوس نے
کہا ہی کہ تشنگی اور اسہال لاتی ہی- اور دماغ کو فضلون سے پاک صاف کرتی ہی
اسکا کھانا نہایت مضر ہی اور غلیظ اخلاط کو نکالتی اور بہق سیاہ اور سفید کو مفید ہے
کندر ایک گوند حابس بطن ہی اور اسکا زیادہ استعمال کرنا خون کو جلا دیتا ہے
نفث الدم کو زائل اور طعام کو ہضم اور ریاح کو دور اور حافظہ اور معدہ کو قوت
دیتا ہی اور نسیان اور قی اور غثیان کو دور کرتا ہی اور جاری خون کو بند کرتا ہے
اسکی خوراک نصف درم سے ایک درم تک ہی سیاہ مرچین گرم خشک ہین
تیسرے درجہ کے آخر مین اور وہ نہایت مسخن اور مجفف ہین اور طعام کو ہضم
کرتی ہین- اور ریاح کو توڑتی ہین اور پیٹ مین قبض پیدا کرتی ہین اور معدہ اور
امعاسے ریاح غلیظہ کو تحلیل کرتی ہین اور لزوجت دار خلطونکو نکالتی اور عضلون
اور پٹھون کو گرم رکھتی ہین قرو مانا زیرہ کوہی ہی جو تیسرے درجہ مین گرم خشک
اور نہایت مسخن ہی اور اسکے پینے سے کرم اور کدو دانہ مرجاتے ہین اور بول کو
ادرار کرتا اور گردون اور مثانہ کے سنگریزونکو توڑتا اور پھوڑتا ہی دار فلفل
لکھان ہین جو گرم خشک تیسرے درجہ مین ہین اور نہایت مسخن اور انمین کسیقدر

رطوبت فضلیہ بھی پائی جاتی ہی - جسکے سبب سے اسکو جلدی کرم لگ جاتا ہی

وکُرکُم و نعنع و اذخر	و قُرفَۃٍ و محلبٍ و کبر
اور کیسر اور پودینہ جنگلی اور گھاس مکی	اور رچ اور محلب و کبر
و سیحٍ و انجرۃٍ و صعتر	و اشنۃ و میعۃ و عنبر
اور دُرمنہ ترکی اور اُٹنگن کے بیج اور پودینہ کوہی	اور چھڑیلہ اور میعہ اور عنبر

جس شخص نے بجاے کرکم کے قرطم کہا ہی اُسنے نہایت غلطی کی ہی کیونکہ قرطم یعنی کُسُم کے بیج جسکو کڑ کہتے ہین اسہال آور ہی اور یہان مصنف نے ان دواؤن کا بیان کیا ہی جو کہ مسہل نہین ہین کیسر زرد رنگ کے تار ہوتے ہین اور یہ کیسر رنگسازی اور کھانے کے کام مین آتی ہی اور وہ گرم خشک ہی تیسرے درجہ مین انکھون مین بطور سُرمہ کے لگانا بینائی کو تیز کرتا ہی نعنع جو نیازبو اور جنگلی پودینہ ہی دوسرے درجہ کی ابتدا مین گرم خشک اور قابض اور مجفف اور اسہالون کو بند کرتا اور کرمون کو مار دیتا ہی اذخر - کاہ مکی عمدہ وہ ہی جو حرم محترم مین پیدا ہوتی ہی تیسرے درجہ مین گرم خشک اور قابض و مسخن و منضج و مدر بول و مفتت حصات ہی - قرفہ یعنی رچ تیسرے درجہ مین گرم خشک اور کثیر النفع ہی - معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہی اور جوڑون اور پٹھون کی بیماریون کو مفید ہی - اسکا مزاج لونگ اور دارچینی کے قریب قریب ہی اسکی خوراک کی مقدار دو درم تک ہی اسکا بدل سلیخہ ہم وزن اسکے محلب - گرم ہی اول درجہ مین اور کسیقدر یابس اور محلل ہی جوڑون (مفاصل) کی دردون کو تسکین دینے والا اور حابس بطن قاتل دیدان ہی - کبر مختلف و متضاد قوتون سے مرکب ہی کیونکہ اسمین کڑواپن ہی جسکے سبب سے جلا اور رچمک دیتا ہی

اور سدّون کو کھولتا اور غلیظ خلطون کو کاٹتا ہے اور اسمین ایک قسم کی حرارت اور
تیزی ہے جسکے ذریعہ سے سخونت پہونچاتا ہے اور تحلیل کرتا ہے اور تیسرے درجہ
مین گرم خشک ہے۔ اور غلیظ اور خام خلطون کو خارج کر دیتا ہے تشیج یعنی زہر
ترکی تیسرے درجہ مین گرم خشک غلیظ خلطون کو قطع اور تحلیل کرتا ہے
اسکے پینے سے کرم اور کدو دانہ نرم اسہال کی راہ سے خارج ہو جاتے ہین
انجرہ۔ اُٹنگن کے بیج گرم خشک ہین تیسرے درجہ مین اور جلاء کے سبب سے
خفیف اسہال لاتے ہین جنکا یہان لکھنا وہم سے خالی نہین ہے صعتر یعنے
پودینہ کوہی کی بہت سی قسمین ہین اور اسکے منافع بھی بہت ہین تیسرے درجہ مین
گرم اور دوسرے مین خشک جسکو یہان غیر مسہل دوائیون مین ذکر کرنا وہم ہے
کیونکہ سقوریدوس نے بیان کیا ہے کہ بقدر چار درم کے شہد کے ساتھ پینا
اسہال لاتا ہے یہانتک ابن سرابیون نے کہا ہے کہ صعتر کے سبھی اقسام بلغم اور
سودا کو بطور اسہال کے نکال دیتے ہین اور مغص کو زائل کرتے اور کدو دانہ
کو نکالتے اور آنکھون کی بینائی زیادہ کرتے ہین اُشنہ یعنی چھڑیلہ گرم خشک ہے
اور اسمین کسیقدر سردی بھی ہوتی ہے اور قبض مین معتدل ہے میعہ ایک گوند ہے
جسکو لبنی بھی کہتے ہین جو دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک سائلہ دوسرا یابسہ یابسہ
مراد ہے جو قابض اور گرم خشک ہے تیسرے درجہ کی ابتدا مین اور سینہ کے درد کو
مفید اور پیٹ کو بند کرتا ہے۔ اور سائلہ طبیعت کو ملین رکھتا ہے عنبر قعر سمندر کے چشمہ مین سے
نکلتا ہے جو گرم خشک ہے اول درجہ مین اور حابس بطن ہے مقوی معدہ دل و دماغ
و جوہر روح ہے اور معدہ کے سرد درد اور ریح غلیظ کو زائل کرتا ہے۔ اسکی خوراک ایک

دانگ سے دو تک ہے۔

والعودِ والوجِّ اَوِ اکْلِیلِ	اِلیٰ کشوثٍ وزنجبیلِ
اور عود اور بچھ اور اکلیل الملک	اور اکاس بیل اور سونٹھ
وجنطیانةٍ وبادآوَرْدْ	والفاوانا واللّکّ والراوندْ
اور جنطیانا اور بادآورد	اور عود صلیب اور لاکھ اور ریوند
وَساذَجٍ ولاَدَنٍ وزبدْ	وَجُعْدَةٍ ونانخا وسُعْدْ
اور ساذج اور لادن اور زبد البحر	اور جعدہ اور نانخواہ اور ناگرموتھ

عود ایک قسم کی لکڑی ہوتی ہے جسکی عمدہ قسم ہندی ہے جو کہ سمندوری ہے پھر قماری پھر قاقلی اور وہ دوسرے تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے اور ناقص عود وہ ہے جو پانی پر تیرتا ہے۔ اور بعض طبیبون نے بیان کیا ہے کہ عود کو کاٹ کر زمین مین ایک سال تک داب رکھتے ہین جسمین سے ناقص اور غیر خالص کو زمین کھا لیتی ہے اور صرف عود باقی رہجاتا ہے۔ وہ مقوی حواس و مکسر ریاح و حابس بطن ہے وج گرم خشک ہے تیسرے درجہ مین مغص کو مفید اور حابس بطن ہے۔ اکلیل الملک حار یابس اول درجہ مین منضج محلل مقوی اعضا ہے۔ کشوث۔ اکاس بیل ہے جو گرم خشک ہے اول درجہ مین جبکہ بغیر شمولیت کسی درخت کے علحدہ پیدا ہووے ورنہ سردی گرمی مین اسکا حکم اس درخت کے مطابق ہے جسپر وہ پیدا ہو۔ زنجبیل۔ تیسرے درجہ مین گرم اور دوسرے مین خشک ہے اسمین کسیقدر رطوبت فضلیہ بھی پائی جاتی ہے جسکی وجہ سے طبیعت کو ملین رکھتی ہے جنطیانا۔ تیسرے درجہ مین گرم اور دوسرے مین خشک ہے نرمی اور جلا دیتی ہے۔ جگر اور طحال کے سدون کو کھولتی ہے۔ اور بچھ کے کاٹے مین اسکا پینا

سب دوائیون سے زیادہ مفید ہے اور مہندی کے ساتھ مخلوط کر کے ہاتھ پر لگانے سے
عورت کو کبھی حیض نہین آتا۔ جبتک اسکا رنگ ہاتھ مین رہتا ہے۔ بادآورد جسکو
شوکۃ البیضا کہتے ہین۔ حار یابس مفتح محلل و قاطع اسہال اور کسیقدر قابض بھی ہے
فاوانیا جسکو عود صلیب کہتے ہین دو قسم ہوتا ہے مذکر اور مونث۔ حار یابس ہے
اول درجہ مین مسخن مجفف و حابس بطن ہے۔ لاکھ گوند کی قسمون مین سے ہے گرم خشک ہے
اسکا پینا بدن کو دُبلا پتلا اور خشک کرتا ہے۔ ریوند۔ کی قوت مرکب ہے مائیت اور
ہوائیت اور ارضیت سے۔ لیکن ہوائیت اسمین زیادہ غالب ہے اور وہ محققین کے
نزدیک گرم خشک ہے تیسرے درجہ مین اور جمہور اطبا کے نزدیک اعضا کو قوت
پہونچاتی ہے اور جگر اور طحال کے سدون کو کھولدیتی ہے اور بلغم کو اسہال کی راہ سے
خارج کرتی ہے۔ اسکے استعمال کی مقدار ایک مثقال تک ہے۔ قابض ادویہ مین اسکا
بیان کرنا وہم سے خالی نہین ہے۔ ساذج گرم خشک قابض ہے جو مدت دراز سے
معدوم الوجود ہے اسکا بدل سنبل الطیب ہے لادن۔ ایک قسم کی رطوبت ہوتی ہے
جو جنگلی بکریون کے بالون مین چپیان پائی جاتی ہے۔ تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے
اور مرخی و حابس بطن اور رگون کے مُنھ کو کھولدیتی ہے۔ زند یا زندہ مذبدہ سے
تو بظاہر زبد البحر مراد ہے جو کہ گرم خشک ہے اور رند جسکو غار بھی کہتے ہین۔ دوسرے
درجہ کی ابتدا مین گرم خشک ہے اور مسخن اور مجفف ہے۔ نانخواہ سدون کی تفتیح
اور ریاح کے دور کرنے مین عجیب التاثیر ہے۔ جعدہ درمنہ کی قسم مین سے
جو حار یابس مفتح سدد و مدر بول و مسہل و قاتل دیدان ہے۔ کبھی جعدہ پر ساوشان کو
بھی کہدیتے ہین۔ ناگرموتھ۔ اصل کو فی ہوتا ہے۔ قابض مجفف اور مدمل خ اور

عقل اور حفظ کی قوت کو بڑھاتا ہی	
وشبتٍ و خروع و ظفرٍ	وَ قِنَّۃ و فُوَّۃ و مُرٍّ
اور سویا اور ارنڈی اور نکھ بریان	اور گندہ بروزہ اور مجیٹھ اور لاکھ بول
و حندقوق و فراسیون	و سکبینج وَ انیسون
اور اندرجو اور گندنا پہاڑی	اور سکبینج اور انیسون
و کرویا نہ الیٰ کمون	و فیجن و فطراسالیون
اور کردیا ساتھ زیرہ کے	اور سداب اور کرفس صحرائی
وَ سُنبُلٍ و پرسیاوشان	و حاشا و دارشیشعان
اور چھڑ اور پرسیاوشان	اور حاشا اور کاسے پھل

شبت یعنی سویا۔ حار یابس مسخن مخرج ریاح ہی۔ اسکا ہمیشہ کھانا مضعف بصر ہی۔ خروع۔ یعنی ارنڈی بلغم اور رطوبت مائی کو خفیف اسہال کی راہ سے خارج کرتی ہی۔ اور قی آور ہی ظفرہ۔ ایک قسم کی خوشبو ہی جو کہ تیل مین ملائی جاتی ہی اور اسکی بہت سی قسمین ہین۔ حار یابس ہی۔ دوم درجہ مین اسکا بخور مدر حیض و مفید نزلہ ہی۔ سیپ کی طرح چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ناخن کی برابر ہوتے ہین قنہ۔ جسکو بروزہ بھی کہتے ہین۔ یعنی گندہ بروزہ جو دوسرے درجہ کے آخر مین گرم اور تیسرے درجہ مین خشک ہی۔ مسخن جذاب ملیّن محلل ہی اور بقدر دو درم کے پینا بواسیر کو اچھا کر دیتا ہی۔ اور پیٹ کو نرم رکھتا ہی فوہ یعنے مجیٹھ حار یابس مفتح سدد و مدر بول و طمث اور سرکہ کے ساتھ بہق پر طلا کرنا مفید ہی مُر یعنی لاکھ بول حار یابس تیسرے درجہ مین کسر ریاح غلیظ وغیرہ کثیر المنافع ہی

حسند قوقا یعنی اندر جو کی دو قسمین ہین - بحری اور بستانی - یہان مراد بری ہے
جو کہ گرم خشک ہی دوم یا سوم درجہ مین مفتح سدد مجلی محلل اور کسیقدر قابض ہی
فراسیون - کردیا جبلی یعنی گندنا پہاڑی جو تین قسم پر ہوتا ہی - حار یابس درجہ
دوم مین مجلی مفتح سدد ہی فیجن جو کہ سداب ہی یعنی اٹ سٹ بری اور بستانی
ہوتی ہی - بری حار یابس درجہ چہارم مین اور بستانی سوم مین قاطع اخلاط غلیظہ
و مزیل ریاح ہی فطراسالیون جو کہ کرفس صحرائی ہی - حار اول درجہ مین اور
یابس دوم مین وہ بالخاصیت مفتح سدد و محلل نفخ مدر بول وطمث ہی اسکی
سبھی قسمین عورات حاملہ اور مرضعہ کو مضر ہین - کاہو اور کاسنی کے ساتھ جو
اسکی مصلح ہی کھانا چاہیے اور عورتون کی باہ کو برانگیختہ کرتا ہی کرویا حار یابس ہے
تیسرے درجہ مین اُسکے افعال انیسون یعنی بادیان رومی کے قریب قریب ہین کمون
یعنی زیرہ کی بہت اقسام ہین - کرمانی و نبطی و فارسی - فارسی کا رنگ زرد ہوتا ہی
انمین جنگلی حار ہی دوم یا سوم درجہ مین یابس ہے سوم درجہ مین محلل ریاح
قاطع خلط غلیظ و ہاضم ہی اور زیرۂ بریان حابس بطن ہی سکبینج ایک قسم کا گوند
ہی جو حار یابس ہی تیسرے درجہ مین اکثرون کے نزدیک اور محلل ملطف مسخن
مخرج ریاح غلیظہ محلل قولنج نافع درد مفاصل قاتل دیدان و کدو دانہ اور
پینے اور حقنہ کرنے سے زرد پانی اور لزوجت دار بلغم کو نکالتا ہی - اسلیے اس
بحث مین اُسکا ذکر کرنا مناسب نہ تھا - انیسون یعنی بادیان رومی حار
یابس ہی سوم درجہ مین - مدر بول محلل ریاح غلیظہ - عاقل طبیعت تشنگی کو قطع کرتا
ہی جو کہ بلغم سے پیدا ہوتی ہی - محلل تہیج سنبل کی دو قسمین ہین ایک سنبل الطیب

جسکو سنبل العصافیر اور سنبل ہندی کہتے ہین اور دوسرے ماروین جسکو سنبل اقلیطی
اور سنبل رومی کہتے ہین سب سے عمدہ اور فعل مین قوی تر سنبل الطیب ہی
اور یہان یہی مراد ہی جو حار اول درجہ مین اور یابس دوم مین ہی مفتح سدد کبد
وطحال و محلل نفخ و مدر بول و طمث ہی پرسیاوشان جسکو کزبرۃ البئر کہتے ہین
اکثر چاہات اور سرد مقامات مین پیدا ہوتی ہی اسکا مزاج بقول جالینوس حرارت
و یبوست مین معتدل ہی اور شیخ اور دیگر اطبا کے نزدیک حرارت اور یبس کیطرف
مائل ہی- اسکے فعل مین اختلاف ہی- ایک جماعت کے نزدیک حابس بطن اور
اورون کے نزدیک ملین ہی- حاشا- عمدہ وہ ہی جو کہ ملک شام سے آتا ہی اور
وہ حار یابس مفتح اور مسخن بدن ہی- سرکہ اور نمک کے ساتھ اسکا پینا بلغم کو خارج
کرتا ہی- دار شیشعان- حار ہی- اول درجہ مین یابس ہی دوم مین قابض اور حابس
بطن ہی- اسکا بدل اسکا ہموزن اسارون اور زراوند اور درونج نصف نصف وزن ہی

الی سلیخۃ و خولنجان — الی اسارون و مامیران
اور جاوتری اور کلیجن (بیج پان) — اور تگر اور مامیرا

والزرفت والزوفا الی القطران — وعاقرقرحا الی بلسان
اور زرال اور زوفا اور تیل قطران — اور عاقرقرحا اور بلسان

ومردقوش مع انجدان — الی شقائق من النعمان
اور مرزنجوش مع ہینگ کے درخت کے — اور لالہ کوہی

سلیخہ یعنی جاوتری کی بہت قسمین ہین سب سے عمدہ سرخ صاف موٹے منہ
والی ہی- اور سیاہ نہایت ردی ہی- اور وہ گرم خشک ہی تیسرے درجہ مین محلل

مفتح

ریاح اور کسیقدر قابض ہی اسکی قوت دارچینی کی قوت کے برابر ہی خولنجان
یعنی بیخ پان حار یابس ہی سوم درجہ مین لطیف محلل نفخ مجلی بلغم اور کسیقدر قابض ہی
اساروں یعنی تگر۔ حار یابس ہی سوم درجہ مین نافع اوجاع باطنہ و وجع مفاصل
مدر بول اور مسہل بھی ہی۔ یہان لکھنا مناسب نہ تھا۔ مامیرا۔ تیسرے درجہ کے آخر
مین حار یابس ہی پیٹ کو بند کرتا ہی اور بینائی کو تیزی بخشتا ہی زفت کی دو قسمین ہین
رطب سیاہ جو جلدی پگھل جاتا ہی اور اکثر مرہمون مین پڑتا ہی۔ دوسرا جبلی جو غیر سیال ہی
اور یہ دونون حار یابس منضج اورام ہین زوفا۔ خشک جنگلی جو اکثر اچھے
پہاڑون مین پیدا ہوتا ہی۔ حار یابس درجہ سوم مین نافع صدر و ریہ۔
تیل قطران۔ حار یابس ہی چوتھے درجہ مین مردون کے جسم کو محفوظ رکھتا اور
چوپایون کی جوؤن کو مارتا ہی۔ عاقر قرحا۔ عمدہ وہ ہی جو ملک مغرب کیطرف سے آتا ہی
حار یابس سوم یا چہارم درجہ مین ہی۔ اُسکا چابنا محلل بلغم ہی اور اُسکا پینا مخرج و مسہل
بلغم ہی۔ بلسان۔ ایک بوٹی ہی جو بجز مصر کے ایک خاص مقام کے کسی اور ملک
مین پیدا نہین ہوتی۔ اور بعض کہتے ہین کہ وہ اس کنوئین مین سے پیدا ہوتی ہی
جہان ایوب علیہ السلام نے شفا کا غسل کیا تھا۔ حار یابس ہی سوم درجہ مین
اکثر استعمال مین اسکا تیل آتا ہی جو سب تیلون سے بہتر ہوتا ہی۔ مرزنجوش
جسکو مرد سوس اور مرزنجوش کہتے ہین حار درجہ سوم اور یابس دوم مین ہی مذیب
بلغم محلل نفخ مفتح سدد دماغ ہی۔ انجدان ہینگ کا درخت اور انجران ایک بوٹی ہی
جو ریت مین پیدا ہوتی ہی۔ حار یابس سوم درجہ مین اور حابس بطن ہی شقائق النعمان
یعنی لالہ کوہی کی دو قسمین ہین جنگلی اور بستانی جو حار رطب یا یابس ہی۔ اسکا نچوڑا

آنکھون کی رقیق سپیدی کو جلا دیتا ہی اور قشور جوز کے ساتھ بالون کو سیاہ کرتا ہی

الیٰ شکاعی و رازیانج
اور سونف شکاعی

و حبة سوداء و حلتیت
اور کلونجی اور ہینگ

و اشق و خردل و نفط
اور اشق اور رائی اور تیل نفط

وقصب الزریرة و البابونج
اور چرائتہ اور بابونہ

و حبة خضراء و الکبریت
اور بن اور گندھک

و الثوم او کماة او قسط
اور لہسن اور کھمبی اور کٹھ

شکاعی ایک قسم کی دوا ہوتی ہی جو حرارت اور یبوست کی طرف مائل ہوتی ہے معدہ اور جگر کے درد اور حمیات مزمنہ کو مفید ہی۔ رازیانہ یعنی سونف حار یابس ہی درجہ دوم مین اور جنگلی مین زیادہ حرارت ہوتی ہی۔ اسکے کھانے اور اُسکے پانی کو آنکھون مین لگانے سے بینائی زیادہ ہوتی ہی۔ مفتح سدہا و مدر بول ہی قصب الزریرہ یعنی چرائتہ۔ مشہور اور کثیر الوجود ہی۔ اسکا بدل سنبل ہندی ہی اور وہ حار یابس ہی۔ بابونہ۔ حار یابس درجہ اول مین مفتح سدہا ملطف اخلاط غلیظہ محلل بلا جذب بالخاصیت مفتت حصات مدر بول نافع قولنج شربا و حقنتہً حبة السوداء سیاہ دانہ یعنی کلونجی جسکو فارسی مین شونیز کہتے ہین۔ حار یابس درجہ سوم مین محلل نفخ نافع جمرہ سوداویہ و بلغمیہ و قاتل دیدان۔ اسکو بریان کرکے سونگھنا نزلہ کو مفید ہی۔ صحیح مسلم و بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عَلَیْکُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَاِنَّ فِیْهَا شِفَاءٌ مِنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ السام الموت یعنی لازم پکڑو اس سیاہ دانہ کو کہ اسمین ہر بیماری سے شفا ہی بجز بڑھاپے کے

جو موت ہی حلتیت یعنی ہینگ جو ایک قسم کا گوند بدبودار اور بے بو بھی ہوتا ہی
چوتھے درجہ مین گرم خشک سخن محلل اعصاب ہی - الحبۃ الخضراء یعنی بن جسکو
بطم کہتے ہین حار یابس دوم درجہ مین اور کسیقدر قابض بھی ہی الکبریت یعنی
گندھک حار یابس ہی درجۂ چہارم مین اسکا طلا کرنا جرب اور بہق کو مفید ہے
اشق یعنی صمغ اشتر غار شیخ کے نزدیک سطر ثوث کا گوند ہی اور متاخرین کے نزدیک
ایک قسم کی بوٹی ہی جو تیسرے درجہ کے آخر مین گرم اور اول مین خشک محلل
ریاح ہی - اور سرکہ کے ساتھ اسکا پینا طحال کی سختی کو تحلیل کر دیتا ہی - مدر بول
مسہل بلغم قاتل دیدان ہی خردل یعنی رائی جنگلی اور بستانی ہوتی ہی حار یابس
درجۂ چہارم مین سخن بدن مانع اوجاع بارده اسکے چابنے سے بلغم سر مین سے
کھینچ آتا ہی اور کبھی بلین بطن بھی ہوتا ہی - نفط ایک قسم کا تیل ہی گرم خشک جو کسی کوئیں
مین سے نکلتا ہی - درد مفاصل کو مفید ہی ثوم - جسکو ہندی مین تھوم اور
لہسن کہتے ہین جنگلی بستانی اور ایک پوتھیہ ہوتا ہی حار یابس ہی سوم درجہ کے
آخر مین اور قولنج کے دور کرنے مین نہایت مفید ہی - اور نیز بقول جالینوس سردی
کے ایام مین کثیر النفع ہی - اور بقراط کے نزدیک بدن مین سخونت اور گرمی اور
سر مین ثقل اور آنکھون مین تہیج اور دیگر امراض کو برانگیختہ کرتا ہی - کماۃ یعنی کھنبی
جسکو حب الورص بھی کہتے ہین - حار یابس مفتح سدہا کبد ومجاری بول قسط یعنی کٹھ
جسکو کشط بھی کہتے ہین - دو یا تین قسم کا ہوتا ہی جو حار یابس سوم یا دوم درجہ مین ہی
اعضا کو سخونت (گرمی) پہونچاتا ہی - اور انکو استرخا سے آرام دیتا ہے
اور جھائیون کو دور کرتا ہی

دستور یعرف به الرطب من الیابس

ایک قاعدہ ہے جس سے تر اور خشک دریافت ہو جاتا ہے

وکل باردتری او سخنا	فیابسا تجدہ او لینا
جو تو سرد دیکھے یا گرم	سو اسکو خشک یا تر پائیگا

یعنی مفرد دوا کا مزاج معلوم کیا جاتا ہے کہ وہ سرد یا خشک ہے یا گرم یا تر ہے اور یہ بیان اس امر پر مبنی ہے کہ دوائیوں کی قوتیں قیاس سے دریافت ہو سکتی ہیں

ویعرف الیابس بالتقبض	واللین فی الاسترخاء والمقبض
معلوم ہوتا ہے خشک قبض سے	اور تر نرمی میں اور تلمس میں

ہر قبض کرنے والی دوا جیسے سماق مازو وغیرہ کا مزاج یابس ہوتا ہے اور جو اسکے مخالف ہو وہ تر ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ جو دوا لمس میں خشک اور سکڑی ہوئی نظر آوے اسکا مزاج یابس ہے اور جو لمس میں نرم یا تر ہو وہ رطب ہے

ذکر درجات الدواء المفرد

مفرد دوا کے درجات کا ذکر ہے

وللاطباء خلاف فی الدرج	والامر فی خلافهم فلا انفرج
اطباء کا درجوں میں باہم اختلاف ہے	اور اصل بات انکے پیچھے کھل گئی ہے

متقدمین طبیبوں میں اختلاف تھا۔ لیکن انکے پیچھے اختلاف جاتا رہا اور دوائیوں کے درجے تجربہ اور قیاس وغیرہ سے معلوم کرکے حیز تحریر میں لائے گئے

ما [illegible]ن تغیرہ معقولا	فذالک من درجة فی الاولی
جسکا تغیر مدرک و معقول ہو	سو وہ پہلے درجہ میں ہے

فی

یعنی مفرد دوا کا دریافت کرنا کہ وہ حرارت اور برودت کے کس درجہ مین ہی اسطرح ہی کہ جو دوا حرارت اور برودت کے پہلے درجہ مین ہوتی ہی اس سے بدن کے مزاج مین کسی طرح کا تغیر بظاہر محسوس نہین ہوتا بلکہ خود بخود تجربہ سے معلوم ہو سکتا ہی

وَکُلُّ ماتغیرہ محسس	ولیس بالشدید اذ یحس
اور جسکا تغیر مدرک اور محسوس ہو	لیکن زیادہ معلوم نہو
قد اشهادۃ علیه واجبة	فانه فی درجة فی الثانیه
سو یہ گواہی اُسپر پوری ہی	کہ وہ دوسرے درجہ مین

یعنی اگر تغیر محسوس ہو لیکن بدن کے افعال مین کچھ نقصان نہ ظاہر ہو تو وہ دوا دوم درجہ مین ہے

وکُلُّ ماتغیرہ شدِیدٌ	لکن افسادہ بعیدٌ
اور جسکا تغیر سخت ہے	لیکن بگاڑنا اسکا بعید ہے
فلیس بالمفسد من ممتزجة	فانه فی ثالث من درجة
سو وہ مفسد نہو جس سے ملے	تو وہ تیسرے درجہ مین ہی

یعنی جو دوا تیسرے درجہ مین ہوتی ہی اُسکی قوت قوی ہوتی ہی اسلیے اُسکی تاثیر جلدی ظاہر ہو جاتی ہی جب حار ہوتی ہی۔ جیسے تج اور مرچین تو اسکی گرمی اور سخونت ظاہر ہو جاتی ہی۔ اگر بارد ہو تو اسکی برودت معلوم ہو جاتی ہی باوجودیکہ بارد شے کا گرم ہونا جلد اور آسان تر ہی گرم کے سرد کرنے کی نسبت سے

وکل مایفسد او یغیر	من شدة تحرق او تخدّرُ
جو چیز کہ فاسد کرے یا تغیر دیوے	ایسی شدت سے کہ جلا دیوے یا سُن کر دیوے

مِمَّا علیك ان تقول مِنْ حَرَّاجٌ	فانّهٗ فی رابع من الدرج
سو تجھے اسہات کے کہنے مین کچھ حرج نہین ہے	کہ وہ چوتھے درجہ مین ہے

مصنف نے حار اور بارد کی اسطرح تمثیل دی ہی کہ حار کو محترق سے اور بارد کو مخدر سے تعبیر کیا ہی جیسے بھلادن رس (عسل البلاد) جو گرم ہی عضو پر رکھنے سے اسکو جلادیتا اور زخم کردیتا اور اسکے مزاج کو حرارت کی طرف مائل کردیتا ہی اور بارد دوا کو جیسے افیون ہی عضو پر لگانے سے اُسکے مزاج کو مخدر اور سرد کردیتا ہی اور ذہن کو بگاڑ دیتا ہی۔ غرضکہ چوتھے درجہ مین جو دوائین ہین وہ سبھی زہردار ہوتی ہین یا تو بالخاصیت یا بالقوت

ذکر القوی الثوانی من الادویۃ المفردۃ واولا فی المنضجۃ

مفرد دواؤن کی دوسری قوتون کا ذکر ہے جنمین سے ادویہ منضجہ کا آغاز کیا جاتا ہے

واعلم بان کل شیٔ ینضج	فھولہ حرارۃ ولزج
جان تو کہ جو چیز منضج ہے	اسکے لیے حرارت ہی اور لیسدار ہی
معادلٌ فی الحر فی علاجہ	للعضو ان اردت من انضاجہ
برابر ہی حرارت مین اسپنے اثر مین	اس عضو کے لیے جسکی پختگی کا تونے ارادہ کیا ہی

یعنی منضج مین شرط یہ ہی کہ اُسکی حرارت مع رطوبت کے معتدل ہووے اور حرارت اسکی عضو ماؤف (مریض) کی حرارت کے متشاکل ہووے کیونکہ بعض اعضا مین زیادہ حرارت ہوتی ہی اور کسی مین کم جیسے جگر دماغ کی نسبت سے زیادہ گرم ہوتا ہی جسکو جب اور زیادہ حرارت پہونچائی جاے تو مادہ کے منجر ہوجانے کا خوف ہی اور اگر زیادہ سردی دیجاوی تو مادہ کے جم جانیکا احتمال ہی اسلیے بہر صورت منضج کا معتدل

اور حرارت میں عضو ماؤف کے مشاکل ہونا ضروری ہی

کالشحم والزّفت والراتینج
جیسے چربی اور زفت کا تیل اور صنوبر کا گوند
اودهن سمسم بشمعه ممتزج
یا تلونکا تیل ساتھ موم کے ملا ہوا

والدهن ان یضرب بماء السخن
اور جیسا کہ تیل کہ گرم پانی سے ملایا گیا ہو
وحنطة مطبوخة بدهن
اور گیہوں تیل میں پختہ و مطبوخ ہوں

یہ تمام ادویہ حرارت میں معتدل اور لزوجت دار ہوتی ہیں۔ عمدہ چربی بطخ کی ہی پھر مرغی کی۔ جالینوس نے کہا ہی کہ منضج سے مقصود یہ ہی کہ عضو کو حرارت پہونچاوے سو جب اس حرارت میں تغیر آجاوے حرارت غریبہ کی وجہ سے یا عضو کی حرارت سرد ہو جاوے تو اسصورت میں نضج حاصل نہیں ہو سکتا جسکا مطلب یہ ہی کہ دوا بالذات نضج نہیں دیسکتی بلکہ عضو کی حرارت زائلہ کو واپس لاتی ہی سو اس صورت میں اعضا اور عمروں کے اختلاف کیوجہسے منضج بھی مختلف ہوتا رہیگا

الادویة الملینة

نرم کرنے والی دواؤں کا ذکر ہی

وکل ما تعرفه ملیّنا
اور جس دوا کی تو تعریف کرے کہ وہ ملین ہی
اقوی من العضو الذی تلینا
وہ بہت قوی چاہیے اس عضو سے کہ جسکی وہ تلیین کرتی ہی

فی الحر لکن قوة قریبة
گرمی میں لیکن قوت قریب ہوگی
کیلا تری اللطافة مذیبة
تاکہ تو نہ دیکھے لطافت کے سبب اسکا پگھلانیوالا

کقنة و اشق و مقل
جیسے گندہ بروزہ اور اشق اور گوگل
و میعة و مخّ ساق الابل
اور میعہ سائلہ اور اونٹ کی ساق کا مغز

اشق حطر توث یا اشترغار کا گوند ہی اور میعہ سائلہ ایک رومی درخت کا گوند ہے
ملین وہ دوا ہی جو کہ اعضا کی صلابت اور ورمون کی سختی کو تحلیل کرتی ہی
اسلیے ضرور ہی کہ اُسکی حرارت منضج کی نسبت سے قوی اور تیز ہو اور اسقدر
زیادہ ہو جس سے مادہ متحجر ہو جاوے اور نرم اور رقیق مادہ تحلیل ہو کر زائل ہو جاوے
جالینوس نے کہا ہی کہ ملین مین شرط یہ ہی کہ اُسکی حرارت اور یبس دوسرے
درجہ مین ہو اور اگر پہلے درجہ مین ہو تو منضج ہی اور جو تیسرے درجہ مین ہو
وہ ملطف اور محلل ہی۔ اور بعض متاخرین نے بیان کیا ہی کہ مفرد ملین دوائین
یبس حرارت کی نسبت سے کمتر ہونا چاہیے

الادویۃ المصلبۃ

دوائین جو سخت اور درشت کر دیتی ہین

البارد الرطب من المصلب — سرد تر دوا سخت کر دیتی ہے

کعنب الثعلب او کالطحلب — جیسے مکو یا جیسے کائی

طحلب۔ پانی پر جو سبزی نظر آتی ہی چونکہ مصلب ملین کا ضد اور اسکا مخالف ہوتا ہی
اسلیے ضرور ہی کہ اُسکا درجہ برودت مین ملین کے مقابل ہووے جیسے اسبغول اور
گلاب سدا بہار اور اسیطرح خارجی سردی مادہ منجمد کر دیتی ہی اور اُسکو تحلیل سے باز رکھتی ہی

الادویۃ المسددۃ

دوائین جو سدہ ڈالتی ہین

وکل ما تعرفہ مسددا — اور جس دوا کو تو مسدد بیان کریگا

فلیس مسخنا و لا مبردا — سو وہ نہ تو گرم ہوگی نہ سرد

لا یلدغ العضو اذا ما امتزجه	فهی اذا ارضیة او لزجة
عضو کو اختلاط کے وقت نہ کاٹیگی	سو وہ اسوقت ارضی ہوگی یا لزوجت دار

یعنی سدہ ڈالنے والی دوائیں نہ تو گرم ہوتی ہیں تاکہ تحلیل کر دیویں اور نہ سرد ہوتی ہیں جو مادہ کو منجمد کر دیویں۔ بلکہ انکے مزاج میں ارضیت غالب ہوتی ہے کیونکہ مسدد (یعنی سدہ ڈالنے والی دوا) میں شرط یہ ہے کہ عضو میں داخل ہو کر اسکے مسامات کو روک دیوے جو نہیں ہو سکتا۔ مگر اسی دوا سے جسمیں خشکی اور یبس زیادہ ہو جیسے بسد اور بارہ سنگے کا سینگ اور نشاستہ یا اسمیں لزوجت ہو جسکے ذریعہ سے مسامات کو بند کر دیتا ہے جیسے کیکر کا گوند اور بہدانہ وغیرہ لعابدار اشیا

الادویة المفتحة للسدد
سدوں کے کھولنے والی دوائیں

خواہ بدن کے باطنی مجاری میں یا ظاہری جلد کے مسامات میں ہو جاویں

وکل فتاح لسدد تعرفہ	فانہ مقطع ملطف
اور جو دوا جو سدہ کی کھولنے والی تو بیان کرے	تو وہ مقطع ملطف ہے
کبورق الطعم او کالمر	کمثل عنصل ولوز مر
جیسے تیز نمکین ذائقے والی یا تلخی کیطرح	جیسے پیاز دشتی یا تلخ بادام
واصل سوس واصل نرجس	وبورق وکبر وترمس
اور جیسا ملٹھی اور نرگس کی جڑ	اور بورہ ارمنی اور کبر اور باقلا مصری

چونکہ سدہ کھولنے والی دوا ملین کی نسبت سے زیادہ قوی ہوتی ہے اسلیئے اسکیلئے شرط یہ ہے کہ اسمیں سرایت اور حلول کرجانے کی قوت ہووے اور یہ میزان اور دبانے میں

ظاہر پائی جاتی ہو جسکا ذائقہ تلخ یا نمکین ہوتا ہی اور اسیطرح تیز ادویات مین بھی جو لطافت اور گرمی کی قوت اور تیزی کی وجہ سے سرایت کر جاتی ہین

والقابض المفتاح ان تعارجے	فلليس فتاحاً لها من خارج
اور اگر تو قابض مفتح سے علاج کرے	تو یہ سدون کو خارج سے نہین کھولنا
لکنّہٗ یُشرَبُ فِی الدّوَاءِ	فیفتح السدّۃ فی الاحتشاء
لیکن وہ دوا مین پلایا جاتا ہے	تو احشاء کے سدہ کھولدیتا ہی

کبھی سدہ خارج سے بدن کے مسامات مین ہوتا ہی اسلیے ضرور ہی کہ اسکی دواء کڑوی اور تلخ ہو جسمین کسیطرح کا کسیلاپن نہ پایا جاوے کیونکہ جسم کے ظاہری مسامات تنگ ہوتے ہین سو جب دوا مین عفوصت اور کسیلاپن ہو تو اس سے قبض پیدا ہو جاتی ہی۔ جیسے آرد باقلاء اور تلخ بادام اور قیصوم (نام دوا) اور جب سدہ باطنی مجاری مین ہو تو اسکی دوا مین شرط یہ ہی کہ تلخ ہو تاکہ سدہ کو کھولدیوے اور قابض بھی ہو تاکہ وہ دوا زیادہ دیر تک ٹھہر کر تفتیح مین اعانت دیوے جالینوس نے کہا ہی کہ اس بارہ مین افسنتین سے بڑھ کر کوئی اور دوا نہین ہی کیونکہ اسمین قوت ملطفہ موجود ہی جسکے سبب سے وہ جلدی نفوذ کر جاتی ہی اور قوت مقطع بھی ہی۔ جس سے غلیظ مواد کو قطع کر دیتی ہی جنسے سدہ بڑھجاتے ہین۔ اور وہ کسیقدر قابض ہے فائدہ۔ جو دوا جگر اور طحال کے مجاری کے سدون کو کھول دیتی ہے اسمین شرط یہ ہی کہ اسکا فعل نہایت قوی ہو۔ جیسے سکنجبین عنصلی یا کبر کی جڑ یا اسقولوقندریون

الادویۃ المجلّاۃ
جلا دینے والی دوائیں

وَکُلَّ مَاتَدْعُوْا بِالْجِلَاءِ	اَقَلَّ فِی اللُّطفِ کَبَاقِلاءِ
اور تو جس دوا کو جلاء کے ساتھ نام رکھے	وہ تلطیف میں باقلا کی طرح کمتر ہے
وَکُلَّ مَاتَجِدُہٗ فِی الْحُلُوِّ	کَعَسْلٍ وَمِثْلِ لَوزٍ حُلُوٍّ
اور تو جس دوا کو شیرینی میں پاوے	جیساکہ شہد ہے اور بادام شیرین

جلاء دو طرح پر ہوتا ہے یا تو باطنی اعضاء سے ریہ کی سطح کی جلاء یا ظاہری بدن کی جلاء۔ یہاں جلاء سے مراد معنی اول ہیں کبھی دوسرے معنی بھی مراد لیے جاتے ہیں

الادویۃ المخلخلۃ
سوراخ کرنے والی دوائیں

وَکُلَّ مَاتَجِدُہٗ مُخَلْخَلَا	یُوْجِدُ فِی سُخْنَانِہٖ مُعْتَدِلَا
جس دوا کو تو مخلخل پاوے	وہ اپنی گرمی میں معتدل پایا جاتا ہے
کَدُھْنِ خِرْوَعٍ وَکَالْبَابُوْنَجِ	وَدُھْنِ فُجْلٍ وَکَرَازِیَانِجِ
جیسا ارنڈی کا تیل اور بابونہ	اور مولی کا تیل اور سونف

دوا مخلخل میں شرط یہ ہے کہ اسکی حرارت اعتدال کے درجہ میں منضج کی حرارت کے قریب ہووے تاکہ اعضا کو سست اور ڈھیلا کرکے بدن میں حلول کرسکے۔ تخلخل سے یہ مراد ہے کہ بدن کے مجاری وسیع ہوجاویں

۲ الادویۃ المفتحۃ لافواہ العروق

رگون کے منھ کھولنے والی دوائین

وَکُلُّ مَا یعرف بالفتاح	بفم عرق فھو کالجراح
جو دوا کہ معلوم کیجاوے کہ رگ کے منھ کو	کھولتی ہی تو وہ زخم کرنے والے کی طرح ہے
بِغلظٍ یفعل فی الحرارۃ	کالثوم والبصلِ والمرارۃ
باوجود غلظت کے حرارت کے ساتھ اثر کرتی ہی	جیسے لسن اور پیاز اور پتہ

یعنی جو دوا رگون کے منھ کو کھولتی ہی اسکے لیے شرط یہ ہی کہ اسمین اسقدر حرارت ہو جس سے ظاہر بدن مین زخم ہو جاوے اور اُسکے مزاج مین غلظت اور جلاء بھی ہو بہر صورت یہ سبھی افعال بدن مین خارج سے ہو سکتے ہین نہ اندر کی طرف سے۔

الادویۃ القابضۃ

قبض کرنے والی دوائین

وَکُلُّ مَاقی سدّ عرق ینفعُ	فقابضٌ لکنہ لایلذعُ
ہر وہ دوا کہ رگ کے بند کرنے مین نافع ہی	سو وہ قابض ہی لیکن لذع نہین کرتی

یعنی جیسے کہ فتاح دوا مین شرط یہی کہ مرخی ہو اسیطرح اُسکی ضد مین ضرور ہی کہ قابض ہو کیونکہ ارخاء قبض کی ضد ہی لیکن نہ پوری ہر طرح کی قبض بلکہ ایسی جسمین لذع نہو جیسے دم الاخوین اور آس اور طراثیث اور خرنوب نبطی اور جفت بلوط۔

الادویۃ المحرقۃ

جلانے والی دوائین

وَکُلُّ مایحرق فھو الغایہ	فی الحرّ والغلظ والنہایۃ
جو دوا کہ جلادے وہ گرمی اور غلظت مین	غایت و نہایت کو پہونچنی والی ہی

محرق (جلانے والی) دوا کو جب جسم کے ظاہری چمڑے پر رکھین تو اُس سے ایسے آبلہ اور خشک ریشہ پیدا ہو جاتے ہین جیسا کہ آگ سے ہو جایا کرتے ہین جیسے بھلاوے اور چیزہ ہندی اور دیگر سبھی زخم اور دوائین غایت اور نہایت سے مراد درجہ چہارم ہی اور محرق دوا مین شرط یہ ہے کہ اُسکی طبیعت مین غلظت ہو تاکہ اُسکی تاثیر بخوبی ظاہر ہو جاوے

الادویۃ المعفنۃ

گندہ کرنے والی دوائین

جو کہ بگاڑ دیتی ہین اس روح کو جو کہ عضو ماؤف کیطرف آتی ہے

وَکُلُّ ما تجد لہٗ یعفن	فمفرط الحرّ لطیف مسخن
جس دوا کو تو پادے کہ گندہ کرتی ہی	تو وہ زیادہ حرارت والی لطیف گرم کرنیوالی ہی

یعنی عفونت پیدا کرنے والی دوا کی حرارت محرق کیطرح ہوتی ہی لیکن کبھی اسکی حرارت زائل اور مفارق بھی ہو جاتی ہی کیونکہ اُسمین غلظت نہین ہوتی بلکہ اُسمین لطافت ہوتی ہی جیسے زرنیخ جسکو ہرتال کہتے ہین

الادویۃ الاکالۃ للحم والمدملۃ

دوائیں گوشت کھانے والیاں اور پر کرنے والیاں

والناقص اللحم فمن خاا اضعف	ومدمل الجرح الذی یجفف
گوشت کم کرنے والی وہ ہے جو اس سے ضعیف تر ہو	اور زخم کو ملانے والی وہ ہے جو خشک کرے

یہاں مصنف نے دو امور بیان کیے ہیں - ایک یہ جو دوا فاسد گوشت جیسے زخموں کے گوشت کو کھا لیتی ہے - اسکی حرارت معفنہ ادویہ سے کمتر ہونی چاہیے جیسے تانبہ سوختہ اور زنگار موم کے ساتھ ملا ہوا - دوسرا یہ کہ وہ دوا جو زخم کو ملا دیتی ہے اسکے لیے ضروری ہے کہ عضو کے بیرونی سطح کی رطوبت کو جذب اور خشک کر دیوے اور اسکی خشکی اعتدال کے درجہ مین ہونی چاہیے جیسے مصبر اور پھٹکری اور انزروت اور دم الاخوین -

الادویۃ الجاذبۃ بجملۃ جوھرھا

دوائیں سارے جوہر کے ساتھ جذب کرنے والیان

وکل ماخص بجذب الممتلی	کالبادزہر والدواء المسھل
جو دوا کہ امتلا کے جذب کرنے مین مخصوص ہے	جیسے زہر مہرہ اور مسہل دوا

الادویۃ الجذابۃ لا بجملۃ جوھرھا

دوائین جذب کرنے والیان نہ سارے جوہر سے

وکل شئ جذبہ بکیف	فکل ذی حرارۃ ولطف
جس دوا کا جذب کیف سے ہے	سو وہ گرم اور لطیف ہے

بطبعه کاشق و مُقل	و بالعفونة کمثلِ الزّبلِ
اپنی طبع سے جیسے اشق اور مقل	اور عفونت سے جیسے بیجال

ان دونون ابیات اور ایک پہلے مین تین صورتین ہین ایک یہ کہ دوا اپنے جوہر اور خاصیت سے جذب کرتی ہی جیسے زہرمہرہ۔ دوسری یہ کہ اپنی کیفیت اور حرارت لطیفہ کی قوت سے جذب کرتی ہی جیسے اشق اور مقل اور اسیکے حکم مین ہے وہ دوا جو کہ عفونت دار اشیا کو داخل بدن سے کھینچتی ہی۔ تیسری وہ جو کہ اپنی طبیعت سے جذب کرتی ہی جیسے تربد اور شحم حنظل دونون بلغم کو جذب کرکے اسہال کی راہ سے نکالتی ہین۔ اور افتیمون سودا کا بالجذب مسہل ہی

البادزهرية والمخلصة والحافظة

دوائین بادزہری اور مخلصہ اور حافظہ

والبادزهر قاهرٌ فی نفعه	بکیفه یحیلُ او بطبعه
بادزہر اپنے نفع کرنے مین غالب ہے	اپنی کیفیت یا طبیعت کی زور سے پھیر دیتی ہی
ومنه ما ینفعُ بالاسهالِ	او بمثالِ قوّة القتالِ
اور کوئی وہ قسم ہی جو بطور اسہال کے نفع دیتی ہی	یا بقدر قوت مجادلہ کے
واخذهٗ فی صحة یضرّهٗ	لذالك بالجاهلِ قد یغرّهٗ
اور اُسکا استعمال کو ناصحت کی حالت مین ضرر دیتا ہی	اسیلیے کبھی جاہل کو غرہ کر دیتی ہی

مصنف کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ جو دوا زہرون کے اقسام مین سے کسی زہر پر غالب آوے اسکو بادزہر کہتے ہین خواہ اسکا آرام اور نفع دینا بالطبع ہو جیسے تھوم اور غاریقون جو کہ بچھو کے زہر کو زائل کرتی ہین سو وہ دونون سرد زہرونکا

مقابلہ اپنی طبیعت کے زور سے کرتی ہین اور کبھی زہر کو کسی اور فعل کے سبب سے
مفید ہوتی ہی۔ اسطرح کہ اسمین ایسی قوت موجود ہی کہ جس سے زہر کو بطور
اسہال کے خارج کر دیوے۔ جیسے غاریقون یا زہر کو نہ تو بالطبع آرام
دیوے اور نہ بالاسہال بلکہ بالخاصیت فائدہ کرتی ہی۔ اور خاصیت ایک
صورت ہی جو کہ مفردون کی آمیزش سے حاصل ہوتی ہی۔ جیسے تریاق جو روح
اور حرارت غریزی کو قوت پہونچا کر زہر کے مادہ پر غلبہ پالیتا ہی اور بعض بادزہر
ایسے ہین جو صرف خاصیت سے غالب آ سکتے ہین اور وہ سب سے اعلیٰ مرتبہ مین
ہین جیسے گل مختوم اور اُنسے ادنی بادزہر (زہر مہرہ) حیوانی ہی کیونکہ اس زمانہ کی
اصطلاح مین بادزہر یعنی زہر مہرہ مشہور و معروف پتھر پر اطلاق کرتے ہین جسکی
دو قسمین ہین۔ حیوانی اور معدنی۔ حیوانی وہ جو کہ جنگلی بکرے کے معدہ مین سے
نکلتا ہی۔ اور معدنی وہ پتھر ہی جسکی کان ملک چین مین ہی وقوۃ القتال یعنی مجادلہ
سے یہ اشارہ ہی کہ بادزہر زہر کے ضرر کا مقابلہ کرتا ہی جیسا کہ جنگ مین ایک دشمن
دوسرے کے ساتھ مقابلہ کرتا ہی۔ صحت کی حالت مین ان دواؤن کے استعمال سے
ضرر اسلیے ہوتا ہی کہ جو دوائین زہر کا مقابلہ کرتی ہین انمین سے بعض خود زہر دار
اور سمیت والی ہوتی ہین

الادویۃ المسکنۃ للوجع

دوائین جو درد کو آرام اور تسکین دیتی ہین

وَمَا یَنِیلُ وَجَعًا مُسَخِّنٌ	مُفَتِّحٌ مُقَطِّعٌ مُلَیِّنٌ
اور جو دوا کہ درد کو دور کرتی ہی وہ	گرم ہوتی ہی اور مفتح اور مقطع اور ملین

ومنه ما بالتخدير ما قد ينفع	كافيون بدواء يقع
اور بعض ایسی ہین کہ تخدیر سے فائدہ دیتی ہین	جیسے افیون جو دوا کے ساتھ واقع ہو

درد کو تسکین دینے والی دوائین تین قسم کی ہوتی ہین ایک وہ جو کہ درد کے سبب کو زائل کرے اور ایسی دوا وہ ہوتی ہی جسکی حرارت لطیف اور اسمین نضج دینے اور تلیین کرنے کی استعداد ہو جیسے السی اور اسی کے بیجون کا ضماد کرنا دوسری وہ جو درد کے مادہ کو استفراغ کرے اور اُسکو نکال دیوے جیسے قولنج کی بیماری مین حقنہ کرنا اور بلغم کے نکالنے مین شحم حنظل کا کھانا جو دونون در حقیقت درد کو تسکین دیتے ہین۔ تیسرے جو دوا تخدیر اور عضو کو بے حس کر دینے کی وجہ سے درد کو تسکین دیوے جیسے برشعثا کا استعمال کرنا یا اُس دوا کا جسمین افیون مخلوط ہو۔ اور جالینوس نے کہا ہی کہ مخدر دوا اون کے استعمال سے بچنا لازم ہی جو کہ مادہ کو منجمد کر دیتی ہین اسلیے انکا استعمال کسی حالت مین جائز نہین ہی۔

ذکر القوی الثالث من الدواء المفرد

دواء مفرد کی تیسری قوتون کا ذکر ہے

مصنف نے بیان کیا ہی کہ تمام دواؤنمین تین تین قوتین ہین پہلی گرمی یا سردی یا خشکی یا تری کا پہونچانا دوسری نضج یا ارخا یا سختی یا نرمی پہونچانا جنکا بیان پہلے مذکور ہو چکا ہی تیسری وہ جسکا آگے بیان آتا ہی جیسے سنگریزونکا توڑنا اور دودھ کا پیدا کرنا

وما ذكرت بعد ذا من حادث	تجده عن القوى الثوالث
اور اب مین جس بات کا ذکر کرتا ہون	تو اُسکو تیسری قوت مین پائیگا

کمثل تفتیت الحصاة فی الکلی	عن کل ما تجد له محللا۹
جیسے توڑ دینا پتھری کا گردون مین	ہر ایک اس دوا سے جسکو تحلیل پاوی
مقطعًا مُلَطِّفًا مُلَیِّنًا	و لا نصیب فیه حرا بینا
مقطع ملطف وملین	اور نہین پاتے ہم اسمین بظاہر گرمی
کاصل ہلیون واصل قصب	وکز جاجٍ مُحْرق ومحلب
جیسے مارچوبہ کی جڑ اور سرکنڈہ کی جڑ	اور جیسے کانچ جلا ہوا اور محلب

محلب سے مراد درخت فحک یا شہد ہے

پہلی دونوں قوتون (قوت اول و دوم) کی نسبت سے یہ تیسری قوت اپنے فعل مین نہایت قوی ہوتی ہے کیونکہ اسمین دونون قوتون کا فعل تسخین اور انضاج موجود ہے۔ اور تیسری اور قوت بھی پائی جاتی ہے جسکے سبب سے ملطف اور مقطع اور ملین ہے۔ اور اُسمین حرارت کچھ زیادہ قوی نہین ہوتی اسیواسطے وہ مثانہ اور گردون کے سنگریزون کو ریزہ ریزہ کر دیتی ہے کیونکہ قوی حرارت سے مادہ متحجر اور سخت ہو جاتا ہے کانچ جلانے کی ترکیب جو کہ سنگریزون کے توڑنے مین سب دواؤن سے زیادہ فائدہ دیتا ہے جالینوس نے اسطرح بیان کی ہے کہ کانچ کو پگلا کر قلعی کے پانی مین اسقدر بجھایا جاوے کہ جلکر چونہ ہو جاوے

ومثلُ دواءٍ فیه بعض الحرِّ	و للدنةٍ یخرجها فی الصدر
اور جیسے دوا جسمین کچھ حرارت	اور رطوبت ہو جو سینہ کے مواد کو نکال دیتی ہے

یعنی جس دوا مین حرارت اور رطوبت اور تلیین اور انضاج ہو لیکن اسمین حرارت کا زیادہ ہونا ضروری ہے تاکہ سینہ کے مادہ کے نکالنے مین قوی تر ہووے

اور نفث میں سہولت دیوے جیسے حب الصنوبر اور مکھن شکر سفید یا مصری کے ساتھ تناول کرنا

وان یکن معتدلاً فی السخن	فانه مولد اللبن
اور اگر حرارت میں معتدل ہو	تو وہ دودھ کو پیدا کرتی ہے

جب ملین اور ملطف دوا سے دودھ کی زیادتی مطلوب ہو تو ضروری ہے کہ اسمیں منفعت اور ملین کی حرارت سے زیادہ حرارت ہو تاکہ دودھ کو پیدا کر سکے کیونکہ دودھ خون ہوتا ہے جو سفید رنگ کیطرف مستحیل ہو جاتا ہے جیسے سونف

وکل ما عمله فی النفث	فان ذالک مخرج للطمث
اور جس دوا کا عمل نفث الدم میں ہو	وہ حیض کے خون کو جاری کرتی ہے
ان ذاک فی الحر وما یجف	لذالک ما افعال له اخف
اگر حرارت اور یبوست میں زیادہ ہو	اس سبب سے اسکے افعال بہت خفیف ہونگے

یعنی جو دوا نفث الدم میں اعانت دیوے اور سینہ کو مواد سے جلا دیوے وہ ضرور حیض کا ادرار کرتی ہے جیسے مجیٹھ اور نہری پودنہ اور ترمس وغیرہ

وکل هذه مدر البول	وکل حریف بذاک اولی
اور ساری یہ دوائیں بول کی مدر ہیں	اور ہر تیز اس عمل میں زیادہ لائق ہے

یعنی جو دوائیں سنگریزوں کو توڑتیں یا سینہ کو مواد سے جلا دیتیں یا حیض کا ادرار کرتی ہیں یہ سبھی بول کا ادرار کرتی ہیں - اور انمیں سے زیادہ تاثیر وہ کرتی ہے جسمیں حراقت اور تیزی ہوتی ہے

ذکر الصفات التی علیھا الادویۃ

اُن صفات کا ذکر ہے کہ جنپر ادویات ہوتی ہین

واذ وصفت قوت المزاج
جبکہ مزاج کی قوت بیان ہو چکی
کلما نصنع للتعالج
جب ہم معالجہ کی تجویز کرین
فانہ کمثل التعلیف
کہ یہ معالجہ مثل گھاس کے ہے
والدھن والدلوک والنطول
اور مثل تیل اور مالش اور نطول
ومثل الشیاف والمعجون
اور جیسے شیاف اور معجون
والطلی والمرھم والذرور
اور طلا اور مرہم اور ذرور
ومثل مایحمل من فرازج
اور جیسے کہ اُٹھائے جاتے ہین فرزجے
ومثل تضمید وکالتباخر
اور جیسے لیپ کرنا اور بخور لینا

فھا انا ابدء بالعلاج
تو سنو کہ اب مین علاج شروع کرتا ہون
نرسلہ من داخل وخارج
تو داخل یا خارج سے اسکو استعمال کرینگے
والحب والشراب والسفوف
اور حبوب اور شربت اور سفوف کے
والوشم والخضاب والغسول
اور وشم اور خضاب اور غسول کے ہی
واللعق والسواک والسنون
اور لعوق اور مسواک اور سنجن
والکحل والسعوط والقطور
اور سرمہ اور ہلاس اور قطور
ومثل مانسقیہ من نجائج
اور جیسے کہ ہم پلاتے ہین مطبوخ مسہل
ومثل تکمید وکالغرائر
اور جیسے ٹکور کرنی اور غرغرے

ومثل ما نرسله من عفن	ومثل ماندخنه من دخن
اور جیسے کہ ہم حقنے استعمال کرتے ہین	اور جیسے کہ ہم دھونی دیتے ہین

مصنف دواؤنکی صفات بیان کرنا چاہتا ہی خواہ وہ اندرونی بدن یا خارج مین استعمال
کیجاوین اگر متن مین تعلیف کا لفظ ہی تو اُس سے یہ مراد ہی کہ گھاس اور بوٹیون کے ذریعہ سے
معالجہ کیا جاتا ہی اور اگر تغلیف کا لفظ ہی تو اس سے یہ مطلب ہی کہ سر کے بالون پہ
ٹوپی اور غلاف چڑھایا جاوے تاکہ گرمی سے بچاؤ ہو جاوے یا زیادہ جوئین نہ ہو جاوین
وشم۔ بدن کو گودنا اور داغ دینا برص اور سفید بہق مین تاکہ آسانی سے دوا کی
تاثیر پہونچ جاوے۔ سنون جو منجن دانتون پر جعفر یا عبرہ کی وجہ ملا جاوے
بخانج سے مطبوخات اسہال آور مراد ہی۔ مبا خروہ بخور ہی جو بچے کے نکالنے
کے واسطے عورت کے جاے مخصوص مین دھونی دیجاوے۔ دخن وہ دوا
جو زکام یا سل کو دور کرے فرزجہ وہ دوا جسکو عورتین جاے مخصوص مین رکھتی
ہین آبزن۔ دوا جوش کرکے اُسکے آب صافی نیمگرم مین مریض کو بٹھانا انکبہ
یعنی بپھارہ۔ دوا جوش کرکے اسکا دھوان تمام بدن یا کسی خاص عضو پر پہونچانا
بخور یعنی دھونی۔ دوا خشک جلاکر اسکا دھوان تمام بدن یا کسی خاص
عضو پر پہونچانا۔ پاشویہ دوا کو پانی مین پکا کر اُس پانی سے بطریق معروف
مریض کے پانون دھونا اور پانی پونچھکر اوپر سے کپڑا لپیٹنا اور تلوے کھلے رکھنا بعد
تھوڑی دیر کے نیچے کی جانب سے کھول دینا۔ تمریخ۔ دوا باریک کرکے بدن پر
ملنا۔ اگر دوا خشک ہو تو دھورا کہتے ہین۔ اگر تر ہو تو ٹبنا۔ تدہین۔ روغن ملنا
خمول۔ دوا کو پوٹلی چھوٹی مین باندھ کر راہ بول یا مقعد مین رکھنا۔ ذرور دوا

خشک باریک گھسکر چھڑکنا۔ سعوط۔ دوا باریک یا اُسکا پانی ناک مین ٹپکانا۔
شموم۔ دوا تر یا خشک کو سونگھنا۔ ضماد۔ یعنی لیپ۔ دوا بوٹی پیسکر ظاہر
بدن پر لگانا۔ طلا۔ دوا پتلی لگانا۔ عطوس۔ دوا واسطے چھینک کے سونگھنا
فتیلہ۔ یعنی بتی۔ دوا کپڑے مین لپیٹ کر عضو کے کسی سوراخ مین رکھنا
کحل۔ یعنی سرمہ باریک دوا آنکھ مین لگانا۔ کاجل۔ دوا کا دھوان لیکر آنکھون
مین لگانا۔ کماد۔ یعنی سینک اور ٹکور دوا خشک یا تر پوٹلی مین باندھکر گرم گرم بدن
بتدریج رکھنا۔ تخلخہ۔ دوا رقیق و خوشبو کو کسی چھوٹے ظرف مین رکھکر سونگھنا
نفوخ۔ دوا باریک گھسا ناک یا کسی دوسرے عضو مین پھونکنا۔ نطول۔ یعنی تریڑا
دوا کا پانی بدن پر فاصلہ سے علی الاتصال گرانا۔ ترمیط۔ یعنی پٹی باندھنا پانون مین
کہ ابخرے دماغ سے کھینچتا ہی۔ تحکیک۔ پانون کا کھجلانا۔ کپڑے یا کسی خشن چیز سے
معتدل وہ دوا جو متغیر خلط کو اصلی حالت پر لاوے۔ منضج۔ جو اُسکو لائق اخراج کے
کرے۔ مسہل جو براہ براز کے خارج کرے۔ مفتح۔ جو سدہ اور ریاح کو دفع کری۔ مدر
جو اخلاط رقیق و نافض کو براہ بول دفع کرے۔ مصدع جنکے استعمال سے درد سر عارض ہو۔ منوم
جو خواب لاوے۔ منبہ۔ جو غلبہ خواب و غنودگی کو زائل کری۔ مجلی وہ دوا جو زخم کو مواد فاسدہ سے
پاک صاف کری۔ مدمل جو قرحہ کو گوشت صحیح سے پُر کرے۔ مجفف جو زخم کو خشک کری۔

ذکر علاجہ سوء المزاج وعلاماتہ

سوء مزاج اور اُسکی علامتون کا ذکر ہے

وکلما تذکرہ من سقم	من شعر الراس الی ظفر القدم
اور جو بیماری کہ ہم ذکر کرینگے	سر کے بالون سے پیر کے ناخن تک

مُشْتَمِلاً عَلیٰ جمیع الْجَسَدِ	کان او اَخْتُصَّ بعضوٍ واحِدٍ
مشتمل سارے بدن پر ہو	یا ایک عضو سے خاص ہو
او کان خالیًا من الامْشاج	فلا تعان الخلط بالاخراج
یا ہر طرح کی آمیزش سے خالی ہو	سو تو خلط کو اخراج کی تکلیف دے
وامض علی دسلک بالعِلاج	فطبه بالقلب لِلمِزاج
اور تو معالجہ مین نرمی سے چل	کہ ایسا علاج مزاج کو بدل دیتا ہی

معالجہ مین تین امور ہوتے ہین۔ ایک تدبیر دوسرے دواؤن کا استعمال تیسرے ہاتھ سے کام کرنا مصنف نے یہان سوء مزاج کی دو قسمین بیان کی ہین۔ ایک یہ کہ ایسی بیماری بلا مادہ ہو جسکا بیان طبیعات کی بحثین مذکور ہوچکا ہی۔ اور یہ اسطرح ہوتا ہی کہ مثلاً حرارت یا برودت سے تپ عارض ہو جاوے تو اس صورت مین استفراغ اور مادہ کے نکالنے کی کچھ ضرورت نہین ہی۔ دوسری قسم کا بیان آگے آتا ہی

ممتازه من داءجسم ممتلی	ان تمتحن بحلمه و نبتلی
ہم اسکو جدا کرینگے ہر جسم کی بیماری سے	جب ہمنے حکمت علی سی اسکا امتحان کرلیا اور جانچ لیا

یعنی جب مادہ کے ساتھ سوء مزاج ہو تو وہان مادہ کا نکالنا ضروری ہی جیسے صفراوی تپ کی حالت مین صفرا کے اسہال دیے جاوین۔ پھر صفائی کے بعد مبردات سے مزاج کی تعدیل اور اسکی درستی و اصلاح کیجاوے۔

ان لا علامة بدلها
کہ اس بدن میں ایسی بیماری کی علامت نہیں

تبیین للجسم فی الامتلاء
جو بدن میں امتلاء کے سبب ظاہر ہوئی ہو

جب یقینا معلوم نہو کہ بیماری سرد ہی یا گرم یا سوء مزاج ساذج ہی یا مادی تو وہان ایسی دوا کے ساتھ معالجہ نہیں کرنا چاہیے جسکا فعل قوی ہو جبتک بیماری کا حال پورا متحقق نہو جاوے۔ لیکن وہان برودت پہونچانی چاہیے یا سخونت اسمین اختلاف ہی۔ اکثر طبیبون نے کہا ہی کہ ایسے موقع پر سخونت کا پہونچانا مناسب ہی۔ کیونکہ سخونت حرارتِ غریزیہ کے قریب تر ہی اور تبرید اسکے مخالف ہوتی ہی۔ اور تیز گرم چیز کا سرد کرنا بہت آسان ہی۔ سرد کو گرم کرنیکی نسبت سے

وان تری مضرا بالدواء
اور اگر تو دیکھے کہ جسم دوا سے ضرر پاتا ہی

فشبهه مزاج هذا الداء
تو اسکا شبہ اس مرض کا مزاج ہی

فانه یدفع بالاضداد
کیونکہ اضداد سے دفع کیا جاتا ہے

السبب المحدث للفساد
وہ سبب جو فساد کا پیدا کرنے والا ہی

جب معلوم ہو جاوے کہ بیمار آدمی گرم غذا اور دواؤن سے تسکین اور راحت پاتا ہی تو سمجھنا چاہیے کہ اُسکی بیماری کا سبب برودت ہی۔ اور اگر سرد چیزون سے آرام پاوے تو اُسکی بیماری کا سبب حرارت ہی

واللمس قوی الاستدلال
اور لمس بڑی دلیل ہی اس مقدمہ مین

فیه و بالضعف من افعال
اور افعال کا ضعیف ہو جانا بھی

لمس اور افعال کا بیان پہلے حصہ مین پورا مذکور ہو چکا ہی یعنی حرارت اور تیزی دونون حرارت پر دلالت کرتی ہین اور کند ذہنی اور نامردی برودت پر

وما تراه ساء من احوال	و ما بدا یبرز من اثقال
اور جو تو بری حالت دیکھے	اور جو ثقل بول وبراز وغیرہ ظاہر ہو

بدن کے افعال جیسے سریع حرکت کرنا اور سخت مضبوط پکڑنا۔ اور بدن کے ثقل ہیں جیسے براز اور بول اور پسینہ کا زرد ہونا صفرا کے غلبہ پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے

لکن لا رسوب فی الابوال	والنبض قریب عن اعتدال
لیکن بول میں رسوب نہ ہووے	اور نبض اعتدال کے قریب ہووے
فلیس فی جنس بذی امتلاء	بل فارغ من جنس ہذا الداء
تو یہ امتلاء کی کسی جنس سے نہیں	بلکہ اس مرض کی جنس سے خالی ہے

جب بدن کے حالات میں خرابی آجاوے یا اُسکے حالات میں سے کوئی حالت متغیر ہوجاوے لیکن بول میں رسوب نہوں اور نبض بھی اعتدال کے قریب ہے تو سمجھنا چاہیے کہ اس مرض کا سبب مادہ نہیں بلکہ سوء مزاج سادج (مسادی) ہے

وان یخص موضع بوجع	فانما دلیله بالموضع
اور اگر خاص ہوئی کوئی عضو درد کے ساتھ	تو اُسکی علت اُسی عضو میں ہے

جیسے جب صرف سر میں درد ہو تو اُسکی علت سر ہی میں ہے اور اگر درد ناف میں محسوس ہو تو درد معدہ میں ہے

ویستدل فیه بالاسنان	وبمزاج الجسم والالوان
اور اسمیں دلیل پکڑی جاتی ہے عمروں سے	اور جسم کے مزاج اور رنگوں سے
وبفصول العام والازمان	وبالمساکن وبالبلدان
اور سال کے موسموں سے اور زمانوں سے	اور آرامگاہوں سے اور شہروں سے

وما تقدمه من التدبير	فانّهٗ عون على التفسير
اور اس تدبیر سے جو کہ پہلے گذر چکی ہو	کہ وہ تشریح و تشخیص پر مددگار ہے

بشرطیکہ کوئی مخالف معارض نہ ہووے کیونکہ بعض جوانون کا مزاج سرد ہوتا ہے اور بعض بوڑھون کا مزاج گرم ہوتا ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے اور گذشتہ تدبیر کی مثال یہ ہے کہ جیسا کہ جن اشخاص نے تازی تر مچھلی کو بہت زیادہ کھایا ہے تو جاننا چاہیے کہ مزاج پر برودت نے غلبہ پالیا ہے

الاستدلال على سوء المزاج الحار

سوء مزاج حار پر دلیل پکڑنے کا بیان

فان تكن حرارةٌ في البدن	فانه يضره بالسخن
اگر حرارت بدن میں ہو	تو وہ گرمی کے سبب بدن کو ضرر دیگی
وملمسهٗ سخن وبولٌ احمر	والنبض فيه سرعة لا تفتر
اور جلد اسکی گرم ہو گی اور بول سرخ	اور نبض میں ایسی سرعت ہو گی کہ سستی نہیں کرتی
وعطشٌ وقلق وسهر	مع نحافةٍ ولونٍ اصفر
اور تشنگی اور بیقراری اور بیداری	اور لاغری اور زردی رنگ کی
في بلد الجنوب والشباب	والصيف والسائف من اسباب
جنوبی شہر میں اور جوانی میں	اور موسم گرما میں اور پہلے اسباب میں
فداوِ بالتدبير نحو المحرقة	وكلُّ علة تراها مقلقة
پس تپ محرقہ جیسی بیماریوں کا اور ہر بیماری کا کہ جسکو	تو بیقرار کرنے والا دیکھے تدبیر سے علاج کر

وَاجْعَلْ غذائه بقدر قوته
اور تو مقرر کر اُسکی غذا بقدر اُسکی طاقت کے

وقدر ما تدعی له من شهوته
اور بموجب اُسکی خواہش کے جو تجھے نظر پڑے

یعنی تمام گرم بیماریون کا علاج تبرید اور ترطیب ہے یعنی سردی اور تری پہونچانا جیسا کہ تپ محرقہ کے علاج مین ہوتا ہے

۲ الاستدلال علےٰ مرض سوء المزاج البارد
سوء مزاج بارد پر دلیل پکڑنے کا بیان

وان یکن من المزاج البارد
اور اگر مزاج بارد ہو

فانه ینضر بالبوارد
تو اُسکو سرد چیزون سے ضرر ہوتا ہے

خواہ سرد چیزین غذا ہون یا دوا

ونفعه من کل شیٔ سخن
اور اُسکو آرام ہر ایک چیز سے ہوگا

والبرد منه عند لمس البدن
اور اسکی سردی بوقت لمس بدن کے محسوس ہوگی

جس سے صرف مزاج کا حال معلوم ہوتا ہے - ورنہ تپ چوتھیہ و بعض بلغمی تپون مین اکثر بدن کا ظاہری جلد لمس سے گرم محسوس ہوتا ہے

واللون مخصوص بلون ابیض
اور رنگ سپید رنگ کے ساتھ مخصوص ہوگا

والنبض فی الابطاء مهما نبض
اور نبض جب حرکت کرے تو سستی مین ہوگی

کیونکہ بلغم کا رنگ سپید ہوتا ہے - سو جب وہ کسی جسم مین زیادہ ہوگا تو اسکا رنگ سپیدی مائل ہو جائیگا

ولیس فیه عطش ولا ارق
اور نہ اسمین تشنگی ہوگی اور نہ بیداری

وان یکن ذا سهر بلا قلق
اگرچہ ہوگا بیدار بغیر اضطراب کے

واللون جصی لجسم زاهل
اور رنگ گچ جیسا ہوگا یعنی سستی بدن کی
وشتوة وما مضی من سبب
اور موسم سردی کا ہو اور جو گذرا ہی سبب
تداوبالتسخین ان تعالج
پس تو اگر معالجہ کرنا چاہے تو تسخین سے کر

وسن شیخ فی بلاد الشمائل
اور سن بڑھاپے کے شمالی شہرون مین
مبرد فمن دلیل عجب
مبرد ہے تو وہ عجب علامت ہے
وانح بذالک نحو طب لفالج
اور اسمین فالج کے علاج کیطرف قصد کر

گذشتہ سبب سے مراد یہ ہی کہ باوجود زیادہ سرد غذا کھانے کے حرکت کم کی ہو اور فالج کا علاج یہ ہی کہ بدن کو تسخین پہونچائی جاتی ہی مع اعانت تقویت کے

الاستدلال علی سوء المزاج الرطب والیابس

سوء مزاج تر اور خشک پر دلیل پکڑنے کا بیان

وان هذین من السقمین
تحقیق یہ دونون بیماریان
ان کان یبسا فتراه نحلا
اگر وہ بسبب خشکی کے ہو تو اسکو لاغر دیکھیگا

من یخلو امن احد الامرین
ایک دو امرون سے کبھی خالی نہونگی
او کان طیبا فتراه رهلا
اور اگر تری سے ہو تو تو اُسے ڈھیلا دیکھیگا

جس شخص کے مزاج مین یبس زیادہ ہو اُسکا بدن خشک اور دُبلا پتلا ہوتا ہی اور کبھی تشنج بھی عارض ہو جاتا ہی اور اگر یبس کے ساتھ حرارت بھی ہو تو اکثر تپ دق ہو جاتی ہی۔ اور اگر یبس کے ساتھ برودت ہو تو تپ ذبول ہو جاتی ہی اور اگر بدن مین تری غالب ہو تو اُس سے جسم ڈھیلا اور سُست ہو جاتا ہی۔ اور اگر رطوبت کے ساتھ برودت بھی ہو تو استسقا (جلندر) ہو جاتا ہی

فامض مع اللین بالتجفیف	بعمل محکم لطیف
پس تری کے ساتھ خشک کرنے کی طرف چل	پختہ اور لطیف عمل کے ساتھ
فی الحر ما قد کان او فی البرد	و امض من الیابس نحو الضد
گرمی میں جو ہو یا سردی میں	اور خشک میں اسکی ضد کی طرف چل
و فی الجمیع فاحم الاسبابا	من قبل ان تعالج الصوابا
اور سب امراض میں انکے اسباب کو دور کر	علاج واقعی شروع کرنے سے پہلے

سبھی امراض میں معالجہ بالضد کرنا چاہیے اسطرح کہ سرد کو گرمی اور تر کو خشکی اور خشک کو تری اور گرم کو سردی پہونچائی جاوے۔ لیکن علاج شروع کرنے سے پہلے مرض کے سبب کی طرف نظر کرکے معلوم کیا جاوے کہ اسکا سبب کیا اور کیسا ہے۔ اگر مادہ ہو تو استفراغ اور اسکا نکالنا ضروری ہے۔ اور اگر مائیت ہو جیسا کہ استسقائے زقی میں ہوتا ہے تو اول زرد پانی کو نکالکر پھر معالجہ کی تدبیر کیجاوے یا ورم گرم ہو تو پہلے بدن کے مزاج کو تبرید اور سردی پہونچائی جاوے تاکہ سبب منقطع اور زائل ہو جاوے

علاج الامراض الامتلائیۃ وشروط الاستفراغ

امراض امتلائی کا علاج اور اسکے استفراغ کی شرطین

و الداء ان یکن من امتلاء	فلا سوی الاستفراغ من دواء
مرض اگر امتلاء سے ہو	تو بجز استفراغ کے اسکی کچھ دوا نہیں

یعنی بیماری کے اسباب میں سے امتلاء غالب ہو سو اگر خون کا غلبہ ہو تو اسکو فصد کے ذریعہ سے نکالا جاوے۔ اور اگر کوئی اور خلط غالب ہو تو اسکو

اسہال کے ذریعہ سے خارج کیا جاوے۔

لکل استفراغ شروط عشرۃ — الا تکن مما الیہ من شرۃ

ہر استفراغ کی دس شرطین ہین — اگر وے نہون تو استفراغ کی حرص چاہیے

اولہا النظر فی الاعراض — والامتلائی من امراض

(۱) پہلے تو دیکھنا اعراض مین — (۲) اور امتلا سے امراض مین

وسن شاب الی کہول — وعادۃ وقوۃ العلیل

(۳) سن جوانی کی عمر کہولت تک — (۴) عادت (۵) قوت بیمار کی

والفصل من خریف او ربیع — وبلد معتدل الجمیع

(۶) فصل خریف کی ہو یا ربیع کی — (۷) شہر جسمین سب طرح کا اعتدال ہو

معتدل شہر سے مراد یہ ہے کہ وہان نہ تو زیادہ حرارت ہو جو اخلاط کو جلا دیوے اور نہ زیادہ سردی ہو جو انکو منجمد کردیوے بلکہ اسکی تمام فصلین اعتدال کے قریب ہون کیونکہ فصد لینا اور مسہل دینا گرم شہرون مین ضعف لاتا ہے کیونکہ وہان اس سے زیادہ قوتین تحلیل ہو جاتی ہین اور سرد شہرون مین مادہ کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہے

والوقت والمزاج حار رطب — وجسد یبدو علیہ الخصب

(۸) وقت مناسب معتدل (۹) مزاج گرم تر ہو — (۱۰) بدن جسپر تر و تازگی ظاہر ہو

ضروب الاستفراغ

استفراغ کے اقسام کا بیان ہے

وکل ما تفرغہ من حادث — فاجذبہ اما من مکان باعث

جس شے مادہ کو تو نکالنا چاہے — تو اسکو کھینچ یا تو بیماری والے مکان سے

جب کہ کسی کے دہنے ہاتھ مین دموی ورم ہو جاوے اور تم اُسکو تحریک مین لانا اور نکالنا چاہو تو اُسکے دہنے ہاتھ کی فصد کرو اور اگر اسکو خلاف جہت کیطرف جذب کرنا اور کھینچنا مطلوب ہو تو بائین ہاتھ سے فصد لو۔ یا جب کوئی خلط دماغ سے معدہ کی طرف گرتی ہو تو اُسکو بذریعۂ سعوطات وغیرہ کے دماغ سے ناک کی طرف جذب کرنا چاہیے۔ اسیطرح جب مرضعہ یعنی دودھ پلانیوالی کے دودھ مین کوئی فاسد خلط مخلوط ہو جاوے تو اسکو مدرات حیض کے ذریعہ سے رحم کیطرف جذب کیا اور کھینچا جاوے۔ پھر کبھی جذب کرنا بعید مخالف عضو کیطرف ہوتا ہے۔ جیسے کسی شخص کی دہنی ناک مین نکسیر (رعاف) کا عارضہ ہو تو اُسکے بائین پانون کی رگ صافن سے فصد لیجاوے اور کبھی جذب قریب مخالف مکان کیطرف ہوتا ہے جیسے کسی شخص کے مُنھ سے خون جاری ہو تو اسکے مادہ کو ناک کی طرف کھینچا جاوے۔ اور کبھی جذب بعید مکان سے ہوتا ہے جیسے حقنون سے دماغ کا مادہ نیچے کیطرف امالہ کرتا ہے

او قا جذاب من سائر الاعضاء	علی خلاف او علی السواء
یا تو جذب کرے تمام اعضا سے	مخالف جہت پر یا ایک طور پر

مثلاً دہنی آنکھ کی درد مین دہنی ہاتھ کی رگ قیفال سے فصد لیجاوے جبکہ موافق جہت کی طرف مادہ کا جذب کرنا منظور ہو یا بائین ہاتھ رگ قیفال کا خون نکالا جاوے جبکہ خلاف جہت کیطرف جذب کرنیکا ارادہ ہو

وربما جذاب من اعضاء	لما یشرکه بذاك الداء
اور اکثر اوقات تو جذب کریگا ان اعضا سے	بسبب انکی مشارکت کے ان امراض مین

كوضعنا محجمة الحجام | في الثدي امساك دم الارحام

جیسا کہ ہم حجام کی سینگی پستانون پر لگائین | واسطے بند کرنے زخمون کے خون کے

رحم کو پستانون کے ساتھ مشارکت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ دودھ پلانیوالی عورت کو اکثر حیض نہین آتا۔ کبھی فصد سے دو امور ملحوظ ہوتے ہین۔ جذب اور استفراغ جیسا کہ کسیکے دہنے پہلو مین گرم ورم ہو جاوے تو اُسکے بائین طرف مین فصد کرنے سے استفراغ اور جذب ہو جاتا ہے

وقد مضى دليل الامتلاء | وما يفرغه من الدواء

امتلاء کی دلیل اور جو اُسکے نکالنے کی دوا ہے | اسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے

العلل الدموية التي يفصد فيها واولا في فصد الورم الفلغموني

امراض دمویہ (خونی) جنمین فصد کیجاتی ہے اون مین سے اول ورم فلغمونی کی فصد کا ذکر ہے

فصد تفرق اتصال ارادی ہے جس سے کلی استفراغ حاصل ہو جاتا ہے اور اُسکے اسباب دو ہین یا تو خون کا زیادہ ہونا یا اُسکے مزاج مین خرابی اور تغیر کا آجانا۔ فلغمونی گرم ورم دموی ہے جو ظاہر جلد مین ہو جاتا ہے۔ اور بعضون نے دماغ کی خصوصیت بیان کی ہے

وانما يفصد جالينوس | عرقا اذا ما كثر الكيموس

اور جالینوس فصد کرتا ہے رگ کی | جبکہ اوسمین خلط بہت ہو جاوے

یہان خلط سے مراد خون کی زیادتی ہے۔ اور کبھی کیموس دیگر ردی خلطون پر بھی بولا جاتا ہے

اذا رأى علائما من الدم | في بدن لا سيما في الورم

جب معلوم ہون خون کی علامتین | کسی بدن مین خصوصًا ورم کی حالت مین

وافصد اذا بهذه الاشراط
تو اسوقت ان شرطون پر نکال

دمية لا سائر الاخلاط
خون والی خلط کو نہ باقی اخلاط کو

یہان شرطون سے مراد وہ دس شروط ہین جو کہ استفراغ کی بحث مین مذکور ہو چکی ہین اور کبھی خون کی زیادتی اور اُسکے غلبہ کی شرطین مراد لیجاتی ہین جو ابھی بیان ہو رہی ہین - اور یہی معنے یہان قریب الفہم ہین

فاقصد بهذا الشغل الی ماقصد
پس تو اس شغل سے وہی ارادہ کر جسکا اُسنے قصد کیا ہو

وافصد من الامراض ما قد فصد
اور اُن امراض مین فصد کر جنکی فصد اُسنے کی ہو

اور مصنف ہمیشہ تاکید کیا کرتا تھا کہ جن مقاصد کا جالینوس نے قصد کیا ہو اُسیکا ارادہ کیا جاوے اور جن امراض مین اُسنے فصد کی ہو انمین ہمیشہ اُسکا اتباع کیا جاوے

اذا وثقت شاهد التبيين
جب تو صحیح حال کے گواہ کا اعتبار کر لیوے

فابدء بفصد كل فلغمونی
تو تب ہر ایک ورم فلغمونی کی فصد کر

یعنی جب خون کا غلبہ ثابت ہو جاوے تب فصد لیجاوے جیسا کہ ورم فلغمونی وغیرہ مین ہوتا ہے

فی الراس من خارج و داخل
سر مین ہو خون خارج یا داخل

وما يكون منه في المفاصل
اور جو ورم کہ مفاصل مین ہو

یہان ورمون سے مطلق گرم ورم مراد ہی نہ سرد یا خشک خواہ وہ ورم ظاہری عضو مین ہو یا باطنی مین

وورم في اسفل الاذنين
اور اس ورم مین جو کانون کے نیچے ہو

وورم الرمد في عينين
اور اس ورم مین جو آشوب آنکھون مین ہو

اسفل اذن سے مراد کانون کا سوراخ ہی بقراط نے کہا ہی کہ جوانونکے کانون مین گرم ورم مہلک ہی

وورم اللسان واللثات	وذبحہ وورم اللہات
اور زبان اور مسوڑون کے ورم مین	اور حلق اور کوّہ کے ورم مین

ذبح عضلات یا حلق کا ورم ہے جو اکثر مہلک ہی

وفی النغانغ وفی اللوزات	وفی الخوانیق وفی النزلات
اور تالون اور لوزمین کے ورم مین	اور خناقون اور ورمون مین

نغنغ گوشت ہی مابین لہات وشورات کے یا مابین حلق ولہات کے۔ اور لوزج و گوشت کے ٹکرے ہین جو زبان کی جڑ کے محاذی ہوتے ہین انھین سے ہر ایک لوز یعنی بادام کے مشابہ ہوتا ہی اسلیے انکا ایسا نام رکھا گیا ہی۔ خناق ورم جو داخل حلق مین ہو جاتا ہی جس سے اندر نگلنا اور سانس لینا دشوار ہو جاتا ہی اور کبھی بڑھکر ہلاکت تک نوبت پہونچا دیتا ہی

وذات الجنب وذات الرئیہ	وورم فی الثدی والاربیہ
اور پسلی اور پھیپھڑے کے درد مین	اور پستانون اور کنج ران کے ورم مین
وورم فی الکبد او فی المعدہ	وورم فی الامعاء او فی المقعدہ
اور جگر اور معدہ کے ورم مین	اور امعا اور مقعد کے ورم مین
وفی الطحال وفی الانثیین	وفی مثانہ وکلیتین
اور تلی اور بیضون کے ورم مین	اور مثانہ اور گردون کے ورم مین
وورم الحمرہ فی السرہ	والماشرا وفی ضروب الحمرہ
اور حمرہ اور ناف کے ورم مین	اور ماشرا اور سرخ بادہ کے اقسام مین

ماشرا گرم ورم لذع دار ہے جو صفراوی خون سے پیدا ہوتا ہے اور اکثر مُنھ اور دماغ سب کو حاوی ہوجاتا ہے - اور کبھی ایسا نہین ہوتا صرف چہرہ پر نمودار ہوتا ہے پھر بعض امراض مین بذریعہ فصد کے خون کا نکالنا نہایت ضروری ہے جیسے دماغ اور پسلی (پہلو) اور جگر اور گردہ اور مثانہ اور رحم کے ورمون مین اور جو ورمین بغلون کے نیچے اور کنج ران مین اور کانون کے نیچے ہوجاتے ہین وہ اکثر طاعون کی قسم مین سے ہوتے ہین

الفصد فی القروح والبثور حیث کانت

فصد کرنی پھوڑے اور پھنسیون مین جہان ہون

وفی قروح الراس والعینین سر اور آنکھون کے پھوڑون مین	وسعفه والقروح فی الاذنین اور گنج مین اور کانون کے پھوڑے مین

آنکھون کے پھوڑے وہ ہین جو کہ آنکھون کے ڈھیلے پر سفید سفید نقطے ہوتے ہین - اور باوجود اسکے سر اور آنکھون مین نہایت درد محسوس ہوتا ہے جس سے کبھی آنکھ خراب بھی ہوجاتی ہے

وفی التی تسعی وقروح الریة اور ان پھوڑون مین جو ساعیہ ہوتے ہین اور پھیپھڑونکے زخم مین	وفی قروح الفم والجدریة اور مُنھ کے زخم اور چیچک مین

پھوڑون کی قسم مین سے جو نملہ ہے وہ اکثر پھیلتے ہین اور اُنکے سوا کبھی اور بھی ساعی ہوتے ہین ساد پھیپھڑے کے زخم سے اگر مصنف کی مراد سل ہے تو وہان فصد کرنا ہرگز مناسب نہین - بلکہ یہان وہ گرم ورم مراد ہے جو پھیپھڑے مین ہوجاتا ہے اور کبھی منتقل ہوکر اُسکے ذبل ہوجاتے ہین تو اس صورت مین بھی

فصد صرف ابتدائی مین کیجاوے تاکہ مادہ پھیپھڑے سے جذب ہوجاوے
چونکہ سینہ کا ورم گرم ہوتا ہی اسلیے اسمین فصد کرنا مناسب ہی لیکن چیچک مین
صرف پہلے اور دوسرے اور تیسرے دن مین فصد لی جاوے جوانون کی
بخلاف لڑکون کے کہ اُن مین ممنوع ہی اور چوتھے روز فصد کرنے مین اختلاف ہی

وفی المعاان صحّ فیھا العلم	وفی التی ینبتُ فیھا اللحم
اور انتڑیون کے پھوڑون مین اگر ٹھیک معلوم ہوجاوے	اور اُنمین کہ جنکے اندر گوشت اگتا ہی

یعنی انتڑیون کے گرم ورم یا بیماری مین جیسے قولنج حار جو کہ ورمون کے ساتھ
ملحق ہی۔ لیکن اُسکا معلوم کرنا نہایت دشوار ہی اسلیے جبتک وہان خون کی
زیادتی نہ ثابت ہوجاوے ہرگز فصد نکرنا چاہیے۔ جن زخمون یا پھوڑون مین
فاسد مادہ گرتا ہی جو کہ صاف گوشت کے پیدا ہونے کو روکتا ہی وہان فصد کیجاوے
تاکہ اُس سے مادہ ہٹ جاوے

کذلک والبثور حیث کانا	والجرب الرطب اذا استبانا
یہ پھوڑے اور پھنسیان جہان ہون	اور تر خارش جبکہ ظاہر ہو

پھنسیان ورمون کے ساتھ ملحق ہین جسمین سے جو دموی ہی اُسکا حکم تو شرا کے
مثال ہی جو کہ اُسکے ساتھ مشابہ ہوتی ہی مگر یہ شرا کے مانند تمام بدن کو شامل نہین ہوتی
اور بعض کا مادہ صفراوی ہوتا ہی جسکا حکم حمرات کے مثل ہی اور بعض کا مادہ سوداوی
ہوتا ہی جسکا مادہ سوداوی خارش کے مثل ہی۔ اور بعض کا مادہ بلغمی ہوتا ہی۔ اور
بعض کا مادہ مائی جیسے آبلے ہوتے ہین۔ اور تر خارش کا مادہ دموی (خونی)
ہوتا ہی جسمین بلغم شور یا رطوبت کھاری مخلوط ہوتی ہی جسمین اس مادہ کے نکالنے کیلیے

فصد کرنا ضروری ہی - اور خشک خارش میں فصد کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ
اُسکا مادہ سوداوی ہوتا ہی

مثل بثور الفم والعینین
جیسے کہ پھنسیان مُنھ اور آنکھون مین

وکالذی ینبت فی الجنبین
اور جیسے کہ دونون پہلودن مین پیدا ہوتی ہین

بثور وہ چھوٹے دنبل اور پھنسیان ہین جو سرخی کی طرف مائل ہوتی ہین جنسے نہایت
درد اور تکلیف ہوتی ہی خصوصًا وہ جو کہ آنکھون مین ہوتی ہین نہایت ایذا دیتی ہین
اور مُنھ کی پھنسیان کبھی معدہ کی حرارت سے ہو جاتی ہین

الفصد فی امتلاء العروق وانفجار الدم

رگون کے امتلاء اور خون کے جریان مین فصد کرنے کے بیان مین

عروق وہ رگین ہین جو خون کیطرف ہین جبکہ وہ زیادہ خون سے پُر ہو جاوین تو
اُنسے بذریعہ فصد کے خون کا نکالنا ضروری ہی

وفی امتلاء العروق والرعاف
اور رگ کے پر ہونے مین اور نکسیر مین

وفی البواسیر من الانف
اور ناک کی نواسیر مین فصد کر

والدم ان سال من الاسنان
اور خون جب دانتون سے جاری ہو

کذٰلک او سال من الاذان
یا ایسا ہی کانون سے

وفی البواسیر اللواتی فی الفم
اور اُن بواسیرون مین جو مُنھ مین ہوتی ہین

وفی التی تخرج عند الرحم
اور اُنمین جو رحم کے نزدیک نکلتی ہین

وفی البواسیر التی فی المقعدۃ
اور ان بواسیرون مین جو مقعد مین ہوتی ہین

والنزف فی الطمث لقصر المدۃ
اور جریان خون حیض جو تھوڑی مدت مین ہو

ناک کی بواسیر مین ایک زیادہ گوشت کا ٹکڑا ناک مین پیدا ہو جاتا ہی جسکی دو قسمین ہین ایک سفید نرم جس سے کچھ ایسی تکلیف نہین ہوتی - دوسرا سرخ اور کبھی سیاہی آمیز ہوتا ہی جس سے نہایت درد اور ایذا پہونچتی ہی اور مقعد کی بواسیر کا خون سوداوی ہوتا ہی جو کہ فصد سے کم ہو جاتا ہی اور حیض مین فصد کرنے سے اُسکا مادہ مخالف جہت کیطرف کھینچ جاتا ہی

الفصد فی العلل المتفرقہ

جُدی جُدی بیماریون مین فصد کرنی

وفی الصداع والداء وفی البخر

اور سر کے درد اور جگر کی بیماری اور گندہ دہنی

ووجع السن وشعر ینتشر

اور دانت کے درد اور بال نکلے گر جانیکی بیماری مین فصد کر

ان سب امراض مین ایسی حالت مین فصد کرنی چاہیے جبکہ خون کی زیادتی اور بدن مین اسکا امتلا معلوم ہو جسمین فصد کرنے سے خون اور امتلاء کم ہو جاتا ہی

والفسخ فی العضو والاحتلام

اور عضو کے پھٹ جانے مین اور احتلام مین

ووجع المفصل والزکام

اور جوڑ کے درد اور زکام مین

عضو کے ٹوٹنے یا پھٹ جانے کی حالت مین فصد کرنے سے ورم ہو جانے کا ڈر نہین رہتا - اور زیادہ احتلام ہونے سے معلوم ہوتا ہی کہ خون جو منی کا مادہ ہی بدن مین زیادہ ہو گیا ہی - اور جوڑ کی درد سے مراد نقرس حار ہی

والصرع والسبل وفی الطرفۃ

اور مرگی اور سبل اور طرفہ مین

وفی توثۃ او فی ذھاب الشھوۃ

اور توثہ اور اشتہا کے جاتے رہنے مین

مرگی مین جب تحقیقاً خون کا غلبہ یا اُسکا فساد معلوم ہو جاوے تو فصد کیجاوے

سبل وہ سرخ رگین جو آنکھ کی سپیدی پر تنی ہوئی ہین خون غلیظ سے پُر ہو جاتی ہین۔ طرفہ سرخ نقطہ ہی جو بسبب ضربہ وغیرہ کے آنکھ مین پیدا ہو جاتا ہی اس مین فصد کرنا ورم کو روک رکھتا ہی کیونکہ درد سے مادہ جذب ہو جایا کرتا ہی

وشرج منقطع فی المقعدۃ	وفی النساء ووجع فی المعدۃ
اور شرج مقعدہ مین	اور عرق النساء مین اور معدہ کے درد مین

شرج وہ جسم ہی جو کہ قبل اور دبر کے درمیان ہی۔ عرق النساء کی پاؤن کے ایک جانب مین رگ ہی جسکی فصد باندھنے کے بعد کیجاتی ہی اور معدہ کے درد کے ساتھ جب گرم ورم ہو یا بدن مین خون کا زیادہ امتلا ہو تو فصد کیجاوے

ووجع ناخس فی الکبد	وما عرض فی کبد من سدد
اور چبھنی درد مین جو جگر مین ہو	اور سدون مین جو کہ جگر مین پیدا ہوتے ہین

بشرطیکہ مزاج مین حرارت اور خون مین کثرت ہو

علاج الامراض الدمویۃ

دموی (خونی) امراض کا علاج

وانج بطب ہذہ الادواء	بطب سونوخس فی الادواء
تو ان مرضون کے علاج مین	سونوخس کے علاج سے نجات دے

یعنی دموی بیماری کا علاج سونوخس کے علاج کیطرح کیا جاوے کیونکہ سونوخس وہ تپ ہی جو کہ خون کے جوش اور اُسکی سخونت سے عارض ہوتا ہی نہ اسکی عفونت سے اسلیے اسکا عمدہ علاج فصد ہی جو اکثر تنہا ہی کافی ہوتی ہی۔ لیکن اسکے بعد روادعات کے استعمال سے بقیہ خون کی تلطیف کردینی چاہیے

اسہل من الصفراء بعد الفصد	وھل من الغذاء نحو البرد
صفرا مین فصد کے بعد مسہل دے	اور غذا مین سردی کی طرف میلان کر

اگر فصد کافی نہو تو خیساندون کے ذریعہ سے صفراء کا مسہل دیا جاوے اور کھانے کے لیے سرد غذائیں جیسے بقلہ (خرفہ) کاہو۔ آلو بخارا۔ املی دیجاوین

واجتنب السخن من الغذاء	وما بہ یزید فی الدماء
اور گرم غذا سے پرہیز کر	اور اُن سے بھی جو خون بڑھاتی ہین

جیسے چنے اور ہلیون اور گرم مصالح اور خون کو بڑھانیوالی جیسے گوشت اور شیرین غذا اور شربت ہین

ومل بما تغذوہ نحو القابض	بکل مُزٍّ و بکل حامض
اور مائل ہو اسکی غذا کے واسطے قابض کیطرف	ہر ایک کھٹمٹھی اور ترش چیز کے ساتھ

قابض وہ غذا ہی جو انگور خام اور ریباس کے پانی کے ساتھ بنائی جاوے اور کھٹمٹھی وہ جو انار وغیرہ کے ذریعہ سے تیار کیجاوے۔ اور ترش وہ جسمین سرکہ اور املی کی آمیزش ہو

واستعمل الدلیل فی ذا الالم	بالباب فی غلبۃ الدم
اور اس درد مین اُس دلیل کا استعمال کر	جو غلبۂ خون کے باب مین مذکور ہی
ومل الی التبرید والتخفیف	فعل الطبیب الماہر اللطیف
اور تو تبرید اور تخفیف کی طرف مائل ہو	جیسا کہ ماہر طبیب مہربان (دانا) کرتا ہی

چونکہ علاج ضد کے ساتھ کیا جاتا ہی۔ اور خون کا مزاج حار رطب ہی اسلیئے اسکا علاج اُن ادویات سے کرنا چاہیے جو کہ سرد اور خشک ہون جیسا کہ پہلے مذکور ہو چکا ہی

العلل الصفراویۃ

صفراوی بیماریون کا بیان

والمرض الکائن من صفراء	مثل قروح ذلق الامعاء
مرض صفراء سے ہونے والے (یہین)	جیسے اسہال انتڑیون کے زخم

زلق الامعاء ایک مرض ہی جس سے طعام امعاءمین نہین ٹھہر سکتا۔ اور بقول قرشی بطلان معدی کو کہتے ہین بہر صورت زلق الامعا کا سبب زخم ہین جو کہ امعا (انتڑیون) مین ہو جاتے ہین جنکا سبب معدہ صفراوی ہی جو امعا کیطرف گر کر انمین زخم کر دیتا ہی جس سے جو امعا کیطرف غذا آتی ہی پھسلکر خارج ہو جاتی ہی کیونکہ امعامین اسقدر قوت نہین رہتی جس سے کسیقدر عرصہ تک غذا کو روک سکے اور یہی زخم کرنے والا مادہ کبھی لذعدار حرارت کیطرف مستحیل ہو جاتا ہی اور وہ یا تو دماغ سے گرا کرتا ہی۔ یا خود بخود وہان امعامین پیدا ہو جاتا ہی۔ اور زلق کی حقیقت یہ ہی کہ غذا ہضم اور طبخ سے نکل جاتی ہی۔ اور کبھی ایسا زلق الامعا لزوجت اور زخم کیوجہ سے ہوتا ہی جو کہ اس لزوجت کے سببسے غذا کو امعاسے پھسلا کر خارج کر دیتا ہی

والھذیان واختناق الرحم	والغب والنساء واسھال الدم
اور ہذیان اور اختناق الرحم	اور تہیہ تپ اور عرق النساء اور اسہال دموی

صفراوی بیماریون مین بکواس اور بیہودہ گوئی اسلیے زیادہ ہوتی ہی کہ صفرا مین حدت اور تیزی ہوتی ہی اور وہ دماغ کی طرف صعود کر کے اُسکی رطوبتوں کو جاذب [illegible] کر دیتا ہی اور اختناق الرحم ایک بیماری ہی جو غشی اور بیہوشی کے مشابہ ہوتی ہے اور کبھی زیادہ قوی ہو کر صرع (مرگی) کے مشابہ ہو جاتی ہی کیونکہ رحم اور دماغ مین

باہم مشارکت ہوتی ہے - اور جب مجامعت سے کم استفراغ ہونے کے سبب سے
منی کا مظروف پر ہو تو اسمین عفونت آجاتی ہے - کیونکہ منی ایک ایسی رطوبت ہے
جو عفونت کو قبول کر کے فساد اور سمیت (زہر) کیطرف مستحیل ہوجاتی ہے جسکے بخارات
دماغ مین جاکر مرگی لاتے ہین - اور اگر انمین سے کسیقدر دل کیطرف آوین تو بیہوشی
عارض ہوجاتی ہے - اور غب سے صفراوی تپ مراد ہے جو کہ خالص صفرے سے پیدا ہوتا ہے
اور عرق النسا صفرا سے کم حادث ہوتی ہے جو کبھی اُس صفرا سے پیدا ہوتی ہے جسمین بلغم
مخلوط ہوتی ہے - لیکن اکثر اُسکا حدوث صرف خام بلغم سے ہوتا ہے اور وہ ایک
درد ہے جو گھٹنے سے شروع ہوکر پاؤن کے بیرونی طرف سے قدم تک ممتد ہوتا ہے
اور کبھی انگلی تک بھی پہونچتا ہے - خونی اسہال چار قسم پر ہوتے ہین - اول وہ جو اندرونی
جگر مین زیادہ خون ہونے کے سبب سے آتے ہون - جسکا سبب حرارت جگر کی زیادتی ہے
جس سے جو کچھ جگر مین پہونچتا ہے وہ خون کیطرف مستحیل ہوجاتا ہے - جسکا رنگ سرکہ کے
سیس کے قریب قریب ہوتا ہے - دوم وہ جو پیپ کیطرح خارج ہون جسکا سبب جگر
مین سے کسی ورم کا پکنا معلوم ہوتا ہے - سوم یہ کہ صرف خالص خون خارج ہو جسکا سبب
خون کی زیادتی اور ریاضت اور فصد کا متروک ہونا بیان کیا جاتا ہے - چہارم وہ جو
معدہ کے ضعف کے سبب عارض ہون - جسمین خرف کی چیز کا پہلے بیان ہوچکا ہے
کیونکہ اسکا رنگ سفیدی کی طرف مائل ہوتا ہے اور گوشت کے دھوون کے مشابہ
ہوتا ہے - دموی اسہالات مین سے سحج بھی ہے اسلیئے یہان مصنف کی مراد یہی
معلوم ہوتی ہے - کیونکہ اکثر سحج کا مادہ صفراوی ہوتا ہے جو امعا مین گر کر انمین فساد
کردیتا ہے جس سے خون نیچے کی طرف خارج ہوتا ہے -

وعلة السُّعالِ والصداع
اور کھانسی اور درد سر کی بیماری

و ورمٌ فی الجسم یبدو ساع
اور جو ورم جسم مین دوڑتا ہوا ظاہر ہو

وشدة الوجع فی الاذنین
اور سخت درد کا ہونا دونون کانون مین

وکثرة المرض فی الجفنین
اور زیادہ بیماریان پلکون مین

چونکہ صفرا مین زیادہ تیزی اور قوت ہوتی ہی اسلیے کانونمین زیادہ سخت درد محسوس ہوتا ہی۔ دوسرا نسخہ بجاے مرض کے جرب ہی جسکا سبب طبیبون نے یہ بیان کیا ہی۔ کہ اگر پلکون مین خارش صفرا سے ہوتی تو وہان ورم صفراوی کا ہونا ضروری تھا۔ بلکہ اُسکا سبب شور اور کھار مادہ بیان کیا جاتا ہی

وفی المفاصل قروحٌ وورمٌ
اور جوڑون مین زخم اور ورم ہو

ووجعٌ فیها شدید فی الالم
اور اُن مین سخت درد ہوتا ہو

وکشقاقِ اصبعٍ وداحسٍ
اور جیسے اُنگلی کا پھٹ جانا اور داحس

ونحو آثار یری کعادس
اور جیسے نشان جو دیکھے تو عدسیہ کو

داحس ایک ورم ہی جو اُنگلی مین ناخن کے متصل ہوتا ہی جسمین سخت درد ہوتا ہی اور اکثر اوقات اسکے جوش سے تپ بھی عارض ہو جاتی ہی۔ عدسیہ ایک پھنسی ہی جو دانۂ عدس یعنی مسور کے مشابہ ہوتی ہی۔ بدن کے مختلف مواضع مین نکلتی ہی اور طاعون کی قسم مین سے ہی اور آثار یعنی نشان سے یہان وہ چھوٹی پھنسیان زردی مائل مراد ہین جو بثرا صفراوی کے حکم مین داخل ہین

وصفرةٌ فیما علت اسنانه
اور زردی جو کہ اسکے دانتون پر چڑھ جاوے

ووجع یشتدُّ فی المثانة
اور درد مثانہ مین سخت ہووے

والعشق والنزف او الناصور	او اصفرار الجلد او البثور
اور عشق اور خون کا چلنا اور ناصور	اور جلد کا زرد ہونا اور بثور

عشق وسواسی مرض ہے جسکو انسان آنکھ کے تسلط کی وجہ سے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اسلیے اُسکو سوداوی امراض مین شمار کرنا مناسب نتھا۔ بلکہ یہان بجاے عشق کے غشی کا لفظ صحیح ہے جو اکثر متعدد نسخون مین پایا گیا ہے

ومثل اثار دقاق سود	وسدة تكون في الكبود
اور جیسے داغ چھوٹے چھوٹے کالے کالے	اور سدہ جو جگر مین ہوتا ہے

کسی طبیب نے نہین لکھا ہے کہ جسم مین سیاہ داغ صفرا سے ہوتے ہین نہ خود شیخ نے قانون مین لکھا بلکہ وہ سوداوی مادہ سے پیدا ہوتے ہین یا سوختہ خون سے اور مصنف نے قانون مین لکھا ہے کہ جگر مین سُدّے ہو جاتے ہین یا تو غلیظ یا لزوجت دار خلط سے یا ورم بارد سے یا غلیظ اشیاء جیسے گاے اور اونٹ کے گوشت کے کھانے سے یا غذا کھانے کے بعد حرکت کرنے سے یا مٹی یا ٹھیکری یا کوئلے کھانے سے یا قابض میوہ جات گُٹھلی وزعرور وغیرہ کے تناول سے اور کسی نے یہ نہین بیان کیا کہ صفرا سے جگر مین سدّے ہو جاتے ہین کیونکہ وہ رقیق ہے ہان البتہ یون کہا جا سکتا ہے کہ جب صفرا کے ساتھ بلغم آمیزش پاتا ہے تو اُس سے جگر مین سُدّے ہو جاتے ہین۔ اور نیز یہان جلد کی زردی سے مراد وہ ہے جو یرقان مین ہوتی ہے

وورم في الرحم او كالشوصة	وكسحج اوكذهاب شهوة
اور رحم کا ورم اور شوصہ	اور خراش انتڑیون کا اور جاتا رہنا اشتہاے طعام کا

شوصہ گرم ورم ہے پسلیون کے حجاب کے اندر ہو جاتا ہے جسکو ذات الجنب برسام

کہتے ہین اور کبھی شور بلغم سے عارض ہوتا ہی۔ طعام کی اشتہاء کبھی صفرا کی زیادتی
سے زائل ہو جاتی ہی لیکن اکثر اُسکا سبب مادہ باردہ ہوتا ہی جس سے اشتہائے
طعام کی قوت مین ضعف آجاتا ہے

وکالدّوار وانشقاق الشفة	ووجع اللہات اوکالھیضة
اور جیسے کہ دوران سر اور لب کا پھٹ جانا	اور کوّے کا درد اور ہیضہ
والقروح الساعیة وکالدّبیلة	وکجساءبان فی المقعدة
اور جیسے کہ زخم جو چلے اور دبل	اور صلابت کہ مقعد مین ظاہر ہو

دوران یہ ہی کہ انسان کو اپنے گرد تمام اشیا گھومتی نظر آتی ہین جو اکثر صفراوی
بخارات سے ہوتا ہی جو معدہ سے دماغ کی طرف صعود کرتے ہین اور لب کے
پھٹنے کا سبب یا تو مزاج کی گرمی یا گرم بخار یا عضو یا بدن کے مزاج کا یبس ہوتا ہی
اور ہیضہ مین غذا معدہ مین خراب ہو کر باہر نکلنا چاہتی ہی یا تو قی کے ذریعہ سے
یا اسہال سے۔ اور ہیضہ اور ذرب مین یہ تفاوت ہی کہ ہیضہ مین قی ہوا کرتی ہی
جس سے اکثر مرہ صفرا خارج ہوتا ہی۔ اور ذرب مین قی نہین ہوتی۔ اور جو کچھ خارج
ہوتا ہی وہ مختلف قسم کا کیلوس کیطرح ہوتا ہی۔ اور ہیضہ جلدی زائل ہو جاتا ہی
اور ذرب بطی الزوال ہی۔ اور چلنے والے زخم (قروح ساعیہ) اکثر رقیق صفرا سے
پیدا ہوتے ہین جسکا مزاج فاسد اور متغیر ہو جاتا ہی۔ اور دبیلہ طب کی اصطلاح مین
ایک قسم کا ورم تکلیف دینے والا ہی۔ جسکا اندرونی موضع خالی ہوتا ہی جسمین مادہ
جمع ہو جاتا ہی جیسا معدہ یا مقعد کی صلابت ہی جسکے ساتھ بعضون نے معدہ کے
سخت ورم کو بھی ملحق کیا ہی۔ اور جمہور اطبا کے نزدیک جساء ورم کے مشابہ ہی

حقیقت مین ورم نہین ہوتا جسکا سبب سوداء غلیظ جو معدہ مین داخل ہو جاتا ہی اور اہل لغت نے بیان کیا ہی کہ جاسی ثقیل چیز کو کہتے ہین - اور یہ ثقل اور صلابت اُسکے اعراض سے ہی-

والحکۃ او کحصبۃ او نملۃ	و حمرۃ او کقروح رایۃ
اور خارش اور چیچک اور کھسرا	اور سرخ بادہ اور پھیپھڑے کے زخم

نملہ کھسرا ہی جو چھوٹی چھوٹی صفراوی پھنسیان ہوتی ہین

علاج العلل الصفراویہ

صفراوی بیماریون کا علاج

ومن بمثل ھذہ فی الطب	الی معالجات حمی الغب
ان مرضون کے علاج کرنے مین	معالجات حمی غب کیطرف میلان کر

صفرا کے تمام اقسام حار یابس ہین اور جو امراض اس سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی ایسا ہی گرم خشک ہین اسی طرح حمی غب یعنی تھیہ تپ جو ایک دن بیچ مین ناغہ کرکے تیسرے روز چڑھا کرتی ہی اور پہلے معلوم ہو چکا ہو کہ علاج بالضد کیا جاتا ہی اسلیے حمی غب اور دیگر امراض صفراوی کا علاج اُن ادویات سے کیا جاوے جو کہ بارد اور رطب ہین

واخرج الصفراء دون الفصد	واقصد من التبرید نحو القصد
اور نکال تو صفرا کو بدون فصد کے	اور قصد کر تبرید سے میانہ روی کو
فی العلل المقصودۃ الامیۃ	وخص بالترتیب ذی المزیۃ
مخصوص دموی بیماریون مین	اور خاص کیا گیا ہی ساتھ عمدہ ترتیب کے

فی نسخۃ

واخرج الصفراء دون الفصد

اور نکال تو صفرا کو بدون فصد کے

واقصد من التبريد نحو الفصد

اور قصد کر تبرید سے فصد کی طرف

في العلل المذكورة الدمية

مذکورہ دموی بیماریون مین

وخص بالترطيب ذي المرية

اور ترطیب کے ساتھ مخصوص کر صفرا کو

میرے نزدیک یہ معنی عمدہ اور قریب الفہم ہین

فانها تشركها في الحمى

کہ یہ بیماریان دموی بیماریون کو گرمی مین شریک ہین

وكل ما يلقى الفتى من ضرر

اور ہر اُس بیماری اور دُکھ کو بھی جو جوان کو لگتی ہین

واستعمل الدليل في ذا الداء

اور استعمال کر دلیل کو اس مرض مین

بالباب في غلبة الصفراء

موافق باب اُس بیان کے جو غلبہ صفرا مین گذر چکا ہے

تمام طبیب بالاتفاق اس امر کے قائل ہین کہ جبتک خون مین زیادتی یا اُسمین تغیر نہو فصد کرنا ممنوع ہے اور نہ فصد سے زیادہ خون نکالا جاوے جو بدن مین یبس اور خشکی زیادہ کرتا ہے اور یہان مقصود بدن کو رطوبت اور تری پہونچانا ہے بعدازین تپ کی تدبیر کیجاوے اُن ادویات سے جو کہ تپ دموی کے علاج مین مذکور ہو چکی ہین لیکن یہ دونون تپ حرارت مین تو مشترک ہین لیکن دموی مین تبرید اور تجفیف کی جاتی ہے جیسے ریباس اور انبرباریس اور تخم مہندی دیجاوین کیونکہ خون مرطوب ہوتا ہے جسکی اصلاح کے لیے مجففات کا استعمال کرنا مناسب ہے اور صفرا کا مزاج یابس ہے اسکی صفراوی بیماریون مین ترطیب کی ضرورت ہوتی ہے

العلل البلغمیة

بلغمی بیماریون کا بیان

وکل سقم کائن من بلغم	کما تراہ رهلا من ورم
جو مرض کہ بلغم سے ہو ایسا ہی	جیسے تو ڈھیلا ورم دیکھتا ہے

ڈھیلا ورم وہ ہی جسمین دبانے سے انگلی داخل ہو جاتی ہی

وفالج وعلة الاسترخاء	وکصداع البرد والاغماء
اور جیسے فالج اور استرخاء کا مرض	اور سردی کا درد سر اور بیہوشی کیطرح

فالج لغت مین بدن کے ایک جانب کا طول مین استرخاء ہو جانے کو کہتے ہین اور طب مین فالج بدن کے اعضا مین سے کسی ایک عضو کا ڈھیلا اور مسترخی ہو جانا ہی اسصورت مین استرخاء کی بیماری جو علیحدہ شمار کی ہی اسکا کچھ مفہوم نہین ہی مگر جبکہ فالج سے لغوی معنی اور استرخاء سے دوسرے طبی معنی مراد لیے جاوین تو کچھ مخالفت نہین آتی۔ اغماء نیند اور بیہوشی کے درمیان ایک حالت ہی جسمین آدمی کے تمام حواس بیکار ہو جاتے ہین۔ اسکا سبب غلیظ بخارات ہین جو کہ دماغ مین پہونچکر دماغ کی روح کو ایذا پہونچاتے ہین۔

والجرب الغلیظ والزحیر	وورم العنق وهو الخنزیر
اور جیسی خارش غلیظ اور پیچش	اور گردن کا ورم جو خنزیر ہے

غلیظ خارش وہ جو کہ فی نفسہ غلیظ اور صلب ہو یا اسکا مادہ ایسا ہو اور وہ بلغمی شور مادہ سے پیدا ہوتی ہی جو کہ خون مین مخلوط ہوتا ہی۔ زحیر یعنی پیچش یہان بلغمی بیماریون مین شمار کرنا مناسب نہ تھا۔ کیونکہ وہ بالاتفاق گرم صفراوی خلط سے پیدا ہوتی ہی

یا گرم ورم سے یا شور بلغم سے یا کسی خارجی سبب سے شاید بلغم شورے سے پیدا ہونیکی وجہ سے یہان لکھدیا گیا ہے۔ گردن کے ورم سے مراد سخت ورم ہے اور اصطلاح مقرر ہو چکی ہے کہ گردن کے سخت ورمون کو خنازیر کہتے ہین

کالخزاز الراس والنسیان
اور جیسے درد سر اور نسیان

ووجع البارد فی الاذان
اور درد سرد جو کہ کانون مین ہو

وبرش ونمش وسکتة
اور جیسے برش اور نمش اور سکتہ

وکسعالٍ لین ولقوة
اور جیسے کھانسی نرم نرم اور لقوہ

برش چھوٹے چھوٹے نقطے سیاہ رنگ کے ہین جو اکثر چہرہ پر نمودار ہوتے ہین اور نمش قطعہ سیاہ یا سرخ ہے جو چہرہ مین پیدا ہوتا ہے اور شیخ کے نزدیک جو سرخ ہو وہ نمش ہے اور جو سیاہ ہو وہ برش ہے اور نرم کھانسی جیسے کہ بوڑھون مین ہوتی ہے اسکا سبب لزوجت دار غلیظ مادہ ہے جو کہ سینہ اور حنجرہ مین آجاتا ہے۔ اور کبھی بوڑھون کو بھی نرم سرفہ ہوتی ہے

وداء الفیل وانقطاع شهوة
اور جیسا کہ داء الفیل اور جاتا رہنا اشتہا کا

والقمل والغلظ فی المقعدة
اور جوئین پڑنی اور مقعد مین غلظت اور سختی نظر آنی

داء الفیل مرض ہے جسمین قدم بڑھ جاتا ہے سودا یا غلیظ خون یا بلغم کے نزول سے اسمین اکثر تو قدم ہی بڑھجاتا ہے اور کبھی ساق (پنڈلی) بھی بھاری ہوجاتی ہے چونکہ اسمین پاؤن ہاتھی کے مشابہ ہوجاتے ہین اسلیے اس بیماریکو داء الفیل کہا گیا یا یہ کہ اکثر ہاتھی کو یہ بیماری عارض ہوتی ہے

ونماء عینٍ وانتشار عینٍ
اور جیسے نزول الماء اور ثقبہ عنبیہ کا وسیع ہو جانا

والنتن اذ یحدث فی الابطین
اور تعفن جو کہ دونون بغلون مین ہو

ماءعین یعنی نزول الماء سے وہ پانی مراد ہی جو کہ آنکھوں مین اُتر آتا ہے اور بینائی پر پردہ ڈال دیتا ہی۔ اور آنکھ کے ثقبۂ عنبیہ وسیع ہو جانیکا سبب غلیظ خلط لزوجت دار ہے جو کہ حدقہ (ڈھیلے) کے اندر داخل ہو کر آنکھ کی تھوڑی سی سیاہی کو پھیلا کر زیادہ کر دیتا ہے

وکالذی فی البطن من آفات
اور جیسے کہ وہ آفتین جو پیٹ مین ہوتی ہین

کزلق الامعاء والحیات
زلق الامعاء اور حیات کیچوے کیطرح

پیٹ کی آفتین جیسے ریح۔ قولنج ضعف ہضم وغیرہ۔ اور زلق الامعا کا سبب اکثر رطوبت بلغمی ہوتی ہی۔ جو امعا سے غذا کو اُسکے نکلنے کے وقت سی پہلے خارج کر دیتی ہی۔ اور کبھی امعاء کے زخمون کے سبب سے بھی ایسا ہو جایا کرتا ہی۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہی۔ اور حیات یعنی کیچوے سے لمبے کیڑے پیٹ مین ہو جاتے ہین جنکے پیدا ہونیکا سبب بلغمی رطوبت سی بیان کیا جاتا ہی

والعسر اذ یحدث فی الولادۃ
اور دشواری جو ولادت مین پیدا ہووے

والاحتباس منہ فی المشیمۃ
اور احتباس مشیمہ مین ہو جاتا

ولادت کی دشواری اور مشیمہ یعنے آنول کے رُک جانے مین بلغم کو کچھ دخل نہین ہی اور نہ مصنف نے کسی اور کتاب مین ایسا کہا ہی

ووجع الکلی وحمی الورد
اور گردون کا درد اور روزمرہ آنیوالی تپ

والبرد فی الطحال او فی الکبد
اور سردی تلی یا جگر مین

وکالنتوء کائنا فی السرۃ
اور جیسے کہ اُبھرنا جو ناف مین ہو

ومرض من اختلاف مدۃ
اور مرض کہ پیپ کے اسہال سے ہو

ناف کے اُبھرنے کا سبب ریح ہی - اور ریح کے پیدا ہونے کے اسباب مین سے ایک بلغم ہی جو کہ معدہ مین گر کر اُسکو خراب کر دیتی ہی - اور اختلاف مدّہ سے مراد اسہال پیپ کے ہین کیونکہ موٹی امعامین کبھی مادہ بلغمی سے ورم ہو کر متحجر ہو جاتا ہی جس سے پیپ براز مین مخلوط ہو کر خارج ہوتی ہی

ووجع المفصل واسوداده وخضرته تعلوه واكمداده

اور جوڑ کا درد اور اُسکا سیاہ ہو جانا اور سبزی جو اُسپر ہو یا سیاہی

جوڑون کا درد اکثر بلغم سے ہوا کرتا ہی - اور کسی عضو کا سیاہ یا سبز یا نیلگون ہونا یا تو کسی خارجی سبب سے ہوتا ہی جیسے سردی یا برف کا پہونچنا یا داخل سے جیسے خلط سوداوی جو معدہ مین گر کر اُسکا مزاج فاسد اور خراب کر دیتی ہی

ومرض الحبن كالزق منه او اللحمی او الطبلی

اور استسقا کی بیماری جیسے استسقاء زقی اور لحمی اور طبلی

استسقاء زقی مین پانی ہوتا ہی اور طبلی مین ہوا اور لحمی مین غذا سارے بدن مین اور یہ تینون قسمین غریب مادہ باردہ یا مائیہ سے حادث ہوتی ہین اسلیے یہ بلغم کے اقسام مین شمار کی جاتی ہین

علاج الامراض البلغمية

بلغمی بیماریون کا علاج یعنے اُنکی تدبیرین

ومل بهذا الضرب الى العلاج البارد الرطب من المزاج

اس قسم مین بارد رطب مزاج کے علاج کی طرف تو رجوع کر

واستعمل الدليل فى معرفته علائم البلغم فى غلبته

اور استعمال کر دلیل اُسکی شناخت مین وہ علامتین جو بلغم کے غلبہ مین ہوتی ہین

وافرغ بما ذکرت من الدواء — **تستفرغ البلغم فی ذا الداء**

اور استفرغ کر اُن دوائیون سے جنکا مین ذکر کر چکا ہون — تاکہ تو اس مرض مین بلغم کو نکالے

چونکہ بیماریون کا علاج اُنکے ضد کے ساتھ کیا جاتا ہی - اسیلیے بارد و رطب بیماری کا علاج اُسکی ضد حار یابس دوا سے کرنا چاہیے - پس بلغم کا معالجہ تین امور سے مکمل ہوتا ہی - اول مادہ کو پکانا اور اُسمین نضج دینا تاکہ اُسکا قوام درست ہوکر نکلنے کے قابل ہوجاوے - دوسرے بلغم کے مسہلات کے ذریعہ سے اُسکا نکالنا تیسرے بقیہ اثر کی تعدیل کے لیے حار یابس ادویات کا استعمال کرنا

وبعد ذا ادخل علیٰ ذا البدن — **ما یسخن الجسم من المسخن**

بعد اُسکے داخل کر اُس بدن پر — وہ گرم دوا جو بدن کو گرم کردیوے

ومِل مع التسخین للتجفیف — **وبالغذاء السخن اللطیف**

اور باوجود گرمی کے رغبت کر تو طرف خشکی ہو پہنچانیکے — اور طرف گرم غذاے لطیف کے

ھذا وبالجملۃ فلتعالج — **یسخن من داخل او خارج**

اُسپر التزام کر اور الغرض تو علاج کر — گرم چیز سے خواہ داخل سے یا خارج سے

ونحو ما الصنعۃ فی الفالج — **من حبّ منتن ومن مخانج**

اور اُس سے جو ہم فالج کی بیماری مین بنائی ہین — نسخہ حب منتن کا اور مسہل بلغمی سے

بدن مین جب بلغم غلبہ پاتا ہی تو اُس سے اُسکے مزاج مین برودت آجاتی ہی اور پھر جب بلغم کو اسہال کے ذریعہ سے نکالا جاتا ہی - تو کچھ نہ کچھ مزاج کی برودت کا اثر بدن مین رہ جاتا ہی جسکا دفعیہ گرم ادویات سے کیا جاوے خواہ داخل کی طرف سے جیسے معجون فلاسفہ اور گرم مصلح کا تناول کرنا یا خارج سے

جیسے گرم ضماد کرنا اور گرم تیلون کا ملنا تاکہ ظاہر بدن پر حرارت غلبہ پا لیوے اور بدن کے مسامات کھل جاوین - اور جسطرح صفراوی بیماریون کے معالجہ مین سردی اور تری پہونچائی جاتی ہے اسیطرح یہان برخلاف گرمی اور خشکی پہونچانی چاہیے - اور بلغمی امراض کا علاج فالج کے علاجون کا ایک جز ہے اسلیے فالج کی تدابیر کے مطابق یہان علاج کرنا چاہیے - تخلج سے مراد بلغمی مسہل ہے لیکن جو مسہل ہلیلجات اور میوہ جات سے مرکب کرتے ہین وہ بلغمی امراض کے مناسب نہین ہے

الامراض السوداویہ
سوداوی امراض کا بیان

وکل ما فی البدان من داء	مستحدث من مرۃ سوداء
ہر بیماری بدن مین	جو مرہ سودا سے پیدا ہوتی ہے
فکالثالیل وحمی الربع	وکالبواسیر وداء الصرع
جیسے مسّے اور چوتھیے کا بخار	اور جیسے بواسیر اور مرگی کی بیماری

مرگی کے اسباب مین سے رطوبت بلغمی ہے جسکا جوہر ناقص ہوتا ہے دماغ مین جاکر حس وحرکت کے مجری (یعنی راہ) مین غیر مکمل شدہ پیدا کر دیتا ہے اور اگر پورا شدہ ہوجاوے تو اس سے سکتہ عارض ہوجاتا ہے - بقول بقراط مرگی کے تین اسباب مین - یا تو کسی اور بیماری سے یا غلیظ فاسد تعفن مادہ سے یا جن سے ہوتی ہے

وکالذی فی الانف من بسائج	من تاکل وکالتشنج
اور جیسے کہ ناک مین پھنسیان ہوتی ہین	اور ماس خوردہ اور تشنج

تشنج کسی عضو کا اپنی اصل اور جڑ کی طرف سکڑ کر چلا جانا - اور فواق (ہچکی) بھی
تشنج کے اقسام مین سے ہی - اور تشنج کی دو قسمین ہین ایک وہ جو پیدا ہوتا ہی
پٹھون کے امتلاء سے جو کہ ایسی غلیظ رطوبتون سے پُر ہو جاتے ہین جو کہ
عضو کو پوری حرکت کرنے سے باز رکھتے ہین - اس قسم کا تشنج اکثر دفعۃً
عارض ہوا کرتا ہی دوسرا تشنج یبسی جو کہ یابس خلط سوداوی کے غلبہ یا بدن
یا کسی عضو کے مزاج پر خشکی کے غالب آنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی جس سے
بدن کی تمام رطوبتین جذب ہو جاتی ہین

ومغصٍ وسرطانٍ وبھق		وکلفٍ وکالصداع والارق
اور مڑوڑ اور سرطان اور سیاہ چھیپ		اور کلف اور درد سر اور بیداری

مغص یعنی مروڑ اکثر خلط غلیظ یا ریح غلیظ سے پیدا ہوتے ہین اور گرم خلط سے
انکا ہونا کمتر ہی - اور سرطان (کیکڑا) دریائی حیوان مشہور ہی - اور چونکہ ورم
سوداوی سرطان کے شکم سے مشابہت رکھتا ہی - اور باہر سے اُسکی متشعبہ رگین
سرطان کے پانون کے مشابہ ہوتی ہین - اسلیے اُسکا یہ نام رکھا گیا - دوم یہ کہ
یہ ورم اعضا کو اسیطرح چمٹ جاتا ہی - جیسا کہ وہ کسی چیز کو پکڑ لیتا ہی - اور سرطان
کی دو قسمین ہین متقرح و غیر متقرح - اور بہق اور کلف مین یہ فرق ہی کہ بہق اسود
مین خشونت ہوتی ہی اور کلف مین نرمی اور صفائی -

والورم الصلب وکالجذام		وکالذی یفسد من الطعام
اور جیسے سخت ورم اور جذام		اور جیسے کہ کوئی طعام فاسد ہو جاوے

برش اور نمش دونون کلف ہی مین داخل ہین نمش کا رنگ سرخ ہوتا ہی اور جو سرخ رنگ

سیاہی آمیز ہو اُسکو برش کہتے ہین اور جو بلغم ہو وہ کلف ہی۔ان سبکا سبب یہ جن کے
مزاج کی خشکی ہی یا سوداوی خلط کا ظاہر جلد کیطرف مندفع ہونا ہی اور سخت ورم
سرطان کی قسم مین سے ہوتا ہی صداع سر کا درد ہی جسکا پیدا ہونا سودا سے کمتر ہی کیونکہ
سودا کا صعود اپنی غلظت اور خشکی کیوجہ سے دماغ کیطرف کمتر ہوتا ہی۔اور جذام
جسکو داء الاسد کہتے ہین کیونکہ یہ بیماری اسد یعنی شیرون مین زیادہ ہوا کرتی ہی یا
اسلیے کہ اس بیماری والا آدمی شیر کی طرح بیٹھا کرتا ہی یا اسلیے کہ حدیث صحیح میں وارد ہی
فرّ من المجذوم فرارک من الاسد۔یعنی صحیح بخاری مین مروی ہی کہ مجذوم سے
ایسی نفرت کرو جیسے کہ شیر سے چاہیے۔اور جذام کا سبب یہ ہی کہ سودا بدن مین
زیادہ ہو جاتا ہی۔یا سخت ورم منتشر کم ہو کر بدن کی قوتون کو مغلوب کر دیتا ہی۔معدہ مین
غذا کے بگڑنے کے دو اسباب ہین۔ایک لطیف طعام کا فاسد ہو جانا جو معدہ کے
ضعف اور اُسکی حرارت کی کمی پر دلالت کرتا ہی۔دوسرے غلیظ کا فاسد ہونا جسکے
بگڑنے سے لطیف کا بگڑنا آسان تر ہی جسکا سبب وہ مادہ فاسدہ ہی جو کہ معدہ مین
گرتا ہی سو اس فساد کے ساتھ جب حموضت اور ترشی بھی پائی جاوے تو سمجھنا
چاہیے کہ اُسکا مادہ سوداوی ہی جو کہ معدہ مین پیدا ہو گیا ہی۔

في الجوف واليابس من سعال شکم مین اور خشک کھانسی		وفي الريح والجساء في الطحال اور ریح اور صلابت تلی مین

ریح الطحال جسکو نفخ رائح بھی کہتے ہین وہ غلیظ سوداوی ریح ہی جو کہ طحال کے
تجاویف مین داخل ہو جاتی ہی۔اور کبھی وہ ریح طحال کے مجاور امعا مین بند
ہو جاتی ہی۔اور تلی کی ریح اور ورم مین یہ تفاوت ہی کہ ریح مین خفت ہوتی ہی

اور ورم مین سختی اور تیز ورم کی صورت مین دبانے اور لمس سے درد اور تکلیف
ہوتی ہی اور ریح مین دبانے سے تسکین اور صلابت طحال اُسکی سخت ورم مراد ہی

ودآءِ مالیخولیا فی الرّاس

اور مالیخولیا کی بیماری جو سر مین ہوتی ہے

وما دھا البول من احتباس

اور وہ احتباس جو بول کو صدمہ پہونچاتا ہی

مالیخولیا کی تین قسمین ہین ایک وہ جو کہ سر مین ہوتی ہی دوسری وہ جو سارے بدن
کی شرکت سے ہو تیسرے وہ جو مراق البطن کی شرکت سے ہو ہر صورت سب کا مادہ
سودا ہوتا ہی اور احتباس بول سے مراد دشواری ہی جسکا سبب اکثر برودت ہوتی ہی اور جب
سودا بھی کسی مجری مین گرتا ہی تو اپنی غلظت اور سختی کی وجہ سے اُسکی راہ کو بند کردیتا ہی

ودآءِ قولنج و داءِ ثعلب

اور قولنج کی بیماری اور داءِ ثعلب

ومرض من عض کلب کلب

اور مرض جو باولے کتّے کے کاٹنے سے ہوتا ہی

قولنج معی کی بیماری ہی جسمین قابل اخراج کی چیز کا نکلنا دشوار ہوجاتا ہی جسکا اکثر سبب
غلیظ ریح ہی اور کبھی سودا امعا مین گر کر جو کچھ وہان پاتا ہی اُسکو جذب اور خشک
کردیتا ہی یا اسمین جو ریح ہوتی ہی وہ غلیظ ہوجاتی ہی - اور کبھی امعا کے سدے
سے بھی عارض ہوجاتی ہی - داءِ ثعلب ایک بیماری ہی جسمین سر کے سارے
بال گرجاتے ہین جسکا سبب صرف صفرا ہی یا سودا صفرا آمیز بلکہ چارون اخلاط
کے غلبہ سے یہ بیماری ہوجاتی ہی پس جو سودا سے ہو اُس عضو کا رنگ سیاہ
یا خاکستری ہوتا ہی - اور جو بلغم سے ہو وہ سفید اور جو صفرا سے ہو وہ زردی آمیز
ہوتا ہی - باولے کتّے کے کاٹنے سے آدمی دیوانہ بلکہ مجذوم کے حالات کے مشابہ
ہوجاتا ہی کیونکہ اُسکا مزاج احتراق واقع ہونے سے زہردار سودا کیطرف مستحیل ہوجاتا ہی

والقو باو اللبن المعقود		فی الجوف والبرد فی الکبود
اور داد اور شیر منجمد		شکم مین اور جگر مین سردی

خراز بھی قوبا کے قسم مین سے ہی جو اکثر بدن مین پھیل جاتا ہی جسکا مادہ سوداوی ہوتا ہی- اور پیٹ مین شیر منجمد سے یہ مراد لیجا سکتی ہی کہ جب دودھ معدہ مین پہونچتا ہی تو وہان سوداگر گریا اسمین مخلوط ہو گرا ہی غلظت کی وجہ سے اُسکو منجمد کردیتا ہی- اور سودا سے جگر کا سرد ہو جانا ناممکن ہی- اور اگر تسلیم بھی کیا جاوے تو اُس سے یہ مراد ہو سکتی ہی کہ جب کسی قدر سودا مین سے جگر کے خون مین جاکر مخلوط ہوتا ہی تو وہ خون سرد ہو جاتا ہی جس سے سودا کی برودت کی وجہ سے جگر مین بھی سردی آجاتی ہے جو عین اسکا سرد ہوتا ہے

و مرض فی شھوۃ کلبیۃ		و حصی الکلیۃ والمثانۃ
اور مرض شہوت کلبی کی		اور گردہ اور مثانہ مین سنگریزہ
و نفخۃ و ورم فی المعدۃ		و کانشقاق کان فی المقعدۃ
اور ریاح یا ورم معدہ مین		اور انشقاق کہ مقعد مین واقع ہو

فی نسخۃ

و مرض من شھوۃ کلبیۃ		و کانشقاق کان فی المقعدۃ
و حصی الکلیۃ و المثانۃ		و نفخ مؤلم فوق العانۃ
اور جیسے گردہ اور مثانہ کے سنگریزہ		اور ریح جو پیڑو سے اوپر تکلیف دیوے

شہوت کلبیہ جسکو جوع الکلب بھی کہتے ہین یہ ہی کہ آدمی غذا کھاتا ہی مگر اُسکا شکم سیر نہین ہوتا ہی جسکا سبب سوداوی خلط ہی جو معدہ مین گرتی ہے اور بھی

ترش بھی ہو جاتی ہے - اور جوع البقریہ ہے کہ آدمی کے اعضا بھوکے اور غذا کے متقاضی ہوتے ہین مگر معدہ غذا کی خواہش نہین کرتا - اور مقعد کے پھٹنے کا سبب مزاج کی یبوست ہے - مثانہ اور گردون کے سنگریزون کا سبب سودا تو ہو نہین سکتا کیونکہ تمام طبیب بلکہ خود مصنف نے بھی اپنی اور کتابون مین تصریح کی ہے کہ سنگریزہ پیدا ہوتے ہین بلغم غلیظ یا لزوجت دار سے جسمین زیادہ حرارت عمل کر کے متحجر کر دیتی ہے

والنفخ فی البطن وفی الجنبین	والنفخ فی الراس والاذنین
اور ریح شکم مین اور دونون پہلوؤن مین	اور نفخ سر مین اور دونون کانون مین

پیٹ کا نفخ قولنج کی قسم مین سے ہے - ریح غلیظ یا خلط غلیظ ہے جو کہ تمدد اور کبھی درد پیدا کرتی ہے - کانون مین نفخ سے مراد طنین ہے جسکا سبب سوداوی بخارات ہین جو کہ دماغ مین پیدا ہوتے ہین یا کسی اور جگہ سے صعود کر کے دماغ مین پہونچتے ہین

وشنج یحدث فی الجفنین	ونقرس یکون فی الرجلین
اور سکڑنا کہ دونون پلکون کو عارض ہو	اور نقرس کا درد جو کہ دونون پیرون مین پیدا ہو

پلکون کے سکڑنے کا سبب یا تو تشنج ہے یا خشکی جو دونون سودا مین شامل ہین اس بیماری مین نیچے کی پلک ایسی سکڑ جاتی ہے کہ آنکھ پرآنکھ منطبق نہین ہو سکتی نقرس - درد جو پاؤن کے انگوٹھے سے شروع ہو کر اوپر کو چلا آتا ہے -

علاج الامراض السوداویۃ

سوداوی بیماریون کا علاج

ومن ہذا النوع من الادواء	للطب فی الجذام مزج واء
اور مائل ہو تو اس قسم کے مرضون مین	اُس علاج کی طرف جو جذام کی بیماری مین

واستعمل الدليل في ذا الداء

اور استعمال کر دلیل کو اس مرض میں

فافرغ بافتيمون او بسفائج

پس استفراغ کر تو افتیمون اور بسفائج کے ساتھ

واستعمل التسخين والترطيبا

اور استعمال کر تو تسخین اور ترطیب کو

بالباب في غلبة السوداء

موافق اُس باب کے جو غلبہ سودا میں مذکور ہے

وبالذي ذكرتُ فلتعالجِ

اور جو پہلے میں ذکر کر چکا ہوں اُسکے ساتھ معالجہ کر

كنت بما تفعله مُصيبا

تاکہ تو اپنے کام اور علاج میں بامراد ہووے

کئی بار پہلے مذکور ہو چکا ہے کہ علاج بالضد کیا جاتا ہے۔ گرم کا سرد سے اور خشک کا تر سے اور تر کا خشک سے پھر مصنف نے اُن امراض کا علاج درج کیا ہے جو اُس قسم کے تمام علاجوں کا اصل اصول ہے جیسے حمی غب کو بیان کیا جسکے علاج کے مطابق تمام گرم بیماریوں کا علاج ہے۔ اور تمام بارد بیماریوں کا علاج فالج کی طرح ہے۔ اور سوداوی کا علاج جذام کے مانند۔ اور سودا کا مزاج سرد خشک ہے اسلیے اُسکی بیماریوں کا علاج گرمی اور تری سے کرنا چاہیے اور گرمی سے مراد معتدل ہے کیونکہ قوی حرارت سے مادہ متحجر ہو جاتا ہے

الجزء الثالث فهو العمل باليد وتقسيمه

یہ کتاب کا تیسرا حصہ ہے اور وہ عمل بالید ہے اور اُسکی تقسیم

إذ فرغتُ من نظام ما فيه

جب میں فارغ ہوا اسی مفید مسلک سے

فواحدٌ يعمل في العروق

پس ایک قسم یہ ہے کہ کیا جاتا ہے عروق میں

فآن أن ابدء بأعمال اليد

تو اب اعمال بالید کے شروع کرنے کا وقت آیا

ففي جليلها أو في الدقيق

بڑی رگیں ہوں یا چھوٹی باریک

و ثالثا تعمله فی العظم	و ثانیا تعمله فی اللحم
اور تیسرا جو تو کرے ہڈی مین	اور دوسرا جو تو کرے گوشت مین

بدن مین علاج کرنے کے دو حصہ ہین۔ ایک وہ جو دوا کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے دوسرا ہاتھ سے۔ پھر اس حصہ کی جسکو لوگ ہاتھ سے عمل مین لاتے ہین تین قسمین ہین ایک وہ جسکا عمل رگون مین ہوتا ہے فصد وغیرہ کے ذریعہ سے دوسری وہ جو گوشت مین کیا جاتا ہے کاٹنے اور چیرنے اور باندھنے وغیرہ کے طور پر تیسری وہ جو ہڈیون مین ہوتا ہے۔ سو ان ہر سہ اقسام کا بیان کیا جاتا ہے۔

العمل فی العروق و منافعها فی الفصد

عمل بالید رگون مین اور اُسکے منافع فصد کرنے مین

جنس العروق منه ما یجرا	و منه ما نسلّهٗ و نبترُہٗ
منجملہ جنس رگ کے ایک وہ قسم ہے جو جاری کیا جاتا ہے	اور ایک وہ ہے کہ جسکو ہم نکالتے ہین اور کاٹتے ہین
ففصد الاکحل فی کل الالم	فی الصدر و الرأس کامثال الورم
پس ہفت اندام کی فصد سارے دردون مین	جو سینہ یا سر مین ہون ورمون کیطرح
و یفصد القیفال فی اللطاف	من شدة الصداع و الرعاف
اور سرارو کی فصد کیجاوے نرمی سے	بسبب زیادہ درد سر اور نکسیر کے
و الباسلیق فی علاج الصدر	و ما اعتری فی رئته من ضرر
اور باسلیق سینہ کے علاج مین	اور شش کے ضرر مین کہ عارض ہو
و لما بضان فی ردی الحال	من علل الکبد و الطحال
اور دونون مابض بری حالت مین	بباعث امراض جگر و تلی کے

والحبل في الذراع ان عدمنا — الباسليق جرمه فصدنا
اور جبکہ رگ حبل الذراع کو نہ پاوے — تو باسلیق سے جرم کی فصد کر

ونفصد العروق في الاصداغ — للداء من وجع الدماغ
اور ہم فصد کرتے ہین کنپٹیون کی رگون مین — اُس درد کے واسطے جو دماغ مین ہمیشہ ہے

والعرق خلف الاذن للشقيقة — وقرحة في هامة عتيقة
اور رگ جو کان کے پیچھے ہے واسطے درد آدھی سیسی — اور زخم کہنہ کے جو کھوپڑی مین ہو

ونفصد العرقين في الماقين — للمرض الكائن في العينين
اور ہم فصد کرتے ہین آنکھ کے دونون گوشون مین — اُس مرض کے واسطے جو آنکھون مین ہو

والعرق في اليافوخ من قرحه — وورم يحدث في سطوحه
اور تالو کی رگ کو واسطے اُس زخم کے — اور ورم کے جو تالو کی سطح مین واقع ہو

ونفصد الوداج في الالام — نخصه منهن في الجذام
اور فصد کرتے ہین شہ رگ کی دردون مین — اور ہم خاص کرتے ہین اُس رگ کو مرض جذام مین

وفي علاج العين عرق الجبهه — وفي صداع دائم وسعفه
اور پیشانی کی رگ کو آنکھ کے معالجہ مین — اور دائمی دردسر اور گنج مین

والعرق في الراس الذي في المؤخر — من الصداع دائما والسدر
اور اُس رگ کو جو سر کے مؤخر مین ہے — واسطے صداع دائمی اور سدر کے

والعرق قد نفصد في الارنبه — لما نرى من بثر في الجبهه
اور سر بینی کی رگ مین ہم فصد کرتے ہین — اس واسطے کہ پیشانی مین بثورات دیکھتے ہین

والعرق من تحت اللسان نفصدہ	فی ورم و ذبحہ فنفصدہ
اور جو زبان کے نیچے ہی ہم اُسکا فصد کرتے ہین	ورم اور ذبحہ مین اور اُسیکی فصد کرتے ہین

فصد تفرق اتصال (پھاڑنا یا چیرنا) ارادی ہی جس سے استفراغ کلی ہو جاتا ہے اور شیخ نے کہا ہی کہ فصد کرنا صرف اُسصورت مین روا ہی جبکہ خون مین زیادتی یا اُسکی کیفیت مین کچھ خرابی ہو اور فصد درست نہین ہی بحران کے دن اور نہ اُس بیماری مین جو کہ شدید الثوران اور زیادہ جوش والی ہو اور نہ حاملہ اور حائضہ کی اور تنگ اور باریک فصد اور وسیع اور موٹی فصد سے غشی آجاتی ہی لیکن بدن کا تنقیہ بخوبی کر دیتی ہی اور نہ فصد کے بعد ریاضت کیجاوے اور سیر شکم ہو کر غذا کھائی جاوے۔ پھر مصنف نے ہاتھ کی چھ مقصودہ رگون کا بیان کیا ہی۔ اول باسلیق جو اندرونی ذراع کی طرف ہی وہ سینہ سے نیچے کا خون نکالتی ہی لیکن اُسکی فصد خطرناک ہی کیونکہ اُسکے نیچے رگ شریان ہی دوسری اکحل یعنی ہفت اندام جسکو مشترک بھی کہتے ہین کیونکہ باسلیق اور قیفال کے حکم مین متوسط ہی۔ سوم حبل الذراع جو بطن الذراع کے وسط مین ظاہر رگ ہی چہارم قیفال جو کہ تمام رگون سے زیادہ سلامت ہی اُسکی فصد کرنے سے گردن اور اُس سے اوپر کا خون اور کسیقدر نیچے کا خون بھی نکلتا ہی۔ پنجم ابطیان جو بطن الساعد پر دو رگین ہین جنکو باسلیقان بھی کہتے ہین کیونکہ وہ دونون اصلی باسلیق کی شاخین ہین اور وہ دونون طرف ساعد کے قریب ہین اُنکی فصد وہی فائدہ کرتی ہی جو کہ باسلیق سے ہوتا ہی۔ ششم اسلمان جسکو مصنف نے نہین ذکر کیا۔ اور سر مین جن رگون کی فصد کیجاتی ہی اُنمین سے بعض اوردہ ہین اور

بعض شرائین جنمین سے ایک تو کنپٹیون کی رگین ہین جو دماغ کا خون نکالتی ہین لیکن اُسکے قریب شریان ہی جس سے خون نکلنے کا ڈر ہوتا ہی۔ دوسرے آنکھ کے گوشون مین دو رگین ہین جنکی فصد بھی خطرناک ہی۔ کیونکہ اس سے غرب (ناسور) ہو جایا کرتا ہی۔ لیکن انکی فصد امراض مزمنہ اور دمعہ اور غشاوہ اور رمد عتیق مین نہایت مفید ہی۔ تیسری تالو کی رگ جو سر کے درمیان ہی۔ اور وہ سر کے زخمون کو فائدہ دیتی ہی۔ چوتھی سر مینی کی رگ جو کہ پیشانی کی پھنسیون کو آرام بخشتی ہی۔ پانچوین دونون شاہ رگین ہین جو کہ ابتداے جذام مین فصد کیجاتی ہے نہ اُسکے استحکام اور پایداری کے وقت مین۔ چھٹی وہ رگ جو کہ سر کے نیچے ہی جسکی فصد درد سر کہنہ اور خناق اور ذبحہ کو مفید ہی۔ ساتوین وہ رگ جو کان کے پیچھے ہے درد شقیقہ (آدھی سیسی کا درد) اور سر کے زخمون کو فائدہ بخشتی ہی لیکن بقراط نے کہا ہی کہ اُسکی فصد سے نسل آیندہ منقطع ہو جاتی ہی اور جالینوس اُسکا قائل نہین ہے آٹھوین۔ پیشانی کی رگ جو کہ ظاہر ہی اُسکی فصد آنکھ کی پرانی بیماریون کو مفید ہی نوین۔ ذبحہ جسکا بیان پہلے مذکور ہو چکا ہی۔ سدد تحیر بصر کو کہتے ہین اور اصطلاح مین ایک حالت کا نام ہی کہ جب عارض ہوتی ہے تو آدمی خاموش مبہوت رہجاتا ہی۔ اور سر مین ثقل پاتا ہی۔ اور آنکھون مین تاریکی اور کبھی طنین (آواز) کان مین اور کا ہے عقل بھی سلب ہو جاتی ہی۔ ذبحہ ورم عضلات حوالی حلقوم مین ہوتا ہی اور خناق ورم لوزتین سے۔

ونفصد العرق الذی فی الرکبۃ	لمرض الاحشاء تحت السرۃ
اور ہم فصد کرتے ہین اُس رگ کی جو گھٹنے مین ہے	مرض احشاء کے واسطے جو ناف سے نیچے ہین

وَنفصُدُ الصَّافن فی السَّاقَینِ | لِمَا نَرِی مِن مرضِ الفخذینِ

اور فصد کرتے ہین صافن کو دونون پنڈلیون مین | اُن مرضون کے واسطے جو رانون مین ہون

صافن ایک رگ کا نام ہی جو کعب انسی یعنی اندرونی پر واقع ہی اور اصل مین صافن کہتے ہین سلیم کو چونکہ یہ رگ بھی سالم ہی یعنی اسکے نیچے اور قریب کوئی شریان یعنی رگ روحی نہین ہی اور اسکی فصد آسان ہے

و نفصد النَّساءَ علیٰ امراضِہٖ | والعرق فی القدم فی اعراضِہٖ

اور فصد کرتے ہین عرق نساء کی نساء کی بیماریون مین | اور اُس رگ کی جو قدم مین ہی قدم کی بیماریون مین

وہ رگ جو کہ رکبہ (گھٹنہ) کے مابض مین ہی اُسکے ساتھ پانوُن کی رگین ملی ہوئی ہین اُسکی فصد کرنی اُن امراض کو مفید ہی۔ جو پیٹ سے نیچے ہون کیونکہ وہ نزدیک سے خون نکالتی ہی اور ران امراض سے بھی جو کہ سر کی طرف مائل ہین کیونکہ اُس سے مادہ نیچے کی طرف تحویل ہوجاتا ہی اور نیز سوداوی امراض سے۔ اور رگ صافن جو کہ کعب (ٹخنہ) انسی کے ایک جانب ہی۔ اور عرق النسا سے زیادہ ظاہر اور واضح ہی اسکی فصد جگر سے نیچے کا خون نکالتی ہی اور حیض کو ادرار مین لاتی ہی۔ اور ران کے امراض کو مفید ہی۔ اور عرق النساء کعب (ٹخنہ) کی وحشی جانب پر واقع ہی۔ یا اُسکے نیچے یا اوپر ہوا کرتی ہی۔ اُسکی فصد طول مین کرنی چاہیے اور اگر وہ عدم ظہور کے سبب سے معلوم نہو سکے تو اُسکی اُس شاخ کی فصد کیجاوے جو کہ پانوُن کی اُنگلی خنصر اور بنصر کے درمیان واقع ہی۔ اور یہ فصد عرق النساء کی بیماری کو نہایت مفید ہی اُسکو فصد کرنے سے پہلے اور پیچھے باندھ رکھنا چاہیے اور اُسکے ساتھ وہ رگین ملی ہوئی ہین جو کہ قدم کے مشط پر واقع ہین۔

العمل فی الشرائین

عمل بالید کی شریانون مین

شرائین وہ باریک رگین ہین جو رقیق خون اور روح حیوانی سے پُر ہوتی ہین جنکا مبدء دل ہوتا ہی-

ونبترُ الشریان فی الصداع — ومانری فی العینین من اوجاع
اور ہم کاٹتے ہین شریانون کو دردسر مین — اور اُن دردون مین جو آنکھون مین دیکھتے ہین

اذا خشینا من نزول الماء — فی العین من شدۃ ہذا الداء
جب ہم ڈرین نزول الماء سے — کہ اس درد کی شدت سے آنکھ مین آجاویگا

وورمٍ حدوثُہ من فتحہٖ — ولا یسیلُ دمہ من سطحہٖ
اور جو ورم کہ شریانون کے کھلنے سی پیدا ہو — اور خون اُسکا سطح سے نہ جاری ہو

شقّ لہ وابترہُ او فُلّہ — وافصدہُ ان شئت او اقطع کلّہ
اور چیرا دے اور کاٹ یا نکال ڈال اُسکو — اور اگر تو چاہے تو فصد کر یا ساری کاٹ

وامنعہُ بالربطِ اوِ المکواء — عن نزفِ ما یجری من الدماء
اور روک تو تاگا باندھنے یا داغ دینے کے ذریعہ — خون کے جاری ہونے سے

وداوِہٖ تدویۃ الجراحہ — حتّٰی تری صاحبہٗ فی راحہ
علاج کر اُسکا معالجہ زخم کا سا — یہانتک کہ تو اُس شخص کو آرام مین دیکھے

اور کنپٹی کی شریان کبھی نکالی جاتی ہی اور کبھی کاٹی جاتی ہی- لیکن اسکی فصد مین خون کے جاری ہو جانے کا ڈر رہتا ہی جسکا بند کرنا بغیر داغ دینے کے دشوار ہو جاتا ہی- اور مین نے دو مرتبہ ایسی فصد کا مشاہدہ کیا ہی جس سے اُسکی شریان کو

صدمہ پہونچنے سے ایسا خون جاری ہوا کہ وہ آدمی جان سے ہلاک ہو گیا اسیلیے
مصنف نے کہا ہی کہ اس نزف الدم یعنی خون کے اجرا کو باندھکر بند کیا جاوے
اور اگر کچھ کارگر نہو تو داغ دیا جاوے - اور اسی قول کے مطابق وہ حدیث ہی
جو کہ مروی ہی ان سعد بن ماخان اصابہ سہم فی اکحلہ فاصاب شریانا
تحت الاکحل وسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم - یعنی سعد کی رگ اکحل مین
تیر لگنے سے اُسکے نیچے کی رگ شریان کو صدمہ پہونچا جسکے خون کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے داغ دیکر بند کیا - اور شریان مین ورم ہو جانے سے یہ مراد ہی کہ جب
شریان مین کسی ضرب یا صدمہ سے ورم ہو جاوے پس مناسب یہ ہی کہ اُسکو چیر
اور پھاڑ کر نکال دیوین یا کاٹ کر پٹی باندھین - اور پھر اُسکا علاج کرین

الثانی من العمل بالید وھو العمل فی اللحم واولہ فی الشرط

دوسری قسم ہاتھ سے عمل کے باب مین جو گوشت مین کیا جاتا ہی جسمین سے پہلے پچھنون کا بیان ہے

وعمل اللحم فمنہ الشرط
گوشت کے عمل مین سے پچھنے لگانا ہی
والقطع والکی فمنہ البط
اور کاٹنا اور داغ دینا اور چیر دینا
والشرط منہ عمل یجری دمہ
اور پچھنون مین سے ایک وہ عمل کہ اُسکا خون جاری کر دیوے
ومنہ ما تمصہ بالمحجمہ
اور دوسرا وہ کہ سینگی سے تو خون چوس لے
یجری بہ الدم من السطوح
اور جاری ہوتا ہی اُس سے خون ظاہر جلد کا
فی الجسم ذی البثور والقروح
اُس بدن مین جو پھنسیون اور زخمون والا ہو
وربما نجم دون الشرط
اور اکثر ہم چوستے ہین کم پچھنون سے
فیما نرید نقلہ من خلط
جہان ہم خون کو کسی خلط سے نقل کرنا چاہین

وَتَارَةً فَارِغَةً نُلْصِقُهَا

اور کبھی ہم خالیون کو چپکا دیتے ہین

لِكَیْ تَفُشَّ الرِّیحَ مِن مَکَانِ

تاکہ نکال دے ہوا کو اُسکے مکان سے

وَمَرَّةً بِقُطْنَةٍ نُحْرِقُهَا

اور گاہے روئی کے ساتھ ہم اُسکو جلا دیتے ہین

وَتُصْلِحُ الْاَعْضَاءَ بِالْاِسْخَانِ

اور اعضا کی اصلاح کرے ساتھ گرم کرنے کے

پچھنے لگانے مین دو فائدہ ہین ایک یہ کہ خاص عضو مین پچھنے لگا کر اُسکے ناقص اور فاسد مردہ اور سوختہ خون کو نکالا جاوے تاکہ اُس سے عضو نہ بگڑ جاوے دوسرا یہ کہ پچھنے لگا کر سینگی کے ذریعہ سے چوسا جاوے تاکہ خون جذب ہو جاوے اور اسکے ساتھ مخلوط ہو کر ردی خلط سے جذب ہو جاوے جیسا کہ سینگیان پستانون پر لگانے سے حیض کا خون منقطع ہو جاتا ہی۔ اور یہ خون سینگی اور پچھنون کے ذریعہ سے جو نکلتا ہی وہ ظاہر جلد اور جسم کی بیرونی سطح سے خارج ہوتا ہی چنانچہ صحیح بخاری اور مسلم مین مروی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی تمام علاجون سے جو تم کرتے ہو بہتر سینگی کے پچھنے ہین اور کبھی پھوکی سینگی عضو پر لگائی جاتی ہی جسمین پچھنے نہین ہوتے جبکہ اُس عضو مین تھوڑا خون ہو اور ارادہ ہو کہ اور عمدہ اور تازہ خون اُسمین آجاوے۔ اور کبھی سینگی یعنے کو چون مین پھوس جلا کر پیٹ وغیرہ پر لگاتے ہین جس سے ریح جذب ہو جاتی ہی اور قولنج کی بیماری مین نہایت مفید ہی۔ اور کبھی عضو کے مزاج کو سردی پہونچنے سے جس سے معدہ بارد ہو جاتا ہی اسلیے ناف پر تازی سینگی لگانے سے معدہ کو گرمی پہونچ جاتی ہی

العملُ بالقطعِ فی اللحمِ
گوشت میں کاٹنے کا عمل

وَکُلُّ ما انقطع کالمسامیرِ
اور جس چیز کو کہ ہم کاٹتے ہیں جیسے کیل

وکالثاٰلیل و کالشتائرِ
اور مسے اور پلک ڈھلکی ہوئی

وَکُلُّ ما یعفن من اَطرافٖ
اور مثل اُن اطراف کے جو گندے ہو جاویں

و مثلِ بسابجۃِ الانفِ
اور مثل گوشت زائد ناک کے

وَاصبع تزیدُ او تلتصقُ
اور اُنگلی کہ زائد ہو جاوے یا ملجاوے

و جفنِ عینٍ حین لا تفترق
اور پلک آنکھ کی جب جدا نہو سکے

و عنبیۃ اذا ما برزت
اور طبقہ عنبیہ کہ جب ظاہر ہو جاوے

و قُلفۃِ الاحلیلِ مہما انفلت
اور پردہ سرذکر کا جب بند ہو جاوے

دوا کی نسبت سے لوہے سے کاٹنا بہتر ہے۔ کیونکہ دوا کے ساتھ کاٹنے کی صورت میں اسکا ضرر قریب کے اعضا کو پہونچتا ہے۔ مسامیر۔ بڑے مسے ہیں جنکی تاثیر گوشت میں گھسی ہوئی ہوتی ہے۔ اور خشک ہوتے ہیں۔ اور شترہ یہ کہ آنکھ کی پلک دوسری پر منطبق نہو سکے۔ اور لسابج ناک میں زیادہ گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہے جسکو کاٹنا ضروری ہے جبکہ اسکا رنگ سرخ ہو۔ لیکن سیاہ اور خاکستری کا کاٹنا مناسب نہیں ہے کیونکہ اسکے کاٹنے سے ناک فاسد اور بگڑ جاتی ہے اور وہ سرطان کی قسم میں سے ہوتا ہے۔ عنبیہ آنکھ کا ڈھیلا ہے۔ جبکہ باہر نکل کر انگور کی شکل پر باقی رہے وہ سے جو تاگے کے ذریعہ سے کاٹا جاتا ہے

و لحمُ قرحۃٍ اذا ما خُبثت
اور گوشت پھوڑے کا جب خبیث ہو جاوے

و قرحۃِ الرَّحمِ اذا ما عفنت
اور قرحہ چوٹ کا جب گندہ ہو جاوے

وَ یُقطَعُ الزَّائِدُ فِی اللِّسَانِ
اور کاٹا جاتا ہے زائد گوشت زبان کا
مِثْلُ الَّذِی یُقطَعُ فِی الْاٰذَانِ
جیساکہ کاٹا جاتا ہے کانوں مین

وَ یُقطَعُ اللَّحْمُ عَلَی الزُّجَاجِ
اور گوشت کاٹا جاتا ہی کانچ
وَ النَّبْلِ وَ النُّصُوْلِ فِی الْاِخْرَاجِ
اور تیر اور بھل کے نکالنے مین

وَ تُقْطَعُ الْاَثْدَاءُ فِی الرِّجَالِ
اور کاٹے جاتے ہین زائد پستان مردونمین
وَ مَا یُرٰی فِی السَّاقِ مِنْ دَوَالِ
اور جو دوالی کہ پنڈلیون مین نظر آوین

قرحہ خبیث وہ ہی جسکا گوشت فاسد ہو جاتا ہی وہ کاٹا جاوے تاکہ اُسکے قریب کے اعضا مین فساد سرایت نہ کر جاوے۔ اور قرحۃ الرض کا سبب خارجی ہوتا ہی جیسے ہاتھ پر پتھر یا کسی وزنی چیز کے گرنے سے کچل جاوے اور خون اُسمین منجمد ہو کر مر جاوے۔ کان مین واقع ہونے سے یہ مراد ہی کہ اُسکے اندر گوشت ہو جاوے جس سے سماعت جاتی رہے۔ اور جب بدن مین کانچ یا تیر یا سر کندہ کا ٹکڑا داخل ہو جاوے تو اُسکو چیر پھاڑ کر نکالا جاوے تاکہ عضو (کان) نہ بگڑ جاوے دوالی۔ وہ موٹی رگین ہین جو خون سوداوی سے بھری ہوئی پنڈلی مین ظاہر ہوتی ہین۔ نواصیر۔ ورم عشائی صلب ہی جو کہ خنازیر کے مشابہ ہی۔ ناسور وہ چھوٹا سوراخ ہی جو اکثر حلقۂ دُبر کے قریب ظاہر ہو کر مقعد تک نفوذ کر جاتا ہی جسمین سے رقیق مائیت خارج ہوتی ہی۔ اور کبھی پاخانہ کی بو بھی نکلتی ہی

وَ کُلَّمَا کَانَ مِنَ الْبَوَاسِیْرِ
اور جو ہو بواسیر کی قسم سے
وَ کُلُّ مَا یَعْفِنُ مِنَ النَّوَاصِیْرِ
اور جو متعفن ہو گیا ہو ناسور کی قسم سے

ناسور حلقۂ دبر مین زیادہ گوشت ہو جاتا ہی جسکی تین قسمین ہین اور ناسور وہ سوراخ ہی

جسمین سے رطوبت نکلتی ہی۔ اور کبھی بھٹ کر بواز بھی نکلنا شروع ہو جاتا ہے

وَكُلُّ مَا اسْوَدَّ مِنَ الشُّحُوْمِ	وَكُلُّ مَا يعفن مِنَ اللُّحُوْمِ
اور جو چربی کہ سیاہ ہو جاوے	اور جو گوشت کہ متعفن ہو جاوے
وَكُلُّ مَا طَالَ مِنَ اللَّهَاتِ	وكل ماذا دمن اللثاتِ
اور جو کوّا کہ طویل ہو گیا ہو	اور جو مسوڑا کہ زیادہ ہو گیا ہو
و يقطع اللحم لعرق مدنی	وكل ما انسد لنا من اُذُنِ
اور کاٹا جاتا ہے گوشت ناروکا	اور جو کان کہ بند ہو جاوے
و كل ما قد زاد فوق النظر	ماذ ترى ظُفْرَةً فى الظُّفْرِ
اور جو زیادہ ہو جاوے آنکھ پر	اور جب تو آنکھ کے پردہ کو ظفر کی بیماری مین دیکھے

کیونکہ سیاہ گوشت اور چربی دونوں فاسد ہوتے ہین۔ رگ سے زائد اوپر کے گوشت کاٹنے کی ترکیب یہ ہے کہ اُسکو لکڑی پر لپیٹ کر رگ کو چیر کر قطع کر دیوین جو آنکھ پر زیادہ ہو کر اُسکی سپیدی تک چلا جاوے جیسے سبل جو کہ آنکھ کی سپیدی پر چڑھ جاتا ہی۔ یا ظفرہ جو کہ عصبہ ناک کی طرح سے آنکھ پر ممتد ہو جاوے اور ناخن پر زیادہ گوشت ہی جو ظاہر معلوم ہوتا ہے

وما اسْوَدَّ لنا من قُلْفَه	و كُلُّ ما انْسَدَّ مِنَ الْمَقْعَدَه
اور جو قلفہ کہ سیاہ ہو جاوے	اور جو مقعد کہ بند ہو جاوے
و ثُوثة و شترة وظفرة	و ذكر الخُنثىٰ و فتق السُّرَّة
اور توثہ اور شترہ اور ظفرہ	اور خنثیٰ کا ذکر اور ناف کا فتق

توثہ بواسیر کی قسم ہی جسمین مسے ہو جاتے ہین۔ شترہ پلک زیرین کا سکڑنا

جس سے آنکھ بند نہو سکے۔ فتق کشادگی اسکے مخالف رتق ہی جسکے معنی پیوستگی کے ہین

وَكُلُّ مَا نَقْطَعُهُ لِيَنْفَعَا	وَمِثْلُهُ مِنْ خَارِجٍ قَدْ وَقَعَا
اور جس چیز کو ہم کاٹین کہ نافع ہو	اور ایسا ہی جو خارج سے آکر واقع ہو
فَبِالْخِيَاطَةِ عِلَاجُ مَا انْفَرَى	وَبِانْدِمَالٍ كُلُّ عُضْوٍ انْبَرَى
پس سینے سے اُنکا علاج ہی جو پھٹ جاوے	اور اندمال سے ہر ایک عضو اچھا ہو جاتا ہی

ختنے کے ذکر کا کاٹنا اتمام زینت کے لیے ہی ورنہ اسمین کچھ فائدہ مطلوب نہین ہی

اَلْعَمَلُ بِالْكَيِّ فِي اللَّحْمِ

گوشت مین داغ دینے کا کام

کسی حدیث مین وارد ہی۔ تین چیزون مین شفا ہے۔ شہد کے شربت مین اور سینگی کے پچھنون مین۔ اور آگ کے داغ مین۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کیطرف ایک طبیب کو بھیجا تھا جسنے وہان جاکر اُسکی رگ کو کاٹ کر داغ دیدیا تھا۔ اور داغ دینا تمام سرد امراض مین مفید ہی خواہ مادی ہو یا غیر مادی بالاتفاق۔ لیکن مرض حار یا یابس مین اختلاف ہی۔ اور پھر آگ سے داغ دینا بہ نسبت دواء کے بہتر ہی کیونکہ دواء کی تاثیر کبھی بعید عضو کیطرف سرایت کر جاتی ہی اور آگ کے داغ کا فعل متعدی نہین ہوتا۔ اور داغ دینے کا افضل زمانہ فصل ربیع ہی۔ اور بوقت ضرورت دیگر فصلون مین بھی جائز ہی اور آگ سے داغ دینے مین جلدی تاثیر ہوتی ہی اور اُسکا فعل قوی اور اُسکا غلبہ زیادہ ہوتا ہی۔ بعض کے نزدیک سونے کی سیخ سے داغ دینا بہتر ہی اور بعضون کے نزدیک لوہے سے اور داغ سے رطوبتین جذب ہو جاتی ہین اور سرد اعضا کو

سخونت پہونچ جاتی - اور اسکے اور بھی بہت سے فوائد ہین -

وَكُلُّ مَا نَكْوِي فِي الْأَبْدَانِ
اور جو تو بدنون مین داغ دیتا ہی
فَهُوَ لِقَطْعِ الدَّمِ وَالشِّرْيَانِ
تو وہ واسطے قطع کرنے خون اور شریانونکے ہوتا ہی

وَمِنْ عُرُوقٍ بُتِرَتْ كِبَارِ
اور بڑی بڑی رگون سے وہ کاٹی جاتی ہین
أَعْيَى الطَّبِيبَ دَمُهُنَّ الْجَارِي
جنکا جاری خون طبیب کو تھکا دیوے

داغ سے شریانون کا جاری خون بند ہو جاتا ہی لیکن اس بارہ مین شریانون کی کچھ خصوصیت نہین ہی بلکہ اُن اوردہ کا بھی وہی حکم ہی جو اندر کیطرف سے وسیع ہون جنکے مُنھ کھول دینے سے انکا خون ٹھون سے بند نہین ہو سکتا

وَفِي جُسُومٍ رَطْبَةٍ تَجْفِيفَا
اور تر بدنون مین واسطے تجفیف کے ہوتا ہی
وَفِي لُحُومٍ رِخْوَةٍ تَكْثِيفَا
اور نرم گوشتون مین سخت کرنے کے واسطے

وَكَيْ تُسَخِّنَ جُسُومًا بَرَدَتْ
اور تاکہ گرم کرے اُن بدنون کو جو سرد ہو گئی ہون
وَتَمْنَعَ الْبِلَّاتِ مَهْمَا اطَّرَدَتْ
اور منع کرے تریون کو جب عام ہون

پہلے معلوم ہو چکا ہی کہ وہ امراض بارد کو اپنے عنصر کی حرارت سے گرمی پہونچاتا ہی اور اپنے یبس سے رطوبت کو جذب کرتا ہی اور اسیطرح مسترخی اعضا سکڑ جاتے ہین اور تر خشک ہو جاتے ہین جیسے راتب (گوشہ چشم) کو داغ دینا آنکھ اور ناک کی جاری رطوبتون کو جذب کر دیتا ہی

الْبَطُّ مِنْ عَمَلِ الْيَدِ فِي اللَّحْمِ
ہاتھ سے گوشت کاٹنے کے عمل کے بیان

وَكُلُّ مَا نَعْمَلُهُ مِنْ بَطٍّ
اور ہم جو عمل چیرنے کا کرتے ہین
فَهُوَ لِمَا نُخْرِجُهُ مِنْ خَلْطٍ
تو وہ خلط کے نکالنے کے واسطے کرتے ہین

كَمِدَّةٍ تَخْرُجُ مِنْ وَرَمٍ — وَعَفَنٍ مُحْتَقِنٍ مِنْ دَمٍ

جیسے پیپ ہم ورم سے نکالتے ہین — اور گندہ خون سے کہ بند ہو گیا ہو

وَالْمَاءِ فِي الْعَيْنَيْنِ أَوْ فِي بُرْدَةٍ — وَالْمَاءِ فِي الرَّأْسِ وَمِثْلُ عُقْدَةٍ

اور جیسے پانی آنکھوں مین اور پلکون مین — اور سر کے پانی مین اور زبان کی گرہ مین

بردہ رطوبت غلیظی ہے کہ باطن جفن مین متحجر ہو جاتی ہے اور چونکہ اسکی شکل مثل بردہ یعنی ژالہ کے ہی اسلیے اسکو بردہ کہتے ہین

وَحَبَنٍ وَقِيلَةٍ مَائِيَّهْ — وَقِيلَةٍ كَمِثْلِهَا لَحْمِيَّهْ

اور جیسے استسقاے زقی اور فتق مائی — اور فتق جو مثل اسکے لحمی ہو

قیلہ مائیہ اور فتق یہ ہی کہ بیضتین کے کیسے بسبب رطوبت مائی کے وسیع ہو جاوین عقدہ زبان مین گرہ ہوتی ہی۔ حبن استسقاء اور ورم بطن جسمین زرد آب جمع ہو جاتا ہی۔ بط یہ ہی کہ کسی مخصوص آلہ کو عضو کے اندر تک پہونچا کے اسمین سے جس چیز کو نکالنا چاہین نکال دیوین جسکی دو قسمین ہین۔ حقیقی اور مجازی حقیقی یہ ہی کہ ناقص مادہ یا متعفن کو نکال لینا۔ اور قیلہ (رطوبت مائی) کو دبانا یا کاٹنا تاکہ اسمین سے استسقاء کا پانی نکل جاوے۔ اور مجازی جیسے آنکھ کا قدح جو بط کے حکم مین داخل ہی بر طبق ان معانی کے جو کہ اوپر بیان کیے ہین کہ کسی عضو کے باطن مین آلہ کو پہونچانا۔ اور سر مین پانی سے یہ مراد ہی جو کہ اکثر اوقات ولادت کے وقت یا چھوٹی عمر مین جبکہ بچے کا سر زمین پر سختی سے واقع ہو عارض ہو جاتا ہی جسکے جینے کی اور زندگی کی امید کمتر ہی۔ اور جب اس بچہ کے سر کو ہلایا جاوے تو اسمین پانی بھرا ہوا معلوم ہوتا ہی جسکی علامت یہ ہی

کہ اُسکا سر ہر روز بڑا ہوتا جاتا ہے - اور حبن استسقا کو کہتے ہین - اور اسمین بط صرف زقی مین ہوتا ہے

القسم الثالث من العمل بالید وهو العمل فی العظم واولاً فی الجبر

تیسری قسم ہاتھ کے عمل کی جو عمل کہ ہڈیونمین کیا جاتا ہے جسمین سے اول جوڑنے کا حال بیان کیا جاتا ہے

اور اُسکی دو قسمین ہین - ایک ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنا - دوسرے نکلے ہوے عضو کا اُسکی جگہ مین واپس لانا -

وکلما نحدثه من صنع

اور جو امر اور صنعت کہ ہم ہڈی مین

فی العظم مثل الکسر او کالخلع

پیدا کرتے ہین جیسے کہ (توڑنا) اور خلع (جوڑ سے جدا کرنا)

وکل ما نطلبه من کسرها

اور جو ٹوٹی ہوئی کا ہم علاج کرتے ہین

فانما علاجه بالجبر

تو اُسکا علاج جبر سے ہوتا ہے

من ردالشظایا فیه حتی ینطبع

برابر کرنا پارونکا اسمین یہانتک کہ جڑ جاوین

ونشر ما ینخسها فیجتمع

اور پراگندہ کرنا اُسکا جو چبھا دیوے اور جمع ہو جاوے

وشدها بصنعة حکمیة

اور باندھنا اُنکا حکمت عملی سے

لا ضاغط فیها ولا مرخیة

کہ اسمین نہ دبانے والا ہو اور نہ ڈھیلا رہنے والا

عصائب تبدأ بها من الوسط

پٹیون کا باندھنا درمیان سے شروع کرکے

ثم یزداد الشد حتی ترتبط

پھر بندش کو زیادہ کرتا جاتا یہانتک کہ کل ربط ہو جاوے

من فوقها رفائد ملفوفة

اُنکے اوپر گدیان تہ بتہ

من فوقها جبائر مصففة

اور اُنکے اوپر تختیان صف بصف

وَلَطِّفَنَّ غِذَائَهُ فِي الْأَوَّلِ	وَكَثِّفَنَّهُ آخِرًا كَيْ يَمْتَلِي
اور تو اُسکی غذا اول اول خوب لطیف کیا کر	اور آخر مین خوب کثیف کہ ممتلی ہوجاوے
وَاحْذَرْ عَلَيْهَا أَنْ يَهِيجَ دَمٌ	سَخِّنْ لِمَا يَنْصَبُّ فِيهِ مِنْ دَمٍ
اور تو اُسپر ابتدا مین ورم کی احتیاط رکھ	اسطرح کہ جو خون اُسپر گرے اُسکو گرم کر

ابتدا مین لطیف غذا اسلیے دیجاتی ہے تاکہ ورم ہوکر عضو کے ملنے مین خلل نہ ڈالے۔ اور جب کسیقدر عرصہ گذر جاوے اور ہڈی کے ملجانے کے آثار نظر آوین تب کثیف غذائین دیوین جو کہ ہڈی کی تقویت مین امداد دیتی ہین

اُرْدُعْهُ مَا اسْتَطَعْتَ حَتَّى تَمْنَعَهُ	بِكُلِّ بَارِدٍ لِكَيْمَا تَدْفَعَهُ
ہٹا اُسکو جسقدر ہوسکے یہانتک کہ تو اُسکو روک دیوے	سرد چیز کے ذریعہ سے تاکہ وہ اُسکو دفع کرے
وَامْنَعْهُ مِنْ تَحَرُّكٍ إِلَّا وَسَبَرَا	أَلْزِمْهُ فِي طُولِ السُّكُونِ الصَّبْرَا
اور تو منع کر اُسکو جنبش سے یہانتک کہ اچھا ہوجاوے	اور بہت دراز سکون مین اُسپر صبر لازم کر
إِنْ حَرَّكَ الَّذِي يَقِلُّ صَبْرُهُ	عَظْمًا كَسِيرًا لَمْ يُتِمَّ جَبْرُهُ
اگر ہلاوے وہ شخص جسمین صبر تھوڑا ہے	ہڈی شکستہ کو تو جوڑ اُسکا پورا نہوگا

گرم خواہ غذا ہو یا دوا حرارت کو حرکت مین لاتی ہے جسمین کبھی حرارت کی حرکت کی وجہ سے ورم ہوجاتا ہے

عِلَاجُ الْخَلْعِ فِي الْعَظْمِ

جوڑ سے ہڈی کے نکل جانے کا علاج

الْخَلْعُ طِبُّهُ بِمَا نَمُدُّهُ	حَتَّى إِلَى مَوْضِعِهِ نَرُدُّهُ
خلع کا علاج ہم اُس چیز سے کرتے ہین کہ اُسکو کھینچین	یہانتک کہ اُسکی جگہ تک اُسکو پھیر دیوین

وَبَعْدَ مَا نَرُدُّهُ نَشُدُّهُ

اور بعد رد کرنے ہڈی کے ہم اُسکو باندھکر

نُلَزِّمُهُ مِنَ الدَّوَاءِ قَابِضًا

اُسپر لگائین دوا قابض

حَتّٰى نَرَاهُ سَالِمًا مِنْ وَرَمٍ

یہانتک کہ ہم اُسکو دیکھین ورم سے تندرست

اَقَلُّ مَا تَبْرَئُهُ فِيْهِ شَهْرٌ

کمتر مدت جسمین توا چھا کردیوے ایک ماہ ہی

نَتْرُكُ ذَاكَ زَمَنًا نَحُدُّهُ

ایک حد تک کچھ عرصہ اُسے ویسا ہی چھوڑ دین

نُطْعِمُهُ مِنَ الطَّعَامِ حَامِضًا

اور کھانے کو دیوین اُسکو غذا ترش

وَلَا نَخَافُ الْاِجْتِمَاعَ مِنْ دَمٍ

اور نہ ڈرین خون کے اجتماع سے

وَرُبَّمَا يُتِمُّ ذَاكَ عَشْرٌ

اور اکثر اوقات اور دس روز اُسکو پورا کرتے ہین

جو ہڈی اپنی جگہ سے ٹل جاوے اور اپنے مکان سے جدا ہو جاوے تو اُسکو اُسکے مقام مین واپس لاکر اُسپر قابض دوائین جیسے اقاقیا - مُر - معاث کندر سا نزوت - آرد پوستہ مین لگائی جاوین اور غذا لطیف دیجاوے تاکہ ورم نہو جاوے - اور طبیعت کو نرم رکھا جاوے تاکہ ردی مواد سے بدن مین خشکی نہ آجاوے اور نہ ترش چیز کھلائی جاوے جس سے پٹھون مین سُستی آجاتی ہی جنکی سُستی سے ہڈیون مین ضعف آنا لازم ہی - کسر (ٹوٹنا) خلع (اپنی جگہ سے ٹل جانا) تیس روز مین کم سے کم اچھا ہو جاتا ہی بشرطیکہ بہت زیادہ نہو دس روز اور پورے ہوتے سے یہ مراد ہی کہ ہڈیون کے ٹلنے اور ٹوٹنے کا بحران چالیس دن مین ہوا کرتا ہی

وَقَدْ فَرَغْتُ مِنْ جَمِيْعِ الْعَمَلِ

اور مین فارغ ہو چکا ہون سارے عمل سے

وَالْاٰنَ اَقْطَعُ بِقَوْلٍ مُكَمَّلٍ

اور اب مین ختم کرتا ہون پوری بات پر

ترجمۃ قول الحکیم تیاذوق من ابی علیؒ فی حفظ الصحۃ

یہ ترجمہ ہے حکیم تیاذق کے کلام کا جو شیخ ابو علی نے حفظ صحت کے باب مین کیا ہے

توقّ اذا استطعمت ادخال مطعم — علی مطعم من قبل فعل الہواضم
جب تو کھانا کھا چکے تو ہاضمہ کے اثر سے پہلے — کھانے پر کھانے سے پرہیز کر

وکلّ طعام تعجز السنّ مضغہ — فلا تبتلعہ فہو شرّ المطاعم
اور جس غذا کے چبانے سے دانت عاجز ہون — تو تو اُسکو مت نگل کہ وہ بُرا کھانا ہے

وایّاک ایّاک العجوز ووطیہا — فما ہی الا مثل سمّ الاراقم
اور بڑھیا عورت اور اُسکی صحبت سے دور رہ — کہ ایسی عورت زہریلے سانپونکے زہر جیسی ہے

ولا تک فی وطی الکواعب مسرفا — فاسرافہ فی العمر اقوی الہوادم
اور دوشیزہ عورتون کی مجامعت مین تو زیادتی مت کر — کہ اُسکا اسراف عمر کو بڑا گرانے والا ہے

وفی کلّ اسبوع علیک بقیئۃ — ففیہا امانٌ من شرور البلاغم
اور ہر ہفتہ مین تو ایک بار قی کو لازم سمجھ — کہ اسمین بلغمون کے فسادون سے بچاؤ ہے

ولا تحبس الفضلات عند اقتضائہا — ولو کنت بین المرہفات الصوارم
اور بول و براز کو اُنکے تقاضا کے وقت مت روک — اگرچہ تو تیز چلتی تلوارون مین آجاوے

ولا سیّما عند المنام فنفضہا — اذا ما اردت النوم الزم اللوازم
خصوصاً سونے کے وقت کہ اُنکا جھاڑنا — جب تو نیند کا ارادہ کرے ضروریات سے ہے

وکن مستحمّا کلّ یومین مرّۃ — وحافظ علی ہذا العلاج وداوم
اور ہمیشہ دو دنمین ایکبار تو گرم پانی سے غسل کیا کر — اور اس علاج پر محافظت و مداومت رکھ

ولا تعرض للدواء وشربها ۔ مدى الدهر الا عند احدى العظائم

اور دوا کے کھانے اور پینے کا کبھی تعرض مت کر ۔ بجز کسی بڑی ضرورت کے

ولا تفرغ على الجسم الدواء فانها ۔ لقوة ابدان اشد الدعائم

اور بدن پر تو دوا کا استعمال افراط سے کر کہ یہ ۔ دوا بدنوں کی قوت کے واسطے بڑا مستحکم ستون ہے

خصال بها اوصى الحكيم تياذق ۔ لخا العدل نوشروان ملك الاعاجم

یہ ایسی خصلتیں ہیں کہ حکیم تیاذق نے انکی وصیت ۔ عادل نوشیروان عجم کے بادشاہ کو کی تھی

ترجمہ در فارسی

تا طعامی نگذرد از معده بر بالای آن ۔ هر طعامی کان خوری باشد ترا عین زیان

هرچه از خائیدنش عاجز شود دندان منوش ۔ کان تبر باشد ز هر مطعوم ای جان جهان

از زنان پیر و صحبت شان حذر کن ای جوان ۔ کان تبر باشد ز زهر مار نزد عاقلان

در جماع دلبران نار پستان هم مکن ۔ پر دلیری زانکه باشد زندگانی را زیان

هر یکی هفته بکن قی یک کرت ای هوشمند ۔ کز شرور بلغم و صفرا شوے اندر امان

گر میان جنگ هم می آیدت بول و براز ۔ دفع آن باشد موجه نزد تو از حبس آن

خاصه اندر حین خوابے و زدوشے هر دو وقت ۔ بر تو لازم شد براز و بول کردن آن زمان

باشد استحمام کردن مستحب در هر دو روز ۔ هر کرا باشد میسر بر همه پیر و جوان

تا ترا باشد میسر اے عزیز من دوا ۔ غیر آن وقتی که باشد ناگزیر از بیم جان

پس مکن تو فبر دارو بر بدن بشنو ز من ۔ کان بود بهتر ستون بهر قوای مردمان

ایک پرانے نسخہ میں ہمنے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ شیخ رئیس نے کہا تمت الارجوزة المشتملة على جميع علم الطب علمه وعمله يجب ان يكتم هذه الارجوزة عمن لا يعرف

قدر العلم ولا عن الجهلاء فانما تكفى الطبيب من حفظ مباديها على
اهل زمان من اهل هذه الصناعة بفوز غاية الفوز رحمه الله سبحانه الموفق
یعنی اختتام کو پہونچا ارجوزہ جو کہ علم طب اور اُسکے عمل پر حاوی ہو۔ جسکا مخفی
رکھنا ضروری ہی اُس شخص سے جو اِس علم کی قدر نہین جانتا اور جاہلون سے بھی
کیونکہ یہی کافی ہی طبیب کے لیے۔ اور جو شخص اسکے اصول اور مبادی کو بخوبی یاد کرلیوے
وہ اپنے زمانہ کے ہم پیشہ سے نہایت سبقت لیجا سکتا ہی۔ اور ہم اللہ ہی سے
اسکی توفیق کے خواہان ہین

تمت الارجوزة السينائية بعون خالق البرية

یہ ارجوزۂ سینائیہ خلقت کے پیدا کرنے والے کی امداد سے تمام ہوا

قد وقع الفراغ عن شرح هذه الابيات والكلمات البهيات ليلة
الاثنين من رابع شهر محرم الحرام سنة ثالث بعد الالف وثلثمائة
من هجرة سيد المرسلين وخاتم النبيين عليه افضل الصلوات
واكمل التحيات وعلى اله الطيبين وصحبه الطاهرين الكملة
الماهرين و انا العبد المذنب الحقير المسكين بن المسكين ابو عبد العزيز
محمد بن امير الدين عفا الله عنهم اجمعين

تقریظ از جانب مؤلف

شیخ رئیس بو علی سینا کی ایک مستند اور قدیمی کتاب مسمی بہ ارجوزہ طب جو ثانی
مین اسم بامسمی اور نادر الوجود ہی جسکے سوا کوئی اس علم کی کتاب نظم عربی

مین آج تک تصنیف نہین ہوئی اور باوجود شہرت اور چند بار چھپنے کے آجکل
کسی اہل مطبع اور کتب فروش کے پاس موجود نہین ہی۔ اسلیے بندہ نے اسکی دو
مطبوعہ علیحدہ علیحدہ مطبع کی نہایت جستجو اور تجسس کثیر سے بہم پہونچاکر اسکی
شرح حامل المتن مع فصیح ترجمہ کے سلیس اردو زبان مین مسمی **بالجوهر النفیس**
فی شرح **ارجوزۃ الشیخ الرئیس** نہایت محنت اور جانفشانی سے لکھی ہے
جسکے مطالعہ سے اس طب یونانی مین بخوبی مہارت اور اس فن کے جمیع مسائل پر
پوری آگاہی ہو جاتی ہی۔ اور دیگر درسی کتب موجز۔ قانونچہ ۔ سدیدی ۔ نفیسی
وغیرہ کی مشکل عبارات کی تفہیم اور مغلق مقامات کے حل کرنے مین امداد دیتی ہے
اسلیے اسکا پڑھنا اور پاس رکھنا طلبا، مبتدیین و منتہیین و دیگر طالبان صحت
کے لیے نہایت ہی ضروری اور مفید ہے۔

خاتمۃ الطبع از کارپردازان مطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ کتاب **الجوہر النفیس فی شرح ارجوزۃ الشیخ الرئیس** مؤلفہ
مترجم و شارح لائق طبیب حاذق جناب حکیم ابو عبد العزیز محمد حبیب صاحب بٹالوی
بسرپرستی آقای نامدار عالی جناب بابو پراگ نرائن صاحب بھارگو
مالک مطبع بار دوم مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین بحسن اہتمام بابو منوہر لال صاحب
بھارگو سپرنٹنڈنٹ بماہ فروری ۱۹۰۹ء حلیۂ طبع سے آراستہ ہوکر نور افزای
ابصار شائقین علم طب ہوئی۔

نام کتاب	قیمت
علاج الغربا - ترجمہ حکیم اصغر علی	۸ر
ترجمۂ طب اکبر - از حکیم محمد حسین نہایت سلیس مرغوب عام -	عہ/
اکسیر القلوب - ترجمہ مفرح القلوب از حکیم محمد نور کریم -	[illegible]
تحفۃ الاطباء - مولفہ حکیم سید مشرف حسین خیرآبادی -	ار۴ [illegible]
ترجمہ قرابادین شفائی - ترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی	۲ر
قرابادین ذکائی اردو - ترجمہ حکیم ہادی حسین خان -	۱۲ر
بحر محیط - طب میں بے نظیر کتاب حاوی علم نظری و عملی مع جملہ اقسام کے جسکے سبب سے آدمی طبیب حاذق ہو سکتا ہے مولفہ علامہ حکیم اصغر حسین فرخ آبادی کامل دو جلد و نیز بتفصیل ذیل -	
جلد اول نظریات تا بیان امراض	۹ رپ

نام کتاب	قیمت
جلد دوم تا بیان پھوڑا پھنسی -	۸ رپ
قانون عترت - علاج ہر قسم تپ دق از حکیم عترت حسین -	۲ر۶ [illegible]
رسالہ مزیل الاوہام - ہر مرض کے مجربات نسخے از حکیم مرزا محمد کاظم صاحب -	۲ر
ترجمہ زاد غریب - ترجمہ حکیم محمد ہادی حسین خان -	۶ر
مخزن سلیمانی - ترجمہ اکسیر عربی از حکیم محمد شمس الدین -	[illegible] رپ
ترجمہ ہر دو جلد قرابادین کبیر مشہور و معروف ترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی کاغذ سفید -	۷ رپ
تریاق سموم - علاج زہر مار مع اشکال اقسام سانپوں کے مولفہ حکیم حبیب الدین احمد -	۲ر [illegible]
مطلوب الطالبین خطوط استعلاجی -	۲ر [illegible]

نام کتاب	قیمت
ترجمہ قانون شیخ الرئیس حکیم	
ابو علی سینا عبد اللہ بن حسین جس کا	
ترجمہ اُردو سلیس ازجانب مطبع حکیم	
غلام حسین صاحب کنتوری نے	
فرمایا کاغذ سفید کامل پانچ جلدوں میں	دیعہ
جلد اول - امور کلیہ طب -	عہر پ
جلد دوم - ادویہ مفردہ -	صہر پ
جلد سوم - امراض جزئیہ -	سے پ
جلد چہارم - امراض عامہ -	ﮧ پ
جلد پنجم - قرابادین و مرکبات -	عہ پ
ترجمہ علاج الامراض - از علامہ	
حکیم شریف خان دہلوی مترجمہ	
حکیم ہادی حسین خان -	عہر پ
دستور النجات عن مصائب الحیات	
اقسام تپ مع علاج بقاعدہ یونانی	
و ڈاکٹری مصنفہ حکیم اصغر حسین -	۵ر
مجربات اکبری - مترجمہ حکیم واجد علی	
سوہانی -	۵ر

نام کتاب	قیمت
طب نبوی سا انتخاب علاج احادیث	
نبوی سے مولفہ حافظ اکرام الدین -	۲
رموز الحکمت - علامات سے	
شناخت انجام نیک و بد مع تدابیر	
معالجات احسانی - دلائل تشخیص	
مع علاج مولفہ حکیم احسان علی کاغذ حنائی	عہر ۱عہ
مرکبات احسانی - بطور قرابادین	
کے بترتیب حروف تہجی از حکیم	
احسان علی -	۶ر
رسالہ قارورہ - نہایت عمدہ	
رسالہ مولفہ حکیم غلام یحییٰ -	ار
عجالہ مسیحی - معالجہ امراض وبائی	
دستور ہیضہ مولفہ حکیم سید محمد ولی -	ار
تریاق ہیضہ مصنفہ حکیم سید	
علمدار حسین -	ار
کیمیائے عناصر کی ترجمہ قرابادین	
قادری مترجمہ حکیم نور کریم -	عہ ار